شرح
صحیح بخاری شریف
مُترجم
مولانا عبدالرزاق دیوبندی
مفصل حواشی
مولانا عزیز الرحمان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور
مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار۔ لاہور

اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ

صحیح

بُخاری شریف مترجم

جلد ششم

مُترجِم

مولانا عبدالرزاق دیوبندی

مفصّل حواشی

مولانا عزیز الرحمان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ۔ اُردو بازار۔ لاہور

نام کتاب ــــــ صحیح بخاری شریف مترجم

مُترجم ــــــ مولانا عبد الرزاق دیوبندی

مفصّل حواشی ــــــ مولانا عزیز الرحمان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

ناشر ــــــ مکتبۂ رحمانیہ لاہور

مطبع ــــــ لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

صحیح بخاری شریف جلد ششم۔ پارہ ۲۸ تا ۳۰

فہرست ابواب

اٹھائیسواں (۲۸) پارہ

كتابُ الدِّيات
خون بہا اور قصاص کے بیان میں

كتابُ استتابة المعاندين
باغیوں اور مرتدوں سے توبہ کرانا

كِتَابُ الْإِكْرَاهِ
جبر و تشدد کا بیان

انتیسواں پارہ

كتابُ الاحكام

كتاب الاحكام

كتابُ التمنّي
آرزوؤں کا بیان

كتابُ اخبار الآحاد
خبر واحد کا بیان

کتاب الاعتصام
قرآن وسنت پر مضبوطی سے عمل کرنا

تیسواں پارہ

کتاب التوحید
اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی ذات وصفات کا بیان

اٹھائیسواں پارہ ۲۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

كِتَابُ الْمُحَارِبِيْنَ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُّقَتَّلُوْا أَوْ يُصَلَّبُوْا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيْهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ۔

کتاب وہ کفار ومرتدین جو مسلمانوں سے جنگ کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد جو لوگ اللہ اور رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں[1] ان کی سزا قتل یا پھانسی ہے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کاٹے جائیں یا انہیں جلاوطن (یا قید) کر دیا جائے[2]

۶۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ عُكْلٍ فَأَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ

(از علی بن عبداللہ از ولید بن مسلم از اوزاعی از یحییٰ ابن ابی کثیر از ابو قلابہ جرمی) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ عُکل کے کچھ لوگ حاضر ہو کر مسلمان ہوئے مگر مدینے کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی، آپؐ نے (بطور علاج) انہیں حکم دیا کہ زکوۃ کے اونٹوں میں (جو شہر کے باہر رہتے تھے) چلے جائیں اور ان

---

[1] مسافروں کو لوٹتے ہیں ڈاکہ مارتے ہیں رہزنی کرتے ہیں ۱۲ منہ [2] امام ابو حنیفہؒ نے نفی من الارض کے معنی قید اور حبس کے رکھے ہیں اور دوسرے لوگوں نے ملک بدر یعنی جلاوطن اور اخراج کے مطلب یہ ہے کہ حاکم اسلام کو اختیار ہے ان سزاؤں میں سے جو سزا مناسب سمجھے دے جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت ان مسلمانوں کے باب میں ہے جو ملک میں ڈاکہ اور رہزنی اور فساد مچائیں بعضوں نے کہا کافروں اور مرتدوں کے باب میں یہ آیت اتری جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد شکنی کی تھی امام بخاری نے اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ

فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّاْتُوْا اِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا فَارْتَدُّوْا وَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوْا فَبَعَثَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا۔

اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پیا کریں، چنانچہ انہوں نے ایسا کیا اور تندرست ہوگئے پھر اسلام سے پھر گئے (مرتد ہوگئے) چرواہوں کو قتل کرکے اونٹ بھی بھگا لے گئے آپؐ نے ان کے تعاقب میں (بیس سواروں کو) بھیجا جو انہیں گرفتار کرکے لائے آپؐ نے ان کے ہاتھ پاؤں (ایک عضو دوسرے عضو کے مخالف سمت) کٹوائے ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیر دی گئی، ان کے زخم تلے نہیں گئے حتی کہ وہ خوب تڑپ تڑپ کر مر گئے)[۱]

بَاب ۳۵۹۰ لَمْ يَحْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَارِبِيْنَ مِنْ اَهْلِ الرِّدَّةِ حَتّٰى هَلَكُوْا۔

باب آپؐ نے جنگ کرنے والے مرتدین کے زخم کے داغ نہ لگوائے حتیٰ کہ (خون بہتے رہنے سے) وہ مر گئے۔

۶۴۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ الْعُرَنِيِّيْنَ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا۔

(از محمد بن صلت ابو یعلی از ولید از اوزاعی از یحیٰی از ابو قلابہ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عرینہ والوں کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر داغوایا نہیں یہانتک کہ وہ سب (خون بہتے بہتے) مر گئے[۲]

بَاب ۳۵۹۱ لَمْ يُسْقَ الْمُرْتَدُّوْنَ الْمُحَارِبُوْنَ حَتّٰى مَاتُوْا۔

باب جنگ کرنے والے مرتدین کو آخر وقت تک پانی نہیں دیا گیا حتیٰ کہ وہ پیاس سے مر گئے۔

۶۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَهْطٌ مِّنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا فِي الصُّفَّةِ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْغِنَا رِسْلًا فَقَالَ مَا اَجِدُ لَكُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوْا بِاِبِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از ایوب از ابو قلابہ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہیں صُفّہ میں ٹھہرایا گیا مگر انہیں مدینے کی آب و ہوا راس نہ آئی، عرض کیا یا رسول اللہؐ ہمیں دودھ منگوا دیجئے[۴] آپؐ نے فرمایا دودھ کہاں سے لاؤں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ تم اللہ کے

---

[۱] تاکہ خون بند ہو جاتا بلکہ یوں ہی چھوڑ دیئے گئے ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث اوپر کتاب الطہارۃ میں گذر چکی ہے آپؐ نے ایسی سخت سزا جو ان کو دی درحقیقت ہزاروں لاکھوں آدمیوں کو رحم کیا ان کی جان بچائی ۱۲ منہ [۳] کیونکہ ان کا مارنا مقصود نہ تھا ۱۲ منہ [۴] کیونکہ اپنے ملک میں ہم دودھ پر گذارہ کیا کرتے تھے ۱۲ منہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْهَا فَشَرِبُوا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا حَتّٰى صَحُّوا وَسَمِنُوا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّرِيْخُ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتّٰى اُتِيَ بِهِمْ فَاَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ وَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ ثُمَّ اُلْقُوْا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا سُقُوْا حَتّٰى مَاتُوْا قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ سَرَقُوْا وَقَتَلُوْا وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُوْلَهٗ

رسول کے اونٹوں میں چلے جاؤ (وہاں کچھ دن رہو اور دودھ پیو) آخر وہ اونٹوں میں چلے گئے اور دودھ اور پیشاب پیتے رہے تندرست اور موٹے تازے ہوگئے پھر چرواہے کو قتل کر کے اونٹ ساتھ لے گئے، کوئی شخص چیختا چلاتا ہوا آیا اور آپؐ کو اطلاع دی[ا] آپؐ نے تلاش کرنے والے سواروں کو ان کے پیچھے روانہ کیا دن چڑھے سے پہلے انہیں گرفتار کر کے پیش کر دیا گیا۔ آپؐ کے حکم کے مطابق سلائیاں گرم کر کے ان کی آنکھوں میں پھیر دی گئیں پھر بطرز مخالف یعنی دائیں بائیں ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے انہیں داغا نہیں گیا (خون بہنے دیا) بعد ازاں انہیں مدینے کی پتھریلی گرم زمین پر ڈال دیا گیا پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہ دیا گیا حتی کہ وہ مر گئے۔ راوی ابوقلابہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے (بڑے جرم کئے تھے) یعنی اونٹوں کی چوری کی چرواہے کو قتل کیا اور خدا اور رسول سے آمادہ پیکار ہوئے۔

بَاب ۳۵۹۲ سَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَ الْمُحَارِبِيْنَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کرنے والے مرتدوں کی آنکھوں میں سلائی پھروانے کا حکم دیا

۶۳۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَهْطًا مِّنْ عُكْلٍ اَوْ قَالَ عُرَيْنَةَ وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَشَرِبُوْا حَتّٰى اِذَا بَرِئُوْا قَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدْوَةً فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ اِثْرِهِمْ فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتّٰى جِيْءَ بِهِمْ فَاَمَرَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَ

(از قتیبہ بن سعید از حماد از ایوب از ابوقلابہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عکل یا عرینہ کے کچھ لوگ، ابوقلابہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں عکل کا لفظ کہا، مدینے میں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چند دودھ والی اونٹنیاں دلائیں اور فرمایا انہیں لے کر (جنگل میں) چلے جاؤ، ان کا دودھ مت پیو (کیونکہ وہ بیمار ہو گئے تھے) انہوں نے ایسا ہی کیا دودھ اور پیشاب پیتے رہے جب صحت مند ہو گئے تو چرواہے کو قتل کر کے جانور بھگا لے گئے۔ یہ خبر صبح سویرے آپؐ کو پہنچی آپؐ نے ان کی گرفتاری کیلئے چند سوار بھیجے، دن چڑھے سے پہلے سب گرفتار ہو کر آ گئے، آپؐ نے ان کے ہاتھ پیر کٹوا دئے ان کی آنکھوں میں لوہے کی گرم سلاخیں پھروا دیں اور گرم پتھریلی زمین پر ڈلوا دیا

[ا] کہ اس طرح اونٹ لے کر بھاگے جاتے ہیں ۱۲ منہ

سَمَرَ اَعْيُنَهُمْ فَاُلْقُوْا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوْا وَقَتَلُوْا وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

وہ لوگ پانی مانگتے رہے لیکن انہیں پانی نہیں دیا گیا (حتی کہ مرگئے)

ابو قلابہ کہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے چوری کی خون کیا ایمان لانے کے بعد مرتد ہوگئے اور اللہ اور رسول سے جنگ کی

باب ۳۵۹۳ فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ۔

باب بے حیائی کے کاموں کو ترک کر دینے والے کی فضیلت۔

۶۳۴۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فِيْ خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ اِلٰى نَفْسِهَا قَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا صَنَعَتْ يَمِيْنُهٗ۔

(از محمد بن سلام از عبداللہ از عبیداللہ بن عمر از خبیب بن عبدالرحمان از حفص بن عاصم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جب کہ سوائے اللہ کے سائے کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا اللہ تعالے اپنے سائے میں پناہ دے گا۔ امام عادل (یعنی حاکم عادل بادشاہ یا صدر وغیرہ) ایسا جوان جس نے جوانی کی امنگ سے عبادت الہی میں صرف کی، (گناہوں سے بچا رہا) وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور آنسو جاری ہوگئے۔ وہ شخص جس کا دل مسجد سے لگا رہتا ہے۔ وہ دو شخص جنہوں نے خالص رضائے الہی کے لئے آپس میں محبت رکھی وہ شخص جسے ایک عالی خاندان خوبصورت عورت نے زنا کے لئے بلایا لیکن اس نے (انکار کرتے ہوئے) کہا میں اللہ تعالے سے ڈرتا ہوں۔ وہ شخص جس نے نفلی صدقہ اتنا پوشیدہ دیا کہ دائیں ہاتھ کی چیز کا بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہوا۔

۶۳۴۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ وَحَدَّثَنِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ

(از محمد بن ابی بکر از عمر بن علی) دوسری سند (از خلیفہ بن خیاط از عمر بن علی از ابوحازم) سہل بن سعد ساعدی سے مروی ہے کہ آنحضرت

۱ ایک نماز پڑھ کر آتا ہے تو دوسری نماز کے انتظار میں رہتا ہے ۱۲ منہ ۲ نہ کسی دنیاوی غرض یا مطلب سے ہمارے زمانہ میں اس قسم کی محبت تو بالکل مفقود ہو رہی ہے الاماشاء اللہ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی ضمانت[1] دے میں اسے بہشت کی ضمانت دیتا ہوں[2]

بَابُ ۵۹۴ إِثْمِ الزُّنَاةِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا يَزْنُوْنَ وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا۔

باب زانیوں کا گناہ۔

(سورہ فرقان میں) ارشاد الٰہی ہے (مومن) زنا نہیں کرتے۔ (سورہ بنی اسرائیل میں) فرمایا "زنا کے قریب مت جاؤ وہ بیحیائی اور بُرا طریقہ ہے"۔

۶۳۴۲۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَنَسٌ قَالَ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَا يُحَدِّثُكُمُوْهُ اَحَدٌ بَعْدِيْ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَاِمَّا قَالَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَآءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ۔

(از داؤد بن شبیب از ہمام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں جو میرے بعد کوئی شخص نہ سُنائے گا[3]۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی یا فرمایا قیامت کی علامات میں سے یہ بات ہے کہ علم دین[4] اُٹھالیا جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، شراب کا استعمال ہوگا، زنا علانیہ ہو جائے گا، مرد کم اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی، حتی کہ ایک ایک مرد کے پاس پچاس عورتیں ہوں گی[5]

۶۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَآ اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ

(از محمد بن مثنیٰ از اسحاق بن یوسف از فُضیل بن غزوان از عکرمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی جب زنا کرتا ہے تو اس وقت

[1] شرمگاہ سے حرام کاری نہ کرے اور زبان سے بُرے الفاظ نہ نکالے ۱۲ منہ [2] اکثر گناہ دنیا میں انہی چیزوں (دونوں) سے صادر ہوتے ہیں جس نے ان دونوں کو جائز استعمال کیا کامیاب ہوگیا ۱۲ منہ [3] یعنی ایسا شخص جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو کیونکہ انسؓ سب صحابہ کے بعد بصرے میں مرے ۱۲ منہ [4] جیسے ہمارے زمانے میں ہو رہا ہے ایک فیصدی بھی مسلمان ایسا نہیں نکلتا جو اپنے بچوں کو دین کا علم سکھائے جس کو دیکھو بس دنیا کمانے کی فکر میں ہے اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس نے اس زمانہ میں دین کی کتابوں کے اردو میں ترجمے کرا دئے اگر یہ ترجمے نہ ہوئے ہوتے تو شاید دین کی باتیں جاننے والا ہزار مسلمانوں میں ایک بھی نہ نکلتا کیونکہ عربی زبان کی تحصیل کر لے والے بہت کم لوگ ہیں ۱۲ منہ [5] قسطلانی نے کہا شاید یہ اس زمانہ میں ہوگا جب زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہیگا اس وقت کے لوگ جہالت سے پچاس پچاس عورتیں رکھیں گے میں کہتا ہوں یہ امر تو ہمارے زمانہ میں بھی موجود ہے بہت سے رئیس اور امیر لوگ باوجودیکہ ایک عورت کو بھی سنبھالنے کی قوت نہیں رکھتے لیکن ہوس کے مارے انہوں نے سو سو دو دو سو بلکہ ہزار ہزار بیاں اور خواصیں رکھ چھوڑی ہیں اللہ ان کو ہدایت کرے ۱۲ منہ

عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا
يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ
حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ
مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ
يُنْزَعُ الْإِيمَانُ مِنْهُ قَالَ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ
أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هٰكَذَا
وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔

۶۳۴۴ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي
الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ
حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِينَ
يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ۔

۶۳۴۵ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي
مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ
نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ
تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ
قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ
جَارِكَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ
حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

وہ حالت ایمان میں نہیں ہوتا، چور جس وقت چوری کرتا ہے اس وقت
وہ مومن نہیں ہوتا، شرابی جس وقت شراب پیتا ہے اس وقت
وہ مومن نہیں ہوتا قاتل جس وقت مسلمان کو قتل کرتا ہے اس وقت
وہ مومن نہیں ہوتا۔[1]

عکرمہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا
ایمان کیسے جدا ہو جاتا ہے؟ انہوں نے کہا اس طرح سے پہلے اپنی
انگلیوں کو قینچی کیا پھر نکال لیں، پھر فرمایا اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو پھر اس
میں اس طرح لوٹ کر آجاتا ہے، انہوں نے دوبارہ انگلیوں کو قینچی کیا۔

(از آدم از شعبہ از اعمش از ذکوان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی جب زنا کرتا ہے اس
وقت وہ ایمان کی حالت میں نہیں ہوتا، اور چور جب چوری کرتا ہے
تو مومن نہیں ہوتا، شرابی جب شراب پیتا ہے اس وہ مومن نہیں ہوتا
اور توبہ کا موقع ان سب کے لئے باقی ہے۔

(از عمرو بن علی از یحییٰ از سفیان از منصور و سلیمان از ابو وائل از
ابو میسرہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کے نزدیک کون سا گناہ بڑا ہے آپ نے فرمایا
یہ گناہ کہ تو اللہ کے برابر کسی اور کو بنائے حالانکہ اس خدا ہی نے
تجھے پیدا کیا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کونسا گناہ آپ
نے فرمایا پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالے کہ انہیں کھلانا
پڑے گا۔ میں نے عرض کیا پھر کونسا گناہ؟ آپ نے فرمایا اپنے ہمسائے
کی بیوی سے زنا کرنا۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں ہم سے سفیان ثوری نے بحوالہ واصل
بن حیان از ابو وائل از عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ

[1] ان گناہوں کے وقت ایمان اس سے الگ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِثْلَهٗ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُهٗ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيٰنَ عَنِ الْاَعْمَشِ وَمَنْصُوْرٍ وَّوَاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ قَالَ دَعْهُ دَعْهُ ـ

علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ عمرو بن علی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عبدالرحمن بن مہدی سے بیان کی[1] عبدالرحمان بن مہدی نے ہم سے یہ حدیث بحوالہ سفیان ثوری از اعمش و منصور اور واصل از ابو وائل از ابو میسرہ روایت کی تھی چنانچہ انہوں نے کہا تو اپنی اس سند کو چھوڑ دے[2] چھوڑ دے (یعنی از ابو وائل از عبداللہ بن مسعود رض)

بَابُ ۲۵۹۵ رَجْمِ الْمُحْصَنِ

وَقَالَ الْحَسَنُ مَنْ زَنٰى بِاُخْتِهٖ حَدُّهٗ حَدُّ الزَّانِيْ ـ

باب شادی شدہ کو جرم زنا میں سنگسار کرنا[3]

امام حسن بصری رح کہتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی بہن سے زنا کرے تو اس پر زنا کی حد جاری کی جائے گی[4]

۶۳۴۶ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رض حِيْنَ رَجَمَ الْمَرْاَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ قَدْ رَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

(از آدم از شعبہ از سلمہ بن کہیل از شعبی) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب جمعہ کے دن ایک عورت کو سنگسار کیا تو کہنے لگے میں نے اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق رجم کیا[5]

۶۳۴۷ ـ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى هَلْ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ قَبْلَ سُوْرَةِ النُّوْرِ اَوْ بَعْدُ قَالَ لَا اَدْرِيْ ـ

(از اسحاق از خالد) شیبانی کہتے ہیں عبداللہ بن ابی اوفی رض سے میں نے دریافت کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! میں نے پوچھا سورۂ نور کے نازل ہونے سے قبل[6] یا بعد؟ انہوں نے کہا معلوم نہیں[7]

---

[1] جس میں بنو میسرہ کا ذکر نہیں ہے ۱۲ منہ [2] جس میں ابو وائل اور عبداللہ بن مسعود کے بیچ میں ابو میسرہ کا واسطہ نہیں ہے ۱۲ منہ [3] محصن اس کو کہتے ہیں جو نکاح صحیح کر کے جماع کر چکا ہو ایسا شخص اگر زنا کرے تو ہماری شریعت میں اس کو پتھروں سے مار ڈالنا یعنی رجم کرنا چاہیئے اگر غیر محصن ہے تو سو کوڑے پڑیں گے ۱۲ منہ

[4] محصن ہے تو سنگسار کیا جائیگا یہ قول لاکر امام بخاری نے اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا کہ جو کوئی محرم عورت سے زنا کرے وہ قتل کیا جائے گا اور ابو داؤد اور دارقطنی نے براء سے نکالا میں اپنے ماموں سے ملا ان کے ساتھ ایک جھنڈا تھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بھیجا ہے اس لئے کہ میں ایک شخص کو قتل کروں جس نے اپنے باپ کی جورو سے نکاح کر لیا ہے امام احمد بن حنبل اسی کے قائل ہیں کہ محرم سے زنا کرنے کی سزا قتل ہے محصن ہو یا غیر محصن ۔ ۱۲ منہ

[5] اسماعیل کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اللہ کی کتاب کے موافق کوڑے لگا دے امام احمد اور بعض علماء کا یہی قول ہے کہ زانی محصن کو پہلے سو کوڑے لگائیں گے پھر کوڑے لگا کر رجم کریں گے لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کوڑے نہ لگائیں صرف رجم کریں گے امام احمد سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز اسلمی کو رجم کرایا اس میں کوڑے مارنے کا ذکر نہیں ہے ۱۲ منہ

[6] جس میں زنا میں سو کوڑے لگانے کا حکم ہے ۱۲ منہ

[7] گو عبداللہ بن ابی اوفی کو اس کا علم نہ ہو مگر دوسری روایتوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کے اترنے کے بعد رجم کیا کیونکہ سورۂ نور سنہ ۴ یا سنہ ۵ ہجری میں اتری اور ابو ہریرہ رض خود ایک رجم میں شریک تھے حالانکہ ابو ہریرہ رض سنہ ۷ ہجری میں مسلمان ہوئے ہیں بعد جنگ خیبر کے تو سورۂ نور کی آیت خاص ہوگی غیر محصن سے اور یہ تخصیص (باقی بر صفحہ آئندہ)

۶۳۴۸۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهٗ اَنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ وَكَانَ قَدْ اُحْصِنَ۔

(از محمد بن مقاتل از عبداللہ از یونس از ابن شہاب از ابوسلمہ ابن عبدالرحمان) جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے بیان کیا میں نے زنا کیا ہے اور چار بار (زنا کا اقرار کرکے) اپنے خلاف گواہی دی۔ چنانچہ آپؐ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا وہ شخص شادی شدہ تھا۔

بَابٌ ۳۵۹۶ لَا يُرْجَمُ الْمَجْنُوْنُ وَالْمَجْنُوْنَةُ وَقَالَ عَلِيٌّ لِعُمَرَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ۔

باب دیوانے مرد یا دیوانی عورت پر رجم کی سزا عائد نہ ہوگی [1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ تین اشخاص مرفوع القلم ہیں ایک دیوانہ جب تک کہ وہ حالتِ عقل نہ آجائے دوسرے بچہ جبتک بالغ نہ ہوجائے تیسرے سویا ہوا جب تک بیدار نہ ہو [2]۔

۶۳۴۹۔ **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابوسلمہ وسعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس وقت آپؐ مسجد میں تشریف فرما تھے، اس نے آپؐ کو باوازِ بلند کہا یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے آپؐ نے سن کر منہ پھیر لیا یہاں تک کہ اس نے متواتر چار مرتبہ

(حاشیہ بقیہ صفحہ سابقہ) حدیث مشہور سے جائز ہے رجم کی حدیث مشہور ہے علاوہ اس کے قرآن کی آیت میں رجم موجود تھا الشیخ والشیخۃ اذا زنیا اخیر تک مگر اس آیت کی تلاوت منسوخ ہوگئی ہے اور حضرت عمرؓ نے برسر منبر فرمایا رجم اللہ کی کتاب میں موجود ہے ایسا نہ ہو آئندہ کوئی شخص یہ کہے میں رجم کا حکم اللہ کی کتاب میں نہیں پاتا اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے اپنی اپنی خلافت کے زمانہ میں برابر رجم کیا اس لئے جو کوئی اس کا انکار کرے وہ بدعتی اور گناہ گار و گمراہ ہے ۱۲ منہ حاشیہ صفحہ ہذا

[1] جب جنون کی حالت میں زنا کے مرتکب ہوں اگر زنا کے بعد دیوانے ہو جائیں تو رجم میں دیر نہ کریں گے مگر کوڑے اس وقت تک نہ ماریں گے جب تک ان کی دیوانگی رفع نہ ہو ۱۲ منہ

[2] اس کو بغوی نے جعدیات میں وصل کیا، ہوا یہ تھا کہ حضرت عمرؓ کے سامنے ایک عورت دیوانی لائی گئی وہ حاملہ بھی تھی اس نے زنا کرائی تھی حضرت عمرؓ نے اس کو رجم کرنا چاہا اس وقت حضرت علیؓ نے یہ حدیث سنائی حضرت عمرؓ نے کہا تم سچ کہتے ہو اور اس کو چھوڑ دیا اس کو ابوداؤد اور نسائی اور ابن حبان نے بھی نکالا ان کی روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ وہ حاملہ تھی ۱۲ منہ

زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى رَدَّدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَكُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَهٗ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ

بَاب ۳۵۹۷ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَّابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ ابْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ زَادَ لَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

۳۵۰۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

بَاب ۳۵۹۸ الرَّجْمِ فِي الْبَلَاطِ

کہا جب وہ چار مرتبہ اپنے خلاف گواہی دے چکا (اقرار کر چکا) تو آپؐ نے اسے اپنے پاس بلایا پوچھا کیا تو دیوانہ ہے؟ عرض کیا نہیں آپؐ نے فرمایا کیا تو نے شادی کی ہوئی ہے اس نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا اسے لے جا کر سنگسار کر دو۔

ابن شہاب کہتے ہیں مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے سنا (یعنی ابوسلمہ نے) جابرؓ نے کہا میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے اُسے سنگسار کیا، ہم نے عیدگاہ میں اُسے لے جا کر رجم کیا جب وہ پتھروں کی مار سے بے قرار ہوا تو بھاگنے لگا ہم بھی اس کے پیچھے چل پڑے مدینے کے پتھریلے میدان میں اسے پایا اور رجم کر ڈالا[1]

باب زانی کے لئے پتھروں کی سزا ہے۔

(از ابوالولید از لیث از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن زمعہ کے درمیان ایک بچے کے بارے میں نزاع ہو گیا[2] تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دے دیا اے عبد ابن زمعہ! یہ بچہ تو لے لے، بچہ اسی کو ملے گا جس کی بیوی یا لونڈی کے شکم سے وہ پیدا ہو (ام المومنین سودہؓ سے فرمایا) اے سودہ تو اس بچے سے پردہ کیا کر۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں اس حدیث میں قتیبہ نے لیث سے اتنا اضافہ کیا ہے کہ زانی کے لئے پتھر کی سزا ہے

(از آدم از شعبہ از محمد بن زیاد) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ اُسی کو ملتا ہے جس کی بیوی یا باندی سے وہ پیدا ہوا اور زانی کے لئے پتھروں کی سزا ہے۔

باب بلاط میں رجم کرنا[3]

---

[1] مارے پتھروں کے مار ڈالا ایک روایت میں یوں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی خبر دی گئی تو آپؐ نے فرمایا تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ اس کا قصور معاف کر دیتا اس کو ابوداؤد نے نکالا اور حاکم اور ترمذی نے صحیح کہا اسی حدیث سے شافعیہ نے حجت لی ہے کہ اگر رجم اقرار کی بنا پر ہو رہا ہے اور وہ بھاگے تو رجم ساقط ہو گا۔ مالکیہ کے نزدیک ساقط نہ ہو گا بلکہ اس کے پیچھے پڑ کر اس کو رجم کر ڈالیں گے ۱۲ منہ

[2] جو زمعہ کی لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ۱۲ منہ

[3] بلاط ایک مقام کا نام ہے مسجد نبوی کے سامنے وہاں پتھروں کا فرش تھا۔ ۱۲ منہ

۶۳۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحْدَثَا جَمِيعًا فَقَالَ لَهُمْ مَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا إِنَّ أَحْبَارَنَا أَحْدَثُوا تَحْمِيمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْبِيَةَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ ادْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ بِالتَّوْرَاةِ فَأُتِيَ بِهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرُجِمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ فَرَأَيْتُ الْيَهُودِيَّ أَحْنَى عَلَيْهَا ـ

(از محمد بن عثمان از خالد بن مخلد از سلیمان از عبداللہ بن دینار) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی اور ایک یہودن پیش کئے گئے انہوں نے زنا کیا تھا آپ نے یہودیوں سے پوچھا تمہاری کتاب (توراۃ) میں اس جرم کی کیا سزا ہے؟ کہنے لگے ہمارے علماء نے تو مُنہ کالا کرنا، دُم کیطرف رُخ کرا کر سوار کرنا[1]

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ توراۃ ان سے منگوائیے! آپ نے منگوائی چنانچہ یہودیوں میں سے کسی نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس سے قبل و بعد کی آیات پڑھنے لگا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو اُٹھا جب اس نے ہاتھ اُٹھایا تو آیتِ رجم اس کے ہاتھ کے نیچے سے نکلی، چنانچہ آپ نے دونوں مرد و عورت کو رجم کرنے کا حکم دیا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں دونوں بلاط کے پاس رجم کئے گئے میں نے دیکھا رجم کے وقت مرد عورت پر جھکا جا رہا تھا۔

بَاب ۳۵۹۹ الرَّجْمِ بِالْمُصَلَّى

باب عیدگاہ میں رجم کرنا[2]

۶۳۵۲ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از محمود از عبدالرزاق از معمر از زہری از ابو سلمہ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلۂ اسلم کا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر زنا کا اعتراف کیا۔ آپ نے اس کی طرف سے رُخِ انور پھیر لیا حتیٰ کہ اس نے چار بار اپنے خلاف گواہی دی (چار بار زنا کا اقرار کیا) تب اس سے آپ نے دریافت فرمایا تو دیوانہ تو نہیں؟ عرض کیا نہیں! پھر آپ نے پوچھا تو شادی شدہ ہے؟ عرض کیا جی ہاں! آپ نے صحابہ کرام رض کو اس کے رجم کرنے کا حکم دیا اور اسے عیدگاہ میں رجم

[1] یعنی گدھے پر دُم کی طرف منہ کر کے بٹھانا اور پھرانا بعضوں نے کہا تجبیہ کے معنی یہ ہیں کہ ایک جانور پر زانی اور زانیہ کو اس طرح بٹھانا کہ ایک کا منہ ایک طرف رہے اور دوسرے کا دوسری طرف بعضوں نے کہا جھکا کر کھڑا کرانا جیسے رکوع کرتے ہیں ۱۲ قسطلانی [2] یعنی عیدگاہ کے پاس یا خود عیدگاہ میں کیونکہ عیدگاہ کا حکم مسجد کا نہیں ہے اور اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ عورتوں کو بھی عیدگاہ میں آنے کا حکم دیا جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ

أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَّصَلَّى عَلَيْهِ لَمْ يَقُلْ يُونُسُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔

کردیا گیا جب پتھروں کی مار پڑی تو بھاگ نکلا لوگوں نے پھر لیے میدان میں اسے پکڑ لیا وہاں مارا حتی کہ وہ مرگیا۔ آپؐ نے اس کے حق میں اچھے کلمات کہے اور نمازِ جنازہ پڑھی[1]۔

یونس اور ابن جریج نے زہری سے فصلی علیہ کا لفظ نقل نہیں کیا۔

بَابٌ ۳۶ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُوْنَ الْحَدِّ فَأَخْبَرَ الْإِمَامَ فَلَا عُقُوْبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ إِذَا جَاءَ مُسْتَفْتِيًا قَالَ عَطَاءٌ لَّمْ يُعَاقِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّلَمْ يُعَاقِبِ الَّذِيْ جَامَعَ فِيْ رَمَضَانَ وَلَمْ يُعَاقِبْ عُمَرُ صَاحِبَ الظَّبْيِ وَفِيْهِ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب اگر کسی نے حد سے کم درجے کا کوئی گناہ کیا پھر[2] امام (حاکم) کو مطلع کیا اور مسئلہ دریافت کیا تو اب توبہ کے بعد اسے کوئی سزا نہ دی جائے گی۔

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہ دی[3]، ابن جریج کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہ دی جس نے رمضان میں (بحالت روزہ) جماع کیا[4] تھا حضرت عمر رضی اللہ نے اس شخص کو کوئی سزا نہ دی جس نے (بحالت احرام) ہرن کا شکار کیا تھا[5]۔

اس باب میں وہ حدیث مروی ہے جو بحوالہ ابو عثمان از ابن مسعود از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی گئی ہے[6]۔

---

[1] ایک روایت میں یوں ہے کہ نہیں پڑھی مگر اثبات مقدم ہے نفی پر اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ امام بھی اس پر نماز پڑھے اور امام احمد سے یہ منقول ہے کہ امام اور اہل فضل کو اس پر نماز پڑھنا مکروہ ہے باقی لوگ پڑھ لیں لیکن غامدیہ کی حدیث میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو ان سب کو کافی ہو۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے ماعز کے حق میں یہی فرمایا کہ کوئی توبہ ماعز کی توبہ سے افضل نہیں ہے ایک روایت میں ہے کہ ماعز نے ایسی توبہ کی کہ اگر ایک امت پر بانٹ دی جائے تو سب کو کافی ہو نسائی کی روایت میں یوں ہے میں نے ماعز کو دیکھا وہ بہشت کی نہروں میں غوطہ لگا رہا ہے عیش کر رہا ہے سبحان اللہ گویا ماعز سے ایک قصور ہو گیا مگر اس قصور کی انہوں نے ایسی تلافی کی کہ باید و شاید اپنی جان کی کچھ پروا نہ کی اور خوشی سے توبہ کر کے جان دی ۱۲ منہ [2] مثلاً اجنبی عورت کا بوسہ لیا یا اس سے مساس کیا ۱۲ منہ [3] جس نے آپ سے عرض کیا تھا کہ مجھ سے خطا ہو گئی اور اس نے آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی تھی آپؐ نے فرمایا نماز تیرے گناہ کا کفارہ ہو گئی ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [5] بعضے نسخوں میں ابن مسعود کے بدل ابومسعود ہے وہ غلط ہے۔ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ سے بیان کیا اس وقت یہ آیت اتری أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ [6] بلکہ ایک بکری قربانی کرنے کا حکم دیا اسے سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ

۲۳۵۳ـ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا وَّقَعَ بِامْرَاَتِہٖ فِیْ رَمَضَانَ فَاسْتَفْتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھَلْ تَجِدُ رَقَبَۃً قَالَ لَا قَالَ ھَلْ تَسْتَطِیْعُ صِیَامَ شَھْرَیْنِ قَالَ لَا قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا وَّقَالَ اللَّیْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ اَتٰی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ احْتَرَقْتُ قَالَ مِمَّ ذَاکَ قَالَ وَقَعْتُ بِامْرَاَتِیْ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ لَہٗ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِیْ شَیْءٌ فَجَلَسَ وَاَتَاہُ اِنْسَانٌ یَّسُوْقُ حِمَارًا وَّمَعَہٗ طَعَامٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَآ اَدْرِیْ مَا ھُوَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیْنَ الْمُحْتَرِقُ فَقَالَ ھَآ اَنَا ذَا قَالَ خُذْ ھٰذَا فَتَصَدَّقْ بِہٖ قَالَ عَلٰی اَحْوَجَ مِنِّیْ مَا لِاَھْلِیْ طَعَامٌ قَالَ فَکُلُوْہُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ الْحَدِیْثُ الْاَوَّلُ اَبْیَنُ قَوْلُہٗ اَطْعِمْ اَھْلَکَ۔

از قتیبہ از لیث از ابن شہاب از حُمید بن عبدالرحمٰن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ماہِ رمضان میں اپنی عورت سے جماع کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کیا تجھے غلام آزاد کرنے کی توفیق ہے؟ کہنے لگا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا دو ماہ کے (متواتر) روزے رکھ سکتا ہے؟ کہنے لگا نہیں۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

لیث بن سعد نے بحوالہ عمرو بن حارث از عبدالرحمٰن بن قاسم از محمد بن جعفر بن زبیر از عباد بن عبداللہ بن زبیر از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کی وہ کہتی ہیں ایک شخص مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا میں تو جل چکا۔ آپؐ نے فرمایا کیوں کیا ہوا؟ کہنے لگا میں رمضان میں (بحالت روزہ) اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا آپؐ نے فرمایا تو صدقہ دے کہنے لگا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے پھر (وہ کہیں) بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گدھے پر کوئی طعام بھرا ہوا لے آیا۔

اس حدیث کا راوی عبدالرحمٰن کہتا ہے معلوم نہیں وہ کونسا طعام تھا[ا] غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جو دوزخ میں جل چکا کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا جا یہ کھانا لے جا اور اسے خیرات کر دے، کہنے لگا یا رسول اللہ کسے خیرات دوں؟ اُسے جو ہم سے زیادہ ضرورتمند ہو، میرے گھر میں تو تھوڑا سا کھانا بھی نہیں، آپؐ نے اچھا تم لوگ ہی کھالو۔

امام بخاری کہتے ہیں پہلی حدیث زیادہ صاف ہے اس میں یوں ہے اچھا اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دے۔

باب ۱۳۶۰ اِذَآ اَقَرَّ بِالْحَدِّ وَلَمْ یُبَیِّنْ ھَلْ لِّلْاِمَامِ اَنْ یَّسْتُرَ عَلَیْہِ

باب اگر کوئی شخص امام (حاکم) کے سامنے غیر واضح اقرار جرم کرے تو کیا امام پردہ پوشی کر سکتا ہے

[ا] دوسری روایت میں یوں ہے کھجور کی تھی ۱۲ منہ ع اس کو امام بخاری نے تاریخ صغیر میں اور طبرانی نے اوسط میں وصل کیا ۱۲ منہ

۶۳۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْ قَالَ حَدَّكَ۔

(از عبد القدوس بن محمد از عمرو بن عاصم کلابی از ہمام ابن یحیٰی از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا، اتنے میں ایک شخص آپؐ کے پاس آکر کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے حد کا گناہ کیا ہے۔ آپؐ نے اس سے کچھ نہیں پوچھا (کونسا گناہ کیا ہے؟) اتنے میں نماز کا وقت آگیا اس نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص پھر کھڑے ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے حدی گناہ کیا ہے۔ اللہ کی کتاب کے مطابق مجھے سزا دیجئے آپ نے فرمایا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا جی ہاں پڑھی ہے۔ آپ نے فرمایا بس اللہ نے تیرے گناہ کو یا تیری سزا کو معاف کر دیا۔[۱]

بَابٌ ۳۶۰۲ هَلْ يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمُقِرِّ لَعَلَّكَ لَمَسْتَ أَوْ غَمَزْتَ۔

باب امام (حاکم اسلام) کا اقراری مجرم سے یوں کہنا "نہیں تو نے مساس کیا ہوگا یا آنکھ سے اشارہ کیا ہوگا؟[۲]

۶۳۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَتَى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ

(از عبد اللہ بن محمد جعفی از وہب بن جریر از والدش از یعلیٰ بن حکیم از عکرمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (اور زنا کا اقرار کیا) تو آپ نے ان سے پوچھا شاید تو نے بوس و کنار کیا ہوگا یا مساس کیا ہوگا یا آنکھ

---

[۱] بعضوں نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ اگر کوئی حدی گناہ کر کے توبہ کرتا ہوا امام یا حاکم کے سامنے آئے تو اس پر سے حد ساقط ہو جاتی ہے بعضوں نے کہا اس شخص نے کوئی صغیرہ گناہ کیا تھا کیونکہ نماز یا وضو سے وہی گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو صغیرہ ہیں۔ میں کہتا ہوں بوزنجی کی روایت میں اس کی تصریح ہے کہ یہ گناہ زنا تھا بعضوں نے یوں تاویل کی ہے شاید اس نے مقدمات زنا کو بھی زنا سمجھا واللہ اعلم ۱۲ منہ

[۲] اس کو تلقین کہتے ہیں اکثر علماء نے اس کو مستحب سمجھا ہے کہ امام اقرار کرنے والے سے یوں پوچھے کیونکہ شاید اسے دھوکہ ہوا ہو اس نے ان چیزوں کو بھی زنا سمجھا ہو ۱۲ منہ۔

اَوْ غَمَزْتَ اَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اَنِكْتَهَا لَا يَكْنِيْ قَالَ نَعَمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَمَرَ بِرَجْمِهٖ۔

سے دیکھا ہو گا انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ آپؐ نے صاف صاف پوچھا کیا تو نے اس سے دخول کیا؟ انہوں نے کہا جی ہاں، تب آپؐ نے انہیں رجم کرنے کا حکم فرمایا۔

بَابٌ ۳۶۔ سُؤَالِ الْاِمَامِ الْمُقِرَّ هَلْ اَحْصَنْتَ۔

باب اقراری مجرم سے امام کا یہ دریافت کرنا کیا تو شادی شدہ ہے؟ جس نے بیوی سے جماع بھی کیا ہو۔

۶۳۵۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنَ النَّاسِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ يُرِيْدُ نَفْسَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِيْ اَعْرَضَ عَنْهُ قِبَلَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَجَاءَ لِشِقِّ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اذْهَبُوْا فَارْجُمُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ فَكُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَهٗ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتّٰى اَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ۔

(از سعید بن عُفیر از لیث از عبد الرحمان بن خالد از ابن شہاب از ابن مسیب و ابو سلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص حاضر ہو کر باآواز بلند کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے؟ آپؐ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا وہ پھر آپؐ کے سامنے ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے چنانچہ جب چار مرتبہ وہ اس طرف اپنے خلاف خود گواہی دے چکا تو آپؐ نے اسے پاس بلایا اور پوچھا تو دیوانہ تو نہیں کہنے لگا نہیں یا رسول اللہ میں دیوانہ نہیں۔ آپؐ نے پوچھا اچھا تیرا نکاح ہو چکا ہے؟ عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ چنانچہ آپؐ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اسے جاؤ اور سنگسار کر دو۔

ابن شہاب کہتے ہیں مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے سنا (یعنی ابو سلمہ نے) کہ جابر نے کہا "میں بھی ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے اسے سنگسار کیا ہم عیدگاہ میں اسے لے گئے اور رجم کیا جب اس پر پتھر اوُ کیا گیا تو وہ بھاگ نکلا لیکن ہم نے اسے مدینے کی پتھریلی زمین میں پکڑ لیا اور پتھر مار مار کر[1] ختم کر دیا۔

[1] لوگ تو اس کے پیچھے دوڑتے دوڑتے تھک گئے تھے لیکن عبد اللہ بن انیس نے اونٹ کی ایک ہڈی اس کو ماری وہ مر گیا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ اور لوگوں نے بھی مارا یہاں تک کہ وہ مر گیا ۱۲ منہ

بَاب ۳۶۰ - الاعتراف بالزنا

۶۳۵۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي قَالَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَعَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ الْمِائَةُ الشَّاةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا قُلْتُ لِسُفْيَانَ لَمْ يَقُلْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَقَالَ أَشُكُّ فِيهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ فَرُبَّمَا قُلْتُهَا وَرُبَّمَا سَكَتُّ۔

باب زنا کا اقرار کر لینا۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از عبید اللہ) حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما دونوں حضرات کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اتنے میں ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ کتاب اللہ کے مطابق ہمارے مقدمے کا فیصلہ کر دیجیے یہ سن کر اس کا مخالف فریق کھڑا ہوا، وہ اس کی نسبت زیادہ سمجھدار تھا کہنے لگا جی ہاں یا رسول اللہ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجیے اور مجھے مقدمہ بیان کرنے کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا اچھا بیان کر۔ اس نے کہا میرا بیٹا اس شخص کے پاس نوکر تھا اس نے اس (فریق ثانی) کی بیوی سے زنا کیا میں نے سو بکریاں اور ایک غلام دے کر اپنے بیٹے کو اس کے ہاتھ سے چھڑا لیا۔ اس کے بعد میں نے متعدد علماء سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا "تیرے بیٹے پر سو کوڑے لگانا ضروری ہیں۔ اور ایک برس تک جلاوطنی بھی" اور اس کی بیوی پر (جرم زنا کی وجہ سے) رجم۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تم دونوں کے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا سو بکریاں اور ایک غلام جو تو نے دیا ہے وہ سب واپس لے لے (تیرا مال ہے) تیرے بیٹے پر سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک برس تک جلاوطنی بھی ہوگی اور اے انیس تو صبح کو اس دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جا اگر وہ اقرار زنا کرے تو اسے رجم کر چنانچہ اس عورت نے اقرار کر لیا۔ تو انیس نے اسے رجم کیا۔

علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے دریافت کیا آیا جس شخص کا بیٹا تھا اس نے یوں نہیں کہا کہ علماء نے مجھ سے بیان کیا کہ تیرے بیٹے پر رجم ہے انہوں نے کہا مجھے اس میں شک ہے کہ زہری سے میں نے یہ سنا ہے یا نہیں اس لئے میں نے کبھی بیان کیا، کبھی سکوت کیا (یعنی نہیں کیا)

۶۳۵۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى وَقَدْ أَحْصَنَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَمْلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ قَالَ سُفْيَانُ كَذَا حَفِظْتُ أَلَا وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ.

(از علی بن عبداللہ از سفیان از زہری از عبیداللہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے مجھے اندیشہ ہے کہیں بہت عرصہ گذرنے کے بعد لوگ یہ کہنے لگیں ہمیں کتاب اللہ میں رجم کا حکم نہیں ملتا چنانچہ جو حکم اللہ نے بطور فریضہ دیا ہے اسے چھوڑ کر گمراہ بن جائیں۔ سنو! جو مسلمان شادی شدہ ہو کر زنا کرے اور زنا پر گواہ قائم ہو جائیں یا عورت کا حمل ظاہر ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے تو اسے رجم کرینگے۔ سفیان کہتے ہیں مجھے تو یہ حدیث اسی طرح یاد ہے، اور سنو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی کو رجم کیا اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا۔

بَابٌ ۳۶۵ - رَجْمِ الْحُبْلَى مِنَ الزِّنَا إِذَا أَحْصَنَتْ.

باب اگر شادی شدہ عورت زنا کے ذریعے حاملہ ہو جائے تو اسے سنگسار کریں گے۱؎

۶۳۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أُقْرِئُ رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي مَنْزِلِهِ بِمِنًى وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا إِذْ رَجَعَ إِلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْيَوْمَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي فُلَانٍ يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فُلَانًا فَوَاللَّهِ

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب از عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں مہاجرین میں سے کئی لوگوں کو تعلیم دیا کرتا تھا۲؎ ان میں عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے ایک روز حج کے آخر میں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ہوئے تھے اتنے میں عبدالرحمان رضی اللہ عنہ لوٹ کر آئے اور کہنے لگے کاش تم بھی یہ واقعہ دیکھتے کہ ایک شخص آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا امیرالمومنین آپ فلاں شخص کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ وہ کہتا ہے اگر عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں صاحب (طلحہ بن عبیداللہ) سے بیعت کروں گا کیونکہ خدا کی قسم ابوبکر رضی اللہ عنہ سے تو اچانک بیعت ہو گئی تھی۔ یہ سن کر

۱؎ یعنی بچہ جننے کے بعد کیونکہ حمل کی حالت میں رجم کرنا جائز نہیں اسی طرح کوڑے مارنا اس لئے کہ اس میں بچہ کی ہلاکت کا خوف ہے اسی طرح اگر حاملہ عورت پر قصاص واجب ہو تب بھی وضع حمل کے بعد قصاص لیں گے ۱۲ منہ ۲؎ قرآن اور دین کے مسائل سکھلاتا حالانکہ ابن عباس بہ نسبت ان کے بہت کم عمر تھے ۱۲ منہ ۳؎ ان ابواب میں جہاں کہیں احصان کے مشتقات آئے ہیں ان کا ترجمہ ہم نے نکاح یا شادی کیا ہے لیکن مقصود یہ ہے کہ نکاح کے بعد جماع بھی واقع ہوا ہو عبدالرزاق

ما كانت بيعة ابي بكر الا فلتة فتمت
فغضب عمر ثم قال اني ان شاء الله لقائم
العشية في الناس فمحذرهم هؤلاء الذين
يريدون ان يغصبوهم امورهم قال
عبد الرحمن فقلت يا امير المؤمنين
لا تفعل فان الموسم يجمع رعاع الناس
وغوغاءهم وانهم هم الذين يغلبون
على قربك حين تقوم في الناس وانا
اخشى ان تقوم فتقول مقالة يطيّرها
عنك كل مطيّر وان لا يعوها وان لا
يضعوها على مواضعها فامهل حتى
تقدم المدينة فانها دار الهجرة و
السنة فتخلص باهل الفقه واشراف
الناس فتقول ما قلت متمكنا فيعي
اهل العلم مقالتك ويضعونها على
مواضعها فقال عمر اما والله ان شاء
الله لاقومنّ بذلك اول مقام اقومه
بالمدينة قال ابن عباس فقدمنا
المدينة في عقب ذي الحجة فلما كان
يوم الجمعة عجلت الرواح حين زاغت
الشمس حتى اجد سعيد بن زيد بن عمرو
ابن نفيل جالسا الى ركن المنبر فجلست

حضرت عمر سخت غصے[1] ہوئے اور کہنے لگے انشاء اللہ میں آج شام کو خطبہ
دوں گا اور انہیں ان لوگوں سے بچنے کی تاکید کروں گا جو زبردستی
صاحب حق کا حق غصب[2] کرنا چاہتے ہیں۔ عبدالرحمن بن عوف رض نے
یہ سن کر کہا امیرالمومنین ایسا نہ کیجئے یہ تو حج کا موقع ہے یہاں ہر
قسم کے کم ظرف اور پست خیال لوگ بھی جمع ہوتے ہیں لہذا جب
آپ خطبہ سنانے کھڑے ہوں گے تو آپ کے قریب اسی قسم کے
لوگ اکٹھے ہوجائیں گے۔ میں ڈرتا ہوں کہ آپ جو بات فرمائیں
گے نامعلوم اس کا مفہوم یہ لوگ کیا لیں گے نہ صحیح طور پر یاد رکھیں
گے نہ صحیح مفہوم لیں گے لہذا آپ یہاں چھوڑئیے جب آپ مدینے
پہنچ جائیں جو دارالھجرت والسنۃ[3] ہے وہاں آپ کو سمجھ دار اور شریف
لوگوں سے سابقہ پڑے گا اطمینان سے جو چاہیں فرما سکتے ہیں وہ
لوگ صاحب علم[4] ہیں آپ کی گفتگو یاد بھی رکھیں گے اور جو صحیح
مطلب ہوگا وہی بیان کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا
اچھا خدا کی قسم میں مدینے پہنچ کر پہلے پہل جو خطبہ سناؤں گا اس
میں یہی بیان کروں گا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر ہم لوگ مدینے میں
اس وقت آئے جب ذوالحجہ ختم ہو رہا تھا جمعہ کے دن ہم سورج ڈھلتے
ہی نماز کے لئے چلے مسجد میں پہنچ کر دیکھا تو سعید بن زید بن عمرو بن
نفیل منبر کے متصل بیٹھے تھے میں بھی ان کے قریب[5] بیٹھ گیا میرے گھٹنے
ان کے گھٹنوں سے ملے ہوئے تھے، تھوڑی دیر بھی نہیں گذری تھی کہ
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف لائے جب میں نے انہیں آتے
دیکھا تو سعید بن زید سے کہا کہ آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ باتیں

---

[1] اتنا غصے میں میں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا ۱۲ منہ [2] جو کام اپنی حیثیت اور استعداد سے باہر ہے چاہتے ہیں بزور و ظلم اس میں دخل دیں ۱۲ منہ [3] یعنی سنت نبوی یعنی حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کے لوگ قرآن اور حدیث سے خوب واقف ہیں ۱۲ منہ [4] ایک روایت میں ہے ان کے بازو بیٹھ گیا ۱۲ منہ

حَوْلَهُ تَمَسُّ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ فَلَمْ أَنْشَبْ
أَنْ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ
مُقْبِلًا قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
نُفَيْلٍ لَيَقُولَنَّ الْعَشِيَّةَ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا
مُنْذُ اسْتُخْلِفَ فَأَنْكَرَ عَلَيَّ وَقَالَ مَا عَسَيْتَ
أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى
الْمِنْبَرِ فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُونَ قَامَ فَأَثْنَى
عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي
قَائِلٌ لَكُمْ مَقَالَةً قَدْ قُدِّرَ لِي أَنْ أَقُولَهَا
لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيْ أَجَلِي فَمَنْ عَقَلَهَا
وَوَعَاهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ
رَاحِلَتُهُ وَمَنْ خَشِيَ أَنْ لَا يَعْقِلَهَا فَلَا
أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ
عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةُ
الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا
رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى أَنْ طَالَ بِالنَّاسِ
زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ وَاللّٰهِ مَا نَجِدُ
آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ
أَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلَى

کہیں گے جو انہوں نے زمانے میں کبھی نہیں کہیں انہوں نے اسے
تسلیم نہ کیا اور کہنے لگے مجھے تو یہ اُمید نہیں ہے کہ وہ ایسی باتیں کہیں
جو اس سے پہلے نہیں کہیں تھیں، الغرض حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر
پر بیٹھے جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہوئے تو وہ کھڑے ہوئے پہلے
اللہ کی کما حقہ حمد وثنا کی پھر کہا اما بعد میں آپ سے ایک بات کہتا ہوں
جس کا کہنا میری تقدیر میں لکھا ہوا تھا مجھے معلوم نہیں یہ گفتگو
میری آخری گفتگو موت کے قریب[1] ہو چنانچہ جو شخص اس بات کو سمجھے
اور یاد رکھے اس کے لئے ضروری ہے کہ جہاں تک اس کی اونٹنی پہنچے
اس بات کو مشہور کرے اور جو شخص نہ سمجھے تو میں کسی کے لئے یہ روا
نہیں سمجھتا کہ مجھ پر جھوٹ باندھے، دیکھو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ان پر قرآن نازل کیا، اسی قرآن میں
آیت رجم بھی اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہم نے اسے پڑھا اس کا مطلب
سمجھا اسے محفوظ رکھا آپ نے اس پر عمل کیا زنا کرنے والے کو
سنگسار کیا اور ہم لوگ بھی آپ کے وصال کے بعد زانی کو سنگسار
کرتے آئے، اب مجھے خطرہ ہے کہیں ایک مدت گذر جانے کے بعد
کوئی شخص یوں کہے خدا کی قسم رجم کی آیت کتاب اللہ میں ہم نہیں پاتے
اور اللہ کا ایک فرض جسے اس نے نازل کیا ترک کر کے گمراہ ہو جائے
دیکھو (ہوشیار رہو) جو شخص مرد ہو یا عورت محصن ہوتے ہوئے (وہ
شادی شدہ جو جماع بھی کر چکا ہو) زنا کرے اس پر اللہ کی کتاب
میں رجم برحق ہے، یہ زنا گواہوں سے ثابت ہو یا حمل ظاہر ہونے
سے یا اقرار سے۔ نیز ہم کتاب اللہ میں دوسری آیات کے ساتھ

---

[1] یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کرامت تھی یہ ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ اب موت نزدیک آن پہنچی اور ایسا ہی ہوا اس خطبہ کے بعد ابھی ذی الحجہ کا مہینہ ختم بھی نہیں ہوا تھا کہ ابولؤلؤ ملعون نے آپ کو شہید کر دیا بعضے روایتوں میں یوں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ایک خواب دیکھا ہے میں سمجھتا ہوں میری موت آن پہنچی وہ خواب یہ تھا انہوں نے دیکھا ایک مرغ ان کو چونچیں مار رہا ہے بعض روایتوں میں ہے حضرت عمرؓ نے خود دعا کی یا اللہ اب میرا ملک وسیع ہو گیا ہے اور میری رعایا بہت ہو گئی ہے، اب تو مجھ کو اپنے پاس بلا لے اس حال میں کہ مجھ سے افراط و تفریط نہ ہو ۱۲ منہ

مَنْ زَنٰی اِذَآ اُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ
اِذَا قَامَتِ الْبَیِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ
ثُمَّ اِنَّا كُنَّا نَقْرَاُ فِیْمَا نَقْرَاُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ
اَنْ لَّا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَآئِكُمْ فَاِنَّهٗ كُفْرٌ بِكُمْ
اَنْ تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَآئِكُمْ اَوْ اِنَّ كُفْرًا بِكُمْ
اَنْ تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَآئِكُمْ اَلَا ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُوْنِیْ
كَمَآ اُطْرِیَ عِیْسَى بْنُ مَرْیَمَ وَقُوْلُوْا عَبْدُ
اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ اِنَّهٗ بَلَغَنِیْ اَنَّ قَآئِلًا
مِّنْكُمْ یَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَوْ مَاتَ عُمَرُ بَایَعْتُ
فُلَانًا فَلَا یَغْتَرَّنَّ امْرُؤٌ اَنْ یَّقُوْلَ اِنَّمَا
كَانَتْ بَیْعَةُ اَبِیْ بَكْرٍ فَلْتَةً وَّتَمَّتْ اَلَا
وَاِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ وَقٰی
شَرَّهَا وَلَیْسَ فِیْكُمْ مَّنْ تُقْطَعُ الْاَعْنَاقُ
اِلَیْهِ مِثْلُ اَبِیْ بَكْرٍ مَّنْ بَایَعَ رَجُلًا عَنْ غَیْرِ
مَشُوْرَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَا یُبَایَعُ هُوَ
وَلَا الَّذِیْ تَابَعَهٗ تَغِرَّةً اَنْ یُّقْتَلَا وَاِنَّهٗ
قَدْ كَانَ مِنْ خَیْرِنَا حِیْنَ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِیَّهٗ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ الْاَنْصَارَ خَالَفُوْنَا

یہ آیت بھی پڑھتے تھے کہ اپنے باپ دادوں کو چھوڑ کر دوسروں کو
باپ دادا نہ بناؤ یہ کفر ہے (اپنے باپ دادوں کو چھوڑ کر دوسروں کو
باپ دادا بنانا صریح ناشکری ہے) سنو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ بھی فرمایا میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسٰی
علیہ السلام کی تعریف میں مبالغہ کیا (خدا کا بیٹا یا خدا بنا دیا) بلکہ یوں
کہو میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
مزید کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے کسی نے یوں کہا اگر عمرؓ کا وصال
ہو گیا تو میں فلاں شخص سے بیعت کر لوں گا دیکھو تم میں سے کسی کو
یہ مغالطہ نہ ہو باوجودیکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اچانک بیعت
ہوئی تھی لیکن وہ نبھ گئی (چل گئی) بات یہ ہے بیشک صدیق اکبرؓ کی
بیعت اچانک ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اچانک بیعت میں جو خطرہ
ہوتا ہے اس سے بچائے رکھا اس کی وجہ یہ ہوئی کہ صدیق اکبرؓ
جب (متقی و خدا ترس) تم میں کون ہے جس سے غلے کے لئے اونٹ
چلائے جاتے ہوں (لوگ سفر کرتے ہوں) دیکھو خیال رکھو کوئی شخص
بغیر مسلمانوں کے مشورے کے (اتفاق یا کثرت آراء سے) بیعت
نہ کرے جو کوئی ایسا کرے گا[1] اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ بیعت کرنے
والا اور جس سے بیعت کی دونوں اپنی جان گنوائیں[2] گے سنو جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو ہم سب میں بہتر و افضل
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ انصار نے ہماری مخالفت کی (انہوں

لہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ خلافت اور بیعت ہمیشہ سوچ سمجھ کر مسلمانوں کے مشورے اور صلاح سے ہونا چاہیئے اور ابوبکرؓ کی اگر کوئی نظیر دے کہ ان کی بیعت دفعتہً ہو گئی تھی باوجود اس کے اس سے کوئی برائی پیدا نہیں ہوئی تو یہ اس کی بیوقوفی ہے کہ یہ ایک اتفاقی بات تھی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے ہی افضل اور خلافت کے لائق اور اتفاق سے انہی سے بیعت بھی ہو گئی ہر وقت ایسا نہیں ہوتا کہ لوگ ایسے ہی شخص سے بیعت کریں بلکہ جب جلدی سے بلا صلاح و مشورہ کسی کو حاکم بنا لیتے ہیں تو اکثر وہ نالائق اور بیکار اور جلد نکلتا ہے اور اسی کی وجہ سے تمام بیعت کرنے والے مسلمان تباہ ہوتے ہیں سبحان اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کیا ارشاد ہے کہ ایک ایک فقرہ اس کا دُرّ بے بہا ہے اگر مسلمان اس پر چلتے رہتے تو آج یہ روز بد ان کو دیکھنا کیوں نصیب ہوتا ۱۲ منہ سہ بن صلاح اور مشورہ اور اتفاق یا غلبہ آراء کے کسی کو حاکم بنا لے گا ۱۲ منہ سہ کیونکہ جب عام مسلمان اس کی حکومت اور امامت کے برخلاف ہوں گے تو وہ جنگ پر مستعد ہوں گے اخیر میں امام صاحب اور مقتدی صاحب دونوں کی جان معرض خطر میں پڑے گی اور جب مسلمانوں کے صلاح مشورے اور اتفاق یا غلبۂ آراء سے کوئی حاکم ہو گا اس کو کوئی ڈر نہ ہو گا اگر کوئی مخالف ہو گا اسی وقت پیٹ دیا جائے گا ۱۲ منہ

وَاجْتَمَعُوْا بِأَسْرِهِمْ فِي سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَّعَهُمَا وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُوْنَ إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ فَقُلْتُ لِأَبِيْ بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا هٰؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْطَلَقْنَا نُرِيْدُهُمْ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْهُمْ لَقِيَنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ فَذَكَرَا مَا تَمَالَأَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَا أَيْنَ تُرِيْدُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقُلْنَا نُرِيْدُ إِخْوَانَنَا هٰؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَا لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَقْرَبُوْهُمْ اقْضُوْا أَمْرَكُمْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَنَأْتِيَنَّهُمْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَاهُمْ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَإِذَا رَجُلٌ مُّزَمَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقُلْتُ مَا لَهُ قَالُوْا يُوْعَكُ فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيْلًا تَشَهَّدَ خَطِيْبُهُمْ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ وَكَتِيْبَةُ الْإِسْلَامِ وَأَنْتُمْ مَّعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَهْطٌ وَّقَدْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِّنْ قَوْمِكُمْ فَإِذَا هُمْ يُرِيْدُوْنَ أَنْ يَّخْتَزِلُوْنَا مِنْ أَصْلِنَا وَأَنْ يَّحْضُنُوْنَا مِنَ الْأَمْرِ فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُّ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ زَوَّرْتُ مَقَالَةً أَعْجَبَتْنِيْ أُرِيْدُ أَنْ أُقَدِّمَهَا بَيْنَ يَدَيْ أَبِيْ بَكْرٍ وَّكُنْتُ أُدَارِيْ مِنْهُ بَعْضَ

نے کسی انصاری کو خلیفہ بنانا چاہا اور سب جا کر سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو گئے، حضرت علی اور حضرت زبیر اور ان کے چند ساتھی بھی اس معاملے میں (کسی مصلحت کی بنا پر) اختلاف رائے رکھتے تھے لیکن باقی سب مہاجرین ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع ہوئے، ان کے پاس جمع ہو گئے میں نے ابوبکر رض سے کہا چلئے اپنے انصاری بھائیوں کے پاس چلیں، ہم اس ارادے سے نکلے جب ان کے قریب پہنچے تو رستے میں دو نیک بخت (انصاری)[ل] ملے۔ انہوں نے بیان کیا کہ انصار نے یہ طے کیا ہے (سعد بن عبادہ رض کو خلیفہ بنایا جائے) ہم سے پوچھا مہاجر بھائیو آپ کہاں جا رہے ہیں؟ ہم نے کہا اپنے انصار بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں، انہوں نے کہا دیکھو وہاں مت جاؤ (وہ دوسری فکر میں ہیں) آپ کو جو کرنا ہے کر ڈالئے لیکن میں نے کہا خدا کی قسم ہم تو ضرور اُن کے پاس جائیں گے آخر ہم گئے دیکھا تو انصاریوں میں ایک شخص کپڑا لپیٹے بیٹھا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ (خزرج کے سردار) ہیں۔ میں نے پوچھا کیوں کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا کہ انہیں بخار آ رہا ہے۔ چنانچہ تھوڑی دیر ہم وہاں بیٹھے اتنے میں ان کے خطیب نے تشہد پڑھا اور کما حقہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر کہنے لگے اما بعد ہم لوگ انصار اللہ ہیں اور اسلام کی فوج ہیں اور مہاجرین حضرات آپ ایک قلیل جماعت ہیں آپ کی یہ چھوٹی سی جماعت اپنی قوم (قریش) سے نکل کر ہم لوگوں میں آ رہی، اب آپ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ہماری بیخ کنی کریں اور ہمیں خلافت سے محروم کر کے آپ خلیفہ بن بیٹھیں (یہ نہیں ہو سکتا) جب خطیب سنا چکا تو میں نے گفتگو کرنا چاہی میں نے ایک عمدہ تقریر[ک] اپنے

ل عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی ۱۲ منہ ک کہتے ہیں وہ تقریر یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی ہے بلکہ آپ بے ہوش ہو گئے ہیں۔ عنقریب ہوش میں آئیں گے اور منافقوں اور کافروں کی گردنیں ماریں گے ۱۲ منہ

الْحَدِّ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى
رِسْلِكَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ
فَكَانَ هُوَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْقَرَ وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ
مِنْ كَلِمَةٍ أَعْجَبَتْنِي فِي تَزْوِيرِي إِلَّا قَالَ فِي
بَدِيهَتِهِ مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ مِنْهَا حَتّٰى سَكَتَ
فَقَالَ مَا ذَكَرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ لَهُ
أَهْلٌ وَلَنْ يُعْرَفَ هٰذَا الْأَمْرُ إِلَّا لِهٰذَا الْحَيِّ
مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا
وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ
فَبَايِعُوا أَيَّهُمَا شِئْتُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي وَبِيَدِ
أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا
فَلَمْ أَكْرَهْ مِمَّا قَالَ غَيْرَهَا كَانَ وَاللّٰهِ أَنْ
أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي لَا يُقَرِّبُنِي ذٰلِكَ مِنْ
إِثْمٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَأَمَّرَ عَلٰى قَوْمٍ فِيهِمْ
أَبُو بَكْرٍ اللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ تُسَوِّلَ لِي نَفْسِي عِنْدَ
الْمَوْتِ شَيْئًا لَا أَجِدُهُ الْآنَ فَقَالَ قَائِلٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا
الْمُرَجَّبُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ
قُرَيْشٍ فَكَثُرَ اللَّغَطُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ

ذہن میں تیار کر رکھی تھی، میں نے چاہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بات کرنے سے قبل ہی اسے شروع کر دوں۔ اور انصار کی تقریر سے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غصہ پیدا ہوا ہے اسے دور کر دوں جب میں نے بات کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر رضؓ نے فرمایا ذرا ٹھہرئیے میں نے اس لئے کہ وہ ناراض نہ ہوں خاموش ہوگیا آخر انہی نے تقریر شروع کر دی اور خدا کی قسم وہ میرے مقابلے میں متحمل مزاج اور باوقار آدمی تھے چنانچہ جو بات میں خود کہنا چاہتا تھا وہی بات بلکہ اس سے عمدہ بات انہوں نے موقع پر کہہ دی پھر خاموش ہوگئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا" انصار بھائیو! آپ نے جو اپنی فضیلت و بزرگی بیان کی اس کے آپ واقعی مستحق ہیں اور آپ کی باتیں صحیح ہیں مگر خلافت قریش کے سوا اور کسی خاندان کے لئے نہیں کیونکہ قریش از روئے حسب و نسب تمام عرب اقوام میں بڑھ چڑھ کر ہیں[1]۔ اب آپ لوگ ان دو اشخاص میں سے کسی سے بیعت کر لیجئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرا اور عبیدہ بن جراح رضؓ کا ہاتھ پکڑ کر سامنے کر دیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت ہمارے درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے مجھے حضرت ابوبکرؓ کی کوئی بات بری نہیں معلوم ہوئی مگر ایک یہی[2] بات، خدا کی قسم اگر آگے بڑھا کر بلاقصور میری گردن مار دیتے تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند تھا کہ میں ان لوگوں کا امیر بنوں جب کہ ابوبکر رضؓ خود موجود ہوں[3] میرا اب تک یہی

[1] اس کی دلیل ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قریش کے قبیلے سے بھیجا ۱۲ منہ [2] جو انہوں نے کہی کہ عمر یا ابوعبیدہ سے بیعت کر لو ۱۲ منہ [3] مطلب یہ ہے کہ میں تو مرتے دم تک اسی خیال پر ثابت قدم ہوں کہ ابوبکرؓ پر میں مقدم نہیں ہو سکتا اور جن لوگوں میں ابوبکرؓ موجود ہوں میں ان کا سردار نہیں بن سکتا اب تک تو اسی اعتقاد پر مضبوط ہوں لیکن آگے آئندہ شیطان یا نفس مجھ کو بہکائے اور کوئی دوسرا خیال میرے دل میں ڈال دے تو یہ اور بات ہے۔ آفرین صد آفرین حضرت عمرؓ کے عجز و انکسار پر اس میں کچھ شک نہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قدامت اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور رفاقت میں حضرت عمرؓ پر بہت ترجیح تھی مگر ملکداری اور سیاست اور قوت انتظامی میں حضرت عمرؓ کہیں بڑھے ہوئے تھے اس پر بھی انہوں نے ہر بات میں اپنے تئیں ابوبکرؓ سے کم سمجھا اور ان کے ہوتے ہوئے خود سردار بننا گناہ خیال کیا رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ

حَتّٰی فَرِقْتُ مِنَ الْاِخْتِلَافِ فَقُلْتُ ابْسُطْ یَدَکَ یَا اَبَا بَکْرٍ فَبَسَطَ یَدَہٗ فَبَایَعْتُهٗ وَبَایَعَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ ثُمَّ بَایَعَتْهُ الْاَنْصَارُ وَنَزَوْنَا عَلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقُلْتُ قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ عُمَرُ وَاِنَّا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْنَا فِیْمَا حَضَرْنَا مِنْ اَمْرٍ اَقْوٰی مِنْ مُبَایَعَةِ اَبِیْ بَکْرٍ خَشِیْنَا اِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَکُنْ بَیْعَةٌ اَنْ یُّبَایِعُوْا رَجُلًا مِّنْهُمْ بَعْدَنَا فَاِمَّا بَایَعْنَاهُمْ عَلٰی مَا لَا نَرْضٰی وَاِمَّا نُخَالِفُهُمْ فَیَکُوْنُ فَسَادٌ فَمَنْ بَایَعَ رَجُلًا عَلٰی غَیْرِ مَشُوْرَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَا یُتَابَعُ هُوَ وَلَا الَّذِیْ بَایَعَهٗ تَغِرَّةً اَنْ یُّقْتَلَا

خیال ہے یہ اور بات ہے کہ مرتے وقت میرا نفس مجھے بہکا دے اور میرا نظریہ کچھ اور ہو جائے جواب موجود نہیں بعد ازاں انصار میں سے ایک شخص نے کہا سنئے میں وہ لکڑی ہوں جس سے اونٹ اپنا بدن رگڑ کر کھجلی کی تکلیف رفع کرتے ہیں اور میں وہ باڑ ہوں جو درخت کے گرد لگائی جاتی ہے (میں ایک بہترین رائے دیتا ہوں) دو امیر بنائے جائیں ایک ہماری قوم کا ایک آپ قریش کا۔ اس پر بہت غل ہونے لگا مجھے اندیشہ ہوا کہیں مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جائے[1] آخر میں کہہ اٹھا ابوبکر اپنا ہاتھ بڑھائیے اور مہاجرین نے بھی (جتنے وہاں موجود تھے) انہوں نے بیعت کر لی پھر انصار نے بھی بیعت کر لی۔ بعد ازاں ہم سعد بن عبادہ کی طرف بڑھے (انہوں نے بیعت نہ کی) ایک انصاری شخص کہنے لگا آپ نے سعد بن عبادہ کا خون کر ڈالا[2] میں نے کہا اللہ اس کا خون کریگا حضرت عمرؓ نے (اس خطبے میں) یہ بھی فرمایا اس وقت ہمیں ابوبکرؓ کی خلافت سے زیادہ کوئی چیز ضروری معلوم نہیں ہوئی کیونکہ ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ اگر ہم لوگوں سے زیادہ جدا رہیں اور ابھی انہوں نے کسی سے بیعت نہ کی ہو اور وہ کسی دوسرے شخص سے بیعت کر لیں تو معاملہ دو صورتوں سے خالی نہ ہوتا یا تو ہم بھی جبراً بغیر مرضی کے اسی سے بیعت کر لیتے (جو ہمیشہ کیلئے مصیبت رہتی) یا لوگوں کی مخالفت کرتے اس دوسری شکل میں فساد پیدا ہوتا لہٰذا سنو (اب نتیجہ کہتا ہوں) جو شخص کسی شخص سے بغیر سوچے سمجھے اور مسلمانوں سے صلاح مشورہ کئے بغیر بیعت کر لے تو دوسرے لوگ بیعت کرنے والے کی پیروی نہ کریں نہ اس کی جس سے بیعت کی گئی کیونکہ دونوں اپنی جان گنوائیں گے۔

بَابٌ ۳۶۰ اَلْبِکْرَانِ یُجْلَدَانِ وَیُنْفَیَانِ۔

اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْکُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ

باب غیر شادی شدہ مرد غیر شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو دونوں پر تازیانے پڑیں گے اور جلاوطن کئے جائیں

(قرآن میں ہے) الزانی الآیہ یعنی زانی مرد اور زانی عورت دونوں پر سو سو دُرّے مارو اگر تم اللہ اور یوم (آخرت) پر یقین رکھتے ہو تو۔

[1] خدانخواستہ اگر اس وقت پھوٹ پڑتی تو پس اسلام کا خاتمہ ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنا وعدہ پورا کرنا تھا اس نے اسلام کو جما دینے اور مسلمانوں کو حکومت دینے کا وعدہ کر لیا تھا یہ تائید الٰہی سمجھنا چاہیئے کہ سب لوگوں نے ابوبکر صدیقؓ پر اتفاق کر لیا ۱۲ منہ [2] اس کو خلافت کی بڑی امید تھی لیکن محروم رہ گیا ۱۲ منہ [3] ہم نے سعد بن عبادہ کا خون نہیں کیا اللہ اس کو دنیا سے اٹھائے گا تاکہ مسلمانوں میں آپس میں نااتفاقی اور پھوٹ پیدا نہ ہو یہ حضرت عمر کی کرامت تھی ایسا ہی ہوا سعد بن عبادہ نے ابوبکر صدیقؓ سے بیعت نہ کی اور غصے میں خفا ہو کر شام کے ملک میں چل دئے وہاں حمام میں اچانک مردہ ملے ۱۲ منہ [4] اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین کا کام حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباسؓ انصرام دے رہے تھے اور عرب میں قاعدہ بھی یہی تھا کہ میت کے غسل اور کفن کا اہتمام اس کے عزیز و اقربا ہی کرتے لوگ اس میں شریک نہ ہوتے اسی وقت سے عموماً رواج پڑ گیا ہے کہ جب کوئی خلیفہ یا بادشاہ مر جاتا ہے تو پہلے کوئی اس کا جانشین ہو جاتا ہے اس کے بعد تجہیز و تکفین اور دفن کا انتظام کیا جاتا ہے اب تک یہ قاعدہ تمام بادشاہوں میں جاری ہے ۱۲ منہ [5] اگر سچ پوچھو تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وہ کام کیا کہ ان کا احسان قیامت تک ہر مسلمان مانتا رہے گا مسلمانوں کو تباہی سے بچا لیا ۱۲ منہ [6] اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت پر قیاس نہ کر وہاں کی بات اور تھی ۱۲ منہ

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَّحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ رَأْفَةٌ اِقَامَةُ الْحُدُوْدِ۔

اللہ کا حکم چلانے میں تمہیں ان پر کچھ شفقت نہ آنی چاہیئے اور جب انہیں سزا دی جائے تو مسلمانوں کی ایک جماعت وہاں حاضر رہے زانی مرد صرف زانیہ یا مشرکہ عورت ہی سے نکاح کرے، اسی طرح زانی عورت بھی زانی یا مُشرک مرد ہی نکاح کرے مسلمانوں پر تو یہ حرام ہے ؛

سُفیان بن عیینہ (اپنی تفسیر میں) کہتے ہیں ولا تاخذکم کا یہ مطلب ہے کہ انہیں حد لگانے میں رحم مت کرو۔

۶۲۶۰ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصَنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبَ عَامٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَرَّبَ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تِلْكَ السُّنَّةُ۔

(از مالک بن اسماعیل از عبدالعزیز از ابن شہاب از عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ) زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ اس شخص کے لئے جو شادی شدہ نہ ہو اور زنا کا ارتکاب کرے حکم دیتے کہ سو تازیانے اس پر لگائے جائیں اور ایک سال تک جلاوطن کیا جائے۔

(اسی سند سے) ابن شہاب کہتے ہیں مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (زانی کو) جلاوطن کیا پھر یہی دستور قائم ہو گیا۔

۶۲۶۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصَنْ بِنَفْيِ عَامٍ بِاِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ۔

(از یحیٰی بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق جو کنوارا ہو اور زنا کرے یہ فیصلہ کیا کہ اسے حد لگائی جائے اور سال بھر تک جلاوطن رہے۔

بَابٌ ۳۶ نَفْيِ اَهْلِ الْمَعَاصِيْ وَالْمُخَنَّثِيْنَ۔

باب مجرمین اور ہیجڑوں کو شہر بدر کرنا۔

۶۳۶۲ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرَجَ فُلَانًا وَأَخْرَجَ فُلَانًا۔

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام از یحییٰ از عکرمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیجڑوں پر اور ان عورتوں پر جو مردوں والی شکل بنائیں لعنت فرمائی ہے اور انہیں گھروں سے باہر نکال دینے کا حکم نیز آپ نے فلاں (انجشہ نامی ہیجڑے) کو نکال دیا۔ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے بھی فلاں ہیجڑے (مانع) کو نکلوا دیا۔

بَابٌ ۳۶۰. مَنْ أَمَرَ غَيْرَ الْإِمَامِ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ غَائِبًا عَنْهُ

باب جو شخص حاکم اسلام کے پاس نہ ہو (کہیں اور جگہ ہو) لیکن اسے حد لگانے کا حکم دیا جائے۔

۶۳۶۳ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اقْضِ بِكِتَابِ اللهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ بِكِتَابِ اللهِ إِنَّ ابْنِي عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَزَعَمُوا أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ أَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيدَةُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ

(از عاصم بن علی از ابن ابی ذئب از زہری از عبید اللہ) حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ (مسجد میں) بیٹھے ہوئے تھے اور کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ کی کتاب کے مطابق ہمارا فیصلہ فرما دیجئے۔ یہ سن کر اس کے فریق ثانی نے کھڑے ہو کر عرض کیا جی ہاں سچ کہتا ہے یا رسول اللہ ہم دونوں میں کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے واقعہ یہ ہے کہ میرا بیٹا اس کے پاس نوکر تھا اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا لوگوں نے مجھ سے کہا تیرا بیٹا سنگسار ہونا چاہیئے۔ میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ میں دے کر اسے چھڑا لیا، بعد ازاں جو میں نے (دوسرے) علماء سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے کہا نہیں تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اس پروردگار کی قسم ہے جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا بکریاں اور لونڈی تو اپنی واپس لے لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور سال بھر کیلئے[1]

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگانے کا اور فریق ثانی کی جورو کو رجم کرنے کا حکم دیا حالانکہ یہ دونوں آنحضرتؐ کے پاس موجود نہ تھے غائب تھے۔ قسطلانی نے کہا آپ نے جو انیس کو فریق ثانی کی جورو کے پاس بھیجا وہ زنا کی حد مارنے کے لئے نہیں بھیجا کیونکہ زنا کی حد لگانے کے لئے تجسس کرنا یا ڈھونڈنا درست نہیں اگر کوئی خود آ کر زنا کا اقرار کرے اس کے لئے بھی تلقین مستحب ہے یعنی یوں کہنا شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا مساس کیا ہوگا جیسے اوپر گزر چکا بلکہ آپ نے انیس کو اس لئے بھیجا کہ اس عورت کو خبر کر دیں کہ فلانے شخص نے تجھ پر زنا کی تہمت کی ہے اب وہ حد قذف کا مطالبہ کرتی ہے یا معاف کرتی ہے جب انیس اس کے پاس پہنچے تو اس عورت نے زنا کا اقبال کیا اس اقبال پر انیس نے اس کو رجم کر دیا ۱۲ منہ [2] دوسری بار اَخْرِجُوْهُمْ فُلَانًا خود اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا فاعل پہلے فعل والا نہیں دوسرا فاعل تھا اخرج فلانا و فلانا لہٰذا آثار رخنی شواہد کے

فَاغْدُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا اُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا۔

جلاوطنی ہوگی۔ پھر آپؐ نے اُنَیس سے فرمایا تو کل صبح اس دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جا (اگر وہ اعتراف زنا کرے) اسے رجم کر، چنانچہ اُنَیس صبح کو اس کے پاس گئے[1] (اس نے اقبال زنا کر لیا)، اُنَیس نے اسے رجم کیا۔

بَاب ٦٠٩ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) ارشاد "تم میں سے جس کو مسلمان آزاد عورتوں سے نکاح کرنے کی توفیق نہ ہو وہ مسلمان لونڈیوں ہی سے نکاح کرلے جو تمہارے ملک میں ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کی حقیقت خوب جانتا ہے تم سب ایک دوسرے کے شریک ہو (اولادِ آدم ہو) چنانچہ لونڈیوں کے مالکوں سے اجازت لے کر ان سے نکاح کرلو اور ان کے مہر دستور کے مطابق ادا کرو۔ یہ لونڈیاں پاکدامن ہوں، زانیہ نہ ہوں، چھپے چھپائے کسی کو اپنا یار نہ بنائیں۔ اگر بعد نکاح وہ زنا کریں تو آزاد عورتوں کے مقابلے میں انہیں نصف سزا ملنی چاہیے (یعنی سو کے بجائے پچاس (اور سنگسار نہ کی جائیں گی) لونڈیوں سے نکاح کی اجازت اس کے لئے ہے جو زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ رکھتا ہو۔ لیکن اگر صبر کئے رہو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

بَاب ٦١٠ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ۔

باب اگر لونڈی زنا کا ارتکاب کرے۔

٦٣٦٤ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عبید اللہ ابن عبداللہ) حضرت ابوہریرہ و زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لونڈی کے زنا کا مسئلہ دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اگر کوئی لونڈی زنا کرائے اور (حرام کاری سے خود کو نہ بچائے تو اسے کوڑے لگاؤ دوبارہ اگر زنا کرائے تو پھر کوڑے لگاؤ۔ تیسری بار بھی اگر زنا کرائے تو بھی کوڑے لگاؤ پھر

[1] اس نے زنا کا اقرار کیا ۱۲ منہ

إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ.

اسے بیچ ڈالو خواہ اس کی قیمت بالوں کی رسّی کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔ ابن شہاب (اسی سند سے) کہتے ہیں مجھے یاد نہیں رہا کہ بیچنے کا حکم تیسری بار کے لئے دیا یا چوتھی مرتبہ کے لئے۔

باب ۳۶۱ لَا يُثَرَّبُ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَا تُنْفَى.

باب لونڈی کو (شرعی سزا کے بعد) ملامت نہ کرے اسے جلا وطن بھی نہ کیا جائے۔

۶۳۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ تَابَعَهُ إِسْمٰعِيلُ ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از مقبری از والدش) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لونڈی کا زنا کرنا ثابت ہو جائے تو اسے کوڑے لگانے چاہئیں زبان سے ملامت نہ کی جائے۔ پھر اگر زنا کرائے تو پھر کوڑے لگانے چاہئیں اور زبان سے ملامت نہ کی جائے۔ اگر تیسری بار زنا کرائے تو اسے فروخت کر دیا جائے خواہ اس کی قیمت میں بالوں کی ایک رسی ہی کیوں نہ ملے۔

لیث کے ساتھ اس حدیث کو اسمٰعیل بن امیہ نے بھی بحوالہ سعید مقبری از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

باب ۳۶۱۲ أَحْكَامِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِحْصَانِهِمْ إِذَا زَنَوْا وَرُفِعُوا إِلَى الْإِمَامِ

باب ذمی کافر اگر جرم زنا میں گرفتار ہو کر حاکم اسلام کی عدالت میں پیش کئے جائیں۔

۶۳۶۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ الرَّجْمِ فَقَالَ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَقَبْلَ

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از عبدالواحد) شیبانی کہتے ہیں میں عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے رجم کا مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی کو رجم کیا۔ میں نے دریافت کیا کیا سورۂ نور کی آیت نازل

۱؎ یعنی جو قیمت آئے اس کے بدل دے ڈالو اس لئے کہ حرام کار لونڈی کا گھر میں رکھنا باعث نحوست ہے دوسرے اس کے دیکھا دیکھی دوسری عورتوں کے خراب ہو جانے کا ڈر ہے ۱۲ منہ ۲؎ کیونکہ جب حد دی گئی تو وہ گناہ کا کفارہ ہو گئی اب زبان سے سخت سست کہنا بے موقع ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ صرف زبان سے ملامت کرنے پر اکتفا نہ کرو جیسے جاہلیت کے زمانے میں قاعدہ تھا کہ حرام کار لونڈی کو سخت سست کہہ لیتے بس اسی پر اکتفا کرتے کوڑے وغیرہ نہ مارتے بلکہ اس کو کوڑے بھی لگاؤ ۱۲ منہ ۳؎ اس کو امام نسائی نے وصل کیا اس میں سعید اور ابوہریرہ کے درمیان ان کے باپ کا واسطہ نہیں ہے۔ ۱۲ منہ ۴؎ جس میں زانی کو کوڑے مارنے کا حکم ہے ۱۲ منہ ۵؎ یہ بھی خیال رکھنا ہوگا کہ پھر کسی مسلمان کے ہاتھ اسے نہ بیچا جائے کیونکہ مسلمانوں میں زنا کی عادت پڑے گی بلکہ اسے غیر مسلم لوگوں کے ہاتھ بیچنا چاہئے جن میں اس سے عار نہیں عبدالرزاق۔

التَّوْرٰىةِ اَمْ بَعْدَهٗ قَالَ لَا اَدْرِیْ تَابَعَهٗ عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَّخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْمُحَارِبِیُّ وَعَبِيْدَةُ ابْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الشَّيْبَانِیِّ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمَائِدَةَ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

ہونے سے پہلے یا اس کے بعد؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں[1]۔ عبدالواحد کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مسہر، خالد بن عبداللہ، عبدالرحمٰن محاربی اور عبیدہ بن حمید نے بھی شیبانی سے روایت کیا[2]۔ بعض راویوں نے (بجائے سورۂ نور کے) سورۂ مائدہ کہا (یعنی عبیدہ بن حمید نے) مگر پہلی روایت ہی زیادہ صحیح ہے[3]۔

۶۳۶۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ جَآءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِی التَّوْرٰىةِ فِیْ شَاْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ فَاَتَوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهٗ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَاَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهٗ فَاِذَا فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ قَالُوْا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِیْ عَلَى الْمَرْاَةِ يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ۔

(از اسمٰعیل بن عبداللہ از مالک از نافع) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کچھ یہودیوں نے ایک مرد اور ایک عورت کو بارگاہِ نبوت میں پیش کر کے عرض کیا انہوں نے زنا کیا ہے تو آپ نے دریافت فرمایا تورات میں رجم کے سلسلے میں کیا حکم ہے؟ عرض کیا تورات شریف میں تو یہ حکم ہے کہ ہم زنا کرنے والوں کو فضیحت کریں اور انہیں کوڑے لگائے جائیں۔ یہ سن کر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا تم جھوٹے ہو تورات میں رجم کا حکم ہے اچھا تورات لے آؤ! وہ لے آئے اسے کھولا گیا۔ ایک یہودی نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے اگلی اور پچھلی آیات پڑھنے لگا۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا ذرہ اپنا ہاتھ تو اٹھا اس نے ہاتھ اٹھایا تو اس کے نیچے سے آیت رجم نکلی[4]۔ کہنے لگے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عبداللہ بن سلام سچ کہتے ہیں بے شک تورات میں آیت رجم موجود ہے۔ آخر آپ نے حکم دیا ان دونوں زانی مرد اور عورت کو سنگسار کر دیا گیا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ میں نے (رجم کرتے وقت) مرد کو دیکھا کہ وہ عورت پر جھک جاتا تھا تاکہ وہ عورت پتھروں کی مار سے بچ جائے۔

[1] بظاہر اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کو دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد اور طبرانی وغیرہ نے نکالا اس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی اور یہودن کو رجم کیا عبداللہ بن ابی اوفیٰ کے کلام سے یہ نکلتا ہے کہ عالم کو جب کوئی اچھی طرح بات معلوم نہ ہو تو یوں کہے میں نہیں جانتا اور اس میں کوئی عیب نہیں ہے اور جو کوئی اس کو عیب سمجھ کر اٹکل پچو سے ہر بات کا جواب دے دیا کرے وہ احمق ہے عالم نہیں ہے ۱۲ منہ [2] علی بن مسہر کی روایت کو ابن ابی شیبہ نے اور خالد کی روایت کو خود امام بخاری نے باب رجم المحصن میں اور عبدہ کی روایت کو اسماعیلی نے وصل کیا لیکن محاربی کی روایت معلوم نہیں کس نے وصل کی ۱۲ منہ [3] اس لئے کہ سورہ مائدہ میں زنا کے احکام مذکور نہیں ہیں تو اس سے کیا تعلق ۱۲ منہ [4] اب کیا کریں سخت شرمندہ ہوئے ۱۲ منہ

باب ۶۱۳ إِذَا رَمَى امْرَأَتَهُ أَوِ امْرَأَةَ غَيْرِهِ بِالزِّنَا عِنْدَ الْحَاكِمِ وَالنَّاسِ هَلْ عَلَى الْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهَا فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رُمِيَتْ بِهِ۔

باب اگر حاکم اور عوام کے سامنے کوئی شخص اپنی یا دوسرے کی بیوی پر تہمت زنا لگائے تو کیا حاکم کے لئے یہ ضروری ہے کہ کسی شخص کو عورت کے پاس بھیج کر اس تہمت کی حقیقت معلوم کرائے [1]

۲۳۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ فَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا قَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عبیداللہ بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے ایک کہنے لگا ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے دوسرا جو زیادہ سمجھ دار تھا کہنے لگا جی ہاں یا رسول اللہ ہم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق فرمائیے اور اجازت دیجئے کہ میں مقدمے کے واقعات بیان کروں، آپؐ نے فرمایا اچھا بیان کر، کہنے لگا "میرا بیٹا اس شخص (فریق ثانی) کے پاس عسیف تھا۔ امام مالک کہتے ہیں عسیف سے مراد نوکر ہے چنانچہ اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا، لوگوں نے مجھ سے کہا تیرا بیٹا رجم کیا جائے گا میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا (رجم کی سزا سے بچا لیا) اس کے بعد میں نے دوسرے عالموں سے مسئلہ دریافت کیا انہوں نے کہا "تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا" (کیونکہ وہ شادی شدہ نہ تھا) اور اس کی عورت البتہ سنگسار ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا سنو اس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کرتا ہوں" چنانچہ اب تم سو بکریاں اور اپنی کنیز واپس لے

[1] باب کی حدیث میں دوسرے کی عورت کو زنا کی تہمت لگانے کا ذکر ہے لیکن اپنی عورت کو تہمت لگانا اس سے نکلا کہ اس وقت عورت کا خاوند بھی حاضر تھا اس نے اس واقعہ کا انکار نہیں کیا گویا اس نے بھی اپنی عورت کو تہمت لگائی ۱۲ منہ

بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهٗ مِائَةً وَّغَرَّبَهٗ عَامًا وَّاَمَرَ اُنَيْسًا الْاَسْلَمِيَّ اَنْ يَّاْتِيَ امْرَاَةَ الْاٰخَرِ فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

لو بعد ازاں آپؐ نے اس کے لڑکے کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا دی اور انیس اسلمی رضی اللہ عنہ سے فرمایا[۲] تو اس دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جا[۳]، اگر اقرار کرے تو اسے سنگسار کردیا جائے[۴] چنانچہ اس نے زنا کا اقرار کیا اور وہ سنگسار کردی گئی[۵]

بَابٌ ۳۶۱۴ مَنْ اَدَّبَ اَهْلَهٗ اَوْ غَيْرَهٗ دُوْنَ السُّلْطَانِ وَقَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ وَفَعَلَهٗ اَبُوْسَعِيْدٍ۔

باب اگر کوئی شخص حاکم کی اجازت کے بغیر اپنے گھر والوں یا عزیزوں کو تنبیہ کرے[۶]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی[۷] ہے آپؐ نے فرمایا اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور سامنے سے کوئی دوسرا گزرنا چاہے تو اسے ہٹائے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے وہ شیطان[۸] ہے

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ایک شخص سے لڑ پڑے[۹]

۶۳۶۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ اَبُوْبَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَّاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ

(از اسماعیل از مالک از عبدالرحمان بن قاسم از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری ران پر رکھے آرام فرما رہے تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام لوگوں کو ایسی جگہ اٹکا دیا جہاں پانی بھی نہیں ملتا غرض وہ مجھ پر خفا ہوئے اور میری کوکھ میں ہاتھ

---

[۱] اس سے پوچھو اگر وہ انکار کرے تب تو تہمت لگانے والے کو حد قذف پڑے گی ۱۲ منہ [۲] انیس اس کے پاس گئے اس سے پوچھا ۱۲ منہ [۳] ترجمہ باب یہیں سے نکلا آپؐ نے انیس کو اس عورت کے پاس بھیجوایا معلوم ہوا کہ امام کو ایسا کرنا واجب ہے نووی نے اسی کو صحیح کہا ہے بعضوں نے کہا واجب نہیں ۱۲ منہ [۴] یہاں اس باب کے لانے سے یہ مقصود ہے کہ مالک کو اپنی لونڈی غلاموں کو بلا اذن امام کے حد لگانا درست ہے [۶] اس مسئلہ میں اختلاف ہے امام شافعی وغیرہ نے اس کو جائز رکھا ہے لیکن حنفیہ کہتے ہیں بغیر امام یا حاکم کی اجازت کے مالک حد نہیں لگا سکتا ۱۲ منہ [۵] یہ حدیث موصولاً کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۶] بھلا یہ کیا شرارت ہے کہ ہٹائے سے بھی نہیں مانتا ۱۲ منہ [۷] جو نماز میں اس کے سامنے سے گزر رہا تھا۔ یہ واقعہ بھی اوپر گزر چکا ہے کہ ابو سعیدؓ نے اس کو ایک مار لگائی تھی پھر مروان کے پاس مقدمہ گیا۔ [۶] اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب غیر شخص کو بے امام کی اجازت کے مارنا اور دھکیل دینا درست ہوا تو آدمی اپنے غلام اور لونڈی کو بطریق اولیٰ زنا کی حد لگا سکتا ہے ۱۲ منہ

وَكَلَيْسُوا عَلَىٰ مَاءٍ فَعَاتَبَنِي وَجَعَلَ يَطْعَنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ۔

سے کوچنے لگانے لگے مگر میں اس وقت ہل بھی نہ سکتی تھی کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آرام واحترام ملحوظ تھا (کہ آپ جاگ نہ اٹھیں) اس موقعے پر (پانی نہ ملنے کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل کی[1]

۶۳۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَكَزَنِي لَكْزَةً شَدِيدَةً وَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ فَبِي الْمَوْتُ لِمَكَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَوْجَعَنِي نَحْوَهُ لَكَزَ وَوَكَزَ

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمرو از عبدالرحمٰن بن قاسم از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے انہوں نے مجھے سخت گھونسا لگایا اور کہنے لگے "تونے لوگوں کو ایک ہار کیلئے روک دیا" میں اس گھونسے کی وجہ سے مرنے کے قریب ہوگئی اس قدر مجھے درد ہوا لیکن کیا کرسکتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا آپ کو جگانا نامناسب تھا اس لئے ہل نہ سکی) لکز اور وکز کا ایک ہی معنی ہے۔

باب ۳۶۱۵ مَنْ رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ۔

باب اگر کوئی شخص کسی غیر مرد کو اپنی بیوی کے پاس دیکھ کر اسے قتل کر ڈالے[2]

۶۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از ابوعوانہ از عبدالملک از وراد کاتب مغیرہ) مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سعد بن عبادہ رضی اللہ نے کہا اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو دیکھوں تو تلوار کی دھار سے اس کا کام تمام کردوں (اسے زندہ نہ چھوڑوں) یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی آپ نے فرمایا تم لوگ سعدؓ کی غیرت وحمیت سے اس امر کو بعید از قیاس کیوں سمجھتے ہو؟ مگر میں اس

---

[1] یہ حدیث اوپر کتاب التفسیر میں گزر چکی ہے باب کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ ابوبکرؓ نے آنحضرت عائشہؓ کی تنبیہ کی اذناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لی ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے اس کو گول مول رکھا ہے کوئی حکم بیان نہیں کیا اس مسئلہ میں اختلاف ہے جمہور علماء نے کہا کہ اس پر قصاص لازم ہوگا اور امام احمد اور اسحاق نے کہا کہ اگر گواہ قائم کرسکے اس کی جورو فعل شنیعہ کرا رہی تھی تب تو اس پر سے قصاص ساقط ہوگا اور شافعی نے کہا کہ عند اللہ وہ قتل کرنے سے گناہ گار نہ ہوگا اگر زنا کرنے والا محصن ہو لیکن ظاہر شرع میں اس پر قصاص ہوگا میں کہتا ہوں اس زمانہ میں امام احمد اور اسحاق کا قول مناسب ہے اگر وہ گواہوں سے یہ ثابت کرے کہ غیر مرد اس کی جورو سے فعل شنیعہ کررہا تھا یا ایسی حالت میں مارے کہ دونوں اس فعل میں مصروف ہوں تو قصاص ساقط ہونا چاہئیے اور نصاریٰ نے جو قانون اس ملک میں جاری کیا ہے اس کا بھی منشا یہی ہے کہ سخت اشتعال طبع میں قاتل سے قصاص نہیں لیا جاتا لیکن حنفیہ اور جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ قصاص واجب جانتے ہیں ۱۲ منہ

فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ۔

سے زیادہ غیور ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

بَابُ ۳۶۱۶ مَا جَاءَ فِي التَّعْرِيْضِ۔

باب اشارے کنائے سے کوئی بات کہنا

۶۳۷۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنّٰى كَانَ ذٰلِكَ قَالَ اُرَاهُ عِرْقٌ نَزَعَهٗ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهٗ عِرْقٌ۔

(از اسماعیل از مالک از ابن شہاب از سعید بن مسیب) [1] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آکر کہنے لگا میری بیوی نے کالا بچہ جنا ہے [1]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ عرض کیا جی۔ آپ نے پوچھا ان کا کیسا رنگ ہے؟ جواب دیا سرخ۔ آپ نے پوچھا بھورا کوئی نہیں ہے۔ عرض کیا بھورا بھی ہے۔ آپ نے فرمایا بھورا کیسے پیدا ہوگیا [2]؟ کہنے لگا میں سمجھتا ہوں کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا پھر ایسا ہی ممکن ہے تیرے بیٹے کا رنگ بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو [3]۔

بَابُ ۳۶۱۷ كَمِ التَّعْزِيْرُ وَالْاَدَبُ۔

باب تنبیہ اور تعزیر (حد سے کم سزا) کتنی ہونی چاہیئے [4]؟

۶۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از یزید بن ابی حبیب از بکیر بن عبد اللہ از سلیمان بن یسار از عبد الرحمٰن بن جابر بن عبد اللہ) حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی مقررہ سزاؤں کے سوا دس کوڑوں سے زیادہ (کسی جرم میں) نہ مارنا چاہیئے۔

---

[1] یہی تعریض کی مثال ہے اس نے صاف یوں نہیں کہا کہ وہ لڑکا حرام کا ہے مطلب یہی ہے کہ میرے نطفے سے وہ لڑکا نہیں ہے کیونکہ میں گورا ہوں میرا لڑکا ہوتا تو میری طرح گورا ہوتا ۱۲ منہ [2] جب ماں باپ دونوں سرخ رنگ کے تھے ۱۲ منہ [3] حکیموں نے لکھا ہے کہ رنگ کے اختلاف سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اس کا لڑکا نہیں ہے اس لئے کہ بعض اوقات ماں باپ دونوں گورے ہوتے ہیں مگر لڑکا سانولا پیدا ہوتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ماں حمل کی حالت میں کسی سانولے مرد کو یا کالی چیز کو دیکھتی رہتی ہے اس کا رنگ بچہ کے رنگ پر اثر کرتا ہے البتہ اعضا میں مناسبت ماں باپ سے ضرور ہوتی ہے مگر وہ بھی ایسی مخلوط جس کو قیافہ کا علم نہ ہو وہ نہیں سمجھ سکتا اس حدیث سے یہ نکلا کہ تعریض کے طور پر قذف کہنے میں حد نہیں پڑتی امام شافعی اور امام بخاری کا یہی قول ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حد لگاتے مالکیہ کے نزدیک باپ کے سوا اور کوئی تعریض کے ساتھ بھی قذف کرے مثلاً کسی سے یوں کہے اجی میں زانی یا لوطی تھوڑے ہوں (یعنی تو زانی یا لوطی ہے) تو حد لازم ہوگی ۱۲ منہ [4] امام احمد کے نزدیک تعزیر میں دس کوڑے سے زیادہ مارنا چاہیئے اور حنفیہ نے اس کا خلاف کیا ہے انہوں نے کہا کم سے کم جو حد ہے یعنی چالیس کوڑے غلام کے لئے ... ۱۲ منہ

يَقُولُ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ۔

۶۳۷۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُقُوبَةَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرَبَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ۔

(از عمرو بن علی از فضیل بن سلیمان از مسلم بن ابی مریم) عبدالرحمان بن جابر رضؓ نے اس شخص سے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا (یعنی جابر یا ابوبُردہؓ سے) روایت کیا کہ آپؐ نے فرمایا کہ حدود اللہ یعنی خدا کی مقرر کردہ سزاؤں کے سوا اور کسی جرم میں دس کوڑوں سے زیادہ نہیں مارنا چاہیئے۔

۶۳۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَجْلِدُوا فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ۔

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمرو) بُکیر بن عبداللہ کہتے ہیں میں سلیمان بن یسار کے ساتھ بیٹھا تھا اتنے میں عبدالرحمان بن جابر آئے انہوں نے سلیمان بن یسار کو حدیث سُنائی پھر سلیمان ہماری طرف متوجہ ہوئے کہنے لگے مجھ سے عبدالرحمان بن جابر نے بیان کیا ان سے ان کے والد (جابر بن عبداللہ انصاری) نے انہوں نے ابوبُردہ انصاری سے سُنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرماتے تھے خُدا کی مقرر کردہ حدود کے سوا اور کسی جرم میں دس کوڑوں سے زیادہ نہیں مارنا چاہیئے۔

۶۳۷۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ تُوَاصِلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(از یحییٰ بن بُکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابو سلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر (رات کو کھائے بغیر) روزے رکھنے سے منع کیا یہ سُن کر چند صحابہ کرام آپؐ سے عرض کرنے لگے یارسول اللہ آپؐ تو لگاتار (رات کو کھائے بغیر) روزے رکھا کرتے ہیں، فرمایا تم میں کونسا میرے برابر ہے؟ میں تو رات کو اپنے

وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مِّثْلِيْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ يَّنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَاَخَّرَ لَزِدْتُّكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِيْنَ اَبَوْا تَابَعَهٗ شُعَيْبٌ وَّيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رب کے پاس رہتا ہوں، وہ مجھے کھلا پلا دیتا ہے[1]، جب لوگوں نے نہ مانا اور لگاتار روزے رکھنے نہ چھوڑے تو آپ نے ان کے ساتھ پے در پے روزے رکھنے شروع کر دیے، پھر (عید کا) چاند ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا اگر چاند نہ ہوتا تو میں آگے بھی لگاتار روزے رکھتا۔ غرض آپؐ نے انہیں بطور سزا کے ایسا کیا (لگاتار روزے رکھے) کیونکہ انہوں نے آپؐ کا کہنا نہ مانا[2]۔ عقیل کے ساتھ اس حدیث کو شعیب بن ابی حمزہ یحییٰ بن سعید انصاری اور یونس بن یزید نے بھی زہری سے[3] روایت کیا عبدالرحمٰن بن خالد نے بحوالہ ابن شہاب سعید بن مسیب ابوہریرہؓ روایت کیا۔

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُضْرَبُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا اَنْ يَّبِيْعُوْهُ فِيْ مَكَانِهِمْ حَتّٰى يُؤْوُوْهُ اِلٰى رِحَالِهِمْ۔

(از عیاش بن ولید از عبدالاعلیٰ از معمر از زہری از سالم) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں کو اس پر سزا دی جاتی اگر غلے کے ڈھیر بغیر ناپے اور تولے خریدیں اور اسے اسی جگہ (دوسرے کے ہاتھ) بیچ ڈالیں۔ ہاں جب وہ غلہ اُٹھا کر اپنے ٹھکانے لے جائیں (پھر بیچیں) تو کچھ سزا نہ ہوتی[4]۔

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

(از عبدان از عبداللہ از یونس از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] یعنی مجھ میں ایسی قوت عطا فرما دیتا ہے جو آدمی کو کھانے پینے سے حاصل ہوتی ہے بعضوں نے کہا بہشت کا کھانا پانی مراد ہے مگر اگر یہ مراد ہو تو پھر وصال نہ ہوگا واللہ اعلم ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آپ نے ان کو سزا دینے کے طور پر ایک دن بھوکا رکھا پھر دوسرے دن بھوکا رکھا اتفاق سے چاند ہو گیا ورنہ آپ روزے رکھے جاتے دیکھیں کہاں تک یہ لوگ صبر کرتے ہیں یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا نہ سنا اور آپ کی حکم عدولی کی یہ امر صحابہ کی شان کے خلاف ہے اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا منع فرمانا بطور حکم کے نہ تھا ورنہ صحابہ اس کے خلاف ہرگز نہ کرتے بلکہ ان پر شفقت اور مہربانی کے طور پر تھا جب انہوں نے یہ آسانی پسند نہ کی تو آپ نے فرمایا اچھا یوں ہی سہی اب دیکھیں کتنے دن تک تم طے کر سکتے ہو ۱۲ منہ [3] شعیب کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الصیام میں اور یحییٰ بن سعید کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں اور یونس کی روایت کو امام مسلمؒ نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [4] اس سے یہ نکلا کہ عقود فاسدہ مثلاً سودی کاروبار خرید و فروخت وغیرہ پر امام سزا دے سکتا ہے۔ اسی طرح بازار میں محتسب مقرر کر سکتا ہے ہماری شریعت میں یہ سب جرائم تعزیری ہیں رستے پر غیر عورتوں کو گھورنا ان سے ہنسی ٹھٹھا کرنا رستے میں کوئی ایذا دہ چیز ڈالنا، مرغ بازی، پتنگ بازی، شطرنج، گنجفہ، چوسر، گانا بجانا جو خلاف شرع ہو حال قال وجد تواجد امانت میں خیانت، جعلسازی دغابازی، اغلام طی خلاف وضع فطری بے رحمی حیوان کی جادو ٹونا، وغیرہ نماز میں دیر کرنا جماعت کا بلا عذر ترک کرنا رمضان کا روزہ بلا عذر نہ رکھنا رمضان میں علانیہ کھانا پینا ہمسایہ کی عورت پر نگاہ ڈالنا کسی شخص کو

قَالَ اَخْبَرَنَا عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فِيْ شَيْءٍ يُّؤْتٰى اِلَيْهِ حَتّٰى تُنْتَهَكَ مِنْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ۔

کبھی اپنی ذات کے لئے کوئی بدلہ نہیں لیا جب کبھی ایسا مقدمہ آپ کے سامنے لایا گیا (بلکہ معاف کردیا) البتہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کا کوئی مرتکب ہوتا تو اس سے خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بدلہ لیتے۔

بَابُ ۳۶۱۸ مَنْ اَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ وَاللَّطْخَ وَالتُّهْمَةَ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

باب اگر کسی شخص کی بیحیائی، بے شرمی اور آلودگی گناہ پر گواہ نہ ہوں مگر قرائن سے یہ امر واضح ہو جائے

۶۳۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ زَوْجُهَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا اِنْ اَمْسَكْتُهَا قَالَ فَحَفِظْتُ ذٰلِكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ اِنْ جَاءَتْ بِهٖ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ كَذَا وَكَذَا كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَهُوَ وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ جَاءَتْ بِهٖ لِلَّذِيْ يُكْرَهُ۔

(از علی از سفیان از زہری) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اس وقت موجود تھا جب (آپ نے لعان کے بعد) میاں بیوی کے درمیان جُدائی کردی، پھر خاوند کہنے لگا یا رسول اللہ اگر اب میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر یہ جھوٹ لگایا۔

سُفیان کہتے ہیں میں نے اس حدیث میں زہری سے سن کر یہ بھی یاد رکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کے بعد یہ فرمایا کہ دیکھو اگر اس عورت کا بچہ اس اس شکل کا پیدا ہو تب تو خاوند سچا ہے (بیوی نے زنا کرایا ہے) اور اگر اس شکل کا چھپکلی کی طرح سُرخ رنگ کا پیدا ہو تو خاوند جھوٹا ہے سُفیان کہتے تھے میں نے زہری سے سُنا پھر اس عورت کے ہاں بُری شکل کا بچہ پیدا ہوا [1]

۶۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ هِيَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَاَةً عَنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ

(از علی بن عبداللہ از سُفیان از ابو الزناد) قاسم بن محمد کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لعان کرنے والوں کا فیصلہ بیان کیا تو عبداللہ بن شداد نے پوچھا کیا یہ عورت وہی تھی جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میں کسی عورت کو بغیر گواہوں کے سنگسار کیا کرتا تو اس عورت کو کرتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نہیں یہ عورت

---

[1] یعنی اس مرد کی طرح جس سے تہمت لگائی تھی باوجود اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو رجم نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ قرائن پر کوئی حکم نہیں دیا جا سکتا جب تک باضابطہ ثبوت نہ ہو ۱۲ منہ

قَالَ لَا تِلْكَ امْرَاَۃٌ اَعْلَنَتْ۔

دوسری تھی جس کا فاحشہ پن صاف ظاہر ہو گیا تھا۔

۶۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنِ الْقٰسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ذُکِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ ابْنُ عَدِیٍّ فِیْ ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَاہُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِہٖ یَشْکُوْ اَنَّہٗ وَجَدَ مَعَ اَھْلِہٖ فَقَالَ عَاصِمٌ مَّا ابْتُلِیْتُ بِھٰذَا اِلَّا لِقَوْلِیْ فَذَھَبَ بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِالَّذِیْ وَجَدَ عَلَیْہِ امْرَاَتَہٗ وَکَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِیْلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعْرِ وَکَانَ الَّذِیْ ادَّعٰی عَلَیْہِ اَنَّہٗ وَجَدَہٗ عِنْدَ اَھْلِہٖ اٰدَمَ خَدْلًا کَثِیْرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللّٰھُمَّ بَیِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِیْھًا بِالرَّجُلِ الَّذِیْ ذَکَرَ زَوْجُھَا اَنَّہٗ وَجَدَہٗ عِنْدَھَا فَلَاعَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَھُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ فِی الْمَجْلِسِ ھِیَ الَّتِیْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَیْرِ بَیِّنَۃٍ رَّجَمْتُ ھٰذِہٖ فَقَالَ لَا تِلْكَ امْرَاَۃٌ کَانَتْ تُظْھِرُ فِی الْاِسْلَامِ السُّوْٓءَ۔

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از یحییٰ بن سعید از عبدالرحمٰن بن قاسم از قاسم بن محمد) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کا ذکر ہوا تو عاصم بن عدی نے ایک (غرور والی) بات کہی پھر اتفاق ایسا ہوا کہ انہی کی قوم کا ایک شخص (عُوَیمر) ان کے پاس آیا اس کا شکوہ یہی تھا کہ اس نے اپنی بیوی (خولہ) کے ساتھ ایک غیر مرد دیکھا، عاصم نے کہا میں نے جو (شیخی والی) بات مُنہ سے نکالی تھی اسی وجہ سے اس مصیبت میں مبتلا ہوا (کہ میری قوم میں یہ واقعہ ہوا) غرض عاصم رضی اللہ عنہ اس شخص کو اپنے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو دیکھا، یہ شخص (یعنی بیوی کا خاوند) زرد رنگ دُبلا پتلا سیدھے بال والا تھا اور جس شخص پر تہمت لگی تھی وہ گندمی رنگ موٹا تازہ اور بھرے ہوئے گوشت کا آدمی تھا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی پروردگارا تو اس امر کو ظاہر فرما دے۔ بعد ازاں اس کی بیوی کے بچّہ پیدا ہوا تو وہ اسی زنا کار آدمی کا ہم شکل تھا پھر آپ نے دونوں کے درمیان لعان کرا دیا۔ یہ حدیث سن کر ایک شخص (عبداللہ بن شداد) نے ابن عباسؓ سے پوچھا کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میں بغیر گواہوں کے کسی سنگسار کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو کرتا۔ ابن عباسؓ نے کہا نہیں یہ تو ایک دوسری عورت تھی جس کی بدچلنی مسلمانوں میں ظاہر ہو گئی تھی [۱]

[۱] اس کے اوضاع و اطوار سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ فاحشہ ہے ۱۲ منہ

باب ۳۶۱۹ رَمْيُ الْمُحْصَنَاتِ

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

باب پاک دامن عورتوں کو تہمت لگانا۔

اللہ تعالیٰ (سورہ نور میں) فرماتے ہیں جو لوگ پاک دامن آزاد عورتوں کو تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ نہیں لاتے انہیں اسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی منظور نہ کرو یہی بدکار لوگ ہیں ہاں جو ان میں سے اس کے بعد توبہ کرلیں اور نیک چلن ہو جائیں تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے بیشک جو لوگ پاکدامن آزاد بھولی بھالی ایمان والی عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا اور آخرت (دونوں جگہ) ملعون ہوں گے اور انہیں (ملعون ہونے کے سوا) بڑا عذاب بھی ہوگا ؎

۶۳۸۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ.

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از سلیمان از ثور بن زید از ابوالغیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات تباہ کرنے والے گناہوں سے بچے رہو لوگوں نے عرض کیا وہ کون سے گناہ ہوں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا جس جان کا اللہ نے مارنا حرام کیا ہے اسے ناحق مارنا، سود کھانا یتیم کا مال ناحق کھا جانا، جہاد میں پیٹھ دکھا کر بھاگنا، آزاد بھولی بھالی پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا ؎

ؔ؎ حق سے مارے تو گناہ نہیں مثلاً قصاص وغیرہ میں ۱۲ منہ ؔ؎ حافظ نے کہا اس حدیث میں کبیرہ گناہ سات ہی ہیں لیکن دوسری حدیثوں میں اور بھی کبیرہ گناہ ثابت ہیں جیسے ہجرت کرکے پھر توڑ ڈالنا زنا جھوٹی قسم والدین کی نافرمانی حرم میں بے حرمتی شراب خواری جھوٹی گواہی چغلخوری پیشاب سے احتیاط نہ کرنا مال غنیمت میں خیانت کرنا امام پر بغاوت کرنا جماعت سے الگ ہو جانا قسطلانی نے کہا جھوٹ بولنا اللہ کے عذاب سے بے ڈر ہو جانا غیبت کرنا اللہ کی رحمت سے ناامید ہو جانا شیخین (یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ) کو برا کہنا عہد شکنی کرنا کبیرہ کی تعریف کیا ہے اس میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا جس پر کوئی حد مقرر ہوئی بعضوں نے کہا جس پر قرآن یا حدیث میں وعید آئی ۱۲ منہ ؔ؎ اور اسی سورت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ اپنی جوروؤں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس گواہ نہیں ہیں آخر آیت تک ۱۲ منہ

بَابٌ ۳۶۲۰ ـ قَذْفِ الْعَبِيدِ

۶۳۸۳ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ۔

باب غلام اور لونڈی پر زنا کی تہمت لگانا۔

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از فضیل بن غزوان از ابن ابی نُعم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرماتے تھے جو شخص اپنے غلام یا لونڈی پر تہمت زنا لگائے حالانکہ وہ اس سے پاک ہو تو قیامت کے دن اسے کوڑے پڑیں گے[1] ہاں اگر وہ غلام یا لونڈی حقیقۃً ایسے ہوں تو کوئی قباحت نہیں۔

بَابٌ ۳۶۲۱ هَلْ يَأْمُرُ الْإِمَامُ رَجُلًا فَيَضْرِبُ الْحَدَّ غَائِبًا عَنْهُ وَقَدْ فَعَلَهُ عُمَرُ۔

۶۳۸۴ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا فِي أَهْلِ هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ وَإِنِّي سَأَلْتُ

باب اگر امام یعنی حاکم کسی شخص کو حد لگانے کا اختیار دے اور وہ امام کی عدم موجودگی میں حد لگائے تو جائز ہے۔ حضرت عمرؓ نے ایسا کیا ہے[2]۔

(از محمد بن یوسف از ابن عُیینہ از زہری از عبید اللہ بن عبداللہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جُہنی رضؓ کہتے ہیں ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں آپؐ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں ہم لوگوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق فرما دیجئے دوسرے سمجھدار نے کہا اجازت دیجئے تو مقدمہ کے واقعات بیان کروں آپؐ نے فرمایا اچھا بیان کر کہنے لگا میرا بیٹا اس کے گھر کام کاج کے لئے نوکر تھا اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا (اس نے میرے بیٹے کو پکڑا) میں نے اسے سو بکریاں اور ایک غلام دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا پھر میں نے عُلماء سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن ہوگا اور اس شخص کی بیوی سنگسار ہوگی۔ آپؐ

---

[1] گو دنیا میں اپنے غلام لونڈی پر زنا کی تہمت لگانے سے حد قذف نہیں پڑتی مگر آخرت میں اس کی سزا ملے گی ۱۲ منہ [2] اس کو سعید بن منصور نے نکالا ۱۲ منہ

[3] سمجھداری اس سے معلوم ہوئی اس نے واقعات مقدمہ بیان کرنے کے لئے آپؐ سے اجازت چاہی ۱۲ منہ

رِجَالًا مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَيَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَسَلْهَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

نے یہ سن کر فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا تو نے جو سو بکریاں غلام سمیت اسے دی ہیں وہ سب واپس لے تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کیلئے جلاوطن ہوگا (آپؐ نے انیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا) اے انیس تو کل صبح اس دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جا[1] اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر۔ انیس رضؓ اس کے پاس گئے اس عورت نے زنا کا اقرار کیا انیس رضؓ نے اسے[2] سنگسار کر ڈالا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان بڑے رحم والے ہیں

كِتَابُ الدِّيَاتِ

کتاب خون بہا اور قصاص کے بیان میں[3]

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ

ارشاد باری تعالیٰ "جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے اس کا بدلہ دوزخ ہے[4]"۔

۶۳۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ قَالَ

(از قتیبہ بن سعید از جریر از اعمش از ابووائل از عمرو ابن شرحبیل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم کے نزدیک سب

---

[1] اس سے کہہ کہ فلاں شخص نے تجھ پر زنا کی تہمت کی ہے اب تو کیا چاہتی ہے ۱۲ منہ [2] اسی مضمون کا ایک ترجمہ باب پہلے گذر چکا ہے اور بعضوں نے دونوں میں کچھ خفیف فرق کیا ہے تاکہ تکرار نہ ہو ۱۲ منہ [3] امام بخاریؒ نے اس باب میں قتل عمد کا بھی بیان کیا ہے جس میں قصاص لازم ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قتل عمد میں بھی جب وارث قصاص معاف کر دیں اور دیت پر راضی ہو جائیں تو دیت دلائی جاتی ہے ۱۲ منہ [4] اب اس کی توبہ قبول ہے یا نہیں اس مسئلہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے لیکن اہل سنت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ خلود سے اس آیت میں بہت دنوں تک رہنا مراد ہے نہ ہمیشہ رہنا کیونکہ ہمیشہ تو دوزخ میں وہی رہے گا جو کافر مرے گا بعضوں نے کہا جو مسلمان کو اسلام کی وجہ سے مارے اس آیت میں وہی مراد ہے ایسا شخص تو کافر ہی ہوگا وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا ۱۲ منہ

عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَىٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَىٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تُزَانِىَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا۔

سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا حالانکہ اللہ ہی نے تجھے خلق فرمایا[1] اس نے پوچھا پھر کونسا گناہ؟ آپؐ نے فرمایا اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالنا کہ اسے کھلانا پلانا پڑے گا۔ پوچھا پھر کونسا گناہ؟ فرمایا اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ارشاد کی تصدیق نازل کی والذین لایدعون مع اللہ الآیہ۔ یعنی وہ لوگ جو اللہ کے سوا دوسرے خدا کو نہیں پکارتے اور جس جان کو مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اسے ناحق نہیں مارتے نہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص ایسا کام کریگا وہ عذاب میں مبتلا ہوگا۔

۶۳۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِىٌّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِىْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا۔

(از علی از اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص از والدش) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اپنے ایمان کے باعث ہمیشہ وسیع النظر اور ہشاش بشاش رہتا ہے تاوقتیکہ اس سے ناحق خون کا ارتکاب نہ ہو جائے[2]

۶۳۸۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ مِنْ وَّرْطَاتِ الْاُمُوْرِ الَّتِىْ لَا مَخْرَجَ لِمَنْ اَوْقَعَ نَفْسَهٗ فِيْهَا سَفْكَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهٖ۔

(از احمد بن یعقوب از اسحاق از والدش) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایسی ہلاکت والی گرداب جس میں گر کر نکلنے کی اُمید نہیں رہتی خون ناحق کرنا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔

۶۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از عُبید اللہ بن مُوسیٰ از اعمش از ابو وائل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن پہلے باہمی خون خرابے کا فیصلہ

[1] وہی خالق ہے اس کو بھول جانا کیسی نمک حرامی ہے ۱۲ منہ [2] جہاں ناحق خون کیا تو مغفرت کا دائرہ تنگ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَآءِ۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ ابْنِ عَدِيٍّ حَدَّثَهٗ اَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ حَلِيْفَ بَنِيْ زُهْرَةَ حَدَّثَهٗ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَقِيْتُ كَافِرًا فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ يَدِيْ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ اَقْتُلُهٗ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ طَرَحَ اِحْدٰى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا اَاَقْتُلُهٗ قَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ وَاَنْتَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ وَقَالَ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمِقْدَادِ اِذَا كَانَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ يُخْفِيْ اِيْمَانَهٗ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَاَظْهَرَ

کیا جائے گا [1]

(از عبدان از عبداللہ از یونس از زہری از عطاء بن یزید از عبید اللہ بن عدی) مقداد بن عمرو کندی نے جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں کسی کافر سے مقابلہ کروں اس سے جنگ شروع ہو وہ تلوار سے میرا ایک ہاتھ اڑا دے پھر ایک درخت کی آڑ لے کر کہنے لگے میں اسلام لایا کیا ایسا کہنے پر بھی میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا نہیں اسے قتل مت کرنا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا (مجھے لُنجہ کر دیا) اب ایسا کرنے کے بعد (اپنے بچاؤ کے لئے) کہتا ہے میں خُدا کے لئے مسلمان ہو گیا کیا میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا نہیں اسے قتل مت کرنا اگر تو اسے (اسلام لانے کے بعد) قتل کرے گا تو وہ تو ایسا ہو جائے گا جیسا تو اسے قتل کرنے سے پہلے تھا (یعنی مظلوم) اور تو ایسا ہو جائے گا جیسا وہ اسلام لانے سے پہلے تھا (یعنی ظالم مباح الدم [2])

حبیب بن ابی عمرہ نے سعید بن جُبیر سے روایت کیا انہوں نے ابن عباس رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقداد بن اسود سے فرمایا جب کافروں کے ساتھ ایک مومن ہو جو (ڈر کے مارے) اپنا ایمان ان سے چھپاتا ہو پھر وہ اپنا ایمان

---

[1] پہلے حضرت خاتون جنت اپنے دونوں صاحبزادوں امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے خون کا دعویٰ کریں گی جیسے دوسری روایت میں ہے یہ اس کے خلاف نہیں ہے کہ پہلے نماز کی پیشی ہوگی کیونکہ نماز حقوق اللہ میں ہے اور خون حقوق العباد میں مطلب یہ ہے کہ حقوق اللہ میں پہلے نماز کی اور حقوق العباد میں پہلے خون کی پیشی ہوگی فقط ۱۲ منہ

[2] کیونکہ مسلمان کو قتل کرنے سے تیرا خون کرنا درست ہو جائے گا اس کے قصاص میں بعضوں نے کہا یہ تغلیظًا فرمایا کیونکہ مسلمان اگر کافر کو اسلام لانے کے بعد بھی کسی تاویل سے مار ڈالے مثلاً یہ سمجھ کر کہ وہ جان کے ڈر سے مسلمان ہوا ہے دل سے نہیں ہوا ہے تو اس کا مار ڈالنا درست ہے جب بھی مسلمان مباح الدم نہ ہوگا اور یہ اس حدیث سے ثابت ہے کہ اسامہ بن زید نے ایک کافر کو لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد مار ڈالا تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ سے قصاص نہیں لیا تھا ۱۲ منہ

إِيمَانَهُ فَقَتَلَهُ فَكَذَلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِي إِيمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ۔

ظاہر کر دے اور تو اسے مار ڈالے (یہ کیسے درست ہے؟) خود تو بھی تو مکے میں پہلے اپنا ایمان چھپایا کرتا تھا۔

بَابٌ ۳۶۲۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَمَنْ أَحْيَاهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ حَيِيَ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيعًا۔

باب ارشاد الٰہی جس نے مرتے کو بچا لیا اس نے گویا سب لوگوں کی جان بچا لی"

ابن عباس[1] رضی اللہ عنہما کہتے ہیں من احیاہا کا معنی یہ ہے کہ جس نے ناحق خون کرنا حرام سمجھا گویا اس نے سب لوگوں کی جان بچا لی[2]

۶۳۹۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا۔

(از قبیصہ از سفیان از اعمش از عبداللہ بن مرہ از مسروق) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کے ہر قتل کا ایک حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے بڑے بیٹے قابیل کے نام پر لکھا جاتا ہے[3]

۶۳۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

(از ابو الولید از شعبہ از واقد بن عبداللہ از والدش) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہیں ایسا نہ کرنا کہ میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر بن[4] جاؤ۔

۶۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از علی بن مدرک از ابو زرعہ بن عمرو بن جریر) جناب جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں مجھ سے فرمایا ذرا لوگوں کو خاموش کر۔ بعد ازاں آپ نے لوگوں سے

---

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس لئے کہ ناحق خون ایک کرے یا ہزار کرے گناہ میں برابر ہیں اور جس نے ناحق خون سے پرہیز کیا تو گویا سب کی جان بچالی ۱۲ منہ

[3] کیونکہ اسی نے دنیا میں سب سے پہلے ناحق خون کی بنیاد ڈالی اور جو کوئی برا طریقہ قائم کرے تو قیامت تک جو اس پر عمل کرتا رہے گا اس کے گناہ کا ایک حصہ اس کے کرنے والے پر پڑتا رہے گا جیسے دوسری حدیث میں ہے ۱۲ منہ [4] مسلمان کا قتل آدمی کو کفر کے قریب کر دیتا ہے یا وہ قتل مراد ہے جو حلال جان کر ہو اس سے تو کافر ہی ہو جائے گا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فرمایا رکھیو میرے بعد ایک، دوسرے کی گردن مار کر کافر نہ بن جانا۔ اس حدیث کو ابوبکرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ (جو کتاب الحج میں گذر چکیں)

۶۳۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ شَكَّ شُعْبَةُ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ وَقَتْلُ النَّفْسِ۔

(از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از فراس از شعبی) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ماں باپ کی نافرمانی یا جھوٹی قسم کھانا شعبہ کو شک ہے معاذ بن عنبری کہتے ہیں (اسے اسماعیل نے وصل کیا) ہم سے شعبہ نے بیان کیا اس روایت میں یوں ہے کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور جھوٹی قسم کھانا اور ماں باپ کی نافرمانی (انہیں ستانا) یا یوں کہا کسی کو ناحق قتل کر دینا

۶۳۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّورِ أَوْ قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ۔

(از اسحاق بن منصور از عبدالصمد از شعبہ از عبیداللہ بن ابی بکر) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

دوسری سند (از عمرو بن مرزوق از شعبہ از عبیداللہ بن ابی بکر) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ (یعنی بڑے بڑے گناہ) یہ ہیں اللہ کے ساتھ شریک کرنا، خون کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، جھوٹ بولنا یا یوں فرمایا جھوٹی گواہی دینا۔

۶۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ

(از عمرو بن زرارہ از ہشیم از حصین از ابوظبیان) حضرت

أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رض يُحَدِّثُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ قَالَ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِّنْهُمْ قَالَ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتّٰى قَتَلْتُهُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لِي يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ أَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا قَالَ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ أَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قبیلہ حُرقہ کی طرف بھیجا یہ قبیلہ جُہینہ کی ایک شاخ ہے چنانچہ ہم نے صبح سویرے ان پر حملہ کیا، اور انہیں شکست دی۔ میں اور ایک دوسرے انصاری اس جنگ میں ایک کافر سے لڑنے لگے جب حملہ کیا تو اس نے کلمہ شہادت پڑھنا شروع کر دیا، انصاری تو علیحدہ ہو گیا لیکن میں نے اسے برچھے سے مار ڈالا۔ جب ہم مدینے پہنچے تو اس کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی، آپ نے مجھ سے پوچھا تو نے اس شخص کو لا الہ اللہ کہنے کے بعد بھی قتل کر دیا میں نے عرض کیا حضور! اس نے صرف اپنی جان بچانے کیلئے کلمہ پڑھ لیا تھا، آپ نے دوبارہ یہی فرمایا تو نے اسے کلمہ لا الہ اللہ کہنے کے بعد بھی مار ڈالا؟ برابر یہی فرماتے رہے حتی کہ میں کف افسوس ملنے لگا، کاش میں آج سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا۔ (کہ اگلے گناہ مجھ پر نہ رہتے)[1]

۶۳۹۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از یزید از ابو الخیر از صنابحی) عبادہ بن صامت رضی اللہ کہتے ہیں جن نقیبوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی میں بھی اُن میں شامل تھا، ہم سب نے اِن اُمور پر بیعت کی تھی اللہ کا کسی کو شریک نہ بنائیں گے، چوری نہیں کریں گے زنا نہیں کریں گے، جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا

[1] دوسری روایت میں یوں ہے کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا مطلب یہ ہے کہ دل کا حال اللہ کو معلوم ہے جب اس نے زبان سے کلمہ توحید پڑھا تو اس کو چھوڑ دینا تھا مسلمان سمجھنا تھا۔

وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ بِالْجَنَّةِ إِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَإِنْ غَشِيْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ إِلَى اللهِ۔

۶۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۳۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ أَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ۔

بَاب ۳۶۲۳ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى

ہے اسے نہیں ماریں گے، لوٹ مار اور غارتگری نہ کریں گے، اللہ کی نافرمانی نہ کریں گے۔ اس کے عوض ہمیں بہشت ملے گی اگر ان گناہوں میں سے کوئی گناہ ہم سے ہوجائے تو اس کا فیصلہ اللہ کے اختیار میں ہے

(از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از نافع) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم (مسلمانوں) پر ہتھیار اُٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی مسلمان نہیں[1] ہے) اس حدیث کو ابوموسیٰ اشعری نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔[2]

(از عبدالرحمان بن مبارک از حماد بن زید از ایوب و یونس از حسن) احنف بن قیس کہتے ہیں میں (گھر سے) اس ارادے سے باہر نکلا کہ اُن (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کروں، راستے میں مجھے ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے پوچھا کیا ارادہ ہے؟ میں نے کہا حضرت علی کی مدد کے لئے (جنگ جمل میں) جاتا ہوں، انہوں نے کہا نہیں اپنے گھر واپس چلا جا کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر لڑنے لگیں، تو قاتل و مقتول دونوں دوزخی ہوں گے، میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ قاتل تو دوزخی ہوگا مگر مقتول کا کیا گناہ؟ آپ نے فرمایا وہ بھی تو اپنے ساتھی کو مارنے کا خواہش مند تھا

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اے ایمان

[1] اگر مباح سمجھ کر اٹھاتا ہے تو کافر ہوگیا اور جو مباح نہیں سمجھتا تو کافر تو نہیں ہوا پر کافروں کا سا کام کیا اس لئے تغلیظاً اس کو فرمایا کہ وہ بھی مسلمان نہیں ہے ۱۲ منہ

[2] یہ روایت کتاب الفتن میں موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ [3] مگر اتفاق سے یہ مبتجم اس کو نہ ملا خود مارا گیا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بلا وجہ شرعی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو مارنے

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔

والو تم پر مقتولین کا قصاص فرض کر دیا گیا ہے آزاد کے عوض آزاد مارا جائے، غلام کے عوض غلام عورت کے بدلے عورت، البتہ جس قاتل کو اس کے بھائی (یعنی مقتول کے وارث) کی طرف سے قصاص کا کوئی حصہ معاف کر دیا جائے تو معاف کرنے والا حسب دستور قاتل سے دیت مانگے[1] قاتل کو چاہیئے کہ اچھی طرح سے دیت ادا کرے یہ معافی اور دیت کی تجویز تمہارے ربّ کی طرف سے تم پر ایک آسانی اور مہربانی ہے اب اس کے بعد اگر کوئی شخص زیادتی کرے تو اسے دردناک عذاب[2] ہوگا۔

بَابٌ ۳۶۲۴ سُؤَالِ الْقَاتِلِ حَتّٰى يُقِرَّ وَالْاِقْرَارِ فِي الْحُدُوْدِ۔

باب حاکم کا قاتل سے دریافت کرنا حتیٰ کہ وہ اقرار قتل کرے نیز حدود کے معاملے میں اقرار کرنا۔

۶۳۹۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا اَفُلَانٌ اَوْ فُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى اَقَرَّ بِهِ فَرُضَّ رَأْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ۔

(از حجاج بن منہال از ہمام از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کسی لڑکی کا سر دو پتھروں میں کچل ڈالا، لوگوں نے اس لڑکی سے معلوم کیا[3] تجھے فلاں شخص نے مارا یا فلاں نے؟ اس نے کچھ جواب نہ دیا حتی کہ جب اس یہودی کا نام لیا گیا (تو اس نے اشارے سے کہا ہاں اس نے مارا ہے) چنانچہ وہ یہودی آنحضرتؐ کے سامنے لایا گیا آپؐ اس سے پوچھتے رہے یہانتک کہ اس نے اقرار جرم کیا آخر اُسکا سر بھی پتھر سے کچلا گیا۔

بَابٌ ۳۶۲۵ اِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ اَوْ بِعَصًا۔

باب اگر کسی نے پتھر یا لکڑی سے خون کیا[4]۔

---

[1] دیت لے کر پھر قاتل کو نہ ستائے یا مار ڈالے ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے اس باب میں صرف آیت قرآنی پر اکتفا کی کوئی حدیث بیان نہیں کی ۱۲ منہ [3] ابھی اس میں کچھ جان باقی تھی ۱۲ منہ [4] امام بخاری نے باب کا ترجمہ گول رکھا کیونکہ اس میں اختلاف ہے کہ ایسی صورت میں قاتل کو بھی پتھر یا لکڑی سے قتل کریں گے یا تلوار سے حنفیہ کہتے ہیں کہ ہمیشہ قصاص تلوار سے لیا جائے گا اور جمہور کہتے ہیں جس طرح قاتل نے قتل کیا ہے اس طرح بھی قصاص لے سکتے ہیں۔

۶۴۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ بِالْمَدِينَةِ قَالَ فَرَمَاهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ قَالَ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا فَأَعَادَ عَلَيْهَا قَالَ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا فَقَالَ لَهَا فِي الثَّالِثَةِ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَخَفَضَتْ رَأْسَهَا فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ -

(از محمد از عبداللہ بن ادریس از شعبہ از ہشام بن زید ابن انس) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک لڑکی مدینے میں (گھر سے) نکلی وہ چاندی کا زیور پہنے ہوئے تھی، ایک یہودی نے پتھر سے اسے[1] مارا آخر وہ لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی، اس میں کچھ جان باقی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کیا تجھے فلاں شخص نے مارا ہے؟ اس نے سر اٹھا کر اشارہ کیا نہیں آپ نے پھر پوچھا کیا فلاں شخص نے تجھے مارا اس نے پھر سر اٹھا کر اشارہ کیا نہیں۔ پھر تیسری بار آپ نے اس سے پوچھا کیا فلاں (یہودی) نے تجھے مارا؟ تب اس نے سر جھکا کر اشارہ کیا ہاں۔ چنانچہ آپ نے اس یہودی کو طلب[2] فرما کر دو پتھروں سے قتل کرا دیا۔

بَاب ۳۶۲۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی

إِنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ -

باب ارشاد باری تعالیٰ۔ یقیناً جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان دانت کے بدلے دانت لیا جائے، اسی طرح زخموں میں برابر کا بدلہ لیا جائے[3]۔ البتہ جو شخص بدلہ معاف کر دے تو یہ معافی اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگی اور جو حاکم اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں (سورہ مائدہ)

۶۴۰۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از عبداللہ بن مرہ از مسروق) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے

[1] ادھ موا کر دیا زیور اتار کر لے گیا ۱۲ منہ [2] آپ نے پوچھا تو اس نے جرم کا اقرار کیا ۱۲ منہ [3] یعنی جن زخموں کا برابر کا بدلہ ہوسکتا ہے ۱۲ منہ

اللّٰہِ بْنِ مُرَّۃَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ یَّشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالْمُفَارِقُ مِنَ الدِّیْنِ التَّارِکُ الْجَمَاعَۃَ۔

بَاب ۳۶۲۷ مَنْ اَقَادَ بِحَجَرٍ۔

۶۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ ھِشَامِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ یَھُوْدِیًّا قَتَلَ جَارِیَۃً عَلٰی اَوْضَاحٍ لَّھَا فَقَتَلَھَا بِحَجَرٍ فَجِیْءَ بِھَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِھَا رَمَقٌ فَقَالَ اَقَتَلَکِ فُلَانٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِھَا اَنْ لَّا ثُمَّ قَالَ الثَّانِیَۃَ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِھَا اَنْ لَّا ثُمَّ سَاَلَھَا الثَّالِثَۃَ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِھَا اَنْ نَّعَمْ فَقَتَلَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحَجَرَیْنِ۔

بَاب ۳۶۲۸ مَنْ قُتِلَ لَہٗ قَتِیْلٌ فَھُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ۔

۶۴۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اس بات کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں تو اس کا خون کرنا بغیر تین صورتوں کے درست نہیں ایک یہ کہ کسی کو ناحق قتل کرے اس کے قصاص میں، دوسرے یہ کہ محصن (شادی شدہ) ہو کر زنا کرے تیسرے یہ کہ اسلام سے پھر جائے اور مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے[1]

باب پتھر سے قصاص لینے کا بیان۔

(از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از ہشام بن زید) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو چاندی کا زیور لینے کے لئے پتھر سے مار ڈالا (ادھ مؤا کر دیا) اس لڑکی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اس میں ابھی کچھ جان باقی تھی۔ آپؐ نے اس سے پوچھا کیا تجھے فلاں شخص نے مارا؟ اس نے سر سے اشارہ کیا نہیں پھر دریافت کیا کیا تجھے فلاں شخص نے مارا اس نے سر سے اشارہ کیا نہیں۔ پھر تیسری بار دریافت فرمایا کیا کیا فلاں شخص نے تجھے مارا تب اس نے سر سے اشارہ کیا ہاں۔ چنانچہ آپؐ نے اس یہودی کو دو پتھروں سے کچلوا کر قتل کرا دیا۔

باب جس شخص کا کوئی عزیز مارا جائے تو اسے اختیار ہے کہ دو باتوں میں سے جو بہتر سمجھے وہ اختیار کرے[2]

(از ابونعیم از شیبان از یحیٰی از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

---

[1] کافر یعنی مشرک ہو جائے بعض نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ اجماع کا منکر بھی کافر ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے اجماعی اس بات کا منکر کافر ہے جس کا وجوب شریعت سے بداہتہً یا تواتراً ثابت ہو لیکن جس مسئلہ کا ثبوت حدیث صحیح متواتر یا آیت قرآن سے نہ ہو اور اس میں کوئی اجماع کا خلاف کرے تو وہ کافر نہ ہوگا قاضی عیاض نے کہا جو عالم کے حدوث کا منکر ہو اس کو قدیم کہے وہ کافر ہے اور جماعت کے چھوڑنے میں باغی اور رہزن اور مسلمانوں سے لڑنے والے . . . . امام برحق سے مخالفت کرنے والے بھی آ گئے ان کا قتل بھی درست ہے لیکن نماز کے ترک کرنے والے کا قتل اس حدیث کی رو سے جائز نہیں رہتا ۱۲ منہ

[2] خواہ قاتل سے قصاص لے یا دیت اس میں مقتول کے وارث کا اختیار ہے قاتل کی رضامندی شرط نہیں امام بخاری نے باب کی حدیثیں لا کر اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر کی فمن عفی لہ من اخیہ شیء کہ مراد اس سے دیت ہے اور اس پر سارے اہل سنت کا اتفاق ہے کہ قتل عمد میں بھی جب قاتل اور مقتول کے ورثا دیت پر راضی ہو جائیں تو دیت دلائی جائے گی ۱۲ منہ

شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِّنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَّهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا يُودَى وَإِمَّا يُقَادُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا

سے مروی ہے کہ قبیلہ خزاعہ کے لوگوں نے کسی شخص کو قتل کر ڈالا[1] عبداللہ بن رجاء بحوالہ حرب بن شداد از یحییٰ بن ابی کثیر از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس سال مکہ فتح ہوا قبیلہ خزاعہ کے لوگوں نے بنی لیث کے ایک شخص کو قتل کر دیا اس کی وجہ یہ تھی کہ زمانہ جاہلیت میں بنی لیث نے قبیلہ خزاعہ کے کسی شخص کو قتل کر دیا تھا[2]۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ سے (ابرہہ بادشاہ یمن کے) ہاتھی کو روک دیا[3]۔ اب اللہ نے پیغمبر اور مسلمانوں کو مکہ پر غالب کر دیا (انہوں نے مکہ فتح کر لیا) سنو! مکے میں مجھ سے قبل کسی کے لئے قتال جائز نہ تھا اور نہ میرے بعد ہو گا۔ میرے لئے بھی (قتال) صرف دن کی ایک ساعت کے لئے حلال ہوا اب آئندہ پھر اس کی حرمت قائم ہو گئی ہے[4]۔ وہاں کا کانٹا نہ اکھیڑا جائے نہ درخت تراشا جائے، کوئی گری پڑی ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے[5] یاد رکھو جس کا کوئی عزیز مارا جائے تو اسے اختیار ہے کہ وہ دو باتوں میں سے جو بہتر سمجھے اسے کرے یا تو دیت لے یا قصاص کرے یہ وعظ سن کر ابو شاہ یمنی کہنے لگا یارسول اللہ یہ وعظ لکھوا دیجئے۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا اچھا ابوشاہ کو یہ وعظ لکھ دو۔ بعد ازاں ایک قریشی کھڑے ہوئے کہنے لگے یارسول اللہ! مکے کے درختوں میں سے اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت دیجئے کیونکہ ہم لوگ اس گھاس کو اپنے گھروں اور قبروں میں بچھاتے ہیں (وہ خوشبودار ہوتی ہے) آپ نے فرمایا اچھا اذخر کاٹنے کی اجازت ہے۔ حرب بن شداد کے ساتھ اس حدیث کو عبیداللہ بن موسیٰ نے بھی شیبان سے روایت کیا۔ اس میں بھی ہاتھی کا ذکر ہے[6]۔ بعض لوگوں نے ابونعیم سے قتیل کے بدلے قتل کا لفظ روایت کیا[7]۔ عبیداللہ بن موسیٰ نے اپنی روایت میں

---

[1] جو بخاری کے شیخ ہیں اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یا ابن اثوع نے احمر کو مار ڈالا تھا جب مکہ فتح ہوا تو دوسرے روز ابن اثوع مکہ میں آیا خزاعہ والوں میں سے خراش بن امیہ یا ہلال بن امیہ نے اس کو مار ڈالا بعضوں نے کہا یہ مقتول جندب بن اکوع تھا واللہ اعلم ۱۲ منہ [3] عذاب کے پھندے میں جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے ۱۲ منہ [4] جو قیامت تک قائم رہے گی ۱۲ منہ [5] بلکہ پڑا رہنے دیں یہاں تک کہ خود مالک آ کر اپنی چیز اٹھا لے [6] یعنی اللہ نے مکہ سے ہاتھی کو روک دیا مراد وہ بڑا ہاتھی ہے جس کا نام محمود تھا جب یہ لوگ مکہ کے قریب پہنچے تو یہ ہاتھی بیٹھ گیا ہزار اس کو مارتے تھے لیکن وہ آگے نہ بڑھا اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] یعنی محمد بن یحییٰ ذہلی ۱۲ منہ [8] یعنی اللہ نے مکہ والوں سے قتل کو ہٹا دیا یعنی ان کو قتل ہونے نہیں دیا ۱۲ منہ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَتَابَعَہٗ عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ شَیْبَانَ فِی الْفِیْلِ قَالَ بَعْضُھُمْ عَنْ أَبِیْ نُعَیْمٍ الْقَتْلَ وَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ إِمَّا أَنْ یُّقَادَ أَھْلُ الْقَتِیْلِ۔

(جسے امام مسلم نے نکالا) اما یقاد کی بجائے اما ان یقاد اھل القتیل کہا ہے[1]۔

۶۴۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَتْ فِیْ بَنِیْ إِسْرَآئِیْلَ قِصَاصٌ وَلَمْ تَکُنْ فِیْھِمُ الدِّیَۃُ فَقَالَ اللّٰہُ لِھٰذِہِ الْأُمَّۃِ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی إِلٰی ھٰذِہِ الْآیَۃِ فَمَنْ عُفِیَ لَہٗ مِنْ أَخِیْہِ شَیْءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالْعَفْوُ أَنْ یَّقْبَلَ الدِّیَۃَ فِی الْعَمْدِ قَالَ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ أَنْ یَّطْلُبَ بِمَعْرُوْفٍ وَّیُؤَدِّیَ بِإِحْسَانٍ۔

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از عمرو از مجاہد) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں قصاص کا رواج تھا دیت کا طریقہ نہ تھا اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے یہ آیت نازل کی "کتب علیکم القصاص فی القتلی فمن عفی لہ من اخیہ شیئ" تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں فمن عفی لہ سے یہی مراد ہے کہ مقتول کے وارث قتل عمد کے مقدمے میں دیت پر راضی ہو جائیں اور اتباع بالمعروف سے یہ مراد ہے کہ مقتول کے وارث دستور کے مطابق قاتل سے دیت کا تقاضا کریں وادء الیہ باحسان سے یہ مراد ہے کہ قاتل اچھی طرح خوش معاملگی سے دیت ادا کرے۔

بَابٌ ۳۶۲۹ مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِئٍ بِغَیْرِ حَقٍّ۔

باب جو شخص ناحق خون کرنے کی خواہش کرے۔

---

[1] معلوم ہوا کہ اما اور اما زبانِ عرب میں ہمیشہ حصر کے لئے نہیں آتا بلکہ کبھی صرف منع جمع کے لئے مستعمل ہوتا ہے تو تیسری صورت بھی ہو سکتی ہے جیسے یہاں ایک تیسری صورت یعنی بالکل معاف کر دینا بھی جائز ہے اور اس سے اس شخص کا جہل ظاہر ہوتا ہے جس نے سورۂ محمد کی اس آیت فاما منا بعد واما فداء سے نکالا ہے کہ مسلمانوں کے دین میں قیدیوں کا قتل درست نہیں حیدر آباد میں ایک شخص تھا چراغ علی نامی اس کے عقائد بالکل ملحدوں کے سے تھے اور علیگڑھ نیچر کا مرید تھا اس سے میری اکثر اس مسئلہ میں بحث ہوتی رہتی تھی اس شخص کی عجیب عادت تھی کہ قرآن کی ایک آدھ آیت اپنے مطلب کی لے لیتا اور دوسری آیتوں سے کچھ غرض نہ رکھتا اس کے دل میں یہ خبط سما گیا تھا کہ قرآن کو لندن کے نصاریٰ کے رسوم کے موافق کر دیا جائے کہتا تھا کہ قرآن میں ایک ہی بی بی کرنے کی اجازت ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ اور دوسری جگہ فرمایا ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء کہتا تھا قرآن میں کہیں لونڈی غلام کا ذکر نہیں ہے حالانکہ قرآن میں صاف صاف آیتیں رقیت کی اثبات کی موجود ہیں ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنات المومنات فمما ملکت ایمانکم من فتیاتکم المؤمنات۔ ولعبد مؤمن خیر من مشرک۔ فما الذین فضلوا برادی رزقھم علی ما ملکت ایمانھم۔ ولامۃ مؤمنۃ خیر من مشرکۃ۔ ضرب اللّٰہ مثلاً عبداً مملوکاً لا یقدر علی شیئ۔ لکم مما ملکت ایمانکم من شرکاء فیما رزقناکم ۱۲ منہ

۶۴۰۵- حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلٰثَۃٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِّیُھَرِیْقَ دَمَہٗ۔

(از ابوالیمان از شعیب از عبداللہ بن ابی حسین از نافع بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سب سے زیادہ ان تین آدمیوں کا دشمن ہے ایک تو اس کا جو حرم شریف میں بے اعتدالی کرے (مثلاً قتل، شکار وغیرہ) دوسرے وہ جو مسلمان ہو کر جاہلیت کی رسموں پر چلنا چاہے[1]، تیسرے وہ جو کسی آدمی کا ناحق خون کرنے کے لئے کوشاں ہو۔

بَابٌ ۳۶۳ اَلْعَفْوِ فِی الْخَطَأِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

باب قتل خطا میں مقتول کے مرجانے کے بعد اس کے وارث کا معاف کرنا۔

۶۴۰۶- حَدَّثَنَا فَرْوَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْھِرٍ عَنْ ھِشَامٍ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ زَکَرِیَّاءَ الْوَاسِطِیُّ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَؓ قَالَتْ صَرَخَ اِبْلِیْسُ یَوْمَ اُحُدٍ فِی النَّاسِ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اُخْرٰکُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلٰھُمْ عَلٰی اُخْرٰھُمْ حَتّٰی قَتَلُوا الْیَمَانَ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ اَبِیْ اَبِیْ فَقَتَلُوْہُ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ غَفَرَ اللّٰہُ لَکُمْ قَالَ وَقَدْ کَانَ انْھَزَمَ مِنْھُمْ قَوْمٌ حَتّٰی لَحِقُوْا بِالطَّائِفِ۔

(از فروہ از علی بن مسہر از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جنگ احد میں (پہلے پہل) مشرکوں کو شکست ہوئی۔ دوسری سند (از محمد بن حرب از ابو مروان یحییٰ بن ذکریا از ہشام از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جنگ احد کے دن ابلیس چلا کر کہنے لگا اللہ کے بندو (مسلمانو) اپنے پیچھے والوں سے بچو (حالانکہ پیچھے والے بھی مسلمان ہی تھے) یہ سنتے ہی آگے والے پیچھے والوں پر پلٹ پڑے (اور تلوار چلنے لگی) یہاں تک کہ مسلمان حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والد یمان رضی اللہ عنہ کو بھی مارنے لگے تھے حذیفہ رضی اللہ عنہ پکارتے رہے ارے یہ تو میرے والد ہیں میرے والد ہیں مگر کسی نے انکی نہ سنی اور انہیں شہید کر ڈالا۔ حذیفہ کہنے لگے اللہ تمہاری خطا بخشے ان کفار میں سے کچھ لوگ تو ایسے شکست کھا کر بھاگے کہ طائف میں جا کر دم لیا[2]۔

بَابٌ ۳۶۴ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّقْتُلَ

باب ارشاد الٰہی مسلمان کا مسلمان کو مارنا درست نہیں مگر بھول چوک اور بات ہے پھر اگر

[1] مثلاً جاہلیت والوں کی طرح شادی اور غمی میں رسوم کرے ایک کو دوسرے کے بدل مار ڈالے یا ایک کے جرم کا دوسرے سے مؤاخذہ کرے ۱۲ منہ

[2] طائف ایک مشہور شہر ہے مکہ سے تین منزل پر۔ ترجمہ باب اس سے نکلا کہ مسلمانوں نے خطا سے حذیفہ کے والد کو جو مسلمان تھے مار ڈالا اور حذیفہ نے معاف کر دیا یعنے دیت کا بھی مطالبہ نہیں کیا کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے حذیفہؓ کو دیت دلائی ۱۲ منہ

مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا۔

کوئی مسلمان کو بھول چوک سے مار ڈالے تو ایک مسلمان غلام آزاد کردینا چاہیئے اور مقتول کے ورثہ کی حیثیت مگر جب وہ معاف کردیں۔ اگر مقتول مسلمان اور اس قوم کا ہو جس سے تمہاری دشمنی ہے تو بس ایک غلام آزاد کرنا کافی ہے اور اگر کسی ایسی قوم کا فرد ہو جس کا تم لوگوں سے معاہدہ ہو چکا ہو تو اس کا خون بہا اس کے مالکوں کو دیا جائے گا اور ایک غلام مسلمان بھی آزاد کیا جائے گا، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو لگاتار دو ماہ روزے رکھنے چاہئیں یہ توبہ کی شکل اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا حکمتوں والا ہے [1]

باب ۳۶۳۲ إِذَا أَقَرَّ بِالْقَتْلِ مَرَّةً قُتِلَ بِهِ

باب قتل میں ایک بار قاتل کا اقرار کرنا کافی ہے [2]

۶۴۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِيءَ بِالْيَهُودِيِّ فَاعْتَرَفَ

(از اسحاق از حبان از ہمام از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل ڈالا تو لڑکی سے کسی کا نام لے کر دریافت کیا گیا کہ فلاں آدمی نے تجھے قتل کیا؟ یا فلاں نے؟ حتیٰ کہ ایک یہودی کا نام بھی لیا گیا تو اس نے سر کے اشارے سے کہا ہاں، آخر اس یہودی کو پکڑ کر لایا گیا۔ اس سے پوچھا تو اس نے اقرار کرلیا

[1] اس باب میں امام بخاریؒ نے کوئی حدیث بیان نہیں کی صرف آیت قرآنی پر اکتفاء کیا ۱۲ منہ [2] یعنی زنا کی طرح چار بار اقرار کرنا ضروری نہیں اکثر علماء اور ائمہ اربعہ کا یہی قول ہے بعضوں نے قتل میں دو بار اقرار کرنا ضروری سمجھا ہے ۱۲ منہ

فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ وَقَدْ قَالَ هَمَّامٌ بِحَجَرَيْنِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، چنانچہ اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا گیا۔ ہمام نے بعض اوقات یوں کہا کہ اس کا سر دو پتھروں سے کچلا گیا۔

بَابٌ ۳۶۲۳ قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ۔

باب عورت کے قتل کے بدلے مرد کو قتل کرنا۔

۶۴۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَهُودِيًّا بِجَارِيَةٍ قَتَلَهَا عَلَى أَوْضَاحٍ لَّهَا۔

(از مسدد از یزید بن زریع از سعید از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کے قتل کے بدلے میں ایک یہودی مرد کو قتل کرایا۔ اس یہودی نے لڑکی کو زیور اتارنے کے سبب قتل کر دیا تھا۔

بَابٌ ۳۶۲۴ الْقِصَاصِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْجِرَاحَاتِ

وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ تُقَادُ الْمَرْأَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْجِرَاحِ وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَإِبْرَاهِيمُ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ وَجَرَحَتْ أُخْتُ الرُّبَيِّعِ إِنْسَانًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصُ۔

باب زخموں کے معاملے میں بھی عورت اور مرد سے باہمی قصاص لیا جائے گا۔

اکثر علماء نے یہی کہا ہے عورت کے بدلے مرد کو قتل کیا جائے گا[1]۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے عورت سے مرد کے قتل عمد یا اس سے کم دوسرے زخموں کا قصاص لیا جائے[2]۔ عمر بن عبدالعزیز، ابراہیم نخعی ابوالزناد اور ان کے ساتھیوں (اعرج، قاسم بن محمد از عروہ بن زبیر) کا یہی قول[3] ہے۔ ربیع بنت نضر کی بہن (ام حارثہ) نے ایک آدمی کو زخمی کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصاص لیا جائے گا[4]۔

---

[1] لیکن ایک روایت حضرت علیؓ اور عطا اور حسن سے اس کے خلاف آئی ہے اور حنفیہ نے زخموں کے قصاص میں اختلاف کیا ہے یعنی عورت اور مرد میں جان سے کم دوسرے زخموں میں قصاص نہ لیا جائیگا امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ حضرت علیؓ سے جو روایت آئی ہے وہ ضعیف یا شاذ ہے ۱۲ منہ [2] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] عمر بن عبدالعزیز اور ابراہیم نخعی کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور ابوالزناد کے قول کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو امام مسلم نے نکالا بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے خود ربیع بنت نضر حارثہؓ کی پھوپھی تھیں ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا تھا آپ نے قصاص کا حکم دیا تھا یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے، امام ابن حزم نے کہا غلطی نہیں ہے بلکہ یہ دو واقعے ہیں ربیع نے ایک عورت کا دانت توڑا تھا اور ایک مرد کو بھی زخمی کیا تھا بہرحال بہن کا لفظ یہاں صحیح نہیں ہے ۱۲ منہ

۶۴۰۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَدَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِّنْكُمْ إِلَّا لُدَّ غَيْرَ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ

(از عمرو بن علی از یحییٰ از سفیان از موسیٰ بن ابی عائشہ از عبید اللہ بن عبد اللہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دھن مبارک میں بیماری کے عالم میں ہم نے دوا ڈالی، اگرچہ آپ نے منع فرمایا کہ مجھے دوا نہ پلانا مگر مجھے خیال پیدا ہوا کہ عموماً مریض دوا نہیں پیا کرتے اس لئے آپ فرما رہے تھے کہ میرے حلق میں دوا نہ ڈالو (نہ بطور نہی شرعی کے) بہرکیف جب آپ کو ہوش آیا تو فرمایا دیکھو گھر میں کوئی شخص باقی نہ رہے سب کے حلق میں دوا ڈالی جائے[1] صرف عباسؓ کو چھوڑ دو کیونکہ وہ اسوقت موجود نہ تھے

بَابُ ۳۶۲۵ مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوِ اقْتَصَّ دُونَ السُّلْطَانِ -

باب حاکم کے پاس مقدمہ لے جائے بغیر خود ہی اپنا حق یا قصاص لینے کا بیان[2]۔

۶۴۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَبِإِسْنَادِهِ لَوِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ -

(از ابو الیمان از شعیب از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے ہم مسلمان (دنیا میں) سب کے بعد آئے لیکن (قیامت کے دن سب امتوں سے) آگے ہوں گے۔

نیز اسی سند سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص بغیر اجازت تیرے گھر میں جھانکے اور تو ایک کنکر پھینک کر مارے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ سے کوئی مواخذہ نہ ہو گا (نہ دنیاوی نہ اُخروی)

۶۴۱۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ

(از مسدد از یحییٰ) حمید طویل سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانکا۔ آپ

---

[1] یعنی قصاص کے طور پر گھر میں عورتیں بھی تھیں تو مرد کا قصاص عورت سے لینا ثابت ہوا کہتے ہیں گھر میں ام المؤمنین میمونہ بھی تھیں وہ روزے سے تھیں لیکن آپ کے حکم کے موافق ان کے حلق میں بھی دوا ڈالی گئی ۱۲ منہ

[2] اس پر تمام اماموں کا اتفاق ہے کہ بغیر حاکم یا بادشاہ کے پاس فریاد کئے بغیر کسی کو یہ جائز نہیں کہ اپنا حق خود مدعیٰ علیہ سے وصول کرے یا اپنے عزیز کے خون کا قاتل سے قصاص لے لے بلکہ حاکم یا بادشاہ کے پاس مقدمہ رجوع کرنا ضرور ہے کیونکہ اگر یہ امر جائز رکھا جائے تو اس میں بے انتظامی اور خرابی کا ڈر ہے اب باب کی حدیث تغلیظ پر محمول ہے میں کہتا ہوں جتنا حدیث میں آیا ہے اتنا جائز رکھنا چاہیئے یعنی کوئی بے اذن گھر میں جھانکے اور گھر والا اس کی آنکھ پھوڑ دے تو نہ قصاص ہو گا نہ دیت امام شافعی اور حنابلہ کا یہی قول ہے اسی طرح اگر کسی شخص کا دوسرے پر کچھ روپیہ نکلتا ہو لیکن گواہ نہ ہوں نہ وجہ ثبوت ہو پھر اس شخص کو اس کا کچھ مال ہاتھ آ جائے تو اس میں سے اپنے حق کے موافق لے لینا درست ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَّدَ إِلَيْهِ مِشْقَصًا فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ -

نے تیر اس کی آنکھ میں مارنے کے لئے سیدھا کیا۔

یحییٰ کہتے ہیں میں نے حمید سے پوچھا تم سے یہ حدیث کس نے بیان کی انہوں نے کہا انس بن مالکؓ نے۔

بَابٌ ۳۶۳۶ إِذَا مَاتَ فِي الزِّحَامِ أَوْ قُتِلَ -

باب جب کوئی شخص ہجوم میں مر جائے یا مارا جائے۔

۱۲ ۶۴۰ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أَبِي أَبِي قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَجَزُوا حَتّٰى قَتَلُوهُ قَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ -

(از اسحاق از ابواسامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جنگ اُحد کے دن کفار کو شکست ہوئی تو ابلیس چیخنے لگا اے بندگان خدا[1] اپنے پیچھے والوں سے بچو۔ گھبراہٹ میں آگے والے مسلمان پیچھے والوں (مسلمانوں) پر پلٹ پڑے اور اپنے ہی لوگوں سے لڑنے لگے اور آپس ہی میں تلوار چلنے لگی۔ اتنے میں حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگ ان کے والد یمان کو مار رہے ہیں انہوں نے شور مچایا اے خدا کے بندو یہ میرے والد ہیں میرے والد ہیں[2] حضرت عائشہ کہتی ہیں اس کے باوجود مسلمانوں نے انکے والد کو نہ چھوڑا اور قتل ہی کر ڈالا حذیفہؓ نے کہا اللہ! تمہارا یہ گناہ معاف فرمائے عروہ کہتے ہیں حذیفہؓ کو انتقال تک، والد کے اسطرح قتل کیے جانے کا صدمہ[3] دلگیر رہا۔

بَابٌ ۳۶۳۷ إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَأً فَلَا دِيَةَ لَهُ -

باب اگر کوئی شخص غلطی سے اپنے آپ کو قتل کر ڈالے تو اس کے وارثوں کو دیت نہ ملے گی[4]

۱۳ ۶۴۰ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از مکی بن ابراہیم از یزید بن ابی عُبید) سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ایک شخص عامر رضی اللہ عنہ سے کہنے

---

[1] مردود نے پیچھے والوں کو کافر بتلایا حالانکہ وہ مسلمان تھے ۱۲ منہ [2] اس کو کیوں مار ڈالتے ہو ۱۲ منہ [3] یا مرتے تک وہ اپنے باپ کے قاتلوں کیلئے دعا و استغفار کرتے رہے ۱۲ منہ [4] اسی طرح اگر عمداً کوئی خودکشی کرے امام بخاری نے چوک کی قید اس واسطے لگائی کہ اس میں اختلاف ہے امام اوزاعی اور امام احمد اور اسحاق کے نزدیک بیت المال سے اس کی دیت دلائی جائے گی اگر وہ زندہ رہے تو خود اس کو ورنہ اس کے وارثوں کو اور جمہور کی دلیل عامر کی حدیث ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے عامر کی دیت نہیں دلائی جمہور علماء کا یہی قول ہے ۱۲ منہ

إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هُنَيْهَاتِكَ فَحَدَا بِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ السَّائِقُ قَالُوا عَامِرٌ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَّا أَمْتَعْتَنَا بِهِ فَأُصِيبَ صَبِيحَةَ لَيْلَتِهِ فَقَالَ الْقَوْمُ حَبِطَ عَمَلُهُ قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَهَا إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ وَأَيُّ قَتْلٍ يَزِيدُهُ عَلَيْهِ۔

باب ۳۶۳۸ إِذَا عَضَّ رَجُلًا فَوَقَعَتْ ثَنَايَاهُ۔

۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ۔

لگے عامر! ذرا اپنے اشعار تو سناتے جاؤ (راستہ آرام سے طے ہوگا) عامر نے خوش الحانی سے اپنے اشعار سنانا شروع کئے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا یہ کون اچھی آواز سے اونٹوں کو ہانک رہا ہے لوگوں نے کہا عامر رضی اللہ عنہ ہیں آپؐ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے یہ سن کر صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے ہمیں عامرؓ سے مستفیض کیوں نہ ہونے دیا[1] چنانچہ اسی رات کی صبح عامرؓ (اپنی تلوار سے) زخمی ہوئے[2] لوگ کہنے لگے ان کے اعمال بیکار ہی گئے انہوں نے خودکشی کرلی سلمہؓ کہتے ہیں جب میں وہاں سے واپس ہوا لوگ یہی باتیں کر رہے تھے کہ عامر کے اعمال بیکار ہوگئے میں آنحضرت صلعم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان! لوگ کہتے ہیں عامرؓ کے اعمال برباد ہوگئے انہوں نے خودکشی کرلی آپ نے فرمایا یوں کہنے والے غلط اور جھوٹ کہتے ہیں عامرؓ کو تو دوگنا ثواب ملا (ایمان اور شہادت کا) وہ تو جاہد بھی ہے مجاہد بھی ہے کونسی ایسی موت ہے جو عامر کی موت سے درجات میں بڑھ کر ہو (یعنی کوئی نہیں)[3]

باب اگر کوئی کسی کو دانت سے کاٹنے لگے اور خود کاٹنے والے کے دانت ٹوٹ جائیں۔

(از آدم از شعبہ از قتادہ از زرارہ بن ابی اوفی) عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو یعلی کے سامنے کے دو دانت نکل پڑے اب دونوں جھگڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔[4] آپ نے فرمایا" واہ اونٹ کی طرح تم میں سے کوئی اپنے بھائی (مسلمان) کا ہاتھ چبا تا ہے[5] اب دیت کیسی؟"

[1] صحابہ رضی اللہ عنہم کو معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس کی نسبت یوں فرماتے ہیں رحمہ اللہ تو وہ اکثر شہید ہوتا ہے کہتے ہیں یہ کہنے والے حضرت عمرؓ تھے ۱۲ منہ
[2] ایک یہودی کو مارتے تھے تلوار چھوٹی تھی پلٹ کر ان ہی کو لگ گئی ۱۲ منہ [3] کسی موت میں اس سے زیادہ ثواب نہیں ہے ۱۲ منہ [4] یعنی اپنے دانتوں کی دیت چاہتے تھے ۱۲ منہ
[5] اوپر سے دیت مانگتا ہے ۱۲ منہ

۶۴۱۵ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ فِي غَزْوَةٍ فَعَضَّ رَجُلٌ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

(از ابو عاصم از ابن جریج از عطاء از صفوان بن یعلی) یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک غزوے میں شامل تھا وہاں ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس نے (اپنا ہاتھ کھینچا تو) دوسرے کا دانت نکال لیا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقدمے میں دانت کی کچھ دیت نہیں دلائی [1]

بَاب ۳۶۳۹ السِّنُّ بِالسِّنِّ

باب دانت کے بدلے دانت توڑا جائیگا

۶۴۱۶ ۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ ۔

(از انصاری از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نضر کی بیٹی نے ایک لڑکی کو طمانچہ لگا کر اس کا دانت توڑ ڈالا اس کے رشتہ دار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ نے قصاص کا حکم دیا ۔

بَاب ۳۶۴۰ دِيَةِ الْأَصَابِعِ

باب انگلیوں کی دیت ۔

۶۴۱۷ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ ۔

(از آدم از شعبہ از قتادہ از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ انگلی خنصر (چھنگلیا) اس انگلی ابہام (انگوٹھے) کے برابر ہے [2] (دونوں کی دیت برابر ہے)

۶۴۱۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۔

(از محمد بن بشار از ابن ابی عدی از شعبہ از قتادہ از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ بالا حدیث کے مثل سنی ۔

---

[1] کیونکہ ہاتھ کھینچنے والے نے کوئی قصور نہیں کیا اس بیچارے نے اپنا ہاتھ بچانے کے لئے کھینچا اگر نہ کھینچتا تو کیا کرتا کہ ہاتھ اس کو فراغت سے چبانے دیتا وہ اونٹ کی طرح چبا جاتا ۱۲ منہ

[2] ہر انگلی کی دیت دس اونٹ یا سو دینار یا ہزار درہم ہیں کیونکہ پوری دیت آدمی کی ہزار دینار یا دس ہزار درہم یا سو اونٹ ہیں اور انگلی کی دیت اس کا دسواں حصہ ہے امام احمد بن حنبل اور ثوری اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور اسحق اور اکثر علماء رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور انگلیاں سب برابر ہیں ایک شخص نے اس پر اعتراض کیا تو شریح نے کہا ارے کمبخت حدیث کے خلاف قیاس مت کر ۱۲ منہ

باب ۳۶۴ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِّنْ رَّجُلٍ هَلْ يُعَاقَبُ أَوْ يُقْتَصُّ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ وَقَالَ مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ فَقَطَعَهُ عَلِيٌّ ثُمَّ جَاءَا بِآخَرَ وَقَالَا أَخْطَأْنَا فَأَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا وَأُخِذَا بِدِيَةِ الْأَوَّلِ وَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُمَا لَقَطَعْتُكُمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ لِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غُلَامًا قُتِلَ غِيلَةً فَقَالَ عُمَرُ لَوِ اشْتَرَكَ فِيهَا أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ وَقَالَ مُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ أَرْبَعَةً قَتَلُوا صَبِيًّا فَقَالَ عُمَرُ مِثْلَهُ وَأَقَادَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلِيٌّ

باب اگر کئی آدمی ملکر کسی ایک کو قتل کر ڈالیں تو اس کے قصاص میں کیا سب قتل ہو سکتے ہیں؟[1] مطرف بن طریف نے شعبی سے یوں روایت کی ہے (اسے امام شافعی نے وصل کیا) دو شخصوں نے ایک شخص پر گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا ڈالا۔ اب یہ گواہ ایک اور شخص کو لے آئے (اور کہا یہ چور ہے) ہم نے غلطی سے پہلے کو چور بتایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی گواہی باطل اور لغو کر دی (یعنی دوسرے شخص کے خلاف) اور پہلے شخص کے ہاتھ کاٹنے کی دیت ان دونوں (گواہوں) سے دلائی اور فرمایا اگر مجھے یہ علم ہو جائے کہ تم نے عمداً (جان بوجھ کر ایسا کیا (جھوٹی گواہی دی) تو تمہارے ہاتھ کٹوا ڈالوں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ کہتے ہیں مجھ سے محمد بن بشار نے بحوالہ یحیی بن سعید قطان از عبید اللہ عمری از نافع از عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کیا کہ ایک بچہ فریب سے مارا گیا۔[2] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر سارے صنعاء والے (یہ لوگ) اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو اس کے قصاص میں قتل کرا دیتا۔ مغیرہ بن حکیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ چار آدمیوں نے ملکر ایک لڑکے کو قتل کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہی قول نقل کیا۔[3] حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن

[1] بیشک قتل ہو سکتے ہیں جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن ابن سیرین کہتے ہیں کہ ایک کو قتل کریں گے باقی لوگوں سے دیت لیں گے شعبی کہتے ہیں مقتول کے وارث کو اختیار ہے ان قاتلوں میں سے جس کو چاہے قتل کرے اور باقیوں کو معاف کرے بعضے سلف سے یہ بھی منقول ہے کہ ایسی حالت میں قصاص ساقط ہوگا اور دیت واجب ہوگی ۱۲ منہ [2] پورا قصہ یوں ہے صنعا میں ایک عورت تھی اس کا خاوند سفر میں گیا اپنی بی بی اور ایک بچے اصیل نامی کو جو دوسری عورت کے پیٹ سے تھا گھر میں چھوڑ گیا عورت نے کیا کیا خاوند کی پیٹھ پیچھے ایک دوسرے شخص سے آشنائی کی اور اپنے دگر سے کہنے لگی اس بچہ کو مار ڈال یہ ہم کو فضیحت کریگا اس نے نہ مانا لیکن عورت نے مجبور کیا آخر عورت اور اس کے دگر اور غلام اور ایک اور شخص چاروں نے ملکر اس بچہ کو مار ڈالا اور اعضاء کے ٹکڑے کر کے ایک تھیلے میں لپیٹ کر ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دیئے جب خاوند سفر سے لوٹ کر آیا تو عورت کا دگر گرفتار کیا گیا اس نے جرم کا اقبال کیا پھر دوسروں نے بھی اقبال کیا یعلی اس زمانہ میں حضرت عمر کی طرف سے صنعا کے حاکم تھے انہوں نے حضرت عمر کو لکھا اور اس باب میں فتوی چاہا حضرت عمر نے جواب میں لکھا کہ ان چاروں کو قتل کرا دو کہنے لگے خدا کی قسم اگر سارے صنعا والے اس قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کرا دیتا ۱۲ منہ

وَسُوَیْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ مِّنْ لَّطْمَةٍ وَّاَقَادَ عُمَرُ مِّنْ ضَرْبَةٍ بِالدِّرَّةِ وَاَقَادَ عَلِیٌّ مِّنْ ثَلٰثَةِ اَسْوَاطٍ وَّاقْتَصَّ شُرَیْحٌ مِّنْ سَوْطٍ وَّخُمُوْشٍ

زبیر، حضرت علی اور سوید بن مقرن نے طمانچہ کا قصاص دلوایا۔ (یعنی طمانچے کے بدلے طمانچہ لگایا)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو دُرّہ مارا تو اپنے خلاف سے بدلہ لینے کے لئے فرمایا۔[1] حضرت علیؓ نے تین کوڑوں کا قصاص لینے کا حکم دیا۔[2] قاضی شریح نے بیگناہ پر کوڑے لگانے اور کھال نوچنے کا بدلہ دلایا۔[3]

۶۴۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهٖ وَجَعَلَ یُشِیْرُ اِلَیْنَا لَا تَلُدُّوْنِیْ قَالَ فَقُلْنَا كَرَاهِیَةُ الْمَرِیْضِ بِالدَّوَاءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اَلَمْ اَنْهَكُمْ اَنْ تَلُدُّوْنِیْ قَالَ قُلْنَا كَرَاهِیَةٌ لِّلدَّوَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبْقٰی مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّهٗ لَمْ یَشْهَدْكُمْ۔

(از مسدد از یحییٰ از سفیان از موسیٰ بن ابی عائشہ از عبید اللہ بن عبد اللہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم نے مرض الموت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق میں دوا ڈالی، آپؐ (بیماری کی حالت میں) اشارے سے منع فرما رہے تھے کہ میرے حلق میں دوا نہ ڈالو لیکن ہم سمجھے کہ آپؐ کا ارشاد بطور حکم کے نہیں ہے) بلکہ بطور نفرت کے ہے جو ہر مریض کو دوا سے ہوتی ہے، بعد ازاں جب آپؐ کو افاقہ ہوا (بولنے کی طاقت ہوئی) تو آپؐ نے فرمایا "کیوں میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ میرے حلق میں دوا مت ڈالو۔" ہم نے عرض کیا بیشک مگر ہم یہ سمجھے کہ آپ (معمولی طور سے) فرما رہے ہیں جیسے ہر بیمار کو دوا سے نفرت ہوا کرتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اب تمہاری سزا یہ ہے) "دیکھو جتنے لوگ (اس گھر میں) ہیں، ان سب کے حلق میں میری موجودگی میں دوا ڈالی جائے۔ البتہ ایک عباس رضی اللہ عنہ کے حلق میں دوا نہ ڈالنا کیونکہ وہ مجھے دوا دئے جانے وقت یہاں نہیں تھے۔"[4]

---

[1] عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں مکہ کے راستے میں حضرت عمرؓ کے ساتھ تھا انہوں نے ایک درخت کے نیچے پیشاب کیا ایک شخص نے اس حال میں ان کو پکارا انہوں نے اس کو ایک درہ لگایا وہ کہنے لگا آپ نے (ناحق) جلدی میں مجھ کو درہ لگایا حضرت عمرؓ نے درہ اس شخص کے ہاتھ میں دیدیا اور فرمایا مجھ سے بدلہ لے لے اس نے انکار کیا حضرت عمرؓ نے کہا نہیں بدلہ لے لے اس نے کہا نہیں میں نے بخش دیا۔ امام مالک نے بھی موطا میں اس کو منقطعاً نکالا سبحان اللہ حضرت عمرؓ کی دینداری اور پرہیزگاری اور خدا ترسی معلوم کرنے کے لئے یہ روایت بس کرتی ہے جو شخص ایسا خدا ترس اور پرہیزگار ہو اس کی نسبت یہ اتہام لگانا کہ آنحضرتؐ کے اہل بیت پر اس نے ظلم کیا یا ان کا حق چھین لیا کیونکر قرین قیاس ہو گا خدا ان جھوٹوں کو سمجھے ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور نے نکالا عبداللہ بن معقل سے انہوں نے کہا میں حضرت علیؓ کے پاس تھا اتنے میں ایک شخص آیا اس نے چپکے سے کچھ آپ سے کہا آپ نے اپنے غلام قنبر سے فرمایا جا اسے کوڑے لگا پھر وہ شخص کوڑے کھا کر آیا اور کہنے لگا قنبر نے مجھ کو تین کوڑے زیادہ لگا دیئے آپ نے اس سے فرمایا اچھا تو قنبر کو تین کوڑے لگا لے ۱۲ منہ [3] اس کو ابن سعد اور سعید بن منصور نے وصل کیا ایک شخص شریح کے پاس آیا کہنے لگا اپنے چپڑاسی سے میرا قصاص دلوائیے شریح نے چپڑاسی سے پوچھا کیا معاملہ ہے اس نے کہا ان لوگوں نے آپ پر ہجوم کیا تھا تو میں نے اس کو ایک کوڑا لگایا۔ شریح نے اس کو قصاص دلوایا ۱۲ منہ [4] وہ اس تجویز میں شریک نہ تھے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپ نے اپنے ایک کا بدلہ بہت لوگوں سے لیا ۱۲ منہ

بَابُ ٣٦٤٢ الْقَسَامَةِ

وَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ لَمْ يُقِدْ بِهَا مُعٰوِيَةُ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ وَكَانَ أَمَّرَهُ عَلَى الْبَصْرَةِ فِي قَتِيلٍ وُجِدَ عِنْدَ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوتِ السَّمَّانِينَ إِنْ وَجَدَ أَصْحَابُهُ بَيِّنَةً وَإِلَّا فَلَا تَظْلِمِ النَّاسَ فَإِنَّ هٰذَا لَا يُقْضٰى فِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

باب قسامت کا بیان[1]

اشعث بن قیس کہتے ہیں (یہ حدیث کتاب الشہادات میں موصولاً گذر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا دعویٰ تب ثابت ہوگا جب تو دو گواہ لے آئے ورنہ مدعیٰ علیہ سے قسم لے[2]

عبداللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں[3]۔ حضرت معاویہ ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے قسامت میں قصاص کا حکم نہیں دیا (صرف دیت دلائی)[4] حضرت عمر بن العزیزؒ نے عدی بن ارطاۃ کو جو ان کی طرف سے بصرے کے حاکم تھے ایک مقتول کے متعلق لکھا جو گھی والوں کے ایک گھر پر مردہ حالت میں پایا گیا تھا کہ اگر اس کے رشتہ دار گواہ لائیں تو بہتر ورنہ خلق اللہ پر ظلم نہ کر، کیونکہ ایسے معاملہ کا (جس پر گواہ نہ ہوں) تا قیامت فیصلہ نہیں ہو سکتا[5]

٦٤٢٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ

(از ابونعیم از سعید بن عبید) بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری نے جسے سہل بن ابی حثمہ کہتے تھے مجھے خبر دی وہ کہتے تھے ان کی قوم

---

[1] قسامت اس کو کہتے ہیں کہ ایک خون ہو جائے لیکن رویت کے گواہ نہ ہوں لوث ثابت ہو تو مقتول کے وارثوں کو پچاس قسمیں دی جاتی ہیں کہ تم کس کو قاتل سمجھتے ہو اب اگر وہ قسمیں کھالیں تو قاتل پر قصاص لازم ہوتا ہے یا اس سے دیت دلائی جاتی ہے اس میں اختلاف ہے اگر مقتول کے وارث قسم کھانے سے انکار کریں تو جن لوگوں پر ان کو گمان ہے ان سے پچاس قسمیں لی جاتی ہیں اگر وہ قسمیں کھالیں تو وہ بری ہو جاتے ہیں ورنہ ان کو دیت دینا ہوگی شافعیؒ کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ قسامت میں مقتول کے وارثوں کو قسمیں نہیں دی گئے بلکہ صرف ان لوگوں کو جن پر ان کا گمان ہے یعنی مدعا علیہم کو اور ایک جماعت سلف نے قسامت کو بالکل ناجائز رکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ اصول شرعیہ کے خلاف ہے ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے یہ حدیث لاکر امام ابوحنیفہ کے مذہب کی تائید کی کہ قسامت میں مدعا علیہم سے قسم لینا چاہیے نہ مدعیوں سے ۱۲ منہ [3] اس کو حماد بن سلمہ نے اپنی مصنف میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] مگر بیہقی نے معاویہؓ سے اس کے خلاف روایت کیا ہے کہ انہوں نے قسامت میں قصاص کی اجازت دی اور کرابیسی نے مروان سے بھی قصاص نقل کیا اور عبدالملک بن مروان سے بھی ایسا ہی نقل کیا زہری اور ربیعہ اور ابوالزناد اور مالک اور لیث اور اوزاعی کا یہی قول ہے اور شافعی سے دو قول منقول ہیں ابوالزناد کہتے ہیں ہم نے قسامت میں اس وقت قصاص لیا جب بہت سے صحابہ موجود تھے میں سمجھتا ہوں ہزار صحابہ میں کسی نے اس میں خلاف نہیں کیا ۱۲ منہ [5] قیامت کے دن اللہ ہی اس کا فیصلہ کرے گا اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا مگر حماد بن سلمہ نے عمر بن عبدالعزیزؒ سے اس کے خلاف روایت کیا ہے کہ قسامت میں انہوں نے قصاص دلایا جب مدینہ کے حاکم تھے اور احتمال ہے کہ پہلے وہ اس کے قائل ہوں پھر اس سے رجوع کیا ۱۲ منہ

أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا وَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا وَّقَالُوا لِلَّذِي وُجِدَ فِيهِمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوا مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلًا فَقَالَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ قَالُوا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُونَ قَالُوا لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِّنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ۔

(انصار) کے چند لوگ[1] خیبر کی طرف روانہ ہوئے وہاں جا کر الگ الگ ہو گئے پھر ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اسے کسی نے قتل کر دیا ہے۔ (تین) آدمیوں نے ان اہل خیبر سے کہا جہاں عبداللہ بن سہل قتل کئے گئے تھے، تم ہی لوگوں نے ہمارے ساتھی کو مار ڈالا ہے۔ وہ کہنے لگے ہم نے نہیں مارا اور نہ ہم یہ جانتے ہیں کہ کس نے مارا۔ بالآخر یہ تینوں (عبدالرحمٰن، حویصہ اور محیصہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خیبر کی طرف گئے تھے وہاں ہم میں سے ایک شخص قتل کر دیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا بڑے آدمی کو پہلے بات کرنے دے۔ پھر فرمایا اچھا تمہارے پاس گواہ ہیں جنہوں نے قاتل کو قتل کرتے دیکھا ہو انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھر تو یہودی (خوب) قسمیں کھائیں گے[2]۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو ان کی قسموں پر راضی نہیں ہونگے بالآخر آنحضرت[3] اس کو اچھا نہ سمجھا کہ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کا خون یونہی بیکار چلا جائے چنانچہ آپؐ نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے اس کے ورثاء کو دیت کے سو اونٹ دلائے۔

۶۴۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مِّنْ اٰلِ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِلنَّاسِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ قَالُوا نَقُولُ الْقَسَامَةُ الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ وَّقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَالَ لِي

(از قتیبہ بن سعید از ابوبشر اسمٰعیل بن ابراہیم اسدی از حجاج بن ابی عثمان از ابورجاء غلام خاندانِ ابوقلابہ) ابوقلابہ رح کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضؓ نے ایک دن دربار عام کیا اور سب لوگوں کو باریابی کی اجازت دی، پھر ان سے پوچھا، قسامت کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے[4] بعض نے کہا قسامت کا حکم دینا صحیح ہے اور سابقہ[5] خلفاء نے قسامت کی بناء پر قصاص کا حکم دیا ہے۔

ابوقلابہ کہتے ہیں پھر عمر بن عبدالعزیز میری

[1] محیصہ اور حویصہ مسعود کے بیٹے اور عبداللہ اور عبدالرحمٰن سہل کے بیٹے ۱۲ منہ [2] اور قسمیں کھا کر اپنی جان چھڑا لیں گے ۱۲ منہ [3] نہ قصاص ہو نہ اس کے وارثوں کو دیت ملے ۱۲ منہ [4] آیا قسامت مشروع ہے اور اس میں قصاص یا دیت کا حکم ہو سکتا ہے یا نہیں ۱۲ منہ [5] جیسے معاویہ اور ابن زبیر اور عبدالملک بن

مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ وَنَصَبَنِي لِلنَّاسِ
فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَكَ
رُءُوسُ الْأَجْنَادِ وَأَشْرَافُ الْعَرَبِ أَرَأَيْتَ
لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ
مُحْصَنٍ بِدِمَشْقَ أَنَّهُ قَدْ زَنَى لَمْ يَرَوْهُ
أَكُنْتَ تَرْجُمُهُ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ
خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحِمْصَ
أَنَّهُ سَرَقَ أَكُنْتَ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ
قَالَ لَا قُلْتُ فَوَاللَّهِ مَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا فِي
إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ رَجُلٌ قَتَلَ بِجَرِيرَةِ
نَفْسِهِ فَقُتِلَ أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ
أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَارْتَدَّ
عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ الْقَوْمُ أَوَلَيْسَ قَدْ
حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي السَّرَقِ
وَسَمَرَ الْأَعْيُنَ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ
فَقُلْتُ أَنَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثَ أَنَسٍ حَدَّثَنِي
أَنَسٌ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ

طرف مخاطب ہوتے پوچھا ابو قلابہ! تم اس معاملے
میں کیا کہتے ہو؟ چنانچہ مجھے سب لوگوں کے سامنے کھڑا
کر دیا۔ میں نے عرض کیا امیر المؤمنین! آپ کے دربار
میں سرداران فوج اور شرفاء عرب حاضر ہیں کیا ان میں
سے پچاس آدمی بھی کسی شادی شدہ دمشقی شخص کے متعلق
زنا کاری کی شہادت دینے لگیں مگر ان میں کوئی چشم دید
گواہ نہ ہو تو اسے سنگسار کیا جا سکتا ہے[1]؟ کہنے لگے نہیں
میں نے پھر کہا اچھا اگر شہر حمص کے کسی شخص کے متعلق
جسے دیکھا بھی نہ ہو پچاس آدمی یوں گواہی دیں کہ اس نے
چوری کی ہے تو کیا آپ ان کی گواہی کی بناء پر اس کا ہاتھ کٹوا
ڈالیں گے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا تو پھر سن لیجئے خدا
کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کبھی کسی شخص کے خون کرنے کا
حکم نہیں دیا جب تک وہ ان تین باتوں میں سے کسی کا مرتکب نہ
ہو یا تو اس نے قتل کیا ہو اور اپنے جرم کی سزا میں وہ قتل کیا جائے
یا شادی شدہ ہو کر زنا کرے یا اللہ اور اس کے رسول سے مقابلہ کر کے
اسلام سے پھر جائے (مرتد ہو جائے) یہ سن کر لوگ بولے کیا انس بن
مالک رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث روایت نہیں کی کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے چوروں کے ہاتھ کٹوائے ان کی آنکھوں میں گرم
سلائیاں پھیریں پھر انہیں دھوپ میں ڈلوا دیا (اور وہ تڑپ تڑپ کر
مر گئے)۔ ابو قلابہ نے کہا سنو! میں تم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ

[1] ابوقلابہ نے قصاص کو حد پر قیاس کیا کہ جیسے حدیں رویت کے گواہوں کے ثابت نہیں ہو سکتیں گو لاکھ آدمی سنی سنائی گواہی دیں اسی طرح قصاص بھی بغیر گواہان معائنہ کے ثابت نہیں ہو سکتا پچاس آدمیوں کے قسم کھانے سے یا پچاس قسموں سے قصاص کا حکم کیونکر دیا جائے گا جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے کچھ نہیں دیکھا ۱۲ منہ [2] لوگوں کا مطلب ابوقلابہ پر اعتراض کرنے کا تھا کہ تم تو کہتے ہو کہ تین باتوں کے سوا اور کسی حالت میں قتل کرنا جائز نہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چوری کی علت میں بھی قتل کرایا ابوقلابہ نے اس کا جواب دیا اس حدیث کا پورا قصہ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو صرف چوری کی وجہ سے قتل نہیں کرایا تھا بلکہ یہ لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے، اللہ اور رسول سے لڑے تھے اور خون کیا تھا ۱۲ منہ

عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ أَفَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا قَالُوا بَلٰى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَصَحُّوا فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَطْرَدُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِّعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ أَعْيُنُهُمْ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتّٰى مَاتُوا قُلْتُ وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا وَسَرَقُوا فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللّٰهِ إِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ فَقُلْتُ أَتَرُدُّ عَلَيَّ حَدِيثِي يَا عَنْبَسَةُ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ جِئْتَ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ وَاللّٰهِ لَا يَزَالُ هٰذَا الْجُنْدُ بِخَيْرٍ مَا عَاشَ هٰذَا الشَّيْخُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ فِي هٰذَا سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ

کی یہ حدیث بیان کرتا ہوں۔ مجھ سے خود انسؓ نے بیان کیا کہ عکل قبیلے کے آٹھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسلام پر آپؐ سے بیعت کی (مسلمان ہو گئے) بعد ازاں مدینے کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی بیمار پڑ گئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکوہ کیا آپؐ نے فرمایا تم ایسا کیوں نہیں کرتے ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں میں چلے جاؤ (جہاں وہ چرا کرتے ہیں) وہاں جا کر ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہو۔ انہوں نے عرض کیا بہت اچھا ہم یونہی کرتے ہیں یہ کہہ کر وہ اونٹوں میں چلے گئے ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے۔ جب چنگے بھلے ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر کے سب اونٹ ہانک کر لے گئے۔ اس کی اطلاع جب آپؐ کو ملی تو آپؐ نے ان کے تعاقب میں سواروں کو بھیجا چنانچہ یہ لوگ گرفتار ہو گئے جب انہیں پیش کیا گیا تو آپؐ کے حکم سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور آنکھوں میں گرم سلائیاں چلائی گئیں انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا حتیٰ کہ وہ سب اس حالت میں ختم ہو گئے۔ ابو قلابہ کہتے ہیں میں نے کہا بتایئے ان لوگوں نے جو جو جرم کئے تھے ان سے بڑا جرم اور کیا ہو گا۔ مرتد ہوئے، قتل کیا، چوری کی، یہ سن کر عنبسہ بن سعید نے کہا میں نے تو آج کی طرح کبھی یہ حدیث نہیں سنی۔ میں نے عرض کیا عنبسہ! کیا تم میری حدیث پر اعتراض کرتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں (میں تو تعریف کرتا ہوں) آپ نے یہ حدیث بالکل درست بیان کی۔ خدا کی قسم شام کے لوگ اس وقت تک چین سے بسیرا کریں گے جب تک ابو قلابہ جیسا عالم ان میں موجود رہے گا۔ میں نے کہا سنو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بھی اس کے متعلق موجود ہے[1]۔ واقعہ یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند انصاری آئے اور آپ سے باتیں کر گئے

[1] یعنی خاص قسامت کے باب میں اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے پہلے اولیاء مقتول یعنی مدعیوں کو قسم دی ہو بلکہ پہلے مدعیٰ علیہم سے قسم لینا تجویز فرمایا گویا ابو قلابہ نے اس قول کو قوت دی ہے کہ امام ابو حنیفہ اور اہل حدیث قائل ہیں کہ قسامت میں صرف مدعیٰ علیہم سے قسمیں لینا چاہئیں اگر وہ قسمیں کھا لیں

بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَقُتِلَ فَخَرَجُوا بَعْدَهُ فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَاحِبُنَا الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُ مَعَنَا فَخَرَجَ بَيْنَ أَيْدِينَا فَإِذَا نَحْنُ بِهِ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَنْ تَظُنُّونَ أَوْ بِمَنْ تَرَوْنَ قَتَلَهُ فَقَالُوا نُرَى أَنَّ الْيَهُودَ قَتَلَتْهُ فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ آنْتُمْ قَتَلْتُمْ هَذَا قَالُوا لَا قَالَ أَتَرْضَوْنَ نَفَلَ خَمْسِينَ مِنَ الْيَهُودِ مَا قَتَلُوهُ فَقَالُوا مَا يُبَالُونَ أَنْ يَقْتُلُونَا أَجْمَعِينَ ثُمَّ يَنْتَفِلُونَ قَالَ أَفَتَسْتَحِقُّونَ الدِّيَةَ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا مَا كُنَّا لِنَحْلِفَ فَوَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ قُلْتُ وَقَدْ كَانَتْ هُذَيْلٌ خَلَعُوا خَلِيعًا لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَطَرَقَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْيَمَنِ بِالْبَطْحَاءِ فَانْتَبَهَ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَحَذَفَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ فَجَاءَتْ هُذَيْلٌ فَأَخَذُوا الْيَمَانِيَ فَرَفَعُوهُ إِلَى عُمَرَ بِالْمَوْسِمِ وَقَالُوا قَتَلَ صَاحِبَنَا

ان میں سے ایک شخص آگے ہی خیبر کی طرف روانہ ہو گیا وہ وہاں مارا گیا جب اس کے دوسرے ساتھی خیبر کو گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کا ساتھی خون میں لت پت ہے، آخر اس کے ساتھی واپس آپؐ کے پاس آئے اور آپ سے عرض کیا یارسول اللہ ہمارا ساتھی جس نے ہماری معیت میں آپ سے گفتگو کی تھی وہ ہم سے آگے ہی خیبر کی طرف چل دیا تھا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں وہ خون میں تڑپ رہا ہے۔ یہ سن کر آپ باہر تشریف لائے اور پوچھا کیا گمان ہے یا کیا جانتے ہو اسے کس نے مارا ہے؟ انہوں نے کہا ہمارا تو یہ گمان ہے کہ یہودیوں نے اسے قتل کیا ہے۔ یہ سن کر آپؐ نے یہودیوں کو طلب فرما کر دریافت کیا کیا تم نے اسے قتل کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپؐ نے مدعیوں سے فرمایا اچھا تم اس بات پر راضی ہو کہ یہودیوں میں سے پچاس آدمی یوں قسمیں کھائیں کہ ہم نے اس کو نہیں مارا۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ یہودیوں کو (جھوٹی قسم کھانے میں) کیا رکاوٹ ہے وہ تو ہم سب کو قتل کر ڈالیں گے پھر قسم کھا لیں گے (ہم نے نہیں مارا) آپ نے فرمایا اچھا تم میں سے پچاس آدمی یوں قسمیں کھائیں (یہودیوں نے اسے مارا) اس وقت تم دیت لینے کے حقدار بن جاؤ گے۔ انہوں نے کہا ہم تو ایسی قسمیں نہیں کھا سکتے[1] آخر آپؐ نے عبداللہ بن سہل کی دیت اپنے پاس سے (یعنی زکوٰۃ کے اونٹوں سے) ادا کر دی۔ ابوقلابہ کہتے ہیں قبیلہ ہذیل نے زمانۂ جاہلیت میں ایک شخص کو خاندان سے خارج کر دیا تھا[2] اس نے یہ کیا کہ ملک یمن میں بطحا میں ایک شخص کے مکان میں رات کو (چوری کرنے کے لئے) گھس گیا لیکن اتفاق سے گھر والوں میں سے ایک شخص جاگ اٹھا اور تلوار کا وار کر کے اسے قتل کر ڈالا۔ اب قبیلۂ ہذیل کے لوگ وہاں

[1] کیونکہ ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا ۱۲ منہ [2] یعنی اپنے خاندان سے اس کا نام نکال دیا تھا عرب میں ایسے شخص کو خلیع کہتے تھے یعنی نکالا ہوا۔ جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ حلف اور اقرار کر کے غیر شخص کو اپنے قبیلہ میں شریک کر لیتے اس کو حلیف کہتے اسی طرح اگر اپنی قوم والا سخت قصور کرتا تو اس کو اپنے خاندان سے خارج کر دیتے اور اس سے پھر کوئی تعلق نہ رکھتے ۱۲ منہ

فَقَالَ اِنَّهُمْ قَدْ خَلَعُوْهُ فَقَالَ يُقْسِمُ خَمْسُوْنَ مِنْ هُذَيْلٍ مَّا خَلَعُوْهُ قَالَ فَاَقْسَمَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ رَجُلًا وَّقَدِمَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ مِّنَ الشَّامِ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يُّقْسِمَ فَافْتَدٰى يَمِيْنَهٗ مِنْهُمْ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ فَاَدْخَلُوْا مَكَانَهٗ رَجُلًا اٰخَرَ فَدَفَعَهٗ اِلٰٓى اَخِي الْمَقْتُوْلِ فَقُرِنَتْ يَدُهٗ بِيَدِهٖ قَالُوْا فَانْطَلَقْنَا وَالْخَمْسُوْنَ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا حَتّٰٓى اِذَا كَانُوْا بِنَخْلَةَ اَخَذَتْهُمُ السَّمَآءُ فَدَخَلُوْا فِيْ غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْهَجَمَ الْغَارُ عَلَى الْخَمْسِيْنَ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا فَمَاتُوْا جَمِيْعًا وَّاَفْلَتَ الْقَرِيْنَانِ فَاتَّبَعَهُمَا حَجَرٌ فَكَسَرَ رِجْلَ اَخِي الْمَقْتُوْلِ فَعَاشَ حَوْلًا ثُمَّ مَاتَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ اَقَادَ بِالْقَسَامَةِ ثُمَّ نَدِمَ بَعْدَ مَا صَنَعَ فَاَمَرَ بِالْخَمْسِيْنَ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا فَمُحُوْا مِنَ الدِّيْوَانِ وَسَيَّرَهُمْ اِلَى الشَّامِ۔

پہنچے انہوں نے اس قاتل کو گرفتار کیا یہ مقدمہ حج کے موسم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا۔ ہذیل کے لوگ یہ دعوٰی کرتے تھے کہ اس شخص نے ہماری قوم کے ایک فرد کا خون کیا ہے، قاتل نے کہا (اول تو وہ چور تھا دوسرے) ان لوگوں نے اسے اپنے خاندان سے خارج کر دیا تھا[1]۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا قبیلۂ ہذیل کے پچاس آدمی یوں قسم کھائیں کہ ہم نے اسے خاندان سے خارج نہیں کیا تھا۔ چنانچہ ان میں سے انچاس آدمیوں نے (جھوٹی) قسم کھا لی ایک شخص ان کی قوم کا ملک شام سے آیا تھا اس سے بھی کہا کہ تو بھی قسم کھا لے تاکہ پچاس کی تعداد پوری ہو جائے لیکن اس نے کہا "تم ہزار درہم مجھ سے لے لو اور قسم سے مجھے معذور رکھو[2]" اس کے بدل ہذیل کا ایک دوسرا شخص شامل کیا گیا (اس نے قسم کھائی) پھر یہ قاتل مقتول کے بھائی کے ہاتھ میں دیا گیا[3]۔ کہتے ہیں یہ پچاس آدمی (جنہوں نے قسم کھائی تھی) مع قاتل اور مقتول کے بھائی کے وہاں سے چلے جب مقام نخلہ[4] میں پہنچے تو وہاں بارش آگئی۔ یہ پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے۔ فوراً غار میں دھماکہ ہوا اور وہ پچاس جنہوں نے قسم کھائی تھی وہیں دھنس جانے سے ختم ہو گئے اور قاتل اور مقتول کا بھائی یہ دونوں وہاں سے بھاگ نکلے۔ بعد ازاں مقتول کے بھائی پر بھی ایک پتھر لگا اس کا پاؤں ٹوٹ گیا اور وہ بھی ایک سال زندہ رہ کر مر گیا[5]۔ ابو قلابہ کہتے ہیں میں نے یہ بھی کہا عبد الملک بن مروان نے (اپنی خلافت میں) قسامت کرا کر ایک شخص سے قصاص لیا پھر اپنے کئے پر شرمندہ ہوا اور جن پچاس آدمیوں نے قسامت میں قسمیں کھائی تھیں ان کے متعلق حکم دیا کہ ان کا نام دفتر سے نکال دیا جائے[6] اور انہیں شام کی طرف [illegible] بدر کر دیا جائے۔

بَابٌ ۳۶۴۳ مَنِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِ قَوْمٍ فَفَقَئُوْا عَيْنَهٗ

باب جو آدمی بغیر اجازت کسی کے گھر میں جھانک لے اور گھر والے اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو اسے دیت

[1] تو اب کیسے اس کے خون کا دعوٰی کرتے ہیں ۱۲ منہ [2] ہذیل نے ایسا ہی کیا ہزار درم لے کر اس کو چھوڑ دیا ۱۲ منہ [3] اس لئے کہ وہ اس کو قتل کرے ۱۲ منہ [4] جو کہ ایک مقام کا نام ہے مکہ سے ایک منزل پر ۱۲ منہ [5] جھوٹی قسم کھانے کی سزا ملی اس قصے سے بھی ابو قلابہ نے یہ ثابت کیا کہ جب قاتل نے ایک امر کا دعوٰی کیا کہ وہ ہذیل کے خاندان سے خارج شدہ ہے اور ہذیل نے انکار کیا تو گویا وہ مدعا علیہ ہوئے اور قسم انہی کو دی گئی تو معلوم ہوا کہ قسامت میں بھی مدعا علیہ کو قسم دینا چاہیئے [illegible]

فَلَا دِيَةَ لَهُ۔

کا حق نہ ہوگا۔

٦٤٢٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ أَوْ بِمَشَاقِصَ وَجَعَلَ يَخْتِلُهُ لِيَطْعُنَهُ۔

(از ابوالیمان از حماد بن زید از عبید اللہ بن ابی بکر ابن انس) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں سے ایک سوراخ سے جھانکا آپ تیر لے کر اٹھے اور چاہتے تھے کہ غفلت میں اسے ماریں[1]

٦٤٢٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنْ تَنْتَظِرَنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ۔

(از قتیبہ بن سعید از لیث از ابن شہاب) سہل بن سعد ساعدی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے دروازے کے سوراخ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانکا۔ آپ کے ہاتھ میں اس وقت ایک لوہے کی نوک دار کنگھی تھی جس سے سر کھجلایا کرتے جب آپ نے اس شخص کو دیکھا تو فرمایا اگر میں جانتا کہ تو مجھے جھانک رہا ہے تو میں یہ کنگھی تیری آنکھ میں مار دیتا۔ آپ نے فرمایا اجازت لینے کا جو حکم دیا گیا ہے اس کا یہی تو مقصد ہے کہ نظر نہ پڑے[2]

٦٤٢٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص بغیر تیری اجازت کے گھر میں جھانکے اور تو ایک کنکری پھینک کر اس پر مارے، اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ پر کچھ گناہ نہ ہوگا۔ (نہ دیت نہ قصاص نہ گناہ)

[1] اس حدیث سے باب کا مطلب نہیں نکلتا یعنی یہ کہ اس کو دیت کا استحقاق نہ ہوگا مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں اس کی صراحت ہے کہ اس کو دیت نہ ملے گی ۱۲ منہ [2] ایسا نہ ہو کہ کسی کے ستر پر نگاہ پڑ جائے جب جھانک لیا اور دیکھ لیا تو اب اذن لینے سے کیا نتیجہ ہے ۱۲ منہ

بَابٌ ٣٦٤٤ الْعَاقِلَةِ۔

٦٤٢٥۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رضى الله عنه هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ وَقَالَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

باب عاقلہ کا بیان[1]۔

(از صدقہ بن فضل از ابن عُیینہ از مُطرِّف از شعبی) ابو جحیفہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا آپ کے پاس (اللہ کا کلام) کچھ اور بھی ہے جو قرآن میں نہیں ہے یا یوں کہا جو دوسرے لوگوں کے پاس نہیں ہے۔ انہوں نے کہا نہیں، قسم اس پروردگار کی جس نے دانہ چیر کر اگایا اور جان کو پیدا کیا ہمارے پاس قرآن کے سوا اور کوئی کتاب نہیں ہے، البتہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو قرآن کی سمجھ عطا فرمائے تو یہ[2] اور بات ہے، نیز ایک ورق اور ہے۔ میں نے پوچھا اس ورق میں کیا لکھا ہے؟ انہوں نے کہا دیت کے احکام اور قیدیوں کی آزادی کے احکامات، نیز یہ مسئلہ کہ کافر کے قصاص میں مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا[3]۔

بَابٌ ٣٦٤٥ جَنِينِ الْمَرْأَةِ

٦٤٢٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ۔

باب عورت کے جنین کے متعلق۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک)

دوسری سند (از اسمٰعیل از مالک از ابن شہاب از ابوسلمہ بن عبدالرحمن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتیں لڑیں۔ ایک نے دوسری کو پتھر مار کر اس کا حمل گرا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ ایک لونڈی یا غلام اسے دیت میں دیا جائے۔

٦٤٢٨۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از وہیب از ہشام از والد از مغیرہ بن شعبہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ سے مشورہ لیا

---

[1] ہر آدمی کا عاقلہ وہ لوگ ہیں جو اس کی طرف سے دیت ادا کرتے ہیں یعنی ددھیال والے ۱۲ منہ [2] وہ قرآن میں غور کر کے دین کے مسائل نکالے ۱۲ منہ [3] امام احمد اور امام شافعی اور امام مالک کا یہی قول ہے کہ مسلمان کو کافر کے بدل قتل نہیں کرنے کے گو وہ کافر ذمی ہو مگر ابوحنیفہ کا یہ قول ہے کہ ذمی کافر کے بدل مسلمان قتل کیا جائے گا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے دلیل لی ہے النفس بالنفس ۱۲ منہ

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُرَّةِ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ

کہ اگر کوئی عورت کا حمل گرا دے تو اس میں کیا دیت دینا ہو گی؟ مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک بردے کا حکم دیا غلام ہو یا لونڈی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جا اپنے ساتھ ایک اور گواہ لے آ جو اس بات کی گواہی دے[1]۔ چنانچہ محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بھی گواہی دی کہ میں اس وقت موجود تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا۔

۶۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي السِّقْطِ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ قَضٰى فِيْهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ ائْتِ مَنْ يَّشْهَدُ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا۔

(از عبید اللہ بن موسیٰ از ہشام از والدش) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دی آیا تم میں سے کسی نے حمل گرا دینے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ہاں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سُنا ہے۔ آپؐ نے ایک بردہ غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ایک اور گواہ بھی پیش کرو[2] جو تمہارے مطابق اس بات کی شہادت دے، چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے اس بات کا حکم دیا۔

۶۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ مِثْلَهُ۔

(از محمد بن عبد اللہ از محمد بن سابق از زائدہ از ہشام ابن عروہ از والدش) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا کہ حمل گرا دینے کی کیا سزا ہے؟ آخر حدیث تک۔

---

[1] اس نے بھی یہی حدیث سنی ہے ۱۲ منہ [2] اس سے حضرت عمر کا یہ مطلب نہ تھا کہ خبر واحد مقبول نہیں ہے خبر واحد ہر طرح قبول کے لائق ہے اس لئے کہ صحابہ سب ثقہ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی غرض یہ تھی کہ حدیث کی اور زیادہ مضبوطی ہو جائے ۱۲ منہ

باب ٣٦٤٦ جَنِيْنِ الْمَرْاَةِ وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلَى الْوَالِدِ وَعَصَبَةِ الْوَالِدِ لَا عَلَى الْوَلَدِ۔

۶۴۳۱۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ لِحْيَانَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا

۶۴۳۲۔ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِيْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى اَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِيْدَةٌ وَّقَضٰى دِيَةَ الْمَرْاَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا۔

باب ٣٦٤٧ مَنِ اسْتَعَارَ عَبْدًا اَوْ صَبِيًّا وَّيُذْكَرُ اَنَّ

باب پیٹ کے بچے کا بیان۔ اگر کوئی عورت خون کرے تو دیت اس کے ددھیال والوں پر لازم ہوگی نہ کہ اس کی اولاد پر۔

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از ابن شہاب از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی ایک عورت کے متعلق جس کے پیٹ کا بچہ گرا دیا گیا تھا یہ فیصلہ کیا کہ ایک بردہ غلام یا لونڈی دیت میں دیا جائے مگر جس عورت کو یہ حکم ہوا تھا (یعنی قاتل) وہ مرگئی تب آپ نے حکم فرمایا کہ اس کی میراث تو اس کے شوہر اور بیٹوں کے لئے ہے مگر خونبہا اس کے عصبہ کے ذمے ہوگا۔

(از احمد بن صالح از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از ابن مسیب از ابوسلمہ بن عبدالرحمن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا وہ عورت مرگئی اور اس کا حمل بھی گر گیا۔ یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا اس کی دیت میں لونڈی یا ایک غلام دینا ہے مگر عورت کی دیت اس کے ددھیال والے ادا کریں۔

باب اگر کوئی شخص غلام یا بچے کو مانگ کر لے۔[1] روایت ہے کہ ام سلیم (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ)

[1] اس باب کی مناسبت اس باب سے یہ ہے کہ اگر غلام مانگے پر لیا اور اس سے ایسا کام کرایا کہ وہ ہلاک ہوگیا تو مانگنے والے پر اس کی قیمت کا ضمان ہوگا (بقیہ برصفحہ آئندہ)

أُمُّ سُلَيْمٍ بَعَثَتْ إِلَى مُعَلِّمِ الْكُتَّابِ ابْعَثْ إِلَيَّ غِلْمَانًا يَنْفُشُونَ صُوفًا وَلَا تَبْعَثْ إِلَيَّ حُرًّا۔

نے مدرسہ کے استاد کو کہلا بھیجا میرے پاس کچھ لڑکے بھیج دیں جو اون صاف کریں لیکن آزاد لڑکوں کو نہ بھیجنا (بلکہ غلاموں کو بھیجنا)[۱]

۶۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَوَاللَّهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا۔

(از عمرو بن زرارہ از اسمٰعیل بن ابراہیم از عبد العزیز) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کرکے) مدینے میں تشریف لائے تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! انس رضی اللہ عنہ ایک عقلمند لڑکا ہے وہ آپ کی خدمت میں رہے گا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر میں حضر و سفر میں دونوں حالتوں میں میں آپ کی خدمت کرتا رہا۔ خدا کی قسم آپ نے (دس برس کی مدت میں اگر میں نے کوئی کام کیا تو خفگی سے) یوں نہیں فرمایا تو نے اس کام کو اس طرح کیوں کیا؟ اور جس کام کو میں نے نہیں کیا تو یوں نہیں فرمایا تو نے اس کام کو ایسے کیوں نہیں کیا؟

بَابٌ ۳۶۴۸ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ۔

باب کان یا کنوئیں کا کام کرتے ہوئے کوئی مرجائے تو اس کے خون کا کوئی بدلہ نہیں ملے گا۔

۶۴۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از ابن شہاب از سعید بن مسیب و ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے زبان جانور اگر کسی کو زخمی کر دے تو اس کا کچھ بدلہ نہیں ملے گا

(بقیہ صفحہ سابقہ) اسی طرح نابالغ چھوکرے کی دیت کا اگر عاقل بالغ شخص کو اس کی مرضی سے یا اجرت پر کام پر لگائے گا اور وہ ہلاک ہو جائے تو بالاتفاق اس پر ضمان نہ ہوگا بشرطیکہ جس کام پر لگانے اس میں جان کا خطرہ نہ ہو اگر جان کا خطرہ ہو تو اس میں بھی ضمان لازم ہوگا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] تاکہ اگر وہ اس کام میں ہلاک ہو جائیں تو میں ان کا ضمان دوں آزاد شخص کا تو ضمان لازم نہیں آتا ۱۲ منہ [۲] یعنی جب اس کے ساتھ کوئی ہانکنے والا یا چلانے والا نہ ہو اور دن کو کسی کو نقصان پہنچائے تو ضمان نہ ہوگا لیکن اگر رات کو نقصان پہنچائے تو ہر حال میں اور دن کو جب اس کے ساتھ ہانکنے والا یا چلانے والا ہو ضمان لازم ہوگا ۱۲ منہ [۳] اسے ثوری نے اپنی جامع میں اور عبد الرزاق نے اپنے مصنف میں وصل کیا ۱۲ منہ

وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

اسی طرح جو شخص کنوئیں کا کام کرتے ہوئے مر جائے یا زخمی ہو جائے، اور جو شخص کان کا کام کرتے ہوئے ہلاک یا زخمی ہو جائے اس کا بھی کچھ بدلہ نہیں ملے گا اور کفار کا جو مال زمین میں گڑا ہوا ملے اس میں سے پانچواں حصہ سرکار کا ہے[1]۔

بَاب ۳۶۴۹ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ كَانُوا لَا يُضَمِّنُونَ مِنَ النَّفْحَةِ وَ يُضَمِّنُونَ مِنْ رَدِّ الْعِنَانِ وَقَالَ حَمَّادٌ لَا يُضْمَنُ مِنَ النَّفْحَةِ إِلَّا أَنْ يَنْخُسَ إِنْسَانٌ الدَّابَّةَ وَقَالَ شُرَيْحٌ لَا تُضْمَنُ مَا عَاقَبَتْ أَنْ يَضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ بِرِجْلِهَا وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ إِذَا سَاقَ الْمُكَارِي حِمَارًا عَلَيْهِ امْرَأَةٌ فَتَخِرُّ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا سَاقَ دَابَّةً فَأَتْعَبَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَتْ وَإِنْ كَانَ خَلْفَهَا مُتَرَسِّلًا لَمْ يَضْمَنْ

باب بے زبان جانور اگر کچھ نقصان کرے تو اس کا تاوان نہیں۔

محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں[2] جانور اگر کسی کو لات مار دیتا تو اس کا تاوان دلانے کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں کوئی قاعدہ نہ تھا۔ البتہ اگر کوئی اس پر سوار ہوا اور باگ موڑتے وقت (یعنی چوک یا موڑ سے مڑتے یا گھومتے وقت) وہ کسی کو نقصان پہنچائے تو صحابہ کرام کے نزدیک اس کا تاوان دیا چاہیئے۔

حماد بن ابی سلیمان کہتے ہیں[3] اگر جانور لات مارے تو اس کا تاوان نہیں ہے لیکن اگر کوئی اسے چھیڑے اور وہ کسی کو لات مارے تو چھیڑنے والے کو تاوان دینا ہوگا۔ قاضی شریح کہتے ہیں[4] اگر کوئی شخص جانور کو مارے اور وہ اس مارنے کی وجہ سے دولتی لگا دے تو مالک پر تاوان نہ ہوگا۔ حکم بن عتیبہ اور حماد بن ابی سلیمان کہتے ہیں اگر گدھے والا گدھے کو ہانک رہا ہو، اس پر کوئی عورت سوار ہو، وہ گر پڑے تو اس پر تاوان نہ ہوگا[5]۔ شعبی کہتے ہیں[6] اگر جانور کو بری طرح ہانکے اس پر سختی کرے[7] اور وہ کچھ نقصان کر ڈالے تو ہانکنے والا ضامن[8] ہوگا اور اگر وہ جانور کے پیچھے رہ کر اسے آہستگی سے (معمولی طور سے) ہانکے[9] تو ہانکنے والا ضامن نہ ہوگا[10]۔

---

[1] جو بیت المال میں داخل ہوگا باقی پانے والے کا ۱۲ منہ [2] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] کیونکہ گدھا بغیر ہانکے نہیں چلتا ۱۲ منہ [6] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] زور زور سے مارنے لگے کہ وہ بے تحاشا بھاگے ۱۲ منہ [8] پھر وہ کسی کو نقصان کر پہنچا[9] کیونکہ اس کا کوئی قصور نہیں ہے یہ اتفاقی واردات ہے جس کا کوئی تدارک نہیں ہو سکتا معلوم ہوا اگر کوئی بے تحاشا جانور یا گاڑی کو بھگائے اور شارع عام میں اس سے کسی کو نقصان پہنچے تو تاوان دینا ہوگا قانون میں بھی یہ فعل داخل جرم ہے ۱۲ منہ [10] آئے دن بسوں اور گاڑیوں اور کاروں اور ٹرکوں وغیرہ کے جو حادثات ہوتے رہتے ہیں تو اس قاعدے کی رو سے ان کے مالکوں یا کمپنیوں پر تیز چلانے یا آپس میں مقابلے کرنے کی وجہ سے نقصان پر تاوان دینا ضروری ہوگا۔ عبدالرزاق

۶۴۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ عَقْلُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

(از مسلم از شعبہ از محمد بن زیاد) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے زبان جانور کسی کو نقصان کرے تو اس کی دیت کچھ نہیں ہے۔ اسی طرح کان میں کام کرنے سے کوئی نقصان پہنچے یا کنوئیں میں کام کرنے سے (نقصان ہو جائے تو دیت نہیں) اور کفار کا مال اگر گڑا ہوا ملے اس میں سے پانچواں حصہ بیت المال کو دیا جائے گا۔

بَابٌ ۳۶۵ إِثْمِ مَنْ قَتَلَ ذِمِّيًّا بِغَيْرِ جُرْمٍ۔

باب اگر کوئی ذمی کافر کو بے گناہ مار ڈالے اس کے گناہ کا بیان۔

۶۴۳۶۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا۔

(از قیس بن حفص از عبدالواحد از حسن از مجاہد) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ایسے انسان کو مار ڈالے جس سے عہد کر چکا ہو (اسے امان دے چکا ہو[1] جیسے ذمی کافر تو وہ بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا (چہ جائیکہ اس میں داخل ہو) حالانکہ بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے[2]۔

بَابٌ ۳۶۵ لَا يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ۔

باب مسلمان کو (ذمی) کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے گا[3]۔

۶۴۳۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ

(از صدقہ بن فضل از سفیان بن عیینہ از مطرف از شعبی) حضرت ابو جحیفہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی

---

[1] اس میں وہ سب کافر آگئے جن کو دارالاسلام میں امان دیا گیا ہو خواہ بادشاہ اسلام کی طرف سے جزیہ یا صلح پر یا کسی مسلمان نے اس کو امان دی ہو لیکن اگر یہ بات نہ ہو تو اس کافر کی جان لینا یا اس کا مال لوٹنا شرع اسلام کی رو سے درست ہے مثلاً وہ کافر جو دارالاسلام سے باہر سرحد پر رہتے ہوں ان کی سرحد میں جا کر ان کو یا ان کی کافر رعیت کو لوٹنا مارنا حلال ہے[2] اسمعیلی کی روایت میں یوں ہے کہ بہشت کی خوشبو ستر برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے اور طبرانی کی ایک روایت میں سو برس مذکور ہیں دوسری روایت میں پانچ سو برس اور فردوس دیلمی کی روایت میں ہزار برس مذکور ہیں اور یہ تعارض نہیں اس لئے کہ جب ہزار برس کی راہ سے بہشت کی خوشبو محسوس ہوتی ہے تو پانچ سو یا سو یا چالیس برس کی راہ سے اور زیادہ تیز محسوس ہوگی ۱۲ منہ [3] لیکن دوسری کوئی سزا بادشاہ وقت دے سکتا ہے ۱۲ منہ

أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رض هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

سے دریافت کیا کیا آپ کے پاس اور بھی کچھ آیات یا سورتیں ہیں جو اس قرآن میں نہ ہوں، بعض دفعہ سفیان بن عیینہ نے یوں کہا کہ وہ آیات یا سورتیں جو (عام) لوگوں کے پاس نہیں ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے دانہ چیر کر اگایا اور جان پیدا کی ہمارے پاس اس قرآن کے سوا اور کچھ نہیں صرف قوتِ فہم و ادراک ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب سمجھنے کے لئے (جسے چاہے) عطا کرتا ہے نیز وہ جو اس ورق میں مندرج ہے۔ ابو جحیفہ نے عرض کیا اس ورق میں کیا لکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا دیت اور قیدی کو آزاد کرنے کے احکامات نیز یہ مسئلہ کہ مسلمان کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔

باب ۳۶۵۲ إِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا عِنْدَ الْغَضَبِ

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب اگر مسلمان غصے میں یہودی کو طمانچہ لگائے

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلے میں حدیث روایت کی ہے[1]۔

۶۴۳۸۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ۔

(از ابو نعیم از سفیان از عمرو بن یحییٰ از والدش) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو انبیاء میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو[2]۔

۶۴۳۹۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(از محمد بن یوسف از سفیان از عمرو بن یحییٰ مازنی از والدش) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک یہودی جسے کسی نے طمانچہ لگایا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا

---

[1] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یعنی اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبروں کی توہین یا تحقیر نکلے یا اس طرح سے کہ لوگوں میں جھگڑا فساد پیدا ہو ملانکہ اس روایت میں طمانچہ کا ذکر نہیں ہے مگر آگے کی روایت میں موجود ہے یہ روایت اس کا اختصار ہے ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِي قَالَ ادْعُوهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قَالَ قُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ قَالَ لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ۔

مجھے آپؐ کے ایک انصاری صحابی نے طمانچہ مارا ہے۔ آپؐ نے حکم دیا انہیں بلایا جائے وہ حاضر خدمت ہوئے تو دریافت فرمایا اس یہودی کے تم نے کیوں طمانچہ مارا؟ وہ کہنے لگے میں ان یہودیوں کی جماعت کی طرف سے گزر رہا تھا تو یہ یوں کہہ رہا تھا کہ اس خدا کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی میں نے اس سے پوچھا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی فضیلت دی ہے؟ اس پر مجھے غصہ آگیا اور طمانچہ مار دیا تو فرمایا انبیاء پر مجھے فضیلت نہ دو اس لئے کہ روز آخرت تمام انبیاء بیہوش ہوجائیں گے اور سب سے پہلے مجھے جب ہوش آئے گا تو (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کو میں عرش کا پایہ پکڑے ہوئے دیکھوں گا اب یہ نہیں معلوم کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آچکے ہوں گے یا کوہ طور پر جو (دنیا میں) بیہوش ہوچکے تھے اس کے بدل وہ آخرت میں بیہوش ہی نہ ہوں گے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ

اسْتِتَابَةِ الْمُعَانِدِيْنَ وَالْمُرْتَدِّيْنَ وَقِتَالِهِمْ

إِثْمِ مَنْ أَشْرَكَ بِاللهِ وَعُقُوبَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ وَلَئِنْ أَشْرَكْتَ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

کتاب

باغیوں اور مرتدوں سے توبہ کرانا، ان سے جنگ کرنا، نیز مشرکوں کو دنیا اور آخرت میں گناہ کی سزا کا بیان

اللہ تعالیٰ (سورۂ لقمان میں) کہتے ہیں "بے شک شرک ظلم عظیم ہے" (اور سورۂ زمر میں فرمایا) "اے نبی اگر تو بھی شرک کرے گا تو لازمی

لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔

طور پر تیرا ہر نیک عمل برباد ہو جائیگا اور تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا۔[1]

۶۴۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْٓا اَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ اِيْمَانَهُ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَيْسَ بِذَاكَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِلٰى قَوْلِ لُقْمٰنَ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

(از قتیبہ بن سعید از جریر از اعمش از ابراہیم از علقمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب (سورۂ انعام کی) یہ آیت نازل ہوئی "جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ایمان کو ظلم یعنی گناہ سے آلودہ نہ کیا" الآیہ تو صحابہ کرام کو یہ آیت بہت گراں گزری کہنے لگے "بھلا ہم میں سے کون ایسا ہوگا جس نے ایمان کے ساتھ کوئی ظلم یعنی گناہ نہ کیا ہو" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت میں ظلم سے گناہ مراد نہیں (بلکہ شرک مراد ہے) کیا تم نے حضرت لقمان علیہ السلام کا قول نہیں سنا "شرک بڑا ظلم ہے"۔[2]

۶۴۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

(از مسدد از بشر بن مفضل از سعید بن ایاس جریری) دوسری سند (از قیس بن حفص از اسمٰعیل بن ابراہیم از سعید از عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ) ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اور ماں باپ کو ستانا

---

[1] حالانکہ پیغمبروں سے شرک نہیں ہو سکتا مگر یہ بر سبیل فرض اور تقدیر فرمایا اور اس سے امت کو ڈرانا منظور ہے کہ شرک ایسا سخت گناہ ہے کہ اگر آنحضرت سے بھی سرزد ہو جائے جو سارے جہاں سے زیادہ اللہ کے مقرب اور محبوب بندے ہیں تو ساری عزت چھن جائے اور راندۂ درگاہ ہو جائیں معاذ اللہ پھر دوسرے لوگوں کا کیا ٹھکانا ہے مومن کو چاہیئے کہ جو بات بالاتفاق شرک ہے اس سے اور جس بات کے شرک ہونے میں اختلاف ہے اس سے بھی بچا رہے ایسا نہ ہو وہ شرک ہو اور اس کے ارتکاب سے تباہ ہو جائے تمام اعمال برباد ہو جائیں ۲ امنہ

[2] معلوم ہوا کہ شرک صرف یہی نہیں ہے کہ آدمی بے ایمان ہو خدا کا منکر ہو یا دو خداؤں کا قائل ہو بلکہ کبھی ایمان کے ساتھ بھی آدمی شرک میں آلودہ ہو جاتا ہے جیسے دوسری آیت میں ہے وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ قاضی عیاض نے کہا ایمان کا شرک سے آلودہ کرنا یہ ہے کہ اللہ کا قائل ہو (اس کی توحید مانتا ہو مگر عبادت میں اوروں کو بھی شریک کرے

اَبِی بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْبَرُ الْکَبَائِرِ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَشَہَادَۃُ الزُّوْرِ وَشَہَادَۃُ الزُّوْرِ ثَلٰثًا اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ یُکَرِّرُھَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَہٗ سَکَتَ۔

(ان کی نافرمانی کرنا) اور جھوٹی گواہی دینا جھوٹی گواہی دینا تین بار حکیم فرمایا یا یوں فرمایا جھوٹ بولنا۔ بار بار آپ یہی فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے دل میں خواہش کی کہ کاش اب تو آپ خاموش ہو جاتے۔

۶۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا شَیْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْکَبَائِرُ قَالَ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ قُلْتُ وَمَا الْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ قَالَ الَّذِیْ یَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ ھُوَ فِیْھَا کَاذِبٌ۔

(از محمد بن حسین بن ابراہیم از عبید اللہ از شیبان از فراس از شعبی)، عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بدو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا یا رسول اللہ! بڑے سے بڑے گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا "اللہ کے ساتھ شرک کرنا" اس نے پوچھا "پھر کونسا گناہ ہے"؟ آپؐ نے فرمایا "ماں باپ کو ستانا" پوچھا "پھر کونسا گناہ" آپؐ نے فرمایا "غموس قسم کھانا" عبد اللہ ابن عمروؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا غموس قسم کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا "جان بوجھ کر کسی مسلمان کا مال ہضم کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھانا"

۶۴۴۳۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ وَّ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ قَالَ مَنْ اَحْسَنَ فِی الْاِسْلَامِ لَمْ یُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَمَنْ اَسَاءَ فِی الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔

(از خلاد بن یحییٰ از سفیان از منصور و اعمش از ابو وائل) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے جو گناہ (قبل از اسلام) زمانہ جاہلیت میں کئے ہیں کیا ان کا مؤاخذہ ہم سے ہوگا؟ آپ نے فرمایا جو شخص اسلام کی حالت میں نیک اعمال کرتا رہا اس سے جاہلیت کے گناہوں کا مؤاخذہ نہ ہوگا اور جو شخص مسلمان ہو کر بھی بُرے کام کرتا رہا اس سے دونوں زمانوں کے گناہوں کا مؤاخذہ ہوگا۔

باب ۳۶۵۳ حُكْمِ الْمُرْتَدِّ
وَالْمُرْتَدَّةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ
وَالزُّهْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ تُقْتَلُ
الْمُرْتَدَّةُ وَاسْتِتَابَتِهِمْ وَ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى كَيْفَ يَهْدِي
اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ
وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ
وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ
أُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ أَنَّ
عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ خَالِدِيْنَ
فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ
وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ إِلَّا الَّذِيْنَ
تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوا
فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ إِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ
ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ
تَوْبَتُهُمْ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ
وَقَالَ يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِنْ

باب مرتد مرد اور مرتد عورت کے متعلق حکم۔[1]

ابن عمر رضی اللہ عنہما، زہری اور ابراہیم نخعی کہتے ہیں مرتد عورت کو قتل کیا جائے[2] اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ مرتدوں سے توبہ لی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کیسے ہدایت دیگا جو ایمان لاکر پھر کافر بن گئے حالانکہ (پہلے) یہ گواہی دے چکے تھے کہ حضرت محمد سچے نبی ہیں اور ان کی نبوت کی واضح دلیلیں ان لوگوں کے پاس آچکیں اللہ تعالیٰ ایسے ضدی ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا، ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر خدا اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی پھٹکار پڑے گی۔ اس پھٹکار کی وجہ سے ہمیشہ عذاب میں پڑے رہیں گے کبھی ان کا عذاب ہلکا نہ ہوگا نہ انہیں مہلت ملے گی البتہ اس کے بعد توبہ و اصلاح کرلی تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ بے شک جو لوگ ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو گئے اور کفر زیادہ بڑھتا گیا ان کی توبہ بھی قبول نہ ہوگی[3] اور یہی لوگ تو (انتہائی) گمراہ ہیں۔ نیز فرمایا "مسلمانو! اگر تم اہل کتاب کے کسی گروہ کا کہا مانو گے تو وہ تمہیں تمہارے ایمان

---

[1] ابن منذر نے کہا جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ مرتد مرد ہو یا عورت قتل کیا جائے یعنی جب تک شبہے کا جواب دے دیا جائے اس پر بھی وہ مسلمان نہ ہو کفر پر قائم رہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عورت کو لونڈی بنا لیں عمر بن عبدالعزیز نے کہا جلا وطن کیجئے ثوری نے کہا قید کیا جائے امام ابوحنیفہ نے کہا اگر وہ آزاد ہو تو قید کی جائے اگر لونڈی ہو تو اس کے مالک کو حکم دیا جائے کہ وہ اسے جبراً مسلمان کرے ۱۲ منہ [2] یعنی جب توبہ نہ کرے۔ ابن عمر کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے اور زہری اور ابراہیم کے اثر کو عبدالرزاق نے وصل کیا اور امام ابوحنیفہ نے از عاصم از ابو رزین از ابن عباس یوں روایت کی کہ عورتیں اگر مرتد ہو جائیں تو ان کو قتل نہیں کریں گے اس کو ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے نکالا اور دارقطنی نے جابر سے نکالا کہ ایک عورت مرتد ہو گئی تھی تو آنحضرت ﷺ نے اس کے قتل کرنے کا حکم دیا ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور نے ابراہیم نخعی سے جو ابوحنیفہ کے استاذ الاستاذ ہیں یوں روایت کی ہے کہ مرتد مرد اور مرتد عورت سے توبہ لی جائے اگر توبہ کریں تو بہتر ورنہ قتل کئے جائیں ۱۲ منہ [3] آخر تک یعنی مرکز رکوع میں ۱۲ منہ

تُطِيعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ
كٰفِرِيْنَ وَقَالَ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا
ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ
لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا
وَّقَالَ مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ
دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ
يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
وَقَالَ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ
صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
عَلَى الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ
وَاَبْصَارِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْغٰفِلُوْنَ لَا جَرَمَ يَقُوْلُ حَقًّا
اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ
اِلٰى قَوْلِهٖ　اِنَّ رَبَّكَ مِنْ
بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَّقَالَ

لانے کے بعد کافر بنا دیں گے اور (سورۂ نساء میں) فرمایا
جو لوگ اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کریں پھر اسلام
لا کر کفر اختیار کریں اور کفر میں زیادتی کرتے جائیں
انہیں اللہ تعالیٰ نہ بخشے گا نہ کبھی انہیں راہ راست
پر لائے گا۔ اور (سورۂ مائدہ میں) فرمایا تم
میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو
اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اسلام میں اسلام کی
خدمت کے لئے لائے گا جن سے وہ محبت
کرنے والا ہوگا اور وہ بندے اللہ سے محبت
کرنے والے ہوں گے[شہ] مسلمانوں کے لئے نرم دل
کفار کے لئے سخت ترین ہوں گے۔ آخر آیت تک
(سورہ نحل میں فرمایا) لیکن جو لوگ رضا و رغبت
سے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کریں ان پر خدا کا غضب
نازل ہوگا اور انہیں بڑا عذاب ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے
کہ ایسے لوگوں نے دنیاوی زندگی کو آخرت سے زیادہ پسند
کیا نیز اللہ تعالیٰ کفار کو ہدایت عطا نہیں کرتا۔ یہی وہ لوگ
ہیں جن کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا
دی ہے۔ آخرت میں یہ لوگ یقیناً خسارے میں رہیں گے
آیت ان ربک من بعدہا لغفور رحیم تک۔
یقیناً تیرا رب اس (توبہ کرنے) کے بعد بہت
بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔
اور (سورہ بقرہ ستائیسویں رکوع میں) فرمایا

شہ اس آیت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بڑی شان ظاہر ہوتی ہے اور ان کے امام سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے مرتد ہو جانے والوں سے قتال کیا یہی قتال دلیل ہے اس بات کی کہ انہوں نے خدا کی محبت میں سب کچھ خطرے میں ڈال کر دین کو بچانے کی فکر کی حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ بظاہر موجود نہ تھے جو لوگ ایسے صحابہ کی شان میں تنقیص اور توہین کرتے ہیں وہ یقیناً بے ایمان ہیں خواہ وہ اپنے آپ کو مؤمن کہتے پھریں ۱۲ عبدالوہاب

لَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

یہ کافر تو ہمیشہ تم سے جنگ کرتے رہیں گے جب تک ان کا بس چلے تو تمہیں اپنے دین سے ہٹا دیں (مرتد بنا دیں) اور تم میں جو اپنے دین (اسلام) سے پھر جائے اور بحالت کفر اس پر موت آئے ان کے سارے نیک اعمال دنیا اور آخرت میں برباد ہوں گے اور وہ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے[1]

۶۴۴۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِزَنَادِقَةٍ فَاَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ

(از ابوالنعمان محمد بن فضل از حماد بن زید از ایوب) عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ زندیق[2] (بے دین) لوگوں کو پیش کیا گیا آپ نے انہیں آگ میں جلوا دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ سن کر کہا اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کو منع فرمایا بلکہ انہیں (بجائے جلانے کے) قتل کر ڈالتا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دین سے جو لوگ پھر جائیں انہیں قتل کر دیا جائے۔[3]

۶۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ

(از مسدد از یحییٰ از قرہ بن خالد از حمید بن ہلال از ابوبردہ) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو شخص تھے۔ ایک میری دائیں طرف تھا دوسرا بائیں طرف سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ مسواک

---

[1] امام بخاری نے یہاں ان سب آیات کو جمع کر دیا جو مرتدوں کے بارے میں قرآن شریف میں آئی تھیں ۱۲ منہ [2] جن کو عربی میں زندیق کہتے ہیں جیسے نیچری طبعی دہری وغیرہ جو خدا کے قائل نہیں یا جو شریعت اور دین کو ٹھٹھا سمجھتے ہیں جہاں جیسا موقع ہو ویسے بن گئے مسلمانوں میں مسلمان ہندوؤں میں ہندو نصاریٰ میں نصرانی بعضوں نے کہا یہ لوگ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے لائے گئے تھے سبائی فرقہ کے تھے جن کا رئیس عبداللہ بن سبا ایک یہودی تھا جو بظاہر مسلمان ہو گیا تھا لیکن دل میں مسلمانوں کو تباہ و برباد اور گمراہ کرنا اس کو منظور تھا اس نے ان لوگوں کو یہ سمجھایا کہ حضرت علیؓ خدا کے اوتار ہیں جیسے ہندو مشرک سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں آدمی یا جانور کے بھیس میں آتا ہے اور اس کو اوتار کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ جب ان لوگوں کے اعتقاد پر مطلع ہوئے تو ان کو گرفتار کیا اور آگ میں جلوا دیا لعنہم اللہ ۱۲ منہ [3] یعنی توبہ لینے کے بعد اگر وہ توبہ نہ کریں بعضوں نے کہا زندیق سے توبہ لینے کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ

اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِيْ وَالْاٰخَرُ عَنْ يَسَارِيْ وَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ
فَكِلَاهُمَا سَاَلَ فَقَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَوْ يَا
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ مَا اَطْلَعَانِيْ عَلٰى مَا فِيْ اَنْفُسِهِمَا وَ
مَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَاَنِّيْ
اَنْظُرُ اِلٰى سِوَاكِهٖ تَحْتَ شَفَتِهٖ قَلَصَتْ فَقَالَ
لَنْ اَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ وَ
لٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَوْ يَا عَبْدَ
اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ مُعَاذُ بْنُ
جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ اَلْقٰى لَهٗ وِسَادَةً قَالَ
اَنْزِلْ وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهٗ مُوْثَقٌ قَالَ مَا
هٰذَا قَالَ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ
قَالَ اجْلِسْ قَالَ لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ
اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِهٖ
فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرْنَا قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ
اَحَدُهُمَا اَمَّا اَنَا فَاَقُوْمُ وَاَنَامُ وَاَرْجُوْ
فِيْ نَوْمَتِيْ مَا اَرْجُوْ فِيْ قَوْمَتِيْ۔

کرتے رہے تھے۔ میرے ساتھیوں نے عرض کیا کسی جگہ کا عہدہ یا حکومت انہیں عطا فرمادی جائے تو ارشاد فرمایا اے ابوموسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس! (راوی کو شک ہے) میں بول اٹھا یا رسول اللہ اس خدا کی قسم جس نے آپؐ کو برحق نبی مبعوث فرمایا کہ ان دونوں نے اس بات کا اظہار نہیں کیا تھا نہ مجھے معلوم تھا کہ یہ عہدے یا حکومت کے خواہاں ہوکر آئیں گے۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں گویا میں اب بھی آپکی مسواک دیکھ رہا ہوں وہ آپ کے ہونٹ کے نیچے اٹھی ہوئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص ہم سے عہدہ یا حکومت کا خواہاں ہوتا ہے ہم اسے وہ نہیں دیا کرتے[1] ہاں البتہ اے ابوموسیٰ یا فرمایا عبداللہ بن قیس تو خود یمن چلا جا (ابوموسیٰ روانہ ہوئے) بعدازاں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھی ان کے پیچھے روانہ فرمایا[2]۔ جب معاذ رضی اللہ عنہ (یمن میں) ابوموسیٰ کے پاس پہنچے تو ان کے لئے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کے بیٹھنے کے لئے عمدہ بچھونا بچھایا اور کہنے لگے سواری سے اتریئے۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص تھا جس کی مشکیں کسی ہوئی تھیں۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا یہ یہودی تھا پھر مسلمان ہو گیا اب پھر یہودی ہوگیا ہے۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے (دوبارہ) معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ سواری سے تو نیچے اتریئے اور بیٹھئے۔ تو انہوں نے کہا میں نہیں بیٹھنے کا جب تک یہ اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق یہ قتل نہیں کیا جائے گا تین بار یہی کہا آخر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا[3]۔ پھر (معاذ) بیٹھے) دونوں نے رات کی عبادت کا تذکرہ شروع کردیا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو رات کو عبادت بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھے وہی ثواب ملے گا جو نماز پڑھنے اور عبادت کرنے میں ملتا ہے[4]۔

---

[1] کیونکہ درخواست کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چکھنے کی نیت ہے ورنہ سرکاری خدمت ایک بلا ہے پرہیزگار اور عقلمند آدمی ہمیشہ اس سے بھاگتا رہتا ہے خصوصاً تحصیل یا عدالت کے خدمات ان میں اکثر ظلم اور جبر اور خلاف شرع کام کرنا ہوتا ہے۔ ان دونوں کو تو کوئی خدمت نہیں دینے کا ۱۲ منہ [2] آپ نے ولایت یمن کے دو حصے کرکے ایک حصہ کی حکومت ابوموسیٰ کو اور دوسرے کی معاذ کو عنایت فرمائی ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں ہے اس کو توبہ کرنے کو کہا گیا تھا لیکن اس نے انکار کیا ۱۲ منہ [4] کیونکہ جب آدمی کا کھانا پینا سونا سب اس کے لئے ہو کہ عبادت کی طاقت پیدا ہو تو اس سے

باب ۳۶۵۴ قَتْلِ مَنْ أَبَى قَبُولَ الْفَرَائِضِ وَمَا نُسِبُوا إِلَى الرِّدَّةِ۔

باب فرائض اسلامی سے انکار کرنیوالے اور مرتد ہونے والے کا قتل[1]۔

۶۴۴۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ

(از یحیی بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عبید اللہ ابن عبد اللہ بن عتبہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ کافر بن گئے[2] تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تم ان لوگوں سے کیسے لڑو گے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا مجھے لوگوں سے لڑنے کا اس وقت تک حکم ہوا جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہیں پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اس نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے محفوظ کر لیا البتہ کسی حق کے بدلے اس کی جان اور مال کو کچھ نقصان پہنچایا جائے تو یہ اور بات ہے[3] (باطن کا) حساب تو اللہ ہی لے گا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو خدا کی قسم اس شخص سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے[4]۔ اس لئے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے (جیسے نماز جسم کا حق ہے) خدا کی قسم اگر یہ لوگ مجھے (بیت المال کے لئے) ایک بکری کا بچہ نہ دیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (بیت المال کے لئے) دیا کرتے تھے تو میں اس سے نہ دینے کی بنا پر ان سے قتال کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا

---

[1] مثلاً زکوٰۃ دینے سے انکار کرے تو اس سے جبراً زکوٰۃ وصول کی جائے اگر نہ دے اور لڑے تو اس سے لڑنا چاہیئے یہاں تک کہ زکوٰۃ دینا قبول کرے امام مالک نے مؤطا میں کہا ہمارے نزدیک حکم یہ ہے جو کوئی کسی فرض سے باز رہے اور مسلمان اس سے نہ لے سکیں تو واجب ہے اس پر جہاد کرنا ۱۲ منہ [2] ابن خزیمہ کی روایت میں یوں ہے اکثر عرب کے قبیلے کافر ہو گئے شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ مراد غطفان اور فزارہ اور بنی سلیم اور بنی یربوع اور بنی تمیم کے بعض قبائل ہیں ان لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا آخر ابوبکرؓ نے ان سے لڑنے کا ارادہ کیا ۱۲ منہ [3] مثلاً کسی کا خون کرے یا کسی کا مال مارے ۱۲ منہ [4] کیونکہ نماز بدن کا حق ہے اور زکوٰۃ مال کا حق ہے معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ بھی نماز کے منکر سے لڑنا درست جانتے تھے لیکن زکوٰۃ میں ان کو شبہ ہوا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے بیان کر دیا کہ نماز اور زکوٰۃ دونوں کا حکم ایک ہے دونوں اسلام کے فرائض ہیں ۱۲ منہ

فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

خدا کی قسم اس کے بعد میں سمجھ گیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دل میں قتال کا جو ارادہ ہوا ہے یہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں ڈالا ہے اور میں نے معلوم کر لیا کہ ابو بکرؓ کی رائے حق ہے۔

بَاب ۳۶۵۵ إِذَا عَرَّضَ الذِّمِّيُّ وَغَيْرُهُ بِسَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَرِّحْ نَحْوَ قَوْلِهِ السَّامُ عَلَيْكَ

باب اگر ذمی کافر یا کوئی اور کافر اشارے کنائے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے مگر کھلم کھلا نہ کہے جیسے اَلسَّامُ عَلَيْكَ ع

۶۴۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَرَّ يَهُودِيٌّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ قَالَ السَّامُ عَلَيْكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَقْتُلُهُ قَالَ لَا إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ۔

(از محمد بن مقاتل ابو الحسن از عبد اللہ از شعبہ از ہشام ابن زید بن انس بن مالک) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک یہودی نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گذرتے ہوئے السام علیک کہا تو آپؐ نے جواب میں فرمایا وعلیک اور ہم لوگوں سے ارشاد ہوا تمہیں معلوم ہوا کہ اس نے کیا کہا؟ اس نے السام علیک۔ کہا (تجھ پر موت واقع ہو) لوگوں نے کہا یا حضرت اسے قتل کر دیا جائے؟ تو فرمایا نہیں بلکہ جب اہلِ کتاب تمہیں سلام کریں تو تم اتنا کہہ دیا کرو وعلیکم[۱]

۶۴۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

(از ابو نُعیم از ابن عیینہ از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یہودیوں کی ایک

[۱] چونکہ اس یہودی نے علانیہ پیغمبر علیہ السلام کو برا نہیں کہا تھا اس وجہ سے آپ نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا ابن منذر نے کہا اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ اگر ذمی کافر پیغمبر علیہ السلام کو صریح گالی دے تو اس کا قتل واجب ہو جاتا ہے اور اس کا عہد ٹوٹ جاتا ہے اگر مسلمان ایسا کرے تو مرتد ہو جاتا ہے بعضوں نے کہا اس سے توبہ کرانا بھی ضرور نہیں فوراً قتل کیا جائے ۱۲ منہ ع۔ اتنا جلدی یہ لفظ ادا کرے کہ صاف طور پر السام معلوم نہ ہو اور السلام کبھی سمجھ میں نہ آئے تب اشارہ کنایہ ہے لیکن واضح طور پر السام علیک کہنا تو اس کا حکم اور ہو جائے گا جو کھلم کھلا توہین کرنے والے گستاخ کا ہو جاتا ہے یعنی قتل۔ عبد الرزاق

عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ

۶۴۴۹ ـ **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُوْدَ إِذَا سَلَّمُوْا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنَّمَا يَقُوْلُوْنَ سَامٌ عَلَيْكَ فَقُلْ عَلَيْكَ

بَابٌ ۳۶۵۶

۶۴۵۰ ـ **حَدَّثَنَا** عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيْقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَأَدْمَوْهُ فَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَيَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ـ

جماعت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت طلب کی (جب آئے) تو کہنے لگے السام علیک (تجھ پر موت آئے) میں نے یوں کہا علیکم السام واللعنۃ (تم پر موت اور لعنت ہو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اللہ تعالیٰ نرم ہیں اور ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتے ہیں، میں نے کہا یارسول اللہ! کیا آپ نے نہیں سُنا کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟[۱] تو فرمایا مگر تم نے نہیں سُنا کہ میں نے بھی علیکم[۲] جواب دیا تھا (جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہ تمہیں نصیب ہو)

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از سفیان و مالک بن انس از عبداللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی جب کسی مسلمان سے سلام کرتے ہیں تو سام علیک کہتے ہیں تم بھی جواب میں علیک کہہ دیا کرو ـ

باب[۳]

(از عمرو بن حفص از والدش از اعمش از شقیق) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آج بھی گویا دیکھ[۴] رہا ہوں کہ یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سُنا رہے ہیں کہ ایک نبی کو ان کی قوم نے اتنا مارا کہ لہولہان کر دیا وہ منہ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور یہ دعا کرتے جاتے تھے رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ الخ یعنی اے میرے رب میری قوم کو بخش دے وہ بے علم ہیں ـ

---

[۱] سلام کے بدل انہوں نے سام کہا ۱۲ منہ [۲] یعنی تم بھی مرو گے موت سے کوئی بچنے والا نہیں ۱۲ منہ [۳] اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا پہلے باب کی فصل ہے ۱۲ منہ [۴] صوفیا کرام نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول سے دلیل لی ہے کہ تصور شیخ جائز ہے کیونکہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور کیا، تصور سے مقصد صرف ایمان و یقین کی مضبوطی اور پختگی ہے کہ اس وظیفہ کی تاثیر پوری ظاہر ہو اس لئے اس میں بدعت (بقیہ برصفحہ آئندہ)

باب ۳۶۵۷ قَتْلِ الْخَوَارِجِ وَ الْمُلْحِدِيْنَ بَعْدَ اِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ وَ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ وَقَالَ اِنَّهُمُ انْطَلَقُوْا اِلٰى اٰيَاتٍ نَزَلَتْ فِى الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ۔

باب حجت قائم کرنے (اتمام حجت) کے بعد خارجیوں اور ملحدوں کو قتل کرنا۔

(سورۂ توبہ میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ ایسا نہیں ہے الآیہ یعنی اللہ ایسا نہیں ہے کہ کسی قوم کو ہدایت نصیب کرنے کے بعد (ایمان عطا کرنے کے بعد) ان سے مؤاخذہ کرے جب تک ان سے بیان نہ کر دے کہ فلاں فلاں کاموں سے بچے رہو[1]۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اسے طبری نے وصل کیا) خارجیوں کو بدترین مخلوق سمجھتے تھے اور کہتے تھے جو آیات کفار کے متعلق نازل ہوئی تھیں انہیں مسلمانوں پر چسپاں کر دیا[2]۔

۶۴۵۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا خَيْثَمَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ ابْنُ غَفَلَةَ قَالَ عَلِىٌّ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا فَوَاللّٰهِ لَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَآءِ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از خیثمہ از سوید بن غفلہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں تم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کروں تو خدا کی قسم اگر میں آسمان سے نیچے گر پڑوں یہ مجھے اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے اس سے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غلط بات منسوب

(بقیہ حواشی صفحہ سابقہ) ہونے کی کوئی بات نہیں ۱۲ عبدالرزاق **ملہ** بعضوں نے کہا یہ آنحضرت نے خود اپنی حکایت بیان کی احد کے دن مشرکوں نے آپ کے چہرے اور سر پر پتھر مار کر لہولہان کر دیا ایک دانت بھی شہید کر ڈالا لیکن آپ یہی دعا کرتے رہے یا اللہ میری قوم کو بخش دے وہ نادان ہیں سبحان اللہ کوئی قومی جوش اور محبت پیغمبروں سے سیکھے اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ جب پیغمبر علیہ السلام اس شخص کے لئے بد دعا بھی نہ کی جس نے آپ کو زخمی کیا اور اشارہ اور کنایہ سے برا کہنے والا کیونکر قابل قتل ہوگا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[1] پھر بیان کرنے کے بعد اگر وہ اس کلام کے مرتکب ہوں تو بے شک ان سے مؤاخذہ ہوگا اس آیت کو لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ خارجی یا رافضی وغیرہ لوگوں سے اگر حاکم اسلام لڑائی کرے تو پہلے ان کا شبہ رفع کر دے ان کو سمجھاوے اگر اس پر بھی وہ نہ مانیں تو ان سے جنگ کرے آیت سے یہ بھی نکلا کہ شریعت میں جس بات سے منع نہیں کیا گیا ہے اگر اس کو کرے تو اس کو گمراہ نہیں کہا جائے گا نہ اس سے مؤاخذہ ہوگا ۱۲ منہ

[2] امام مسلم نے ابوذرؓ سے روایت کیا خارجی تمام مخلوق میں بدتر ہیں اور بزار نے مرفوعاً حضرت عائشہؓ سے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خارجیوں کا ذکر کیا فرمایا وہ میری امت کے برے لوگ ہیں ان کو میری امت کے اچھے لوگ قتل کریں گے۔ خارجی ایک مشہور فرقہ ہے جس کی ابتدا حضرت عثمان کے آخر خلافت سے ہوئی یہ لوگ ظاہر میں بڑے عابد زاہد اور قاری قرآن تھے مگر دل میں ذرا بھی قرآن کا نور نہ تھا حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے تو شروع شروع میں یہ لوگ حضرت علی کے ساتھ رہے جب جنگ صفین ہو چکی اور تحکیم کی رائے قرار پائی اس وقت یہ لوگ حضرت علیؓ سے بھی الگ ہو گئے ان کو برا کہنے لگے کہ انہوں نے تحکیم کیسے قبول کی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ان کا سردار عبداللہ بن کوا تھا حضرت علیؓ نے عبداللہ بن عباسؓ کو ان کے سمجھانے کے لیے بھیجا اور خود بھی سمجھایا مگر انہوں نے نہ مانا آخر حضرت علیؓ نے ان کو نہروان میں قتل کیا چند لوگ بچ کر بھاگ نکلے ان ہی میں کا ایک عبدالرحمٰن بن ملجم ملعون تھا جس نے حضرت علیؓ کو شہید کیا یہ کمبخت خوارج حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ کی تکفیر کرتے ہیں اور گناہ کبیرہ کے مرتکب کو کافر اور ہمیشہ دوزخی کہتے ہیں اور حیض کی حالت میں عورت پر نماز کی قضا کرنا واجب جانتے ہیں غرض ان کی یہ ساری گمراہی اس وجہ سے ہوئی کہ قرآن کی تفسیر اپنے دل سے کرنے لگے اور صحابہ اور سلف صالحین کی تفسیر کا خیال نہ رکھا جو آیتیں کافروں کے باب میں تھیں وہ مؤمنوں کی شان میں کر دیں ۱۲ منہ

أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

کروں اور رجوبات میں باہمی معاملات کے متعلق بیان کروں وہ بھی ایسے ہی ہے (اس میں بھی مغالطہ نہ ہوگا) البتہ جنگ میں جو رجال کا نام ہے[1] میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے۔ آخر زمانے میں[2] ایسے لوگ نمودار ہوں گے جو نوعمر اور بیوقوف ہوں گے (ان کی عقل میں فتور ہوگا) بظاہر دنیا کے کلاموں میں بہتر کلام (حدیث شریف) وہ پڑھیں گے[3] مگر درحقیقت ایمان (کا نور) ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور سے باہر نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) تم جہاں انہیں دیکھنا قتل کر دینا اس لئے کہ انہیں قتل کرنے والے کو قیامت میں ثواب ملے گا۔[4]

۶۴۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُورِيَّةِ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَدْرِي مَا الْحَرُورِيَّةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ

(از محمد بن مثنیٰ از عبدالوہاب، از یحییٰ بن سعید از محمد بن ابراہیم) از ابوسلمہ اور عطاء بن یسار دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آکر دریافت کرنے لگے "کیا آپ نے حروریہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟" انہوں نے کہا حروریہ (ورہ ریہ) تو میں نہیں جانتا البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کلیہ سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اس امت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے یہ نہیں فرمایا کہ اس امت سے ہی ایسے لوگ ہو جائیں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے حقیر سمجھو گے اور قرآن کی تلاوت بھی کریں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر جانور میں سے پار نکل جاتا ہے

[1] اس میں توریہ اور کنایہ اور تعریض سب درست ہے اور آنحضرت بھی جنگ میں توریہ کرتے جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی صحابہ کا اخیر زمانہ یا خلافت کا اخیر زمانہ اور یہی صحیح ہے کیونکہ یہ خارجی ۳۷ھ میں نکلے تھے اور صحابہ کا آخری زمانہ تو ۱۱۰ھ تک پہنچا ۱۲ منہ [3] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو ساری خلق کے کلام سے بہتر ہے یعنی قرآن کی آیتیں پڑھیں گے ۱۲ منہ [4] ظالموں کا فروں اور فتنہ انگیزوں کو قتل کرنے کا ثواب اس لئے ہے کہ اس طرح خلق اللہ چین اور سکھ سے رہے گی شیر دل فتنہ انگیزوں کو بچانا خلق اللہ پر ظلم کرنے کے مترادف ہے سعدی کہتے ہیں نکوئی با بداں کردن چناں ست کہ بد کردن بجائے نیک مرداں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ظالموں سے

فَيَنْظُرُ الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَافِهِ فَيَتَمَارَى فِي الْفُوقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ

(اس میں لگا کچھ نہیں رہتا) تیر مارنے والا تیر کو دیکھتا ہے پھر اس کے پھل اور باڑ دیکھتا ہے (مگر کہیں خون نہیں ہوتا) اس کے بعد جڑ میں (جو کمان کے متصل ہوتا ہے) اسے شک ہوتا ہے کہ شاید اس میں کچھ خون لگا ہو (مگر وہ بھی صاف ہوتا ہے)

۶۴۵۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَذَكَرَ الْحَرُورِيَّةَ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ -

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمر از والدش) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے حروریہ کا ذکر کیا کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ان کے متعلق) یوں فرمایا ہے کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے بدن سے پار نکل جاتا ہے۔

بَابُ ۳۶۵۸ مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الْخَوَارِجِ لِلتَّأْلِيفِ وَأَنْ لَا يَنْفِرَ النَّاسُ عَنْهُ -

باب تالیف قلب کی مصلحت سے یا اس مصلحت سے کہ لوگ نفرت نہ کرنے لگیں خارجیوں کو قتل نہ کرنا

۶۴۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ فَقَالَ اعْدِلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ فِي

(از عبداللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از ابوسلمہ) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم[۱] فرما رہے تھے[۲] تو عبداللہ بن ذوالخویصرہ تمیمی نے آکر کہا یا رسول اللہ انصاف فرمائیے! آپ نے فرمایا تو تباہ ہوا اگر میں بھی عدل و انصاف نہ کروں گا تو پھر کون عدل و انصاف کرے گا؟ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم دیجئے اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا نہیں جانے دے اس کے کچھ ساتھی ہوں گے[۳] جن کی نماز کو دیکھ کر تم لوگ اپنی نماز حقیر جانو گے جن کا روزہ دیکھ کر تم لوگ اپنا روزہ حقیر جانو گے[۴] (مگر درحقیقت) دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار (کے بدن) سے

---

[۱] وہ سونا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے ۹ھ میں بھیجا تھا ۱۲ منہ [۲] یہ سونا آپ نے چار آدمیوں کو دے دیا اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصین اور علقمہ ابن علاثہ اور زید لائی کو ۱۲ منہ [۳] اس کی نسل سے کچھ لوگ پیدا ہوں گے ۱۲ منہ [۴] ظاہر میں ایسے عابد و زاہد اور متقی ہوں گے ۱۲ منہ

قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فِيْ نَصْلِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فِيْ رِصَافِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فِيْ نَضِيِّهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اِحْدٰى يَدَيْهِ اَوْ قَالَ ثَدْيَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ قَالَ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا قَتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ جِيْءَ بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَزَلَتْ فِيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ۔

نکل جاتا ہے تیر کے پر کو دیکھا جائے تو (خون کا نشان) کچھ معلوم نہیں ہوتا پھل کو دیکھا جائے تو وہ بھی صاف باڑ کو دیکھا جائے تو وہ بھی خالی، اس کی لکڑی کو بھی کچھ لگا ہوا نہیں ہوتا وہ تو لید گوبر اور خون سب کو پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھ گیا (صاف ستھرا نکل گیا) ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک شخص ایسا ہو گا جس کا ایک ہاتھ یا پستان عورت کی چھاتی کی طرح یا گوشت کے ڈھیلے ڈھالے لوتھڑے کی طرح ہو گا۔ یہ لوگ اس وقت پیدا ہوں گے جب مسلمان باہمی افتراق وانتشار کے شکار ہوں گے[1]۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (نہروان میں) ان لوگوں کو قتل کیا، میں بھی ان کے ساتھ تھا[2]۔ ایک شخص کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے لایا گیا اس کی وہی شکل تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی[3]۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اسی عبداللہ بن ذی الخویصرہ کے متعلق (سورۂ توبہ کی) یہ آیت نازل ہوئی "بعض لوگ ایسے ہیں جو تقسیم صدقات کے متعلق آپ پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔"

۶۴۵۵ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُسَيْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ وَاَهْوٰى بِيَدِهٖ قِبَلَ الْعِرَاقِ يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از عبدالواحد از شیبانی) یُسیر بن عمرو کہتے ہیں میں نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا "آیا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خارجیوں کے متعلق بھی کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ہاتھ سے عراق کی طرف اشارہ فرماتے تھے اس ملک سے کچھ ایسے لوگ رونما ہوں گے جو قرآن مجید کی تلاوت کریں گے لیکن ان کی ہنسلیوں

[1] دو گروہ ہوں گے جیسے حضرت علی رض اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوا ۱۲ منہ [2] جب لڑائی ہو چکی تو مردوں میں سے ۱۲ منہ [3] ایک ہاتھ پستان کی طرح تھلتھل کرتا ہوا ۱۲ منہ

لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِیَّةِ۔

سے نیچے نہ اترے گا۔ یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے بدن کے پار نکل جاتا ہے۔

بَابُ ۳۶۵۹ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ حَتّٰی یَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسے دو گروہ آپس میں نہ لڑیں جن کا دعوی ایک ہی ہو[1]۔

۶۴۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ۔

(از علی از سفیان از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی جب تک ایسے دو گروہ آپس میں جنگ نہ کریں جن کا دعوٰی ایک ہی ہو (یعنی دونوں اسلام کا دعوٰی کریں)

بَابُ ۳۶۶۰ مَا جَآءَ فِی الْمُتَاَوِّلِیْنَ۔

باب تاویل کرنے والوں کا بیان[2]۔

وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِیِّ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَکِیْمٍ یَقْرَاُ

امام بخاری کہتے ہیں لیث بن سعد نے بحوالہ یونس از ابن شہاب از عروہ بن زبیر از مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمٰن بن عبد قاری بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک ہی میں سورۂ فرقان کو بہت سی قراءتوں پر پڑھتے دیکھا میزان کی تلاوت میں اپنی تلاوت سے فرق دیکھا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ

[1] ہر ایک کہے ہم حق پر ہیں مراد معاویہؓ اور حضرت علیؓ کا گروہ ہے یہ دونوں گروہ اسلام کے مدعی تھے اور ہر ایک سمجھتا تھا کہ میں حق پر لڑ رہا ہوں چنانچہ حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے معاویہؓ کے گروہ کی نسبت فرمایا اخوانا بغوا علینا ہمارے بھائی ہیں جو ہم پر چڑھ آئے ۱۲ منہ

[2] زبان عرب میں تاویل کے بہت سے معنے منقول ہیں یہاں تاویل سے مراد توجیہ ہے یعنی جو کوئی کسی کام کے لئے کوئی وجہ شرعی قائم کرکے اس کو کرے حافظ نے کہا اگر مسلمان کو بلا تاویل یعنی بلا وجہ شرعی کافر کہا تو وہ خود کافر ہو جائیگا اور اگر تاویل سے کہا اور وہ تاویل نادرست ہے تب بھی گناہ گار اور قابلِ مذمت ہوگا مگر کافر نہ ہوگا اور اگر تاویل درست ہے تو قابل مذمت نہ ہوگا مگر حجت قائم کرکے اس کو صواب کی طرف لائیں گے جو علماء نے کہا کہ تاویل کرنے والا معذور ہے وہ گناہ گار نہ ہوگا اس سے مراد یہی تاویل ہے جو لغت عرب اور محاورے اور وجہ شرعی سے درست ہو ۱۲ منہ

سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلٰوةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى سَلَّمَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ أَوْ بِرِدَائِي فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قَالَ أَقْرَأَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا فَانْطَلَقْتُ أَقُوْدُهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ بِسُوْرَةِ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيْهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِيْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهُ يَقْرَؤُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَؤُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

علیہ وسلم کو ایسی قرأت پڑھتے نہیں دیکھا تھا چنانچہ درمیان نماز میں میں نے حملہ کرنے کا ارادہ کیا مگر میں نے توقف کیا جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے انہی کی چادر یا اپنی چادر ان کے گلے میں ڈالی (کہیں بھاگ نہ جائیں) میں نے ان سے پوچھا یہ سورت تجھے کس نے پڑھائی؟ کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ میں نے کہا تم غلط کہتے ہو، خدا کی قسم یہی سورت جو تم نے پڑھی اور میں نے سنی مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پڑھائی ہے[1]۔ غرض میں انہیں گھسیٹتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاکر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے انہیں سورہ فرقان اور طرح پڑھتے سنا یعنی اس کے خلاف جس طرح آپؐ نے مجھے پڑھائی ہے حالانکہ یہ سورت آپؐ نے خود مجھے پڑھائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر! ہشام کو چھوڑ دے۔ پھر ہشام سے فرمایا پڑھ انہوں نے اس طرح پڑھا جس طرح میں نے انہیں پڑھتے سنا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر آپؐ نے مجھ سے فرمایا عمر! تو پڑھ میں نے پڑھا آپؐ نے فرمایا ہاں اسی طرح نازل ہوئی۔

بعد ازاں فرمایا قرآن سات قراءتوں میں نازل ہوا ہے۔ لہٰذا آسان طریقہ سے (جو تمہیں آسان معلوم ہو) تلاوت کیا کرو[2]۔

[1] اور تم اس کے خلاف پڑھتے ہو یہ کیونکر ہو سکتا ہے ۱۲ منہ [2] باب کی مطابقت اس طرح سے ہے کہ حضرت عمرؓ نے جو حکیم کے گلے میں چادر ڈالی ان کو کھینچتے ہوئے لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر کوئی مواخذہ نہیں کیا کیونکہ حضرت عمرؓ اپنے نزدیک یہ سمجھتے تھے کہ وہ ایک ناجائز قرأت کر رہے ہیں گویا تاویل کرنے والے ٹھہرے ۱۲ منہ

٦٤٥٧۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔

(از اسحاق بن ابراہیم از وکیع)

دوسری سند (از یحییٰ از وکیع از اعمش از ابراہیم از علقمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب (سورۂ انعام کی) یہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ تو صحابہ کرام پر شاق گزری وہ کہنے لگے ہم میں کون ایسا ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کا وہ مفہوم نہیں جو تم سمجھتے ہو بلکہ ظلم سے وہ شرک مراد ہے جو لقمان کے اس کلام میں ہے یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ۔[1] (اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔)

٦٤٥٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَقُولُوهُ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ

(از عبدان از عبداللہ از معمر از زہری از محمود بن ربیع)

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت میرے مکان پر تشریف لائے اور پوچھا مالک بن دخشن کہاں ہے؟ ایک شخص (خود عتبان) کہنے لگا یارسول اللہ وہ منافق ہے اللہ اور رسول سے اس کی محبت نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں گمان نہیں ہے کہ وہ رضائے الٰہی کے لئے لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے اس نے کہا یہ تو میرے علم میں ہے (یعنی لا الٰہ الا اللہ تو کہتا ہے۔ آپ نے فرمایا

[1] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے۔ ترجمۂ باب کی مناسبت و مطابقت اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم کی تاویل شرک کے ساتھ کی کیونکہ ظلم کا ظاہری معنی تو گناہ ہے جو ہر گناہ کو شامل ہے اور یہ تاویل خود شارع علیہ السلام نے بیان کی ایسی تاویل بالاتفاق مقبول ہے قسطلانی نے کہا مطابقت اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کوئی مواخذہ نہیں کیا جب انہوں نے ظلم کی تاویل مطلق گناہ سے کی بلکہ ان کو دوسرا صحیح معنی بتلا دیا ۱۲ منہ

بَلٰی قَالَ فَاِنَّہٗ لَا یُوَافِیْ عَبْدٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِہٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ۔

پس جو شخص قیامت کے دن لا الٰہ الا اللہ لے کر آئے گا اللہ اس پر دوزخ حرام کر دے گا[1]

۶۴۵۹۔ **حَدَّثَنَا** مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَۃَ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ فُلَانٍ قَالَ تَنَازَعَ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحِبَّانُ ابْنُ عَطِیَّۃَ فَقَالَ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ لِحِبَّانَ لَقَدْ عَلِمْتُ الَّذِیْ جَرَّاَ صَاحِبَکَ عَلَی الدِّمَآءِ یَعْنِیْ عَلِیًّا قَالَ مَا ھُوَ لَا اَبَالَکَ قَالَ شَیْءٌ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُہٗ قَالَ مَا ھُوَ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَیْرَ وَاَبَا مَرْثَدٍ وَّکُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰی تَاْتُوْا رَوْضَۃَ خَاخٍ قَالَ اَبُوْسَلَمَۃَ ھٰکَذَا قَالَ اَبُوْعَوَانَۃَ حَاجٍ فَاِنَّ فِیْھَا امْرَاَۃً مَّعَھَا صَحِیْفَۃٌ مِّنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ اِلَی الْمُشْرِکِیْنَ فَاْتُوْنِیْ بِھَا فَانْطَلَقْنَا عَلٰٓی اَفْرَاسِنَا حَتّٰی اَدْرَکْنَاھَا حَیْثُ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسِیْرُ عَلٰی بَعِیْرٍ لَّھَا وَقَدْ کَانَ کَتَبَ اِلٰٓی اَھْلِ مَکَّۃَ بِمَسِیْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از ابوعوانہ از حصین) فلاں (سعید ابن عبیدہ) کہتے ہیں ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن ربیعہ) اور حبان بن عطیہ کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ ابوعبدالرحمٰن حبان سے کہنے لگے میں جانتا ہوں جس وجہ سے آپ کے ساتھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس قتل اور خونریزی کی جرأت ہوئی ہے۔ حبان نے کہا تیرا باپ نہیں[2]! بتا وہ کیا وجہ ہے؟ ابوعبدالرحمٰن نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زبیر بن عوام اور ابومرثد تینوں گھڑسواروں کو بھیجا فرمایا تم روضۂ خاخ پر جاؤ (مدینہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر ایک مقام کا نام ہے) ابوسلمہ[3] کہتے ہیں کہ ابوعوانہ نے (خاخ کے بدلے) حاج کہا ہے[4]۔ وہاں ایک عورت ملے گی اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے مکہ کے مشرکین کے نام وہ خط تم اس سے چھین لاؤ۔ چنانچہ ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر روانہ ہوئے اس عورت کو گرفتار کر لیا جس جگہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہیں وہ عورت ملی، ایک اونٹ پر جا رہی تھی حاطب نے اس خط میں مشرکین مکہ کو اطلاع دی تھی کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فوج لیکر

[1] یعنی دوزخ کا وہ طبقہ جس میں کافر اور مشرک رہیں گے یا دوزخ میں ہمیشہ رہنا باب کی مناسبت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں پر جنہوں نے مالک کو منافق کہا کوئی مؤاخذہ نہیں کیا اس لئے کہ وہ تاویل کرنے والے تھے یعنی مالک کے حالات دیکھ کر اس کو منافق سمجھتے تھے گو ان کا گمان غلط تھا ۱۲ منہ [2] یہ ایک کلمہ ہے جو عرب کے محاورے میں اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی شخص ایک عجیب بات کہتا ہے مطلب یہ ہے کہ تیرا کوئی سکھانے والا ادب دینے والا نہ تھا جب تو تو ایسا نااہل رہا یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اور بیان ہو چکا ہے کہ ابوعبدالرحمٰن عثمانی تھے یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے افضل جانتے تھے اور حبان بن عطیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جانبدار تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے افضل سمجھتے تھے یہ بھی بیان ہو چکا ہے کہ ابوعبدالرحمٰن کا یہ گمان حضرت علی رض کی نسبت غلط تھا۔ حضرت علی رض کی یہ شان نہیں کہ وہ بے وجہ شرعی مسلمانوں کی خونریزی کرتے انہوں نے جو کچھ کیا وہ حکم شرعی سمجھ کر کیا ۱۲ منہ [3] موسیٰ بن اسماعیل امام بخاری کے شیخ ۱۲ منہ [4] نووی نے کہا یہ ابوعوانہ کی غلطی ہے اور صحیح خاخ ہے ۱۲ منہ

إِلَيْهِمْ فَقُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَأَنَخْنَا بِهَا بَعِيرَهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا فَقَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرَى مَعَهَا كِتَابًا قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ عَلِمْنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَلَفَ عَلِيٌّ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ فَأَهْوَتْ إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الصَّحِيفَةَ فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يُدْفَعُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا لَهُ هُنَالِكَ مِنْ قَوْمِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ صَدَقَ فَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ فَعَادَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي فَلأَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ أَوَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَمَا يُدْرِيكَ

ان پر چڑھائی کرنے والے ہیں" چنانچہ ہم نے اس عورت سے کہا وہ خط کہاں ہے جو تو لائی ہے؟ اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ آخر ہم نے اس کا اونٹ بٹھایا اور اس کے سامان کی تلاشی لی لیکن خط ندارد میرے ساتھی (زبیر اور مرثد) کہنے لگے خط تو اس کے پاس نہیں نکلا اسے چھوڑ دینا چاہیئے) میں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی غلط بات نہیں کہتے۔ بعد ازاں میں نے اس عورت سے کہا خدا کی قسم تو خط نکالتی ہے تو نکال نہیں تو میں تجھے ننگا کروں گا تب اس نے اپنا ہاتھ نیفے (ازار بند) کی طرف بڑھایا ایک چادر لپیٹے ہوئے تھی (اوپر سے کمر کس لی تھی) وہ خط نکال کر دیا پھر (ہم تینوں شخص وہ خط لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میں نے اس کا مضمون آپ کو پڑھ کر سنایا حضرت عمرؓ کہنے لگے یا رسول اللہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی خیانت کی مجھے اس کی گردن مارنے دیجئے آپ نے فرمایا حاطب! تجھے اس کام پر کس چیز نے بھڑکایا؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اللہ و رسول پر ایمان چھوڑ دوں[1] میرا مطلب اس خط کے لکھنے سے یہ تھا کہ میرا ایک احسان ان کفار مکہ پر ہو جائے تا کہ میں اپنی جائداد اور اہل و عیال کو (ان کی ایذا سے) بچا لوں بات یہ ہے کہ آپ کے دوسرے تمام صحابہ کرام کے عزیز و اقارب وہاں موجود ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے بال بچوں اور جائداد پہ کوئی آفت نہیں آنے دیتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب سچ کہتا ہے حاطب کے متعلق کلمۂ خیر ہی کہو (کوئی بُری بات ان کے متعلق نہ کہو) حضرت عمرؓ نے پھر وہی کہا یا رسول اللہ اس نے اللہ اور رسول کی

[1] کافر مشرک ہو جاؤں ابن عباس کی روایت میں ہے خدا کی قسم میں اللہ اور اس کے رسول کا سچا خیرخواہ ہوں ۱۲ منہ ﷺ اور میرے تو وہاں کوئی ایسے عزیز و اقرباء نہیں ہیں ۱۲ منہ

لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ اَوْجَبْتُ لَكُمُ الْجَنَّةَ فَاغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔

خیانت کی ہے اس کی گردن مارنے دیجئے! آپؐ نے فرمایا کیا حاطب جنگِ بدر میں شریک نہیں تھا؟ (جن کی مغفرت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے) اور عمرؓ! تو کیا جانے بدری صحابہ کو تو اللہ تعالیٰ نے (عرش پر سے) جھانکا اور فرمایا تم جیسے بھی عمل کرو (بشرطیکہ کفر وشرک نہ کرو) میں تو تمہارے لئے بہشت میں داخلے کی ذمہ داری لے چکا ہوں۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہوگئے (خوشی سے آنکھوں میں آنسو آگئے) اور کہنے لگے اللہ اور اس کا رسول (ہم سے اور ساری کائنات سے ہر بات کی حقیقت) زیادہ جانتا ہے[1]۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْاِكْرَاهِ

کتاب تشدد وجبر کے متعلق

بَابٌ ۱۲۶۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَقَالَ اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ

باب ارشاد باری تعالیٰ الا من اکرہ الآیہ

یعنی اس پر گناہ نہیں جس پر زبردستی کی جائے اور اس کا دل ایمان پر مضبوط ہو، ہاں جو شخص کفر کو بخوشی قبول کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب اور دردناک عذاب ہے (سورہ نحل) (اور آلِ عمران میں) فرمایا الا ان تتقوا منھم الآیہ یعنی یہ ہو سکتا ہے کہ تم کفار سے

[1] یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے باب کا مطلب اس سے اس طرح نکلا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے نزدیک حاطب کو خائن سمجھا بلکہ ایک روایت میں یوں ہے کہ ان کو منافق بھی کہا مگر چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایسا خیال کرنے کی ایک وجہ تھی یعنی ان کا خط پکڑا جانا جس میں اپنی قوم کا نقصان تھا تو گویا وہ تاویل کرنے والے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کوئی مؤاخذہ نہ کیا اب یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ایک بار جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب کی نسبت یہ فرمایا کہ وہ سچا ہے تو پھر دوبارہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مار ڈالنے کی اجازت کیونکر چاہی اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے ملکی اور شرعی قانون ظاہری پر مبنی تھی جو شخص اپنے بادشاہ یا اپنی قوم کا راز دشمنوں پر ظاہر کرے اس کی سزا موت ہے اور ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے کہ وہ سچا ہے ان کی پوری تشفی نہیں ہوئی کیونکہ سچے ہونے کی صورت میں بھی ان کا عذر اس قابل نہ تھا کہ اس جرم سے وہ بری ہو جاتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کے سب قصور معاف کر دیئے ہیں تو اب ان کو تسلی ہوگئی پروردگار بادشاہ خود مختار ہے اس کو اختیار ہے کہ بڑے سے بڑے مجرم کو بھی معافی دیدے سبحان اللہ جب اہلِ بدر کا یہ درجہ ہو کہ ان کے لئے بہشت میں جانا اللہ تعالیٰ نے لازم کر دیا ہے گو وہ کیسے ہی قصور کریں تو اب شیعہ لوگ کس منہ سے بدری صحابیوں پر الزام دھرتے ہیں اور ان کے بہشتی ہونے میں شبہ کرتے ہیں شاید اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دوزخ لازم کر دی ہے یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید ۱۲ منہ

تُقَاةً وَهِيَ تَقِيَّةٌ وَقَالَ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَعَذَرَ اللَّهُ الْمُسْتَضْعَفِينَ الَّذِينَ لَا يَمْتَنِعُونَ مِنْ تَرْكِ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ وَالْمُكْرَهُ لَا يَكُونُ إِلَّا مُسْتَضْعَفًا غَيْرَ مُمْتَنِعٍ مِنْ فِعْلِ مَا أُمِرَ بِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ التَّقِيَّةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيمَنْ يُكْرِهُهُ اللُّصُوصُ فَيُطَلِّقُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ -

اپنے کو بچانے کے لئے کچھ بچاؤ کر لو (ظاہر میں ان کے دوست بن جاؤ) تُقَاةً سے تقیہ مراد ہے[1] اور (سورۂ نساء میں) فرمایا جن لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے فرشتے جب ان کی جان نکالتے ہیں تو پوچھتے ہیں تم دنیا میں کیسے کام کرتے رہے؟ وہ کہتے ہیں (ہم کیا کرتے) دنیا میں ہم بالکل کمزور اور بے بس تھے (دشمنوں سے ڈرتے تھے) آخر آیت واجعل لنا من لدنک نصیرا تک۔

امام بخاری رح کہتے ہیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کمزور لوگوں کو احکام الٰہی بجا نہ لانے پر معذور رکھا اور جس پر جبر و اکراہ کیا جائے وہ بھی کمزور ہی ہوتا ہے کیونکہ جس بات سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اس کے ارتکاب پر اسے مجبور کیا جاتا ہے۔

امام حسن بصری رح کہتے ہیں تقیہ قیامت تک قائم رہے گا[2]۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (اسے ابن ابی شیبہ نے وصل کیا) اگر چور ڈاکو کسی پر جبر و تشدد کریں اور اس سے اس کی بیوی کو طلاق دلائیں تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن زبیر رض، شعبی اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہم کا بھی یہی قول ہے[3]۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام اعمال کا انحصار نیت پر ہے[4]۔

---

[1] تقیہ ہماری شریعت میں جائز ہے جب آدمی کو اپنی جان مال یا عزت و آبرو جانے کا ڈر ہو اس پر بھی اگر تقیہ نہ کرے اور مصیبت پر صبر کرے تو اور زیادہ اجر ملے گا لیکن ہم لوگ رافضیوں کی طرح تقیہ کو شعار نہیں کر لیتے کہ ضرورت بے ضرورت ہر وقت تقیہ کرتے رہیں یہ بڑی بزدلی اور بے شرمی کی دلیل ہے ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] ابن عمر رض اور ابن زبیر رض کے اثروں کو حمیدی نے اپنی جامع میں اور بیہقی نے وصل کیا اور شعبی کے اثر کو عبدالرزاق نے اور حسن بصری کے اثر کو سعید بن منصور نے ۱۲ منہ [4] یہ حدیث کتاب الایمان میں موصولاً گذر چکی ہے اس حدیث سے بھی امام بخاری نے یہ دلیل لی کہ جس شخص سے زور زبردستی سے طلاق دلائی جائے تو طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ اس کی نیت طلاق کی نہ تھی ۱۲ منہ

۶۴۶۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَالْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از خالد بن یزید از سعید بن ہلال از ہلال بن اسامہ از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعاء (قنوتِ نازلہ) مانگتے تھے (جب رکوع سے سر اٹھاتے) یوں فرماتے "اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ اور سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید کو نجات دلا دے یا اللہ کمزور مسلمانوں کو (جو کفارِ مکہ کی قید میں تھے) نجات دلا دے، یا اللہ مُضر کے کفار کو پیس کر رکھ دے اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح قحط بھیج[۱]

بَابُ ۳۶۶۲ مَنِ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالْقَتْلَ وَالْهَوَانَ عَلَى الْكُفْرِ۔

باب اس آدمی کی فضیلت جو (مظالم برداشت کرے) اپنے پر مار پیٹ، ذلت اور قتل ہونا برداشت کرے مگر کفر اختیار نہ کرے[۲]

۶۴۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ

(از محمد بن عبداللہ بن حوشب طائفی از عبدالوہاب از ایوب از ابوقلابہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں یہ تین خصائل ہوں گے وہ ایمان کا لطف محسوس کرے گا۔ ایک تو یہ کہ اسے اللہ و رسول سے سب لوگوں سے زیادہ محبت ہو دوسرے

---

[۱] اس حدیث سے امام بخاری نے یوں مطلب نکالا کہ کمزور مسلمان مکہ کے کافروں کے ہاتھ میں گرفتار تھے ان کے زور زبردستی سے ان کے کفر کے کاموں میں بھی شریک رہتے ہوں گے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء میں اُن کو مؤمن فرمایا اگر زور زبردستی سے کفر کی باتیں کرنا کفر ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مؤمن نہ فرماتے ۱۲ منہ [۲] تو اس کی فضیلت بعضوں نے کہا ہے کہ قتل کا جب ڈر ہو تو کلمۂ کفر منہ سے نکال دینا اور جان بچانا بہتر ہے لیکن مترجم کہتا ہے کہ صبر کرنا افضل ہے اور اس باب میں بلال کی حدیث بھی جو اوپر گذر چکی کہ امیہ بن خلف ان کو سخت سخت تکلیفیں دیتا اور وہ صبر کرتے رہے ۱۲ منہ

اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ۔

کسی سے (مرد مؤمن سے) اللہ کے لئے محبت رکھے (دنیا کی کسی غرض سے نہیں) تیسرے (ایمان کے بعد) کافر بننا (مرتد ہونا) اسے اتنا ناگوار ہو جتنا آگ میں جھونکا جانا۔[1]

۶۴۶۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ سَمِعْتُ قَيْسًا قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ يَّقُوْلُ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنَّ عُمَرَ مُوْثِقِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَلَوِ انْقَضَّ اُحُدٌ مِّمَّا فَعَلْتُمْ بِعُثْمَانَ كَانَ مَحْقُوْقًا اَنْ يَّنْقَضَّ۔

(از سعید بن سلیمان از عباد از اسمٰعیل از قیس) سعید ابن زید رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے خود اپنے تئیں اس حال میں دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے مسلمان ہو جانے کی وجہ سے بطور سزا جکڑ دیا تھا (مارا پیٹا بھی تھا) اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر جو تم نے ظلم کئے اگر ان مظالم پر کوہِ اُحد پھٹ کر گر جاتا تو بے شک بجا ہوتا۔[2]

۶۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَّهٗ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُوْ لَنَا فَقَالَ قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهٗ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهَا فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ فَيُجْعَلُ نِصْفَيْنِ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ وَعَظْمِهٖ فَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ

(از مسدد از یحییٰ از اسمٰعیل از قیس) خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار کعبے کے سائے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکیے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، ہم نے کفار کی ایذا رسانی کی آپؐ سے شکایت کی ہم نے عرض کیا آپؐ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب نہیں کرتے؟ دعا نہیں فرماتے؟ آپؐ نے فرمایا[3] تم سے پہلے زمانے کے لوگ اتنی تکلیفیں پہنچائے جاتے کہ زمین میں گڑھا کھود کر کے انہیں گاڑ دیا جاتا اوپر سے آرہ لا کر ان کے سر پہ چلا دیتے اور چیر کر ان کے دو ٹکڑے کر دئے جاتے، لوہے کی کنگھیاں ان کے گوشت پر چلا دیتے، ہڈی تک پہنچا دیتے، جب بھی اللہ کے سچے دین سے باز نہ آتے (اپنے ایمان پر قائم رہتے)

---

[1] اس سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ قتل اور خواری اور ضرب سب اس سے آسان ہے کہ آدمی آگ میں جلایا جائے جب کفر اختیار کرنا اس نے آگ میں جلائے جانے کے برابر سمجھا تو مار پیٹ یا ذلت یا قتل کو وہ آسان سمجھے گا لیکن کفر کا کلمہ نکالنا گوارا نہ کرے گا ۱۲ منہ [2] باب کا مطلب یوں نکلا کہ سعید بن زید اور ان کی بی بی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں ذلت خواری مار پیٹ سب گوارا کی لیکن اسلام سے نہ پھرے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قتل گوارا کیا مگر باغیوں کا کہنا منظور نہ کیا تو کفر پر بدرجہ اولیٰ وہ قتل ہو جانا گوارا کرتے ۱۲ منہ [3] ان کا محاصرہ کیا کھانا پانی بند کیا آخر مار ڈالا ۱۲ منہ [4] واہ واہ تمہارا ایمان سے یہ حال ہو گیا ۱۲ منہ

وَاللّٰهِ لَيَتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔

خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اس کام (اشاعت اسلام) کو ضرور پورا کرے گا۔ ایک وقت ایسا آئے گا کہ صنعاء سے سوار ہو کر حضرموت تک آدمی چلا جائیگا اور خدا کے سوا اسے کسی (دشمن یا کافر) کا ڈر نہ ہوگا، اپنی بکریوں پر بھی بھیڑیئے کے سوا اور کسی کا اسے ڈر نہ ہوگا مگر تم جلدی کر رہے ہو[۱]۔

بَابٌ ۳۶۶۳ فِیْ بَیْعِ الْمُکْرَہِ وَنَحْوِهٖ فِی الْحَقِّ وَغَیْرِهٖ۔

باب مجبوری سے خرید و فروخت یا دیگر معاملات کا بیان[۲]

۶۴۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰی یَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰی جِئْنَا بَیْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ یَا مَعْشَرَ یَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ ذٰلِكَ اُرِیْدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِیَةَ فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُمْ

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از لیث از سعید مقبری از والدش) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار ہم لوگ مسجد میں بیٹھے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حکم دیا آؤ یہودیوں کی طرف چلیں۔ ہم آپؐ کے ساتھ چل اٹھے ہم ان کے مکتب میں جا پہنچے (جہاں وہ تورات وغیرہ پڑھا کرتے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہوگئے فرمایا یہودیو! دیکھو مسلمان ہو جاؤ تم (ہر جہان میں) محفوظ رہو گے۔ انہوں نے کہا آپؐ نے جو پہنچانا تھا (تبلیغ کرنی تھی) وہ آپؐ نے کیا آپؐ نے فرمایا میرا بھی یہی مقصد تھا (کہ خدا کی بات تمہیں پہنچا دوں) آپؐ نے دوبارہ بھی اسلام کی دعوت دی انہوں نے پھر وہی کہا کہ آپ نے اپنا فرض ادا کر دیا) تبلیغ کر دی۔ آپؐ نے پھر تیسری بار یہی فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا دیکھو زمین سب اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں اس ملک سے نکال دینا

---

[۱] چاہتے ہو ابھی سب کچھ ہو جائے یہ کیونکر ہو سکتا ہے اللہ نے جو وقت مقرر کیا ہے اس وقت ہوگا۔ یہ بشارت آپ کی پوری ہوئی صنعا سے حضرموت تک کیا سارا ملک عرب کافروں سے صاف ہو گیا بلکہ ایران توران شام روم مصر وغیرہ بھی مسلمانوں کے قبضے میں آگئے ترجمہ باب اس سے نکلا کہ خباب نے آخر کافروں کے ہاتھ سے سارے ذلت سب اٹھائی ہوگی جب تو شکوہ کیا مگر اسلام پر قائم رہے آپ نے خباب کی درخواست پر فوراً دعا نہ کی کیونکہ انبیاء و تقدیر اور حکم الٰہی سے واقف کئے جاتے ہیں جب تک حکم نہیں ہوتا دعا بھی نہیں کرتے یہ ان کے علو شان کی وجہ سے ہے عوام مومنین جیسے ہم لوگ ہیں وہ تو ایک کانٹا بھی لگے تو اپنے مالک سے دعا کرنے لگتے ہیں ہماری یہی حیثیت ہے یہی بساط ہے فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ۱۲ منہ [۲] امام بخاری نے مضطر کی بیع جائز رکھی ہے اور باب کی حدیث اس پر سند لی ہے مضطر سے مراد وہ ہے جو لاچار ہو کر اپنا مال بیچے جیسے باب کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ

فَمَنْ وَّجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوْٓا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

چاہتا ہوں اگر تم میں سے کسی کو اپنے مال سے الفت ہو تو (جلاوطنی سے قبل) اسے بیچ ڈالے ورنہ یاد رکھو کہ زمین سب خدا اور اسکے رسول کی ہے

بَابٌ ٣٦٤ لَا يَجُوْزُ نِكَاحُ الْمُكْرَهِ

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

باب زبردستی سے نکاح درست نہیں ہوتا

ارشادِ الٰہی (سورۂ نور میں ہے) وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ الآیۃ یعنی تمہاری لونڈیاں جو پاکدامن رہنا چاہتی ہیں انہیں بدکاری اور فحاشی پر مجبور نہ کرو تاکہ تم دنیا کی کچھ دولت حاصل کرو اگر کوئی انہیں مجبور کرے تو اللہ تعالیٰ ان کی مجبوریوں کو معاف فرمانے والا ہے [۱]

٦٤٦٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيْدَ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ خَنْسَآءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا۔

(از یحییٰ بن قزعہ از مالک از عبدالرحمٰن بن قاسم از والدش از عبدالرحمٰن و مجمع پسران یزید بن جاریہ انصاری) خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا حالانکہ وہ ثیبہ تھیں اور اس نکاح کو پسند نہیں کرتی تھیں۔ چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ آپ نے نکاح فسخ کر دیا۔

٦٤٦٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُسْتَأْمَرُ النِّسَآءُ فِيْ أَبْضَاعِهِنَّ قَالَ نَعَمْ

(از محمد بن یوسف از سفیان از ابن جریج از ابن ابی ملیکہ از ابو عمرو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورتوں سے نکاح میں اجازت لی جائے؟ آپ نے فرمایا ہاں!

[۱] یعنی جب لونڈی کا مالک زبردستی اس سے زنا کرائے تو سارا گناہ مالک کے سر پر رہے گا اس لونڈی بیچاری کی جو خطا ہے وہ اللہ بخش دے گا کیونکہ وہ مجبور تھی اس آیت کا تعلق اس باب سے کچھ نہیں کھلتا بعضوں نے کہا جب ناجائز کام میں اکراہ منع ہوا تو جائز کام میں بطریق اولیٰ منع ہوگا۔ میں کہتا ہوں غرض امام بخاری کی یہ ہے کہ جب لونڈی کے خلاف مرضی چلنا منع ہوا حالانکہ وہ لونڈی ہے تو آزاد شخص کی خلاف مرضی چلنا زبردستی اس کو نکاح پر مجبور کرنا حالانکہ وہ نکاح اور تاہل سے بچنا چاہتا ہے کیونکہ جائز ہوگا یہ مطلب مجھ پر اس وقت ظاہر ہوا جب میں امام بخاری کی روح کی طرف رجوع ہوا اور میں نے ان سے کہا آپ جو بتلائیں گے میں لکھ لونگا اس وقت میرے دل میں دفعتہً یہ وجہ مناسبت ظاہر ہوئی واللہ الموفق ۱۲ منہ

قُلْتُ فَإِنَّ الْبِكْرَ تُسْتَأْمَرُ فَتَسْتَحِي فَتَسْكُتُ قَالَ سُكَاتُهَا إِذْنُهَا۔

میں نے عرض کیا کنواری سے اجازت لی جاتی ہے تو وہ شرم کے مارے چپ ہوجاتی ہے[1]۔ آپ نے فرمایا اس کی خاموشی ہی اجازت ہے[2]۔

بَابُ ۳۶۶۵ إِذَا أُكْرِهَ حَتَّى وَهَبَ عَبْدًا أَوْ بَاعَهُ لَمْ يَجُزْ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فَإِنْ نَذَرَ الْمُشْتَرِي فِيهِ نَذْرًا فَهُوَ جَائِزٌ بِزَعْمِهِ وَكَذٰلِكَ إِنْ دَبَّرَهُ۔

باب اگر کسی نے اپنا غلام زبردستی سے بیچ ڈالا

یا ہبہ کردیا تو نہ ہبہ صحیح ہوگا نہ بیع صحیح ہوگی۔ بعض حضرات کہتے ہیں اگر مکرہ سے کوئی چیز خریدے اور خریدنے والا اس میں کوئی نذر کرے یا کوئی مکرہ سے کوئی غلام خریدے اور خریدار اسے مدبر بنا دے (خریدار کہے میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہوگا) تو یہ مدبر کرنا درست ہوگا۔

۶۴۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ فَسَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامًا أَوَّلَ۔

(از ابوالنعمان از حماد بن زید از عمرو بن دینار) جابرؓ سے مروی ہے کہ ایک انصاری نے ایک غلام کو مدبر کردیا اس کے سوا اس کا کوئی مال نہ تھا اس کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو فرمایا اس غلام کو مجھ سے کون مول لیتا ہے؟ چنانچہ نعیم بن نحام نے آٹھ سو درہم کے بدلے اسے خرید لیا۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا یہ غلام قبطی تھا۔ وہ پہلے ہی سال فوت ہوگیا تھا۔

بَابُ ۳۶۶۶ مِنَ الْإِكْرَاهِ كَرْهًا وَّكُرْهًا وَّاحِدٌ۔

باب اکراہ کی مذمت

كَرْهٌ اور كُرْهٌ دونوں کے ایک معنی ہیں[3]۔

۶۴۶۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ فَيْرُوزٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

(از حسین بن منصور از اسباط بن محمد از شیبانی سلیمان بن فیروز از عکرمہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما) شیبانی نے یہ بھی کہا مجھ سے عطاء ابوالحسن سوائی

---

[1] زبان سے صاف نہیں کہتی ۱۲ منہ [2] جب قرینہ سے معلوم ہو کہ وہ راضی ہے اگر ناراضی ظاہر ہو جیسے سر پیٹ لے یا چیخنے لگے تو اس وقت میں یہ خاموشی اجازت نہیں سمجھی جائے گی ۱۲ قسط [3] اکثر علماء کا بھی یہی قول ہے بعض نے کہا كَرْهٌ بہ فتحہ کاف یہ ہے کہ دوسرا شخص زبردستی کرے اور كُرْهٌ بہ ضمہ کاف یہ ہے کہ آپ ہی خود ایک کام کو ناپسند کرتا ہوا اور کرے ۱۲ منہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَحَدَّثَنِي عَطَاءٌ أَبُو الْحَسَنِ السُّوَائِيُّ وَلَا أَظُنُّهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا الْآيَةَ قَالَ كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا زَوَّجُوهَا وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِذَلِكَ۔

نے بیان کیا۔ میرا خیال ہے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا یہ جو اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا مسلمانو! تمہارے لئے یہ روا نہیں کہ عورتوں کو مال وراثت سمجھ کر زبردستی ان پر قبضہ کر لو۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ زمانۂ جاہلیت میں یہ (بری) رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اس کے وارث اس کی بیوی کے بھی حق دار بن جاتے[1]۔ انہیں یہ اختیار ہوتا خواہ اسے خود نکاح کر لیں (اگرچہ وہ راضی نہ ہوتی) خواہ کسی اور سے اس کا نکاح کر دیتے۔ خواہ اسے بغیر نکاح ہی معلق رہنے دیتے کسی سے نکاح نہ کرنے دیتے یہ میت کے وارث اس عورت پر عورت کے وارثوں سے زیادہ حق رکھتے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی[2]

بَاب ۳۶۶۷ إِذَا اسْتُكْرِهَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى الزِّنَا فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا

وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ صَفِيَّةَ ابْنَةَ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيقِ الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ مِنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتَّى افْتَضَّهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ وَنَفَاهُ وَلَمْ يَجْلِدِ

باب اگر کسی عورت کسی عورت سے زنا بالجبر کیا تو عورت پر حد نہ ہوگی۔

(سورۂ نور میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو شخص انہیں مجبور کرے تو اللہ ان کے مجبور ہونے کی وجہ سے بخشنے والا مہربان ہے[3]

لیث بن سعد کہتے ہیں[4] مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ صفیہ بنت ابی عبید[5] نے انہیں بتایا کہ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے ایک لونڈی سے جو خمس[6] میں شریک تھی زنا بالجبر کیا اس کی بکارت زائل کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غلام کو کوڑے مارے اور جلاوطن کر دیا لیکن لونڈی کو حد نہیں لگائی کیونکہ غلام نے

---

[1] جیسے اور مال اور اسباب کے حقدار ہوتے ۱۲ منہ [2] اس آیت سے عورتوں پر اکراہ اور زبردستی کرنے کی ممانعت نکلی باب کی مناسبت ظاہر ہے ۱۲ منہ [3] آیت سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ جب عورت پر زبردستی کی وجہ سے زنا کا گناہ نہیں ہوا تو حد بھی لازم نہ آئے گی ۱۲ منہ [4] اس کو امام بغوی نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] جو عبداللہ بن عمرؓ کی جورو تھیں قسطلانی نے غلطی کی جو صفیہ کو عبداللہ بن عمر کی بیٹی لکھ دیا ۱۲ منہ [6] مال غنیمت کے پانچویں حصے ۱۲ منہ

الْوَلِيْدَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْاَمَةِ الْبِكْرِ يَفْتَرِعُهَا الْحُرُّ يُقِيْمُ ذٰلِكَ الْحَكَمُ مِنَ الْاَمَةِ الْعَذْرَآءِ بِقَدْرِ ثَمَنِهَا وَيُجْلَدُ وَلَيْسَ فِي الْاَمَةِ الثَّيِّبِ فِي قَضَآءِ الْاَئِمَّةِ غُرْمٌ وَّلٰكِنْ عَلَيْهِ حَدٌّ۔

زبردستی اس سے زنا کیا تھا۔

زہری کہتے ہیں اگر کوئی آزاد مرد باکرہ لونڈی کی بکارت زائل کردے تو حاکم اس شخص سے اس کنواری کی بکارت کی کمی کی قیمت اس سے لے گا[1] اور اسے دروں کی سزا بھی دے اگر آزاد مرد ثیبہ لونڈی سے زنا کرے تو آئمہ دین نے اس کے متعلق یہ حکم نہیں دیا کہ اسے کچھ مالی تاوان دینا پڑے گا بلکہ صرف حد لگائی جائے گی۔

۶۹۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ اِبْرَاهِيْمُ بِسَارَةَ دَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيْهَا مَلِكٌ مِّنَ الْمُلُوْكِ اَوْ جَبَّارٌ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ اَنْ اَرْسِلْ اِلَيَّ بِهَا فَاَرْسَلَ بِهَا فَقَامَ اِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّيْ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (اپنی بیوی) حضرت سارہ کو لے کر ہجرت کی[2] اور ایک گاؤں میں پہنچے جہاں ایک بادشاہ یا ظالم بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ اس نے حکم دیا "سارہ کو میرے پاس بھیج دیا جائے"۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (مجبوراً) بھیج دیا۔ جب بادشاہ مائی سارہ پر ہاتھ ڈالنے کے لئے اٹھا تو وہ وضو کر کے نماز میں مشغول ہوگئیں اور یہ دعاء کرنے لگیں یا اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر واقعی ایمان رکھتی ہوں تو اس ظالم کو مجھ پر مسلّط نہ کر چنانچہ وہ (بدبخت) بادشاہ (اچانک) خرانٹے لینے لگا اور زمین پر ایڑیاں رگڑنے لگا[3]

بَابٌ ٣٦٦٨ يَمِيْنِ الرَّجُلِ

باب اگر کوئی شخص، دوسرے مسلمان کو قسم کھا

[1] مثلاً وہ باکرہ لونڈی پانسو روپیہ قیمت کی تھی اب بکارت جاتے رہنے سے اس کی قیمت سو روپیہ رہ گئی تو چار سو روپیہ اس زانی سے ڈنڈ لیوے ۱۲ منہ [2] عراق سے شام یا بیت المقدس سے مصر کو ۱۲ منہ [3] جیسے کسی کا گلا گھونٹو تو وہ زور زور سے سانس کی آواز حلق سے نکالتا ہے یہ اللہ کا عذاب تھا جو اس ظالم بادشاہ پر نازل ہوا یہ دنیا کے نالائق اور نابکار بادشاہ اور رئیس سمجھے کیا ہیں جو دل میں آتا ہے اس کو کر گذرنا چاہتے ہیں ان کو یہ معلوم نہیں کہ ایک شہنشاہ عالی جاہ بڑی قدرت اور طاقت والا ان کے سر پر موجود ہے وہ دم بھر میں تمہاری ساری نخوت ناک کی راہ نکال دیگا تم ہو کیا مال جیسے اس کے دوسرے ہزاروں لاکھوں بندے بیٹھے ہیں تم بھی ایک بندہ ہو شکر کرو کہ اس نے تم کو ظاہری حکومت عنایت کر دی ورنہ اور کوئی دوسری فضیلت اس کے باقی بندوں پر تم کو حاصل نہیں ہے

لِصَاحِبِهٖ إِنَّهٗ أَخُوْهُ إِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلَ أَوْ نَحْوَهٗ وَكَذٰلِكَ كُلُّ مُكْرَهٍ يَّخَافُ فَإِنَّهٗ يَذُبُّ عَنْهُ الْمَظَالِمَ وَيُقَاتِلُ دُوْنَهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ فَإِنْ قَاتَلَ دُوْنَ الْمَظْلُوْمِ فَلَا قَوَدَ وَلَا قِصَاصَ وَإِنْ قِيْلَ لَهٗ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ أَوْ لَتَبِيْعَنَّ عَبْدَكَ أَوْ تُقِرُّ بِدَيْنٍ أَوْ تَهَبُ هِبَةً وَّ تَحُلُّ عُقْدَةً أَوْ لَنَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ فِي الْإِسْلَامِ وَسِعَهٗ ذٰلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَوْ قِيْلَ لَهٗ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ أَوْ لَنَقْتُلَنَّ ابْنَكَ أَوْ أَبَاكَ أَوْ ذَا رَحِمٍ مَّحْرَمٍ لَّمْ يَسَعْهُ

کہ بھائی کہہ دے اس ڈر سے کہ اگر قسم کھائے گا تو ظالم اسے مار ڈالے گا یا کوئی اور سزا دے گا[1]۔ اسی طرح ہر وہ شخص جس پر جبر و اکراہ کیا جائے اور وہ ڈرتا ہو تو ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اس کی مدد کرے، ظالم کا ظلم اس سے دور کرے اسے بچانے کے لئے جنگ کرے، اسے دشمن کے ہاتھ میں نہ چھوڑے پھر اگر اس نے مظلوم کی حمایت میں جنگ کی اور اسے بچانے کی غرض سے ظالم کو مار بھی ڈالا تو اس پر قصاص لازم نہ ہوگا نہ دیت لازم ہوگی[2]، اور کسی شخص سے یوں کہا جائے تو شراب پی لے یا مردار کھا لے یا اپنا غلام بیچ ڈال یا اتنے قرض کا اقرار کر لے (یا اس کی تحریر دیدے) یا فلاں چیز ہبہ کر یا کوئی اور عقد توڑ ڈال[3] ورنہ ہم تیرے دینی باپ کو مار ڈالیں گے تو اس مجبوری کی بنا پر اس شخص کے لئے یہ تمام کام کر لینے درست ہو جائینگے[4] کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے[5]۔ بعض لوگ کہتے ہیں اگر اس سے یوں کہا جائے تو شراب پی لے یا مردار کھا لے ورنہ ہم تیرے بیٹے یا باپ یا محرم رشتہ دار کو مار ڈالینگے تو اسے یہ کام کرنے درست نہ ہوں گے اور نہ وہ

[1] مثلاً ہاتھ پاؤں کٹوا ڈالے گا تو اس پر کچھ گناہ نہ ہوگا نہ کفارہ لازم ہوگا امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ کہتے ہیں کفارہ واجب ہوگا ۱۲ منہ [2] امام بخاری کا یہی قول ہے اور بعضوں کے نزدیک اس پر قصاص لازم ہوگا۔ حنفیہ بھی اسی کے قائل ہیں ۱۲ منہ [3] مثلاً جورو کو طلاق دے دے یا غلام لونڈی کو آزاد کر دے ۱۲ منہ [4] دینی باپ اور بھائی میں حقیقی باپ اور بھائی بھی آ گئے اسی طرح ہر مسلمان گو اس سے قرابت نسبی نہ ہو ۱۲ منہ [5] ایک مسلمان باپ، یا بھائی کی جان بچانے اور اس کو چھڑانے کے لئے اور کچھ گناہ نہ ہوگا بلکہ ثواب پائے گا۔ اس حالت میں جو اس نے اقرار کیا ہے یا بیع کی ہے یا طلاق یا عتاق وہ سب لغو ہوں گے ۱۲

[6] نہ اس پر ظلم کرے نہ ظالم کے ہاتھ میں دے یہ حدیث اوپر باب المظالم میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ

لِأَنَّ هٰذَا لَيْسَ بِمُضْطَرٍّ ثُمَّ نَاقَضَ فَقَالَ إِنْ قِيلَ لَهُ لَتَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوِ ابْنَكَ أَوْ لَتَبِيعَنَّ هٰذَا الْعَبْدَ أَوْ تُقِرُّ بِدَيْنٍ أَوْ هِبَةٍ يَلْزَمُهُ بِالْقِيَاسِ وَلٰكِنَّا نَسْتَحْسِنُ وَنَقُولُ الْبَيْعُ وَالْهِبَةُ وَكُلُّ عُقْدَةٍ فِي ذٰلِكَ بَاطِلٌ فَرَّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ وَغَيْرِهِ بِغَيْرِ كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِامْرَأَتِهِ هٰذِهِ أُخْتِي وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ وَقَالَ النَّخَعِيُّ إِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَنِيَّةُ الْحَالِفِ وَإِذَا كَانَ مَظْلُومًا فَنِيَّةُ الْمُسْتَحْلِفِ.

مضطر کہلائے گا[۱]۔ مگر انہی لوگوں نے (دوسرے مسئلے میں) اپنے قول کے خلاف کیا ہے۔ کہتے ہیں اگر کسی شخص سے یوں کہا جائے ہم تیرے باپ یا بیٹے کو مار ڈالیں گے نہیں تو یہ اپنا غلام بیچ ڈال یا اتنے قرضے کا اقرار کر لے (یا تحریر دے دے) یا فلاں چیز ہبہ کر دے[۲]، تو قیاس یہ ہے کہ یہ سب معاملے صحیح اور نافذ ہوں گے[۳]۔ مگر ہم اس مسئلے میں استحسان پر عمل کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ان حالات میں بیع و ہبہ اور ہر ایک عقد (اقرار وغیرہ) باطل ہوگا۔

دیکھئے ان لوگوں نے رشتہ دار اور غیر رشتہ دار میں بھی فرق کیا ہے، جس پر قرآن و حدیث سے کوئی دلیل نہیں ملتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ حدیث ابھی موصولاً گزر چکی ہے) کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زوجۂ محترمہ کے متعلق یہ فرمایا "یہ میری بہن ہے" اور یہ رشتہ اللہ کے دین کی رو سے مدنظر تھا[۴]۔ ابراہیم نخعی[۶] کہتے ہیں[عہ] اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت معتبر ہوگی اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو اسی کی نیت معتبر ہوگی[۵]۔

---

۱ کیونکہ مضطر جب ہوتا جب خود اس کے قتل کی اس کو دھمکی دی جاتی اس لئے اس کو لازم ہے کہ ان حرام کاموں کو نہ کرے اور باپ یا بیٹے یا دوسرے رشتہ داروں کے قتل پر صبر کرے اگر ایسی حالت میں ان حرام کاموں کا مرتکب ہوگا تو گنہگار ہوگا حنفیہ کا یہی قول ہے ۱۲ منہ

۲ اور وہ بیچارہ ڈر کر ان کاموں کو کر لے ۱۲ منہ

۳ اور بیع اور اقرار اور ہبہ وغیرہ سب اس پر لازم ہوں گے اس لئے کہ وہ مضطر نہیں تھا کیونکہ مضطر ان کے نزدیک وہی ہے جس کے قتل کی خود دھمکی دی جائے ۱۲ منہ

۴ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ غیر شخص کو بھی جس سے قرابت نسبی نہ ہو بھائی یا بہن کہہ سکتے ہیں غرض یہ ہے کہ حنفیہ کو نسبی رشتہ داروں کے قتل کی دھمکی اور دوسرے بھائی مسلمانوں کے قتل کی دھمکی دونوں کو ایک حکم رکھنا تھا ۱۲ منہ

۵ مطلب یہ ہے کہ جو مظلوم ہو قسم اس کی نیت کے موافق رہے گی اور ظالم کتنا ہی بچا کر پیر پھار کر کے قسم کھائے مگر اس کے کلام کا مطلب مظلوم ہی کی نیت کے موافق رکھا جائے گا امام مالک اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا اور امام شافعی یہ کہتے ہیں کہ اگر حاکم کے سامنے قسم کھائی جائے تو حاکم کی نیت معتبر ہوگی اور اگر دوسرے مقام میں کھائی جائے تو قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا، مدعی کے پاس جب گواہ نہ ہوں لیکن دعویٰ سچا ہو تو وہ مظلوم قسم لینے والا ہوگا ۱۲ منہ

۶ امام ابو حنیفہ کے استاذ الاستاذ ہیں ۱۲ منہ

عہ اس کو امام محمد نے کتاب الآثار میں وصل کیا ۱۲ منہ

۶۴۷۰ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرے نہ اسے ظالم کے ہاتھ میں چھوڑ دے[۱] اور جو شخص اپنے بھائی (مسلمان) کی حاجت پوری کرنے اور خدمت کرنے میں مصروف ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی اپنی حاجات بر لاتا ہے[۱]۔

۶۴۷۱ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ قَالَ تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ۔

(از محمد بن عبدالرحیم از سعید بن سلیمان از ہشیم از عبید اللہ ابن ابی بکر بن انس) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے (مسلمان) بھائی کی (ہر حالت میں) مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ یہ سن کر ایک شخص بولا اگر وہ مظلوم ہو تو بے شک میں اس کی مدد کروں گا مگر ظالم ہونے کی صورت میں یا رسول اللہ اس کی کیسے مدد کروں؟ آپ نے فرمایا ظالم ہونے کی صورت میں اس طرح مدد کر کہ ظلم کرنے سے اسے باز رکھ (سمجھا بجھا کر یا ڈرا دھمکا کر یا اس کا مقابلہ کر کے) یہی امر اس کی امداد ہے[۲]۔

---

[۱] اس حدیث کی رو سے اولیاء اللہ اور اہل اللہ نے دوسرے حاجت مندوں کے لئے جہاں تک ان سے ہو سکا کوشش کی ہے اور ایسا کرنے میں مطلق شرم نہیں کی ذلت بھی اٹھائی مگر سب گوارا کیا البتہ اپنی حاجت اللہ کے سوا کسی کے سامنے نہیں لے گئے ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث اوپر باب المظالم میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

[ع] کہ وہ اس پر ظلم کرتا رہے اور دوسرے مسلمان منہ دیکھتے بیٹھے رہیں نہیں اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرنا چاہیئے ۱۲ منہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْحِيَلِ

بَابُ ٣٦٦٩ فِي تَرْكِ الْحِيَلِ وَاَنَّ لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فِي الْاَيْمَانِ وَغَيْرِهَا۔

٦٤٤٧ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ هَاجَرَ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب شرعی حیلوں[1] کے بیان میں

باب حیلہ ترک کرنے کا بیان۔

کیونکہ یہ حدیث ہر شخص کو وہی ملے گا جیسے اس کی نیت ہو قسم وغیرہ (سب عبادات اور معاملات) کو شامل ہے۔

(از ابو النعمان از حماد بن زید از یحییٰ بن سعید از محمد بن ابراہیم) علقمہ بن وقاص کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خطبے میں سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمایا کرتے تھے لوگو! تمام اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے آدمی کو وہی ملے گا جیسے اس کی نیت ہو[2] جس نے نیت ہجرت اللہ اور رسول کی طرف (دینی حکم کے ماتحت) کی اس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف سمجھی جائے گی جس کی ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہوگی اس کی ہجرت انہی کاموں کے لئے سمجھی جائے گی[3]۔

---

[1] حیلہ کہتے ہیں ایک پوشیدہ تدبیر سے اپنا مقصود حاصل کر لینے کو اگر حیلہ کر کے حق کا ابطال یا باطل کا اثبات کیا جائے تب تو یہ حیلہ حرام ہوگا اور اگر حق کا اثبات اور باطل کا ابطال کیا جائے تو وہ واجب یا مستحب ہوگا اور اگر کسی آفت سے بچنے کے لئے کیا جائے تو مباح ہوگا اگر ترک مستحب کے لئے کیا جائے تو مکروہ ہوگا اب اختلاف ہے علماء کا پہلی قسم کا حیلہ کرنا صحیح ہے یا غیر صحیح اور نافذ ہے یا غیر نافذ اور ایسا حیلہ کرنے سے گنہگار ہوگا یا نہیں جو لوگ صحیح اور جائز کہتے ہیں وہ حضرت ایوبؑ کے قصے سے حجت لیتے ہیں انہوں نے سو لکڑیوں کے بدل سو جھاڑو کے تنکے لیکر مار دیئے اور قسم پوری کرلی اور اس حدیث سے کہ آنحضرتؐ نے ایک ناتوان شخص کے لئے جس نے زنا کیا تھا یہ حکم دیا کہ کھجور کی ڈالی لیکر جس میں سو شاخیں ہوں ایک ہی بار اس کو مارو اور اس حدیث سے کہ ردی کھجور کو روپیوں کے بدل بیچ کر پھر روپیہ کے بدل عمدہ کھجور لے لے۔ جو لوگ ناجائز کہتے ہیں وہ اصحاب سبت اور یہود کی حدیث سے کہ چربی ان پر حرام ہوئی تو بیچ کر اس کی قیمت کھائی اور نجش کی حدیث اور لعن اللہ المحلل والمحلل سے دلیل لیتے ہیں اور حنفیہ کے مذہب میں بہت سے حیلے منقول ہیں بلکہ امام ابو یوسف نے ان حیلوں میں خاص ایک کتاب لکھی ہے تاہم محققین حنفیہ کہتے ہیں کہ وہی حیلے جائز ہیں جو احقاق حق کے قصد سے کئے جائیں ۱۲ فتح ملخصاً مترجم کہتا ہے قول محقق اس باب میں یہ ہے کہ ضرورت شرعی سے کسی مسلمان کی جان اور عزت بچانے کے لئے یا حق رسانی کے لئے حیلہ کرنا درست ہے لیکن جہاں یہ بات نہ ہو بلکہ صرف اپنا فائدہ کرنا مقصود ہو اور دوسرے بھائی مسلمان کا اس سے نقصان ہوتا ہو تو ایسا حیلہ کرنا حرام اور ناجائز ہے ۱۲ منہ

[2] اس حدیث سے امام بخاریؒ نے حیلوں کے عدم جواز پر دلیل لی کیونکہ حیلہ کرنے والے کی نیت دوسری ہوتی ہے اس لئے حیلہ اس کے حق میں کچھ مفید نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

[3] نہ خدا اور رسول کے لئے اس کو کچھ ثواب نہیں ملے گا ۱۲ منہ

بَابٌ ۳۶۷ فِي الصَّلٰوةِ

۶۴۷۳ ـ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔

باب نماز میں حیلہ کرنے کا بیان

(از اسحٰق بن نصر از عبدالرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تم میں سے کسی کی نماز قبول نہیں کرتا جب وہ بے وضو ہو جب تک کہ وہ وضوء نہ کرے۔

بَابٌ ۳۶۷ فِي الزَّكَاةِ

وَأَنْ لَا يُفَرَّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَّلَا يُجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ۔

باب زکوٰۃ میں حیلہ کرنے کا بیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوٰۃ عائد ہونے کے خوف سے جمع شدہ (اکٹھے) مال کو جدا کرنا یا الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کرنا چاہیئے۔

۶۴۷۴ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ۔

(از محمد بن عبداللہ الانصاری از والدش از ثمامہ ابن عبداللہ بن انس) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ نصاب کے مطابق زکوٰۃ کا حکمنامہ میرے لئے لکھا۔ اس میں ایک شق یہ بھی تھی کہ جو مال (دو یا کئی مالکوں کا) جدا جدا ہو اسے اکٹھا نہ کیا جائے اور جو مال (ایک ہی مالک کا) اکٹھا ہو، وہ جدا جدا نہ کیا جائے[۵]۔

۶۴۷۵ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الصَّلَوَاتِ

(از قتیبہ از اسمٰعیل بن جعفر از ابوسہیل از والدش) حضرت طلحہ بن عبیداللہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا۔ اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتلائیے اللہ نے مجھ پر کون سی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا (ہر دن رات میں) پانچ نمازیں، ان کے سوا جو تو پڑھے

[۵] اس حدیث کی پوری شرح اور مثال کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

الْخَمْسَ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ
بِمَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ قَالَ شَهْرُ
رَمَضَانَ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا قَالَ اَخْبِرْنِيْ
بِمَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ قَالَ فَاَخْبَرَهٗ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَائِعِ
الْاِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ لَا اَتَطَوَّعُ
شَيْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ شَيْئًا
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ
اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ صَدَقَ وَقَالَ
بَعْضُ النَّاسِ فِيْ عِشْرِيْنَ وَمِائَةِ بَعِيْرٍ
حِقَّتَانِ فَاِنْ اَهْلَكَهَا مُتَعَمِّدًا اَوْ وَهَبَهَا
اَوِ احْتَالَ فِيْهَا فِرَارًا مِّنَ الزَّكَاةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

وہ نفل ہوگی۔ پھر اس نے پوچھا بتائیے اللہ تعالیٰ نے کونسے روزے مجھ پر فرض کئے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا رمضان کے روزے اس کے سوا جو روزے تو رکھے وہ نفل ہوں گے۔ کہنے لگا یہ فرمائیے کہ زکوٰۃ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کونسی فرض کی ہے؟ طلحہؓ کہتے ہیں آپؐ نے اسے (زکوٰۃ کے مسائل بھی) اور دوسرے مسائل بھی شریعت کے بتلائے پھر وہ کہنے لگا قسم ہے اس پروردگار کی جس نے آپؐ کو عزت دی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے اس میں نہ کچھ بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ شخص سچ کہہ رہا ہے تو کامیاب ہوگا یا بہشت میں داخل ہوگا[1] بعض لوگ کہتے ہیں ایک سو بیس اونٹوں میں دو حقے (تین تین برس کی دو اونٹنیاں جو چوتھے سال میں لگی ہوں) زکوٰۃ کے لازم آتے ہیں پھر اگر کسی نے ان اونٹوں کو عمداً تلف کر ڈالا (مثلاً ذبح کر دیا) یا کسی کو ہبہ کر دیا یا اور کوئی حیلہ کیا[2] تو زکوٰۃ اس پر سے ساقط ہو گئی[3]

۶۴۷۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا
اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهٗ فَيَطْلُبُهٗ وَيَقُوْلُ
اَنَا كَنْزُكَ قَالَ وَاللّٰهِ لَنْ يَّزَالَ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى
يَبْسُطَ يَدَهٗ فَيُلْقِمَهَا فَاهُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَا رَبُّ النَّعَمِ

(از اسحٰق از عبدالرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آدمی کا خزانہ (جس کی وہ زکوٰۃ نہ دیتا ہو) ایک گنجے سانپ کی شکل بن جائے گا، خزانے کا مالک۔ اسے دیکھ کر بھاگے گا (یہ بلا کہاں سے آئی ہے؟) وہ پیچھے لگے گا اور کہے گا (ارے کیوں بھاگتا ہے) میں تو تیرا خزانہ ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ برابر اس کے پیچھے رہے گا حتیٰ کہ خزانے کا مالک (مجبوراً) اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کے منہ میں دے دے گا (کہ

[1] باب کی مناسبت یہ ہے کہ حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جو کوئی حیلہ کر کے اللہ کے فرائض میں گھٹائے گا یا بڑھائے گا وہ کامیاب نہیں ہو سکتا اور نہ اللہ کے پاس اس کا کوئی عذر قبول ہوگا اور تعجب ہے فقہاء سے کہ انہوں نے زکوٰۃ ساقط کرنے کا حیلہ اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب سال پورا ہونے لگے اس وقت مال زکوٰۃ کسی کے نام ہبہ کر دے پھر سال گزر جانے کے بعد اس سے واپس لے لے اسی طرح ہر سال کرتا رہے تو کبھی زکوٰۃ نہ دینا پڑے گی۔ اس حیلے کے حرام ہونے میں شک نہیں اور ایسے ہی فقیہوں کی نسبت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ خدا کا قرب ان سے دور رہنے میں حاصل کرنا چاہیئے معاذ اللہ ۱۲ منہ [2] سال پورا ہونے سے ایک دن پہلے بھی ۱۲ منہ [3] شافعیہ بھی اسی کے قائل ہیں مگر ایسا حیلہ کرنے والے کو ملامت کے قابل سمجھتے ہیں لیکن مالکیہ کہتے ہیں کہ جو کوئی زکوٰۃ سے بچنے کے لئے اس قسم کے حیلے

لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَخْبِطُ وَجْهَهُ بِأَخْفَافِهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي رَجُلٍ لَهُ إِبِلٌ فَخَافَ أَنْ تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَبَاعَهَا بِإِبِلٍ مِثْلِهَا أَوْ بِغَنَمٍ أَوْ بِبَقَرٍ أَوْ بِدَرَاهِمَ فِرَارًا مِنَ الصَّدَقَةِ بِيَوْمٍ احْتِيَالًا فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ إِنْ زَكَّى إِبِلَهُ قَبْلَ أَنْ يَحُولَ الْحَوْلُ بِيَوْمٍ أَوْ بِسَنَةٍ جَازَتْ عَنْهُ۔

(ہاتھ جائے مگر جان تو بچے) اور وہ سانپ اسے نگل لے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اگر چوپایوں کا مالک ان کی زکوٰۃ اداء نہ کرے تو قیامت کے دن ان جانوروں کو اس پر مسلط کر دیا جائیگا وہ اپنے پاؤں سے اس کا منہ کچل ڈالیں گے۔

اور بعض لوگ کہتے ہیں اگر کسی شخص کے پاس اونٹ ہوں اسے اندیشہ ہو کہ اب اسے زکوٰۃ اداء کرنی پڑے گی چنانچہ وہ اپنے اونٹوں کو ویسے ہی اونٹوں کے بدل یا گائیوں یا بکریوں یا روپے کے بدل سال ختم ہونے سے ایک دن پہلے بھی بیچ ڈالے اس نیت سے کہ زکوٰۃ واجب نہ ہو تو کوئی قباحت نہیں اور خود یہی لوگ اس کے بھی قائل ہیں کہ اگر کسی نے اپنے اونٹوں کی ایک دن یا ایک سال پہلے پیشگی زکوٰۃ اداء کر دی تو جائز ہے۔

۶۴۷۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِذَا بَلَغَتِ الْإِبِلُ عِشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ فَإِنْ وَهَبَهَا قَبْلَ الْحَوْلِ أَوْ بَاعَهَا فِرَارًا وَاحْتِيَالًا لِإِسْقَاطِ الزَّكَاةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ إِنْ أَتْلَفَهَا فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ فِي مَالِهِ

(از قتیبہ بن سعید از لیث از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ ان کی ماں پر ایک منت تھی لیکن وہ اس کے اداء کرنے سے پہلے انتقال کر گئیں (اب کیا کرنا چاہیے؟) آپ نے فرمایا تو اپنی ماں کی طرف اداء کر دے[1]۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب بیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں زکوٰۃ کی چار بکریاں لازم ہیں، اگر اونٹوں کا مالک سال پورا ہونے سے پہلے انہیں بیچ ڈالے یا ہبہ کر دے اس نیت سے کہ زکوٰۃ ساقط ہو جائے تو اس پر کچھ لازم نہ ہوگا، اسی طرح اگر ان اونٹوں کو تلف کر ڈالے، اس کے بعد مر جائے تو اس کے مال میں سے زکوٰۃ اداء کرنا ضروری نہیں[2]۔

---

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب منت مر جانے سے ساقط نہ ہوئی اور ولی کو اس کے اداء کرنے کا حکم دیا گیا تو زکوٰۃ بطریق اولیٰ موت یا حیلے سے ساقط نہ ہوگی ۱۲ منہ [2] یعنی وارثوں پر لازم نہیں کہ اس کے ذمہ جو زکوٰۃ واجب تھی وہ اس کے مال میں سے اداء کریں ۱۲ منہ

بَابٌ ۳۶۷۲ فِی النِّکَاحِ

باب نکاح میں حیلہ کرنے کا بیان

۶۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ قَالَ يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيَنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ احْتَالَ حَتَّى تَزَوَّجَ عَلَى الشِّغَارِ فَهُوَ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ وَقَالَ فِي الْمُتْعَةِ النِّكَاحُ فَاسِدٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمُتْعَةُ وَالشِّغَارُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ۔

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از عبید اللہ از نافع) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع کیا۔ عبید اللہ کہتے ہیں میں نے نافع سے پوچھا شغار کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا شغار یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کی بیٹی سے اس شرط پر نکاح کرے کہ اپنی بیٹی اسے بیاہ دیگا بس یہی مہر ہوا اور کچھ مہر نہ ہو یا ایک آدمی دوسرے کی بہن سے اس شرط پر نکاح کرے کہ اپنی بہن اسے بیاہ دیگا اور اس کے سوا کچھ مہر مقرر نہ ہو۔

بعض لوگ کہتے ہیں اگر کسی نے حیلہ کر کے نکاح شغار کر لیا تو عقد نکاح درست ہو جائے گا اور شرط لغو ہوگی (ہر ایک کو عورت کا مہر مثل ادا کرنا ہوگا) لیکن متعہ کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ نکاح بھی فاسد ہے اور شرط بھی باطل ہے[1] لیکن بعض کہتے ہیں کہ متعہ اور شغار دونوں جائز ہونگے[2]

۶۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا ؓ قِيلَ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِمُتْعَةِ النِّسَاءِ بَأْسًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ احْتَالَ

(از مسدد از یحییٰ از عبید اللہ بن عمر از زہری از حسن و عبد اللہ پسران محمد بن علی) محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما متعہ میں کوئی قباحت تصور نہیں کرتے تو فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے موقع پر متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

بعض لوگ کہتے ہیں اگر کسی نے حیلے سے متعہ کا نکاح کر لیا تو نکاح فاسد ہوگا اور بعض یہ کہتے ہیں کہ نکاح جائز

[1] وہاں یوں نہیں کہا کہ نکاح صحیح ہے اور شرط باطل ہے اور مہر مثل واجب ہوگا ۱۲ منہ [2] اور شرط باطل ہوگی ہر ایک میں مہر مثل لازم ہوگا یہ قول امام زفر کا ہے جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد تھے اور عینی نے جو حافظ صاحب پر اعتراض کیا ہے کہ زفر کا یہ قول نہیں بلکہ زفر نے یوں کہا ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک مدت معین کر کے ایک عورت سے نکاح کیا تو نکاح صحیح ہو جائیگا اور مدت کی شرط باطل ہوگی اور ابو حنیفہ اور صاحبین کے نزدیک نکاح ہی باطل ہوگا ۱۲ منہ

حَتّٰی تَمَتَّعَ فَالنِّکَاحُ فَاسِدٌ وَّقَالَ بَعْضُهُمُ النِّکَاحُ جَائِزٌ وَّالشَّرْطُ بَاطِلٌ۔

ہو جائے گا اور (میعاد کی) شرط باطل ہوگی۔

بَابٌ ۳۶۷۳ مَا یُکْرَهُ مِنَ الْاِحْتِیَالِ فِی الْبُیُوْعِ وَلَا یُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِیُمْنَعَ بِهٖ فَضْلُ الْکَلَاِ۔

باب خرید و فروخت میں حیلہ کرنے کی ممانعت

اور کسی کو نہیں چاہیئے کہ ضرورت سے زیادہ پانی اس لئے روک رکھے کہ اس کی وجہ سے گھاس بھی رکی رہے[1] یعنی محفوظ رہے۔

۶۴۸۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِیُمْنَعَ بِهٖ فَضْلُ الْکَلَاِ

(از اسمٰعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچا ہوا بے ضرورت پانی اس لئے نہ روکا جائے کہ اس کی وجہ سے بچے ہوئے بے ضرورت گھاس کو محفوظ اور اپنے فائدے کے لئے محدود رکھنا مقصود ہو[2]۔

بَابٌ ۳۶۷۴ مَا یُکْرَهُ مِنَ التَّنَاجُشِ

باب نجش[3] کی ممانعت

۶۴۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ النَّجْشِ۔

(از قتیبہ بن سعید از مالک از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش سے منع فرمایا۔

بَابٌ ۳۶۷۵ مَا یُنْهٰی مِنَ الْخِدَاعِ فِی الْبُیُوْعِ

باب خرید و فروخت میں دھوکہ کرنے کی ممانعت۔

وَقَالَ اَیُّوْبُ یُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ کَمَا یُخَادِعُوْنَ اٰدَمِیًّا لَوْ اَتَوُا الْاَمْرَ عِیَانًا کَانَ اَهْوَنَ عَلَیَّ۔

ایوب سختیانی[4] کہتے ہیں وہ گویا خدا سے دھوکہ کرتے ہیں جیسے آدمی سے دھوکہ کرتے ہیں۔ اگر صاف صاف کہہ دیں (کہ اتنا نفع لیں گے) تو میرے نزدیک معاملات کی یہ آسان شکل ہے[5]۔

---

[1] اس حدیث کی تفسیر اوپر کتاب الشرب میں گذر چکی ہے امام بخاری نے نہ معلوم بیع کے متعلق اس باب میں کوئی حدیث کیوں بیان نہیں کی ۱۲ منہ

[2] اس حدیث کی مناسبت کتاب الحیل سے یہ ہے کہ جنگل کی گھاس تو کسی خاص شخص کی ملک میں نہیں بلکہ ہر ایک کو حق ہے کہ اپنے جانور وہاں چرائے لیکن اپنے کنوئیں پر ہر شخص کو اختیار ہے اب کوئی شخص کیا کرے ایسے جنگل میں جہاں اور کوئی کنواں نہ ہو اسی کا کنواں ہے اپنی ضرورت سے زیادہ پانی کو روکے کسی کو نہ لینے دے تو گویا اس نے ایک حیلہ کیا یعنی ایسا کرکے اس نے وہاں کی گھاس بھی محفوظ کر لی کیونکہ جس جنگل میں پانی نہ ملے گا وہاں کوئی شخص اپنے جانوروں کو چرانے کے لئے نہیں لائے گا ۱۲ منہ

[3] نجش کی تفسیر کتاب البیوع میں گذر چکی ہے یعنی کسی چیز کا خریدنا منظور نہ ہو مگر دوسرے خریداروں کو بہکانے کے لئے اس کی قیمت بڑھانا ۱۲ منہ

[4] اس کو وکیع نے اپنے مصنف میں وصل کیا ۱۲ منہ

[5] کیونکہ اس میں کوئی فریب نہیں خریدار کو اختیار ہے لے یا نہ لے ۱۲ منہ

۶۴۸۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ۔

(از اسمٰعیل از مالک از عبداللہ بن دینار) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ خرید و فروخت میں اسے دھوکہ دیا جاتا ہے تو آپؐ نے اس سے فرمایا تو معاملہ کرتے وقت یہ کہہ دیا کر (بھائی) اس میں دھوکہ نہ ہونا چاہیئے[۱]۔

بَاب ۳۶۷۶ مَا يُنْهٰى مِنَ الْاِحْتِيَالِ لِلْوَلِيِّ فِي الْيَتِيْمَةِ الْمَرْغُوْبَةِ وَأَنْ لَا يُكَمِّلَ صَدَاقَهَا۔

باب پسندیدہ یتیم لڑکی کو اس کا ولی فریب دے کر (یعنی مہر مثل سے کم مہر مقرر کر کے) نکاح کر لے تو یہ منع ہے[۲]۔

۶۴۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيْمَةُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا يُرِيْدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنٰى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا فَنُهُوْا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوْا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری) حضرت عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى الآيَةَ تو انہوں نے کہا اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ایک یتیم لڑکی اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور وہ ولی اس کے حسن و مال کی وجہ سے اسے چاہتا ہو مگر مہر مثل سے کم مہر مقرر کرنے کا ارادہ ہو تو ایسے نکاح سے ممانعت ہوئی البتہ انصاف سے پورا پورا مہر مقرر کرے تو اجازت ہے۔ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو (اسی سورت کی) یہ آیت نازل ہوئی وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ الآيَةَ[۳]۔ اس کے بعد مکمل حدیث روایت کی۔

بَاب ۳۶۷۷ إِذَا غَصَبَ جَارِيَةً فَزَعَمَ أَنَّهَا مَاتَتْ

باب اگر کسی شخص نے دوسرے کی کنیز (لونڈی) کو زبردستی چھین لیا بعد ازاں کنیز کے مالک نے اس پر دعوی

---

[۱] اب اگر ایسا کہہ دینے پر بھی کوئی فریق دغا اور فریب کرے تو معاملہ ناجائز ہوگا اہل ظاہر کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ اور شافعیہ اور جمہور علماء کے نزدیک معاملہ صحیح ہو جائے گا پر دغا کرنے والا خدا کا نافرمان ہوگا ۱۲ منہ [۲] یہ بھی اگر کرلے گا تو اہل ظاہر کے نزدیک وہ نکاح بھی صحیح نہ ہوگا اور جمہور علماء کہتے ہیں نکاح تو صحیح ہو جائے گا مگر اس کو حکم دیں گے کہ پورا مہر ادا کرے ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے کتاب النکاح اور کتاب التفسیر وغیرہ میں ۱۲ منہ

فَقَضٰی بِقِیْمَةِ الْجَارِیَةِ الْمَیِّتَةِ ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبُهَا فَهِیَ لَهٗ وَیَرُدُّ الْقِیْمَةَ وَلَا تَکُوْنُ الْقِیْمَةُ ثَمَنًا وَّقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الْجَارِیَةُ لِلْغَاصِبِ لِاَخْذِهِ الْقِیْمَةَ وَفِیْ هٰذَا احْتِیَالٌ لِمَنِ اشْتَهٰی جَارِیَةَ رَجُلٍ لَّا یَبِیْعُهَا فَغَصَبَهَا وَاعْتَلَّ بِاَنَّهَا مَاتَتْ حَتّٰی یَاْخُذَ رَبُّهَا قِیْمَتَهَا فَیَطِیْبُ لِلْغَاصِبِ جَارِیَةُ غَیْرِهٖ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمْوَالُکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ وَّلِکُلِّ غَادِرٍ لِّوَاءٌ یَّوْمَ الْقِیَامَةِ۔

کیا تو چھیننے والے نے یہ کہا کہ وہ کنیز مرگئی، حاکم نے قیمت اس سے دلا دی۔ اس کے بعد مالک کو وہ کنیز (زندہ) مل گئی تو قانون کی رو سے وہ اپنی لونڈی لے لے گا اور چھیننے والے نے جو قیمت دی تھی وہ اسے واپس کردے گا، ایسا نہ ہوگا کہ غاصب نے جو قیمت دی تھی وہ اس کنیز کا مول ہو جائے۔ اور کنیز غاصب کی ملک ہو جائے۔

بعض لوگ کہتے ہیں وہ کنیز غاصب کی ملک ہو جائے گی کیونکہ مالک اس کنیز کی قیمت اس سے لے چکا۔ (اگر یہی فتوای دیا جائے) تو بس کنیز (لونڈی) کی کسی شخص کو خواہش ہو اور مالک فروخت نہ کرنا چاہے اس کے حاصل کرنے کے لئے یہ تدبیر کرے گا وہ جس کو چاہے گا جبراً چھین لے گا۔ جب مالک دعوای کرے گا تو وہ کہہ دیگا وہ مرگئی بعد ازاں قیمت مالک کو دے کر خوب مزہ اڑاتا پھرے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک دوسرے کے مال تم پر حرام ہیں (یہ حدیث کتاب الحج میں موصولاً گذر چکی ہے) اور فرماتے ہیں قیامت کے دن ہر دغا باز (کو مشتہر کرنے) کے لئے ایک جھنڈا مقرر ہوگا۔

۶۴۸۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ غَادِرٍ لِّوَاءٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ یُعْرَفُ بِهٖ۔

(از ابو نعیم از سفیان از عبد اللہ بن دینار) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کے لئے قیامت میں ایک جھنڈا ہوگا۔

باب ۳۶۷۸

۶۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

باب[1]

(از محمد بن کثیر از سفیان از ہشام از عروہ از زینب بنت ام سلمہ) ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی انسان ہوں[2]۔ تم لوگ اپنے مقدمات فیصلے کے لئے میرے پاس لاتے رہو، ممکن ہے ایک شخص اپنی دلیل دوسرے فریق کی نسبت اچھی طرح بیان کرتا ہے[3]۔ میں جو سنتا ہوں[4] اس کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں، لہذا اگر میں کسی کو اس کے (مسلمان) بھائی کا کوئی حق (دلائل کی بنا پر) دلا دوں تو وہ ہرگز نہ لے میں اسے دوزخ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں[5]

باب ۳۶۷۹ فِي النِّكَاحِ

۶۴۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ وَلَا الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ إِذَا سَكَتَتْ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ لَمْ تُسْتَأْذَنِ الْبِكْرُ وَلَمْ تَزَوَّجْ فَاحْتَالَ رَجُلٌ فَأَقَامَ شَاهِدَيْ زُورٍ أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا

باب نکاح پر جھوٹی گواہی گذر جائے تو کیا حکم ہے[6]؟

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام از یحییٰ بن ابی کثیر از ابو سلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری عورت کا نکاح بھی اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اسی طرح بیوہ عورت کا بھی نکاح جب تک (زبان سے) اس کا حکم نہ لیں، نہ کیا جائے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کنواری کیسے اجازت دے گی (وہ تو شرم کرتی ہے) آپ نے فرمایا اس کا (سن کر) خاموش ہو جانا بھی اذن ہے۔

---

[1] اس میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں یہ اگلے ہی باب سے متعلق ہے ۱۲ منہ [2] لوازم بشریت سے پاک نہیں ہوں ۱۲ منہ [3] فصاحت اور بلاغت اور خوش تقریری کے ساتھ ۱۲ منہ [4] ظاہری مقدمہ کی رُوئیداد اور بیان ۱۲ منہ [5] یہ حدیث اس قاعدے کے خلاف نہیں ہے کہ پیغمبر علیہ السلام خطائے اجتہادی پر قائم نہیں رہ سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ آپ کو مطلع کر دیتا کیونکہ یہ خطائے اجتہادی نہیں ہے بلکہ وجہ ثبوت پر فیصلہ کرنا ہے جس سے ہر ایک حاکم مجبور ہے ۱۲ منہ [6] کیا وہ عورت اس دعوی کرنے والے پر جو جانتا ہے کہ میرا دعوی جھوٹ ہے حلال ہو جائے گی ۱۲ منہ

بِرِضَاهَا فَاَثْبَتَ الْقَاضِی نِكَاحَهَا وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ اَنَّ الشَّهَادَةَ بَاطِلَةٌ فَلَا بَأْسَ اَنْ يَّطَأَهَا وَهُوَ تَزْوِيْجٌ صَحِيْحٌ۔

بعض لوگ کہتے ہیں اگر کسی کنواری عورت سے نہ اذن لیا گیا نہ نکاح کیا گیا مگر ایک شخص نے دو جھوٹے گواہ اس امر پر قائم کر دیئے کہ اس کنواری عورت نے اپنی رضا سے مجھ سے نکاح کیا تھا اور قاضی نے نکاح ثابت کر دیا حالانکہ مدعی جانتا ہے کہ یہ جھوٹی گواہی ہے لیکن[1] اس عورت سے جماع کرنا اس کے لئے درست اور نکاح بھی صحیح ہوگا۔

۶۴۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ وَّلَدِ جَعْفَرٍ تَخَوَّفَتْ اَنْ يُّزَوِّجَهَا وَلِيُّهَا وَهِیَ كَارِهَةٌ فَاَرْسَلَتْ اِلٰی شَيْخَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ مُجَمِّعٍ ابْنَیْ جَارِيَةَ قَالَا فَلَا تَخْشَيْنَ فَاِنَّ خَنْسَاءَ بِنْتَ خِذَامٍ اَنْكَحَهَا اَبُوْهَا وَهِیَ كَارِهَةٌ فَرَدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ذٰلِكَ قَالَ سُفْيٰنُ وَاَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ خَنْسَاءَ۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از یحیی بن سعید) قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ جعفر بن ابی طالب کے خاندان کی ایک عورت تھی اسے یہ ڈر پیدا ہوا کہ کہیں اس کا ولی جبراً اس کا نکاح نہ پڑھا دے، وہ نکاح سے ناراض تھی، آخر اس نے دو بوڑھے انصاریوں عبد الرحمن بن جاریہ[2] اور مجمع بن جاریہ کے پاس (یہ مسئلہ معلوم کرنے کے لئے کسی کو بھیجا) انہوں نے جواب ارسال کیا تو کیوں ڈرتی ہے ؟ خنساء بنت خذام کا نکاح اس کے والد نے جبراً کر دیا تھا وہ اس جگہ نکاح کرنا ناپسند کرتی تھی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نکاح لغو کر دیا۔ سفیان بن عیینہ نے (اسی سند سے) کہا عبد الرحمن بن قاسم بھی اس حدیث کو اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ خنساء بنت خذام کا نکاح اس طرح ہوا۔ آخر تک[3]۔

۶۴۸۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا كَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ وَقَالَ بَعْضُ

(از ابو نعیم از شیبان از یحیی از ابو سلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خاوند کر چکی ہو، اس سے تو جب تک (زبان سے) حکم نہ لیا جائے اس کا نکاح نہ کیا جائے اور کنواری کا بھی بغیر اجازت نکاح نہ کیا جائے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کنواری کیسے اذن دیگی؟ (وہ تو شرمیلی ہوتی ہے)

[1] قاضی کا فیصلہ ہو جانے کے بعد ۱۲ منہ [2] جاریہ ان کے دادا کا نام تھا باپ کا نام یزید ہے عبد الرحمن اور مجمع دونوں بھائی تھے ۱۲ منہ [3] ان میں عبد الرحمن بن جاریہ اور مجمع بن جاریہ کا ذکر نہیں ہے ۱۲ منہ

النَّاسِ اِنِ احْتَالَ اِنْسَانٌ بِشَاهِدَیْ زُوْرٍ عَلٰی تَزْوِیْجِ امْرَاَةٍ ثَیِّبٍ بِاَمْرِهَا فَاَثْبَتَ الْقَاضِیْ نِكَاحَهَا اِیَّاهُ وَالزَّوْجُ یَعْلَمُ اَنَّهٗ لَمْ یَتَزَوَّجْهَا قَطُّ فَاِنَّهٗ یَسَعُهٗ هٰذَا النِّكَاحُ وَلَا بَاْسَ بِالْمُقَامِ لَهٗ مَعَهَا۔

آپؐ نے فرمایا اس کا خاموش رہنا ہی اذن ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں اگر کسی نے حیلہ کرکے ایک ثیبہ عورت پر دو جھوٹے گواہ قائم کر دیئے کہ اس کے حکم سے نکاح ہوا ہے اور قاضی نے گواہی کی بناء پر نکاح ثابت کر دیا حالانکہ وہ (بناوٹی) خاوند یہ جانتا ہے کہ اس نے اس عورت سے نکاح نہیں کیا ہے (اور گواہی محض جھوٹی ہے) جب بھی یہ نکاح اس کے حق میں صحیح ہو جائے گا اور اسے اس عورت کے پاس رہنا درست ہو جائے گا۔

۶۴۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ قُلْتُ اِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْیِیْ قَالَ اِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِنْ هَوِیَ رَجُلٌ جَارِیَةً یَتِیْمَةً اَوْ بِكْرًا فَاَبَتْ فَاحْتَالَ فَجَاءَ بِشَاهِدَیْ زُوْرٍ عَلٰی اَنَّهٗ تَزَوَّجَهَا فَاَدْرَكَتْ فَرَضِیَتِ الْیَتِیْمَةُ فَقَبِلَ الْقَاضِیْ شَهَادَةَ الزُّوْرِ وَالزَّوْجُ یَعْلَمُ بِبُطْلَانِ ذٰلِكَ حَلَّ لَهُ الْوَطْءُ۔

(از ابو عاصم از ابن جریج از ابن ابی ملیکہ از ذکوان) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باکرہ عورت سے نکاح کے لئے اجازت لی جائے میں نے عرض کیا باکرہ عورت تو شرم کرتی ہے (اجازت کیسے دیگی؟) آپؐ نے اس کی اجازت یہی ہے خاموش ہو جانا۔

بعض لوگ کہتے ہیں اگر کوئی شخص کسی شوہر دیدہ یا کنواری لڑکی پر شیدا ہو جائے اور وہ نکاح پر رضا مند نہ ہو یہ شخص حیلہ کرکے دو جھوٹے گواہ اس بات کے لے آئے کہ اس نے اس لڑکی سے نکاح کیا تھا۔ پھر اس کے بعد وہ لڑکی جوان ہوئی اور اس نکاح سے راضی ہو گئی، قاضی اس شہادت کو منظور کر لے حالانکہ وہ شخص جانتا ہے کہ یہ سارا معاملہ جھوٹ اور مکر ہے تب بھی اس لڑکی سے جماع کرنا اس کے لئے درست ہو جائے گا۔

بَابُ ۳۶۸۰ مَا یُكْرَهُ مِنِ احْتِیَالِ الْمَرْاَةِ مَعَ الزَّوْجِ وَالضَّرَائِرِ وَمَا نَزَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ۔

باب عورت کو اپنے خاوند اور سوکنوں سے ترکیب کرنے کی ممانعت۔

نیز اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہوا ہے، اس کا بیان[1]۔

[1] مراد سورۂ تحریم کی آیتیں ہیں یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اخیر تک اس آیت کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے کہ وہ شہد پینے کے یا جاریہ سے صحبت کرنے کے باب میں اتری ۱۲ منہ

۶۴۸۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَيُحِبُّ الْعَسَلَ وَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ أَجَازَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِي أَهْدَتْ امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةَ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَوْدَةَ وَقُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ فَقُولِي لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هٰذِهِ الرِّيحُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ تُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُولُ ذٰلِكَ وَقُولِيهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سَوْدَةَ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُ أَنْ أُبَادِيَهُ بِالَّذِي قُلْتِ لِي وَإِنَّهُ

(از عبید بن اسمٰعیل از ابواسامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شیرینی اور شہد کو (بہت) پسند کرتے تھے۔ آپ جب نماز عصر پڑھ چکتے تو ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور ان سے اختلاط کرتے۔ ایک بار آپؐ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور معمول سے زیادہ ان کے پاس ٹھیرے رہے۔ میں نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی، آپؐ نے فرمایا حفصہ کے خاندان کی کسی عورت نے شہد کی ایک کپّی بطور تحفہ بھیجی تھی تو حفصہؓ رضی اللہ عنہا نے اس کا شربت مجھے پلایا (اس وجہ سے دیر ہوگئی) میں نے (دل میں) کہا خدا کی قسم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ترکیب ضرور کروں گی۔ میں نے ام المؤمنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے یہ واقعہ نقل کیا اور انہیں یہ مشورہ دیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس تشریف لے آئیں اور تمہارے قریب بیٹھیں تو کہنا یا رسول اللہ آپؐ نے مغافیر کا گوند کھایا ہے (اس کی بدبو آرہی ہے) آپؐ فرمائیں گے نہیں تو تم کہنا یہ بدبو کیسی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ آپؐ کو یہ امر سخت ناگوار گزرتا کہ کسی قسم کی بدبو آپؐ (کے کپڑے یا بدن) میں سے آئے (آپؐ ازحد نفاست پسند اور لطیف المزاج تھے) غرض آپؐ فرمائیں گے کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے شہد کا شربت پلایا تھا تم کہنا شاید اس شہد کی مکھی نے عُرفُط کا درخت چوسا ہوگا نیز (میرے پاس بھی جب آپؐ تشریف لائیں گے تو میں بھی یونہی کہوں گی۔ صفیہ تم بھی اسی طرح کہنا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے

لہ اکثر روایتوں میں حضرت زینب پاس شہد پینا منقول ہے اور احتمال ہے کہ سہو ہوگیا ہو ۱۲ منہ سلہ اسی میں سے مغافیرہ کا گوند نکلتا ہے ۱۲ منہ سلہ حضرت عائشہؓ بہت کم اور نوعمر تھیں جوانی کے جو نخلے عورتوں میں طبعی ہوتے ہیں شاذونادر کوئی عورت ان سے محفوظ رہتی ہے ۱۲ منہ

لَعَلَّ الْبَابِ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا دَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَكَلْتَ مَغَافِيْرَ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا هٰذِهِ الرِّيْحُ قَالَ سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ قَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ وَدَخَلَ عَلٰى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ قَالَتْ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أَسْقِيْكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِيْ بِهٖ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِيْ۔

کہا وحدہ لاشریک کی قسم میں تمہاری سمجھائی ہوئی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب میں نے آپ کو دروازے میں داخل ہوتے دیکھا، تمہارے ڈر سے کہنے ہی والی تھی مگر (صبر کیا) جب آپ میرے پاس آگئے تو میں نے عرض کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ فرمایا نہیں۔ تو میں نے عرض کیا پھر آپ میں بُو کیسی ہے؟ تو فرمایا حفصہ نے شہد کا شربت پلا دیا تھا، تو میں نے عرض کیا شاید اس کی مکھیوں نے عُرفُط کا رس چوس کر وہ شہد بنایا ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس کے بعد وہ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے بھی یہی عرض کیا، میرے بعد صفیہ رضی اللہ عنہا نے بھی یہی عرض کیا۔ پھر جو آپ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو شہد کا اور شربت پلاؤں؟ آپ نے فرمایا کوئی ضرورت نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں سودہ رضی اللہ عنہا مجھ سے کہنے لگیں سبحان اللہ (یہ ہم نے کیا کیا) گویا شہد آپ پر حرام کر دیا، میں نے کہا چپ رہو (کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سن نہ لیں یا ہماری ترکیب فاش نہ ہو جائے)۔

بَابُ ۳۶۸۱ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ فِي الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ

باب طاعون سے بھاگنے کے لئے حیلہ کرنے کی ممانعت۔

۶۴۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ بِسَرْغَ بَلَغَهٗ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهٗ

(از عبد اللہ بن مسلمہ از امام مالک از ابن شہاب) عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (ربیع الثانی ۱۸ھ میں) ملکِ شام کی طرف روانہ ہوئے جب مقام سرغ میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ ملک شام میں وباء شروع ہو گئی ہے۔ عبد الرحمن بن عوف

لہ حضرت عائشہ کا رعب دوسری بیبیوں پر بہت تھا وہ اس وجہ سے ڈرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ سے بہت محبت رکھتے تھے دوسری عورتوں کو یہ ڈر رہتا کہ کہیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سے خفا نہ کر دیں اس لئے ان کی بات سننا ضرور پڑتی۔ ۱۲ منہ

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدِمُوْا عَلَیْہِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّ اَنْتُمْ بِھَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْہُ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغٍ وَعَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عُمَرَ اِنَّمَا انْصَرَفَ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جب تم سنو کہ کسی ملک میں طاعون پڑا ہے تو وہاں جاؤ بھی نہیں اور جب کسی ملک میں طاعون آئے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے (طاعون کے ڈر کے مارے) نکلو بھی نہیں"۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرغ (شام کے قریب ایک بستی) سے واپس (مدینے کو) لوٹ آئے۔

اور (اسی سند سے) ابن شہاب سے مروی ہے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے روایت کیا کہ ان کے جد امجد حضرت عمر رضی اللہ عنہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث سن کر لوٹ آئے تھے۔

۶۴۹۲ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ یُّحَدِّثُ سَعْدًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ الْوَجَعَ فَقَالَ رِجْزٌ اَوْ عَذَابٌ عُذِّبَ بِہٖ بَعْضُ الْاُمَمِ ثُمَّ بَقِیَ مِنْہُ بَقِیَّۃٌ فَتَذْھَبُ الْمَرَّۃَ وَتَاْتِی الْاُخْرٰی فَمَنْ سَمِعَ بِاَرْضٍ فَلَا یَقْدَمَنَّ عَلَیْہِ وَمَنْ کَانَ بِاَرْضٍ وَّقَعَ بِھَا فَلَا یَخْرُجْ فِرَارًا مِّنْہُ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عامر بن سعد بن ابی وقاص از اسامہ ابن زید) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر کیا فرمایا طاعون (اللہ تعالیٰ کا) ایک عذاب ہے جو اس نے بعض امتوں پر نازل کیا تھا، اسی عذاب میں سے دنیا میں کچھ رہ گیا تھا۔ کبھی آتا ہے اور کبھی موقوف ہو جاتا ہے[1]۔ پس جو شخص سنے کہ کسی ملک میں طاعون واقع ہو گیا ہے تو اس ملک میں نہ جائے اور اگر اس سرزمین میں طاعون آجائے جہاں وہ رہتا ہو تو اس سے بھاگے بھی نہیں[2]۔

بَابٌ ۳۶۸۲ فِی الْھِبَۃِ وَ الشُّفْعَۃِ وَ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ

باب ہبہ واپس کر لینے یا شفعہ کا حق ساقط کرنے کے لئے حیلہ کرنا مکروہ ہے بعض لوگ کہتے

[1] اس کا اصلی سبب کچھ سمجھ میں نہیں آیا یونانی لوگ جدوار خطائی سے اور ڈاکٹر لوگ برف کا ٹکڑا ورم کے مقام پر رکھ کر اور بدوی لوگ داغ دیکر اس کا علاج کرتے ہیں مگر اکثر لوگ اس بیماری سے مر جاتے ہیں شاذ و نادر ہی بچتے ہیں ۱۲ منہ [2] کیونکہ موت سے بھاگنا کچھ مفید نہیں ہو تا وہ اپنے وقت پر ضرور آئے گی طاعون سے بھاگنے کا حیلہ یہ ہے کہ ظاہر میں سوداگری یا تبدیل آب و ہوا کا بہانہ کر کے طاعونی ملک سے چلا جائے اگر اسی ملک میں رہ کر ایک گھر یا ایک محلہ سے دوسرے گھر یا محلہ میں چلا جائے تو یہ بھاگنے میں داخل نہ ہوگا بلکہ تخفیف مرض کے لئے اس کا تجربہ ہو چکا ہے کہ جس بستی میں طاعون آئے تو اس بستی کو خالی کر دیں اور چند روز تک بستی والے جنگل میں جا رہیں [illegible] ۱۲ منہ

إِنْ وَهَبَ هِبَةً أَلْفَ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى مَكَثَ عِنْدَهُ سِنِينَ وَاحْتَالَ فِي ذٰلِكَ ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبُ فِيهَا فَلَا زَكٰوةَ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ فَخَالَفَ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهِبَةِ وَأَسْقَطَ الزَّكَاةَ۔

ہیں اگر کسی شخص نے دوسرے کو ہزار درہم یا اس سے زیادہ ہبہ کئے اور یہ درہم اس کے پاس کئی سال رہے مگر بعد میں واہب (ہبہ کرنے والا) حیلہ کرکے رقم واپس لے لے اور رجوع کرلے تو ان میں سے کسی پر زکوٰۃ لازم نہ ہوگی، گویا اس طرح سے ان لوگوں سے ہبہ کے متعلق (لاشعوری طور پر) احکام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور (باوجود سال گزرنے کے) زکوٰۃ بھی ساقط کردی ہے۔

۶۴۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ۔

(از ابونعیم از سفیان از ایوب سختیانی از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ کرکے پھر اسے واپس لے لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرکے پھر اسے چاٹنے جاتا ہے۔ ہم مسلمانوں کے لئے ایسی بری مثال نہیں ہونا چاہئیے۔

۶۴۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الشُّفْعَةُ لِلْجِوَارِ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى مَا شَدَّدَهُ

(از عبداللہ بن محمد از ہشام بن یوسف از معمر از زہری از ابوسلمہ) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حق ایسی جائیدادوں میں رکھا جو تقسیم نہ ہوئی ہوں (اور ایک شریک اپنے حصے کو فروخت کرنا چاہے تو دوسرا شریک بہ نسبت اور لوگوں کے زیادہ حقدار ہو) لیکن جب حدیں پڑ جائیں اور ہر شریک کے راستے (الگ الگ) مقرر ہو جائیں تو اب شفعہ نہیں رہا۔ بعض لوگ کہتے ہیں ہمسائے کو بھی شفعہ کا حق ہے پھر خود ہی یہ کیا کہ جس حق کو مضبوط کیا تھا اسے باطل کردیا[ع] اور

ع ثم عمد الی ماشددہ فابطلہ کا فقرہ مصنف کا ذاتی خیال ہے ورنہ کسی فقیہ نے الشفعۃ للجوار کی مخالفت نہیں کی بلکہ یہ کہا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے یہ کرچکا ہو تو اب قاضی کو صرف یہ اختیار ہے کہ وہ شفعہ سوویں حصہ میں ہونے دے گا باقی ننانوے حصوں میں شفعہ کا جواز نہ رہے گا عنداللہ گناہ یا ثواب کا فیصلہ دار [illegible]

فَاَبْطَلَهُ وَقَالَ اِنِ اشْتَرٰی دَارًا فَخَافَ اَنْ يَّاْخُذَ الْجَارُ بِالشُّفْعَةِ فَاشْتَرٰی سَهْمًا مِّنْ مِّائَةِ سَهْمٍ ثُمَّ اشْتَرَى الْبَاقِيَ وَكَانَ لِلْجَارِ الشُّفْعَةُ فِي السَّهْمِ الْاَوَّلِ وَلَا شُفْعَةَ لَهٗ فِي بَاقِي الدَّارِ وَلَهٗ اَنْ يَّحْتَالَ فِي ذٰلِكَ۔

کہنے لگے اگر کسی شخص نے ایک گھر خریدا اور اسے یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں ہمسایہ شفعہ کا دعوٰی نہ کرے اس لئے اس نے گھر کے سو حصوں میں سے ایک حصہ خرید لیا پھر باقی گھر خرید لیا۔ اب ہمسائے کو صرف ایک حصے میں جو سوواں حصہ ہے حق شفعہ ہوگا لیکن باقی ننانوے حصوں میں اسے حق شفعہ خریدار کے مقابل نہ رہے گا[۱] اس طرح وہ اس میں حیلہ کرلے[۲]۔

۶۴۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيْدِ يَقُوْلُ جَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى مَنْكِبِيْ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ اِلٰى سَعْدٍ فَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لِلْمِسْوَرِ اَلَا تَاْمُرُ هٰذَا اَنْ يَّشْتَرِيَ مِنِّيْ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْ دَارِيْ فَقَالَ لَا اَزِيْدُهٗ عَلٰى اَرْبَعِ مِائَةٍ اِمَّا مُقَطَّعَةٍ وَّاِمَّا مُنَجَّمَةٍ قَالَ اُعْطِيْتُ خَمْسَ مِائَةٍ نَقْدًا فَمَنَعْتُهٗ وَلَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ مَا بِعْتُكَهٗ اَوْ قَالَ مَا اَعْطَيْتُكَهٗ قُلْتُ لِسُفْيٰنَ اِنَّ مَعْمَرًا لَّمْ يَقُلْ هٰكَذَا قَالَ لٰكِنَّهٗ قَالَ لِيْ هٰكَذَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّبِيْعَ الشُّفْعَةَ فَلَهٗ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابراہیم بن میسرہ) عمرو بن شرید کہتے ہیں کہ مسور بن مخرمہ میرے پاس تشریف لائے اور میرے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ابو رافع رضی اللہ عنہ نے مسور سے کہا آپ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے یہ کہیئے کہ وہ میرا گھر جو ان کی حویلی میں ہے خرید لیں چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں چار سو سے زیادہ اس گھر کی قیمت نہیں دونگا اور وہ بھی قسطوار دونگا (یکمشت نہیں)

ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا واہ! اس گھر کے مجھے تو پانسو نقد ملتے تھے تب بھی میں نے نہیں دیا اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی کہ ہمسایہ اپنے پڑوس کی جائیداد کا زیادہ حقدار ہے تو میں آپ کے ہاتھ فروخت کبھی نہ کرتا یا یہ کہا دیتا ہی نہیں (یا پانسو نقد والے یا کسی اور اچھی رقم والے کے ہاتھ بیچ دیتا)

علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا مگر معمر نے ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت نقل نہیں کی[۳]۔ سفیان نے جواب دیا مجھ سے تو ابراہیم بن میسرہ نے یہ حدیث اسی طرح نقل کی ہے بعض لوگ کہتے ہیں

[۱] کیونکہ خریدار اس گھر کا شریک ہے اور شریک کا حق ہمسایہ پر مقدم ہے اور ان لوگوں نے خریدار کے لئے اس قسم کا حیلہ کرنا جائز کہا ۱۲ منہ [۳] معمر کی روایت کو نسائی نے نکالا معمر کی روایت میں بھی لفظ یہی ہے الجار احق بصقبہ تو شاید علی بن مدینی کا مطلب یہ ہے کہ معمر نے اس کو عمرو بن شرید سے انہوں نے اپنے والد شرید سے روایت کیا اور اس روایت میں عمرو بن شرید راوی ہے ۱۲ منہ [۲] وله ان یحتال فی ذلک کا فقرہ عمداً بدنام کرنے کے لئے کسی نے لکھا ہے ورنہ کوئی شخص بھی دوسرے کی دنیا کے لئے اپنی عاقبت کو عمداً اور قصداً بگاڑنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اصل بات یہ ہے کہ فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ شکل پیدا کردے تو اب مسئلہ یہ ہے باقی عند اللہ وہ مجرم ہوگا اس کا حساب خدا لے گا ۱۲ عبد الرزاق۔

اَنْ یَّحْتَالَ حَتّٰی یُبْطِلَ الشُّفْعَةَ فَیَهَبُ الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِی الدَّارَ وَیَحُدُّهَا وَیَدْفَعُهَا اِلَیْهِ وَیُعَوِّضُهُ الْمُشْتَرِیْ اَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا یَکُوْنُ لِلشَّفِیْعِ فِیْهَا شُفْعَةٌ۔

اگر کوئی چاہے کہ شفعہ کا حق شفعہ والے کو نہ دے تو اس کے لئے ترکیب کرسکتا ہے اور ترکیب یہ ہے کہ جائیداد کا مالک خریدار کو وہ جائیداد ہبہ کردے پھر یہ جائیداد لینے والا اس ہبہ کے معاوضے میں مالک جائیداد کو مثلاً ہزار درہم ہبہ کردے (گویا بیع نہ رہی دونوں طرف سے ہبہ ہوگیا) اس صورت میں شفیع کو (شفعہ کے حق والے کو) شفعے کا استحقاق نہ رہے گا (کیونکہ شفعہ بیع میں ہوتا ہے ہبہ میں نہیں)

۶۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ سَعْدًا سَاوَمَهٗ بَیْتًا بِاَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقَالٍ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ لَمَا اَعْطَیْتُکَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِنِ اشْتَرٰی نَصِیْبَ دَارٍ فَاَرَادَ اَنْ یُّبْطِلَ الشُّفْعَةَ وَهَبَ لِابْنِهِ الصَّغِیْرِ وَلَا یَکُوْنُ عَلَیْهِ یَمِیْنٌ۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از ابراہیم بن میسرہ از عمرو بن شرید) ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک گھر ان سے چار سو مثقال (چاندی یا سونے کے عوض) خریدا۔ ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی کہ ہمسایہ اپنے پڑوس کی جائیداد کا زیادہ حقدار ہے تو میں یہ مکان آپ کو (اتنی کم قیمت میں) نہ دیتا۔
بعض لوگ کہتے ہیں اگر کوئی گھر کا ایک حصہ خریدے اور شفیع (صاحب شفعہ) کا حق شفعہ باطل کرنا چاہے تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ جو حصہ اس نے خریدا ہے وہ اپنے نابالغ بیٹے کو ہبہ کردے اس صورت میں یہ فائدہ ہے کہ نابالغ پر قسم بھی عائد نہیں ہوتی [1]

بَابٌ ۳۶۸۳ اِحْتِیَالُ الْعَامِلِ لِیُهْدٰی لَهٗ۔

باب حاکم وقت کا تحفے تحائف حاصل کرنے کے لئے حیلہ کرنا۔

۶۴۹۷۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلٰی صَدَقَاتِ بَنِیْ سُلَیْمٍ یُّدْعٰی ابْنَ اللُّتْبِیَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهٗ قَالَ هٰذَا مَالُکُمْ وَهٰذَا هَدِیَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

(از عبید بن اسمٰعیل از ابواسامہ از ہشام از والدش) ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ ابن لتبیہ کو بنی سلیم کی زکوٰۃ کا تحصیلدار (وصولی کرنے والا) مقرر کیا۔ جب وہ (زکوٰۃ وصول کرکے) آیا تو آپؐ نے اس سے حساب لیا، اس نے سرکاری مال علیحدہ کیا اور کچھ مال کے لئے کہنے لگا کہ یہ مجھے تحفہ و ہدیہ ملا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہتا اور یہ تحفے تجھے ملتے جب جانتے تو سچا ہے۔

[1] کیونکہ بالغ بچہ کو اگر ہبہ کریگا تو شفیع اس سے قسم لے سکتا ہے کہ یہ ہبہ حقیقی ہے اور سب شروط کے ساتھ نافذ ہے یا نہیں ۹ ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللَّهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ حَتَّى رُؤِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي -

بعد ازاں آپؐ نے ہمیں خطبہ سنایا اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا اما بعد میں کسی شخص کو ان کاموں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عنایت فرمائے ہیں کسی کام پر مامور کرتا ہوں جب وہ واپس آتا ہے تو کہتا ہے یہ تو آپ حضرات کا (سرکاری) مال ہے اور یہ مجھے بطور ہدیہ ملا ہے، بھلا اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہتا اور یہ ہدیہ اس کے پاس آتا جب جانتے (کہ یہ تحفہ ہے) خدا کی قسم (زکوٰۃ کے مال میں) جو شخص ناحق کوئی چیز لے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اس چیز کو (اپنی گردن پر) لادے ہوئے آئے گا۔ دیکھو ایسا نہ ہو میں (قیامت کے دن) تم میں سے کسی شخص کو پہچانوں وہ اللہ کے سامنے اونٹ لادے ہوئے آئے جو بڑبڑ کر رہا ہو یا گائے لادے ہوئے آئے وہ بھاں بھاں کر رہی ہو یا بکری لادے ہوئے آئے وہ میں میں کر رہی ہو پھر آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اتنے اونچے اٹھائے کہ آپؐ کی بغلوں کی سپیدی دکھائی دی اور دعاء کی یا اللہ کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا؟ (تو گواہ رہنا) ابو حمید کہتے ہیں میری آنکھوں نے آنحضرتؐ کا یہ فرمانا دیکھا اور میرے کانوں نے سنا۔

۶۴۹۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ اشْتَرَى دَارًا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَحْتَالَ حِينَ يَشْتَرِي الدَّارَ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَيَنْقُدَهُ تِسْعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَيَنْقُدَهُ دِينَارًا بِمَا بَقِيَ مِنَ الْعِشْرِينَ الْأَلْفَ فَإِنْ طَلَبَ الشَّفِيعُ أَخَذَهَا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ

(از ابو نعیم از سفیان از ابراہیم بن میسرہ از عمرو بن شرید) ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمسایہ اپنے پڑوس کی جائیداد کا زیادہ حقدار ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں اگر کسی شخص نے ایک گھر بیس ہزار درہم میں خریدا (تو حق شفعہ ساقط کرنے کے لئے) یہ حیلہ کرنے میں کوئی قباحت نہیں کہ مالک مکان کو نو ہزار نو سو ننانوے درہم ادا کرے، اب بیس ہزار کی تکمیل میں جو باقی رہے (یعنی دس ہزار اور ایک درہم) اس کے عوض مالک مکان کو ایک دینار دے دے اس صورت میں اگر شفیع (صاحب شفعہ) اس مکان کو لینا چاہے گا تو اسے بیس ہزار درہم پر لینا ہوگا ورنہ وہ اس گھر کو نہیں لے سکتا۔ نیز اس صورت میں اگر بیع کے بعد یہ گھر (بائع کے سوا

وَ إِلَّا فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَى الدَّارِ فَإِنِ اسْتُحِقَّتِ الدَّارُ رَجَعَ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ بِمَا دَفَعَ إِلَيْهِ وَهُوَ تِسْعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ دِرْهَمًا وَدِينَارٌ لِأَنَّ الْبَيْعَ حِينَ اسْتُحِقَّ انْتَقَضَ الصَّرْفُ فِي الدِّينَارِ فَإِنْ وَجَدَ بِهَذِهِ الدَّارِ عَيْبًا وَلَمْ تُسْتَحَقَّ فَإِنَّهُ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَأَجَازَ هَذَا الْخِدَاعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعُ الْمُسْلِمِ لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ۔

اور کسی کا نکلا تو خریدار بائع سے وہی قیمت واپس لے گا جو اس نے دی ہے یعنی نو ہزار نو سو ننانوے درہم اور ایک دینار (بیس ہزار درہم نہیں لے گا) کیونکہ جب وہ گھر کسی اور کا ثابت ہوا تو اب وہ بیع صرف جو بائع اور مشتری کے درمیان ہوئی تھی باطل ہو گئی (تو اصل دینار واپس کرنا لازم ہو گا نہ کہ اس کا ثمن یعنی دس ہزار اور ایک درہم) اگر اس گھر میں کوئی عیب نکلا لیکن وہ بائع کے سوا کسی اور کی ملک ثابت نہ ہوا تو خریدار اس گھر کو بائع کو واپس اور بیس ہزار درہم اس سے لے سکتا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ان لوگوں نے مسلمانوں کے باہمی فریب بازی کو جائز رکھا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمانوں کی بیع میں جو مسلمانوں کے ساتھ ہو کوئی عیب نہ ہونا چاہیئے نہ بیماری نہ خباثت اور نہ کوئی آفت[1]۔

۶۴۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ ابْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ سَاوَمَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بَيْتًا بِأَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقَالٍ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ مَا أَعْطَيْتُكَ

(از مسدد از یحییٰ از سفیان از ابراہیم بن میسرہ از عمرو ابن شرید) ابو رافع رضی اللہ عنہ نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک مکان کی قیمت چار سو مثقال طے کی اور کہنے لگے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ "ہمسایہ اپنے پڑوس کی جائیداد کا زیادہ حق دار ہے" تو میں یہ مکان آپ کو نہ دیتا (اور کسی کے ہاتھ بیچ ڈالتا)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ التَّعْبِيرِ

کتاب خواب کی تعبیر کا بیان

بَابُ ۳۶۸۴ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو وحی پہلے پہل شروع ہوئی وہ یہی رؤیائے صالحہ (پاکیزہ

[1] یہ حدیث کتاب البیوع میں علاء بن خالد کی روایت سے گزر چکی ہے ۱۲ منہ

مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

خواب تھے)

٦٤٩٩۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ وَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَتُزَوِّدُهُ بِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءَ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيهِ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي

(از یحیی بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب)

دوسری سند (از عبداللہ بن محمد از عبدالرزاق از معمر از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتدائی وحی سچے خوابوں کی شکل میں نازل ہوتی تھی[1] چنانچہ آپ جو خواب بھی دیکھتے وہ سپیدۂ صبح کی طرح صاف صاف ظاہر ہوجاتا۔ آپ کا معمول تھا کہ غار حراء میں تشریف لے جاتے وہاں کئی کئی راتیں عبادت میں شب بیداری فرماتے۔ آپ وہاں کے لئے کھانا بھی اپنے ساتھ لے جایا کرتے، جب ختم ہوجاتا تو پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتے اتنا ہی کھانا اور تیار کرکے دے دیتیں (ایک عرصہ اس طرح گزر گیا)

ایک دن غار حراء میں یک لخت وحی کا نزول شروع ہوگیا آپ غار ہی میں تھے کہ مقرب فرشتہ (جبریل علیہ السلام) تشریف لے آئے اور کہنے لگے پڑھیے! آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں آپ فرماتے ہیں جبریل علیہ السلام نے یہ سن کر مجھے اتنا دبایا کہ مجھے تکلیف محسوس (یا انہوں نے اپنا زور ختم کردیا) پھر چھوڑ دیا اور کہنے لگے پڑھیئے میں نے کہا میں پڑھا لکھا نہیں ہوں انہوں نے مجھے دوبارہ اتنا دبایا کہ مجھے تکلیف محسوس ہوئی پھر چھوڑ دیا اور کہنے لگے پڑھئے! میں نے کہا میں پڑھا لکھا نہیں ہوں۔ تیسری بار پھر زور سے دبایا اور مجھے تکلیف محسوس ہوئی پھر چھوڑ کر کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ (سورۂ علق) یعنی اپنے رب کے نام سے پڑھیئے جس نے

[1] خواب دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ معاملہ جو روح کو معلوم ہوتا ہے بہ سبب اتصال عالم ملکوت کے اس کو رویا کہتے ہیں دوسرے شیطانی خیال اور وساوس جو اکثر بہ سبب فساد معدہ اور امتلاء کے ہوا کرتے ہیں ان کو عربی میں حلم کہتے ہیں جیسے ایک حدیث میں آیا ہے رویا اللہ کی طرف سے ہے اور حلم شیطان کی طرف سے ہمارے زمانہ میں بعضے بے وقوفوں نے ہر طرح کی خوابوں کو بے اصل خیالات قرار دیا ہے معلوم ہوا اس کو تجربہ نہیں ہے کیونکہ وہ رات دن دنیا کے عیش و عشرت میں مشغول ہیں خوب ڈٹ کر کھاتے پیتے ہیں ان کی خواب کہاں سے سچے ہونے لگے آدمی جیسے راستی اور پاکیزگی اور تقویٰ اور طہارت کا التزام کرتا جاتا ہے ویسے ہی اس کے خواب سچے اور قابل اعتبار ہوتے جاتے ہیں اور جھوٹے شخص کے خواب بھی اکثر جھوٹے ہی ہوتے ہیں ۱۲ منہ

خَلَقَ حَتّٰى بَلَغَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ يَا خَدِيجَةُ مَا لِي وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ قَدْ خَشِيتُ عَلٰى نَفْسِي فَقَالَتْ لَهُ كَلَّا أَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتّٰى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْإِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ أَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَقَالَ وَرَقَةُ ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرٰى فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأٰى فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلٰى مُوسٰى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ

ہر چیز پیدا کی مَا لَمْ یَعْلَمْ تک۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات سن کر اس غار سے واپس ہوئے، آپؐ کے کندھوں کا گوشت پھڑک رہا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے کہنے لگے مجھے کمبل اوڑھا دو مجھے کمبل اوڑھا دو چنانچہ کمبل اوڑھا دیا گیا۔ جب آپؐ کا ڈر جاتا رہا تو (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے) فرمانے لگے خدیجہ! مجھے کیا ہو گیا ہے اپنا سارا واقعہ بیان کیا فرمانے لگے مجھے تو اپنی جان کا ہی خطرہ ہے مگر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا خدا کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا آپ بالکل خوش رہیئے اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں فرمائے گا آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں (ہمیشہ) سچی بات کیا کرتے ہیں لوگوں کے بوجھ (قرض وغیرہ) اپنے ذمے لے لیتے ہیں (ادا کرتے ہیں) مہمانوں کی خاطر تواضع کرتے ہیں۔ خدا کے راستے میں تکالیف اٹھانے والے لوگوں کی امداد کرتے ہیں بعد ازاں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لیکر اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے پاس پہنچیں وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی تھے، زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے، عربی لکھا کرتے تھے انجیل میں سے جتنا خدا کو منظور ہوتا عربی میں ترجمہ کیا کرتے تھے[1] وہ بوڑھے تھے اور ان کی بینائی جاتی رہی تھی، غرض حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا بھائی ذرا اپنے بھتیجے کی کیفیت تو سنیئے! انہوں نے دریافت کیا بھتیجے کیا دیکھتے ہو؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام واقعہ بیان کیا، ورقہ کہنے لگے یہ تو وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا، کاش میں آپؐ کی نبوت کے زمانے میں جوان ہوتا کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپؐ کی قوم آپ کو وطن سے نکال دے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حیرت سے) دریافت کیا کیا میری قوم

---

[1] اس حدیث سے کتاب الٰہی کا ترجمہ دوسری زبانوں میں کرنے کا جواز نکلتا ہے اور اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ امام ابو حنیفہ نے تو قرآن کا ترجمہ نماز میں بھی پڑھنا جائز رکھا ہے اور بڑے بڑے اکابر علماء نے قرآن شریف کے ترجمے دوسری زبانوں میں کئے ہیں جیسے شیخ سعدیؒ اور شاہ ولی اللہ صاحب شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین صاحب نے اور بڑا بے وقوف ہے وہ شخص جو قرآن کا ترجمہ دوسری زبانوں میں کرنا ناجائز سمجھتا ہے اور پھر لطف یہ کہ اپنے تئیں حنفی بھی کہتا ہے ۱۲ منہ

فَقَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى مِنْ رُءُوسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ مِنْهُ نَفْسَهُ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذَلِكَ جَأْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ فَيَرْجِعُ فَإِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ غَدَا لِمِثْلِ ذَلِكَ فَإِذَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ۔

مجھے نکال دے گی؟ ورقہ نے کہا بے شک جو بھی آپ کی طرح مبعوث کیا گیا وحی اور کلام لایا لوگ اس کے دشمن ہو گئے۔ اچھا اگر میں اس وقت تک زندہ رہا میں نے یہ دن پایا تو آپ کی پوری طاقت سے مدد کروں گا۔

اس کے کچھ دن بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور پھر نزول وحی رک گیا۔ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی بند ہو جانے کا سخت رنج رہا کئی بار تو پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا دینا چاہا آپؐ جب کبھی اس ارادے سے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے تو جبریل علیہ السلام ظاہر ہوتے اور کہتے آپؐ تو اللہ کے سچے پیغمبر ہیں، بس اس بات سے آپ کو ایک گونہ قرار آجاتا کچھ تسلی ہو جاتی آپؐ (اس ارادے سے باز آکر) لوٹ آتے۔ جب ایک مدت گزر جاتی اور وحی بند ہی رہتی تو آپؐ اس ارادے سے ایک پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے اتنے میں جبریل علیہ السلام ظاہر ہوتے اور یہی کہنے لگتے (آپؐ تو سچے نبی ہیں)

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (سورۂ انعام میں فَالِقُ الْإِصْبَاحِ میں اِصباح سے مراد دن کو سورج اور رات کو چاند کی روشنی ہے)[1]

باب ۳۶۸۵ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى لَقَدْ صَدَقَ اللهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ

باب نیک بندوں کے خواب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد لَقَدْ صَدَقَ اللهُ الآیۃ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو سچا خواب دکھایا تھا کہ انشاء اللہ تم مسلمان لوگ بے خوف وخطر مسجد حرام میں داخل ہو گے کچھ لوگ تو سر منڈاتے ہوئے ہوں گے کچھ لوگ بال کترائے ہوئے تمہیں کسی کا ڈر نہ ہوگا اللہ تعالیٰ کو وہ بات معلوم تھی جو تمہیں معلوم نہ تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے

---

[1] یہ حدیث اوپر باب بدء الوحی میں گزر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لئے لائے کہ اس میں یہ ذکر ہے کہ آپؐ کا خواب سچا ہوا کرتا تھا ۱۲ منہ [2] اسی خواب کی تعبیر تھی کہ ...

دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا۔

ابھی سر دست تمہیں ایک فتح کرادی۔[۱]

۶۵۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از امام مالک از اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک بندے کا اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔[۲]

بَاب ۳۶۸۶ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ

باب نیک خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے

۶۵۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

(از احمد بن یونس از زہیر از یحییٰ بن سعید از ابوسلمہ) حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔[۳]

۶۵۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از ابن ہاد از عبداللہ بن خباب) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی نیک خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو سمجھ لے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے لہٰذا اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور (لوگوں سے بے شک) بیان کرے اور

---

[۱] ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں یہ خواب دیکھا کہ مسلمان لوگ مکہ میں داخل ہوئے ہیں کوئی حلق کر رہا ہے کوئی قصر جب کافروں نے آپ کو مکہ میں جانے نہ دیا اور قربانی کے جانور بھی حدیبیہ میں کاٹ دیئے گئے تو صحابہ نے کہا آپ کا خواب تو پورا نہیں نکلا اس وقت یہ آیت اتری مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کا خواب ہمیشہ سچا ہوتا ہے جھوٹ نہیں ہو سکتا اگر اب نہیں تو آئندہ پورا ہوگا اور پروردگار کو اپنی مصلحت خوب معلوم ہے کہ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے تم کو ایک فتح حاصل کرا دینا اس کو منظور تھا ہوا اور وہ فتح یہی صلح حدیبیہ ہے یا فتح خیبر غرض صحابہ یہ سمجھے کہ ہر خواب کی تعبیر فوراً ظاہر ہونا ضروری ہے یہ ان کی غلطی تھی بعضی خوابوں کی تعبیر سالہا سال کے بعد ظاہر ہوتی ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے جو خواب دیکھا تھا اس کی تعبیر ساٹھ برس کے بعد ظاہر ہوئی ۱۲ منہ [۲] ان چھیالیس حصوں کا علم اللہ اور اس کے رسول ہی کو ہے بعضوں نے کہا آپ نبوت کے بعد ۲۳ برس زندہ رہے ہر حصہ چھ مہینے کا تو کل چھیالیس ہوئے یہ سب گمانی باتیں ہیں اب نبوت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی لیکن اس کے ایک حصے کا دنیا میں باقی رہنا ختم نبوت کے منافی نہیں ہے کیونکہ نبوت ان چھیالیس اجزاء کا مجموعہ ہے اور ہر ہر جزو کو نبوت نہیں کہیں گے ۱۲ منہ [۳] وہ آدمی کا دشمن ہے اور

بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ

جب کوئی بُرا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو سمجھ لے وہ شیطان کی طرف سے ہے، اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اور کسی سے بیان نہ کرے اسے کچھ نقصان نہ ہوگا[1]۔

بَاب ۳۶۸۷ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

باب رویائے صالحہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۶۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا لَقِيتُهُ بِالْيَمَامَةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْهُ وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَعَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

(مسدد بیان کرتے ہیں ہم سے عبداللہ بن یحیٰی بن ابی کثیر نے بیان کیا۔ مسدد نے عبداللہ کی تعریف کرتے ہوئے مزید کہا میں ان سے یمامہ میں ملا تھا، انہوں نے بحوالہ والد از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ابن عوف از ابو قتادہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا آپ نے فرمایا کہ اچھا خواب اللہ کی جانب سے ہوتا ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے پس جو شخص بُرا خواب دیکھے تو تعوذ پڑھے اور بائیں طرف تھوتھو کرے اسے کچھ نقصان نہ پہنچے گا (خواب بے اثر ہو جائیگا)

(اسی سند سے) یحیٰی بن ابی کثیر بحوالہ عبداللہ بن ابی قتادہ از والدش از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث نقل کی[2]۔

۶۵۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ از انس بن مالک) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے[3]۔

اس حدیث کو ثابت بنانی، حمید، اسحٰق بن عبداللہ اور شعیب

---

[1] اس حدیث کو اس باب میں لانے کی وجہ ظاہر نہیں ہوتی زرکشی نے امام بخاری پر اعتراض کیا ہے کہ یہ حدیث اس باب سے غیر متعلق ہے میں کہتا ہوں زرکشی امام بخاری کی طرح دقت نظر کہاں سے لاتے اور آئے تو اعتراض کربیٹھے امام بخاری یہ حدیث شروع میں اس لئے لائے کہ آگے کی حدیث میں جس خواب کی نسبت یہ بیان ہوا ہے کہ وہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اس سے مراد اچھا خواب ہے جو اللہ کی طرف سے ہوتا ہے کیونکہ جو خواب شیطان کی طرف سے ہو وہ نبوت کا جز نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [2] [3] تو جس مسلمان کا خواب اکثر سچا ہوتا ہو تو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت کا ایک حصہ اس کو عطا فرمایا ہے ۱۲ منہ

وَاِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَشُعَيْبٌ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[۲]

۶۵۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

(از یحییٰ بن قزعہ از ابراہیم بن سعد از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا (نیک) خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے[۱]

۶۵۰۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

(از ابراہیم بن حمزہ از ابن ابی حازم و دراوردی از یزید از عبداللہ بن خباب) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

بَابُ الْمُبَشِّرَاتِ ۳۶۸۸

باب بشارتیں (خوشخبریاں)

۶۵۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نبوت (کے حصوں) میں سے (میرے وصال کے بعد) کچھ باقی نہ رہے گا البتہ بشارتیں رہ جائیں گی لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ بشارتیں کیا چیز ہیں؟ آپ نے فرمایا رویائے صالحہ (نیک اور پاکیزہ خواب)[۳]

---

[۱] مسلم کی روایت میں پینتالیس حصوں میں سے ایک حصہ اور ایک روایت میں ستر حصوں میں سے ایک حصہ اور طبرانی کی روایت میں چھہتر حصوں میں سے ایک حصہ ابن عبدالبر کی روایت میں چھبیس حصوں میں سے ایک حصہ ترمذی کی روایت میں چالیس حصوں میں سے ایک حصہ طبری کی ایک روایت میں چوالیس حصوں میں ایک حصہ مذکور ہے یہ اختلاف اس وجہ سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم میں روز بروز اضافہ اور ترقی ہوتی جاتی اور نبوت کے علوم میں نئے نئے حصے معلوم ہوتے جاتے جتنا جتنا علم بڑھتا جاتا اتنے ہی حصوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جاتا قسطلانی نے کہا مشہور یہی روایت ہے چھیالیس حصوں کی ۱۲ منہ [۲] ثابت اور اسحاق کی روایتوں کو خود امام بخاری نے اسی کتاب میں وصل کیا ہے اور حمید کی روایت کو امام احمد نے اور شعیب کی روایت کو ابن مندہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اللہ کی طرف سے جن کا ذکر اس

باب ۳۶۸۹ رُؤْيَا يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا

باب حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب مبارک

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورۂ یوسف میں) جب یوسف علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار سے کہا ابا جان! میں نے (خواب میں) گیارہ ستاروں اور چاند سورج کو اپنے آگے سجدہ کرتے دیکھا ہے انہوں نے کہا بیٹا! اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کیجیو کہ وہ تجھے نقصان پہنچانے کے لئے ایک منصوبہ بنائیں گے کیونکہ شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے اور اللہ تعالیٰ تجھے اسی طرح منتخب کریں گے اور تجھے تعبیر خواب کا علم سکھائیں گے نیز جیسے اس نے اپنا احسان کامل تیرے جدامجد پر پہلے کیا اسی طرح تجھ پر اور آل یعقوب پر اپنا احسان پورا کریں گے (پیغمبری عطا کریں گے) بیشک تیرا رب (ہر شے) جانتا ہے، حکمت والا ہے۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے (کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا) ابا جان! میرے اس خواب کی جو میں نے بہت پہلے دیکھا تھا اب تعبیر ظاہر ہوئی، اللہ تعالیٰ نے (اپنے فضل سے) وہ خواب سچا کر دکھایا اور اس نے مجھ پر احسان کیا[1] مجھے قید خانہ سے نجات دلائی حالانکہ مجھ میں اور میرے بھائیوں میں شیطان نے دشمنی ڈال دی تھی لیکن اللہ سب کو اپنے گاؤں سے یہاں لے آیا (ہماری دشمنی ختم کردی)، بے شک میرا رب جو کچھ کرنا چاہتا ہے بڑے لطف وکرم سے اسے ظاہر کر چھوڑتا ہے[2]۔ وہ بے حد علم اور حکمت والا ہے اے رب تو نے حکومت دی اور تعبیر خواب کا علم سکھلایا تو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور دنیا اور آخرت میں میرا کام بنانے والا ہے

---

[1] حکومت اور دولت عنایت فرمائی ۱۲ منہ [2] لوگوں کو ایک بات بہا گمان بھی نہیں ہوتا اور وہ ظاہر ہوتی ہے ۱۲ منہ

وَالْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ فَاطِرٌ وَّالْبَدِيعُ وَالْمُبْتَدِعُ وَالْبَارِئُ وَالْخَالِقُ وَاحِدٌ مِّنَ الْبَدْءِ بَادِئَةٍ۔

اے اللہ مجھے دنیا سے کوچ کے وقت مسلمان ہی رکھنا اور آخرت میں نیک لوگوں کے ساتھ ہی شامل کرنا امام بخاری کہتے ہیں فاطر، بدیع، مبتدع، باریٔ اور خالق سب کے معنی ایک ہیں (پیدا کرنے والا) من البدو سے مراد جنگل اور دیہات سے۔

باب ۳۶۹۰ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ قَالَ مُجَاهِدٌ أَسْلَمَا سَلَّمَا مَا أُمِرَا بِهِ وَتَلَّهُ وَضَعَ وَجْهَهُ بِالْأَرْضِ۔

باب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب اسمٰعیل علیہ السلام اتنے بڑے ہوئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ چلنے پھرنے لگے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے کہا بیٹا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں تم بتاؤ اس میں تمہاری کیا رائے ہے[عہ] حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا ابا جان! جیسے اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے ویسے بجا لائیے آپ مجھے ان شاء اللہ صابر ہی پائیں گے چنانچہ باپ بیٹا دونوں خدا کا حکم بجا لانے پر مستعد ہو گئے اور باپ نے بیٹے کو اوندھا گرایا[۱] تو ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو (اس وقت) آواز دی ابراہیم تو نے اپنا خواب سچا کر دکھایا[۲] ہم نیک بختوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

مجاہد کہتے ہیں (اسے فریابی نے وصل کیا) فَلَمَّا أَسْلَمَا سے مراد ہے کہ دونوں تعمیل حکم پر راضی ہو گئے بیٹے نے ذبح ہونا اور باپ نے ذبح کرنا تسلیم کر لیا، تَلَّهُ یعنی ان کا منہ زمین سے لگا دیا (اوندھا لٹا دیا[۳])

---

[۱] تاکہ ان کے منہ پر نظر نہ پڑے ایسا نہ ہو شفقت پدری جوش میں آجائے اور تعمیل حکم خداوندی میں دیر ہو ۱۲ منہ [۲] تو باپ بیٹا دونوں خوش ہو گئے شکرانہ الٰہی بجا لائے ۱۲ منہ [۳] ان دونوں بابوں میں امام بخاری نے آیات قرآنی پر اکتفا کیا اور کوئی حدیث نہ لائے شاید ان کو اپنی شرط کے موافق اس باب میں کوئی حدیث نہ ملی ہو گی ۱۲ منہ

[عہ] میں اس خواب پر جو بحکم الٰہی ہے عمل کروں ۱۲ منہ

باب ۳۶۹۱ التَّوَاطُؤُ عَلَى الرُّؤْيَا۔

۶۵۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ أُنَاسًا أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّ أُنَاسًا أُرُوا أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔

باب خوابوں کا موافق ہونا (ایک ہی خواب کئی آدمی دیکھیں۔

(از یحیی بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سالم بن عبد اللہ) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے (صحابہ کرام میں سے) چند لوگوں کو شب قدر رمضان کی آخری سات راتوں میں (خواب میں) بتائی گئی اور کچھ لوگوں کو رمضان کی پچھلی دس راتوں میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

باب ۳۶۹۲ رُؤْيَا أَهْلِ السُّجُونِ وَالْفَسَادِ وَالشِّرْكِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝ قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ

باب قیدیوں، مفسدوں اور مشرکوں کے خواب کا بیان۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یوسف علیہ السلام کے ساتھ دو غلام بھی قید خانے میں داخل ہوئے ان میں سے ایک کہنے لگا میں (خواب میں) دیکھتا ہوں کہ انگور کا شیرہ شراب کے لئے نچوڑ رہا ہوں، دوسرا کہنے لگا میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ میرے سر پر روٹیاں ہیں اور پرندے انہیں کھا رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں آپ نیک آدمی ہیں لہٰذا ان خوابوں کی تعبیر تو ہمیں بتلائیے۔ یوسف علیہ السلام نے کہا تمہاری روزانہ خوراک جو آتی ہے اس سے پیشتر ہی تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دونگا، علم تعبیر ان علوم میں سے ایک ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھا فرمائے ہیں، میں اللہ اور آخرت کو نہ ماننے والی قوم کا راستہ یعنی کفار کا راستہ ترک کر چکا ہوں، میں اس راستے پر ہوں جو میرے آباء و اجداد ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب

وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ مَا كَانَ لَنَآ
أَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ذٰلِكَ
مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى
النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَشْكُرُوْنَ ۝ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ
أَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ وَقَالَ
الْفُضَيْلُ لِبَعْضِ الْأَتْبَاعِ يَا عَبْدَ
اللّٰهِ أَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ أَمِ
اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ مَا تَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖٓ إِلَّآ أَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ
أَنْتُمْ وَآبَآؤُكُمْ مَّآ أَنْزَلَ اللّٰهُ
بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا
لِلّٰهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوْٓا إِلَّآ
إِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ
وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَعْلَمُوْنَ ۝ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ
أَمَّآ أَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ
خَمْرًا وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ
فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّأْسِهٖ
قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ
تَسْتَفْتِيٰنِ ۝ وَقَالَ لِلَّذِيْ
ظَنَّ أَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ
عِنْدَ رَبِّكَ فَأَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ
ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ

علیہم السلام کا راستہ تھا (یعنی توحید کا راستہ) دیکھو
ہم لوگوں کو یہ مناسب نہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی شریک
بنائیں (اگر سچ پوچھتے ہو تو) یہ اللہ کا کرم ہے جو اس نے
ہم پر اور دوسرے بندوں پر کیا (کہ توحید کی توفیق دی)
مگر بات یہ ہے کہ اکثر لوگ اللہ کا شکر نہیں کرتے۔ اے میرے
اسیر ساتھیو! تم ہی بتاؤ کہ متفرق خدا بہتر ہیں (عقل کی
رو سے) یا ایک خدا جو سب پر غالب ہے۔

فضیل بن عیاض (جو اولیائے کرام میں سے تھے)
اس آیت کو پڑھ کر اپنے تابع لوگوں سے کہنے لگے یہ سوچو کہ
متفرق خدا اچھے ہیں یا ایک خدائے غالب۔ حقیقت یہ ہے
کہ تم جن معبودوں کو خدا کے سوا پوجتے ہو وہ صرف نام ہی
نام ہیں (ان کا وجود نہیں) انہیں تمہارے باپ دادوں نے
(فرضی) بنالیا تھا، اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری
(تمام جہان میں) اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں، اسی نے
یہ حکم دیا ہے کہ اس کے سوا اور کسی کو مت پوجو یہی سیدھا
دین ہے اکثر لوگ نادان ہیں۔ میرے قیدی ساتھیو! (اپنے
خوابوں کی تعبیر سنو) تم میں سے ایک شخص تو قید سے رہائی
پاکر اپنے مالک کو شراب پلایا کرے گا اور دوسرا پھانسی
پر لٹکا دیا جائے گا اس کے سر کا گوشت پرندے نوچ نوچ
کر کھا جائیں گے تم نے جو دریافت کیا اس کا فیصلہ تمہارے
رب کی جانب سے ہو چکا۔

غرض اب یوسف علیہ السلام نے ان دونوں میں سے
جس کی رہائی ہونے والی تھی (یعنی ساقی) اس سے کہا (مجھے بھول
نہ جانا) میرا حال اپنے مالک سے ضرور کہنا لیکن شیطان نے اسے

بِضْعَ سِنِيْنَ وَقَالَ الْمَلِكُ
اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ
يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ
سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ
يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ
رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا
تَعْبُرُوْنَ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ
اَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ
الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ وَقَالَ
الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ
بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ
بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ يُوْسُفُ
اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ
سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ
يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ
سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ
اُخَرَ يٰبِسٰتٍ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ
اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝
قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ
دَاَبًا فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ
فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا
تَاْكُلُوْنَ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ
ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ

(اپنے مالک کے پاس یوسف علیہ السلام کا تذکرہ کرنا بھلا دیا اور یوسف علیہ السلام کئی سال تک قید خانے میں رہے۔ اسی اثناء میں (ایک دن اتفاقاً) بادشاہ (اپنے مصاحبوں سے) کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں جنہیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے (بالیاں) سبز ہیں دوسری (سات) خشک اگر تعبیر جانتے ہو تو بتاؤ۔ انہوں نے کہا یہ خواب تو پریشان خیالات کا مجموعہ ہے اور ایسے (ہرکارہ) خیالات کی تعبیر ہمیں نہیں آتی۔ (یہ سنتے ہی) اس قیدی کو جس نے رہائی پائی تھی اتنے عرصے کے بعد یوسف علیہ السلام کا خیال آیا اور کہنے لگا مجھے ذرا قید خانے تک جانے دیجیے تو میں اس خواب کی تعبیر تمہیں بتاؤں۔ (چنانچہ وہ قید خانے میں یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا اور کہنے لگا) اے میرے مخلص دوست یوسف (علیہ السلام) اس خواب کی تعبیر تو بتائیے کہ سات موٹی گائیں ہیں جنہیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیاں سبز ہیں اور دوسری (سات) خشک، اس کی تعبیر بتائیے میں واپس لوگوں کے پاس جاؤں۔ (آپ کا علمی کمال ظاہر کروں) انہیں معلوم ہو (کہ آپ کیسے باکمال شخص ہیں) یوسف علیہ السلام نے (خواب سنتے ہی یہ تعبیر بیان کردی) ایسا ہوگا کہ تم لوگ (مصر والے) سات سال تک بدستور زراعت کرتے رہو گے مگر یہ خیال رکھنا کہ فصل کاٹنے پر غلہ (خوشوں (بالیوں) میں ہی رہنے دینا۔ تھوڑا سا اپنے کھانے کے مطابق نکال لینا پھر اس کے بعد سات برس بالکل خشک قحط کے آئیں گے۔ تم نے جتنا غلہ چارہ

مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِمَّا تُحْصِنُوْنَ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَ فِيْهِ يَعْصِرُوْنَ. وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ وَادَّكَرَ افْتَعَلَ مِنْ ذَكَرَ اُمَّةٍ قَرْنٍ وَيُقْرَأُ اَمَهٍ نِسْيَانٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَعْصِرُوْنَ الْاَعْنَابَ وَالدُّهْنَ تُحْصِنُوْنَ تَحْرُسُوْنَ۔

وغیرہ ان سالوں کے لئے جمع کیا ہوگا وہ (یہ سات سال خشک) پورا (خرچ) کرادیں گے، تھوڑا سا بیج کے لئے رہ جائے گا۔ آٹھویں سال خوب بارش ہوگی (انگور بھی پیدا ہوں گے) لوگ ان کا شیرہ نکالیں گے۔ بادشاہ نے حکم دیا یوسف علیہ السلام کو میرے پاس لے آؤ، جب شاہی ہرکارہ یوسف علیہ السلام کے پاس آیا تو وہ (قید خانے سے باہر جانے کے لئے تیار نہ ہوئے) کہنے لگے بادشاہ کے پاس واپس جا آخر تک۔ اِدَّکَرَ۔ اِفْتَعَلَ کے وزن پر ہے اس کا مادہ ذکر ہے۔ اُمَّۃٍ سے مراد یہاں قرن ہے۔ بعض حضرات نے اُمَّۃٍ کے بجائے اَمَہٍ پڑھا ہے، یعنی بھول جانے کے بعد۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں یَعْصِرُوْنَ کا معنیٰ تیل اور شیرہ نکالیں گے۔ تُحْصِنُوْنَ کا معنیٰ حفاظت کروگے۔

۶۵۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ اَسْمَآءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَاَبَا عُبَيْدٍ اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ اَتَانِي الدَّاعِيْ لَاَجَبْتُهٗ۔

(از عبداللہ از جویریہ از مالک از زہری از سعید بن مسیب و ابو عبید) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اتنے دنوں قید میں پڑا رہتا جتنے دنوں یوسف علیہ السلام پڑے رہے پھر (شاہی) قاصد میرے پاس آتا تو فوراً چلا جاتا[1]

بَابٌ ۳۶۹۳ مَنْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا۔

۶۵۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ

(از عبدان از عبداللہ از یونس از زہری از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] مجھ سے حضرت یوسف علیہ السلام کا سا صبر نہ ہوسکتا آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر اور استقلال کی تعریف کی ۱۲ منہ

اَبُوسَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي قَالَ اَبُوعَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ اِذَا رَآهُ فِي صُورَتِهِ۔

فرمایا جو شخص خواب میں مجھے دیکھے وہ عنقریب (مرنے کے بعد) مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا[1] اور شیطان میری شکل نہیں بن سکتا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص خواب میں مجھے میری صورت یعنی میرے حلیئے میں دیکھے۔

۶۵۱۱۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِي وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

(از معلی بن اسد از عبدالعزیز بن مختار از ثابت بنانی) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے بے شک مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا اور مسلمان کا (نیک) خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۶۵۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوسَلَمَةَ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَاٰى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلٰثًا وَّلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَرَاءَى بِي

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عبیداللہ بن ابی جعفر از ابوسلمہ) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے چنانچہ جو شخص برا خواب دیکھے اسے چاہیئے کہ بائیں طرف (کروٹ لے کر) تین بار تھوکھو کرے اور تعوذ پڑھے اس طرح یہ برا خواب اس پر کچھ اثر نہ کرے گا نیز شیطان میری شکل میں خود کو نہیں دکھا سکتا[1]

۶۵۱۳۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو قَتَادَةَ قَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَبُوسَلَمَةَ قَالَ

(از خالد بن خلی از محمد بن حرب از زبیدی از زہری از ابوسلمہ) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھے (خواب میں) دیکھے اس نے

[1] یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب حدیث میں لا یتراءی بی ہو بعض نسخوں میں لا یتزایا بی ہے یعنی وہ میری شکل نہیں بن سکتا ۱۲ منہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ تَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ

۶۵۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِي۔

حقیقۃً (مجھے) دیکھا۔ زبیدی کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور زہری کے بھتیجے نے بھی روایت کیا[1]۔

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از ابن ہاد از عبداللہ ابن خباب) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص نے مجھے دیکھا اس نے واقعی مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بنا سکتا

بَاب ۳۶۹۴ رُؤْيَا اللَّيْلِ

رَوَاهُ سَمُرَةُ

باب رات کو خواب دیکھنا[2]۔

جناب سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

۶۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ الْبَارِحَةَ إِذْ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ حَتّٰى وُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَقِلُونَهَا

(از احمد بن مقدام عجلی از محمد بن عبدالرحمن طفاوی از ایوب از محمد بن سیرین) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام کلاموں کی چابیاں عنایت فرمائیں[3]۔ میرا رعب دشمنوں کے دلوں میں ڈال کر میری مدد کی گئی۔ ایک بار میں رات کو سو رہا تھا تو زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں لا کر میرے ہاتھ میں دے دی گئیں[4]۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دنیا سے) تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں میں تصرف کر رہے ہو (یا نکال رہے ہو یا لوٹ رہے ہو)

---

[1] ان کی روایتوں کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] امام بخاری کا مقصود اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ رات اور دن دونوں کا خواب معتبر اور برابر ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے ابو سعیدؓ کی حدیث کی طرف اشارہ کیا کہ رات کا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے بعضوں نے کہا جو خواب شروع رات میں دیکھے اس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہوتی ہے اور اخیر شب میں خصوص سحر کے وقت جو خواب دیکھے اس کی تعبیر جلدی ظاہر ہوتی ہے ۱۲ منہ [3] یعنی میری باتیں ایسی ہوتی ہیں جن میں الفاظ تھوڑے اور معانی اور مطالب بے انتہا ہوتے ہیں ایک روایت میں مفاتیح الکلم کے بدل جوامع الکلم ہے ۱۲ منہ [4] زمین سے مراد وہ ملک ہیں جہاں تک اسلام کی حکومت پہنچی اور مسلمانوں نے ان کو فتح کیا وہاں کے خزانے لوٹے یہ حدیث آپ کی نبوت کی کھلی دلیل ہے ایسی صاف پیشین گوئی پیغمبر کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا ۱۲ منہ

۶۵۱۶ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از نافع) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو میں نے دیکھا میں کعبے کے پاس ہوں اتنے میں ایک گندمی رنگ کا شخص بہت اچھا گندمی رنگ جو تم نے دیکھا ہو آیا، سر پر کندھوں تک بال بہت اچھے بال جو تم نے دیکھے ہوں ان میں کنگھی کی ہوئی پانی ٹپک رہا ہے۔ دو مردوں پر یا کہا دو مردوں کے کندھوں پر ٹیک لگائے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون شخص ہیں؟ کہا گیا مسیح ابن مریم، اتنے میں ایک اور شخص دکھائی دیا جو بہت گھونگھریلے بالوں والا دائیں آنکھ کا کانا تھا اس کی آنکھ ایسی تھی جیسے پھولا ہوا انگور، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا گیا یہ مسیح دجال ہے[1]۔

۶۵۱۷ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

(از یحییٰ از لیث از یونس از ابن شہاب از عبیداللہ بن عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا آخر حدیث تک[3]۔ زہری کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن کثیر نے بھی روایت کیا (اسے امام مسلم نے وصل کیا) اور زہری کے بھتیجے[4] نے اور سفیان بن حسین نے اسے زہری سے روایت کیا انہوں نے

---

[1] اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر دنیا میں تشریف لائیں گے اور اسلام کے طریقے پر کعبے کا طواف کریں گے اور قادیانی کا دعویٰ کہ میں مثیل مسیح ہوں اور اب مسیح دنیا میں آنے والے نہیں محض غلط اور فریب ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر کتاب احادیث الانبیاء میں گزر چکی ہے اور دجال جو مکہ اور مدینہ میں نہیں جا سکے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی حکومت اور شوکت ظاہر ہونے کے بعد اور یہ واقعہ اس سے پیشتر کا ہوگا یعنی ابھی دجالی دعویٰ اس نے نہ کیا ہوگا اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ دجال دجالی کا دعویٰ کرنے سے پیشتر مسلمانوں کے طریق پر ہوگا پھر وہ گمراہ ہو جائے گا اور وہ خدائی کا دعویٰ کرنے لگے گا قادیانی دجال کا بھی یہی حال ہے پہلے تو مہدی ہونے کا دعویٰ کیا پھر مثیل مسیح ہونے کا پھر اپنے تئیں محمد رسول اللہ کہنے لگا [3] یہ حدیث آگے مذکور ہوگی باب من لم یر الرؤیا لاول عابر اذا لم یصب میں ۱۲ منہ [4] محمد بن عبداللہ بن مسلم زہری ۱۲ منہ

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَوْ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعْمَرٌ لَا يُسْنِدُهُ حَتَّى كَانَ بَعْدُ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔
لیکن محمد بن ولید زبیدی نے اسے یوں روایت کیا از زہری از عبید اللہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما یا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اسے امام مسلم نے وصل کیا)
شعیب بن ابی حمزہ و اسحٰق بن یحیٰی نے اسے زہری روایت کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے [۱] اور معمر بن راشد اس حدیث کو متصلاً نہیں بیان کرتے تھے [۲] پھر متصلاً بیان کرنے لگے [۳]

بَابُ ۳۶۹۴ الرُّؤْيَا بِالنَّهَارِ

باب دن کو خواب دیکھنا۔

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ رُؤْيَا النَّهَارِ مِثْلُ رُؤْيَا اللَّيْلِ

ابن عونؒ نے محمد بن سیرینؒ سے نقل کیا کہ دن کا خواب بھی رات کے خواب کی طرح ہے [۴]

۶۵۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از اسحاق بن عبد اللہ ابن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان (جو آپ کی رضاعی خالہ تھیں) کے پاس جایا کرتے تھے وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ایک دن جو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور آپ کے سر کے بال دیکھنے لگیں (جوئیں نکالنے لگیں) آپ سو گئے پھر جاگے تو (خوشی سے) ہنس رہے تھے۔ ام حرام کہتی ہیں میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنسے؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لئے اس سمندر کے درمیان اس شان و شوکت سے سوار ہو رہے ہیں جیسے

---

[۱] اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [۲] عبید اللہ بن عبد اللہ کا واسطہ چھوڑ کر زہری سے یوں نقل کرتے تھے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے ۱۲ منہ [۳] عبید اللہ کا نام لینے لگے اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [۴] اس کو قیروانی نے کتاب التعبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ

يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ شَكَّ اِسْحٰقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعٰوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيٰنَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَآبَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

بادشاہ تختوں پر سوار ہوتے ہیں اسحاق راوی کو شک ہے کہ مُلُوْكًا عَلَى الاسرہ فرمایا یا مثل الملوک علی الاسرہ۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمائیے اللہ مجھے بھی ان لوگوں میں شریک کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی پھر اس کے بعد پھر تکیہ پر رکھ کر سو گئے پھر جاگے تو ہنسنے لگے۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کو جا رہے ہیں آپ نے وہی ارشاد فرمایا جو پہلے فرمایا تھا۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرمائے آپ نے فرمایا آپ پہلے لوگوں میں شریک ہو چکیں۔ بعد ازاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں آپ سمندر میں سوار ہوئیں اور سمندر سے خشکی کی طرف آتے ہوئے سواری سے گر کر انتقال کر گئیں[1]۔

بَابُ ۳۶۹۵ رُؤْيَا النِّسَاءِ

باب عورتوں کا خواب[2]

۶۵۱۹ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ اُمَّ الْعَلَاءِ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ بَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُمُ اقْتَسَمُوا الْمُهَاجِرِيْنَ قُرْعَةً قَالَتْ فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ

(از سعید بن عفیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از خارجہ بن زید بن ثابت) ام علاء انصاریہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈال کر مہاجرین کو تقسیم کر دیا[3] چنانچہ ہمارے حصے میں عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آئے۔ ہم نے انہیں اپنے گھروں میں ٹھیرایا۔ جب وہ مرض الموت میں بیمار ہو کر انتقال کر گئے اور غسل و کفن

[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے آپ کی نبوت کی دلیلوں میں یہ حدیث بھی ایک بڑی دلیل ہے کسی شخص کے حالات کی ایسی صحیح پیش گوئی کرنا بجز پیغمبر کے اور کسی سے نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

[2] کہتے ہیں عورتیں ایسا خواب دیکھیں جو ان کے مناسب حال نہ ہو تو وہ ان کے خاوندوں کے لئے ہوگا جیسے غلام کا خواب مالک کے لئے ہوتا ہے اور لڑکے کا ماں باپ کے لئے ابن بطال نے کہا عورت کا نیک خواب بھی نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے ۱۲ منہ

[3] جس مہاجر کا نام جس انصاری کے نام پر نکلا وہ اسی کے گھر میں اترا ۱۲ منہ

وَاَنْزَلْنَاهُ فِيْ اَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ غُسِّلَ وَكُفِّنَ فِيْ اَثْوَابِهٖ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهُ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هُوَ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ وَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا ذَا يُفْعَلُ بِيْ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ بَعْدَهُ اَحَدًا اَبَدًا۔

۶۵۲۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا وَقَالَ مَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِهٖ قَالَتْ وَاَحْزَنَنِيْ فَنِمْتُ فَرَاَيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِيْ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهُ۔

سے فراغت ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میری زبان سے یہ کلمہ نکل گیا کہ "اے ابو السائب (عثمان بن مظعون کی کنیت) خدا تم پر رحم کرے میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تمہیں عزت دی۔ چنانچہ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے انہیں عزت دی میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اللہ پھر کن لوگوں کو عزت دے گا؟ (اگر عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ جیسے مخلص پختہ ایمان کو عزت نہ دے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم عثمان رضی اللہ عنہ کی موت تو نازل ہو چکی اور میں ان کے متعلق نیک امید رکھتا ہوں (لیکن یقیناً کچھ نہیں کہہ سکتا) خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں مگر مجھے بھی معلوم نہیں[1] میرا ساتھ تفصیلاً کیا معاملہ ہوگا[1] چنانچہ ام علاء رضی اللہ عنہا کہنے لگیں آئندہ خدا کی قسم میں کسی کو (مطلقاً) پاک صاف نہیں کہنے کی (پاک صاف نہیں کہوں گی)

(از ابو الیمان از شعیب از زہری) یہی حدیث مروی ہے۔ اس میں (آپ کے) یہ الفاظ ہیں "میں نہیں جانتا عثمان رضی اللہ عنہ کا کیا حال ہوگا؟" ام علاء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا کہنے سے مغموم ہو گئی اور پھر میں سو گئی تو خواب میں دیکھتی ہوں کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ایک چشمہ جاری ہے۔ میں نے خواب کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ ان کا عمل ہے[2]

---

[1] شاید یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب سورۂ فتح کی یہ آیت لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر نہیں اتری تھی اور ممکن ہے کہ آپ نے تفصیلی حالات معلوم ہونے کی نفی کی ہو اور اجمالاً آپ کو اپنی نجات کا یقین ہو جیسے قرآن میں ہے وان ادری ما یفعل بی ولا بکم اور یا دری جو آنحضرت پر اعتراض کرتے ہیں کہ جب خود آپ کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا تو اپنی امت کو کیا بخشوائیں گے یہ اعتراض لغو ہے اس لئے کہ بندہ کیسا ہی مقبول اور بڑے درجے کا کیوں نہ ہو لیکن آخر بندہ ہے حق تعالیٰ کے استغناء اور بے پروائی کو دیکھ کر وہ ہر حال میں کانپتا رہتا ہے خصوصاً مقرب بندوں کو اور زیادہ خوف رہتا ہے بمقربان را بیش بود حیرانی ۱۲ منہ [2] اللہ ہی کو حقیقت حال معلوم ہے گو اس روایت میں باب کا مطلب مذکور نہیں ہے مگر اس کے بعد کے طریق میں باب کا مطلب مذکور ہے اس کی مناسبت سے اس حدیث کو بھی لائے ہیں [3] کہتے ہیں وہ ایک صالح بیٹا سائب نامی چھوڑ گئے تھے جو جنگ بدر میں شریک ہوا تھا یا اللہ کی راہ میں چوکی پہرہ دیتے تھے دوسری روایت میں ہے کہ ہر میت کا عمل موت سے تمام ہو جاتا ہے مگر اللہ کی راہ میں جس نے چوکی پہرہ دیا ہو اس کا عمل بڑھتا ہی چلا جاتا ہے قیامت تک بڑھتا رہے گا ۱۲ منہ [4] اس حدیث کے متعلق پہلے

بَابٌ ۳۶۹۶ اَلْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ۔

۶۵۲۱ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُرْسَانِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمُ الْحُلْمَ يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ فَلَنْ يَضُرَّهُ۔

باب بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ جب کوئی ایسا خواب دیکھے تو بائیں طرف تھوک دے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے۔

(از یحیی بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابوسلمہ) حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور آپ کے خاص شہ سواروں میں سے ہیں کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص بُرا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اپنے بائیں طرف تھوکے اور شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرے تو اسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔

بَابٌ ۳۶۹۷ اللَّبَنِ

۶۵۲۲ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظَافِيرِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ۔

باب خواب میں دودھ دیکھنا

(از عبدان از عبداللہ از یونس از زہری از حمزہ بن عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بار میں سو رہا تھا اتنے میں دودھ کا ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا، میں نے دودھ پیا اتنا پیا جیسے دودھ کی طراوت میرے ناخنوں سے پھوٹ نکلی میں نے پی کر (بچا ہوا دودھ) عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی۔ آپ نے فرمایا "علم" مراد ہے[1]۔

---

[1] اس حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت نکلی حقیقت میں حضرت عمر تمام علوم میں خصوصاً علم سیاست اور تدبیر مُدن میں تو اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے کاش ان جیسی کوئی ہستی اس زمانے میں اللہ پیدا فرما دے جو بدعمل مسلمانوں کو باعمل اور نیکوکار بنائے اور دشمنانِ اسلام کو (بقیہ صفحہ آئندہ)

بَابُ ۳۶۹۸ إِذَا جَرَى اللَّبَنُ فِي أَطْرَافِهِ أَوْ أَظَافِيرِهِ۔

۶۵۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَطْرَافِي فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ۔

باب اگر دودھ اعضاء اور ناخنوں سے پھوٹ نکلتے دیکھے تو کیا تعبیر ہے؟

(از علی بن عبداللہ از یعقوب بن ابراہیم از والدش از صالح از ابن شہاب از حمزہ بن عبداللہ بن عمرؓ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا، اتنے میں دودھ کا ایک پیالہ میرے پاس لایا گیا میں نے اسے پیا یہاں تک کہ دودھ کی تازگی میرے اعضاء کے کناروں سے نکلتی ہوئی معلوم ہوئی پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر رضی اللہ کو دے دیا۔ جو لوگ آپ کی مجلس میں بیٹھے تھے پوچھنے لگے یارسول اللہ اس کی تعبیر کیا ہوئی؟ تو فرمایا "علم"۔

بَابُ ۳۶۹۹ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ

۶۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو

باب خواب میں قمیص (کرتہ) دیکھنا

(از علی بن عبداللہ از یعقوب بن ابراہیم از والدش از صالح از ابن شہاب از ابوامامہ بن سہل) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ سابقہ) مغلوب۔ دمشہور کردے حکیم ستائی رحمہ صدیقہ میں لکھتے ہیں کہ آگ کا خواب میں دیکھنا غصہ کی دلیل ہے پانی کا دیکھنا آنکھ کا نور ہے خواب میں رونا خوشی کی دلیل ہے، غلام ہونا آزادی کی نشانی ہے، شطرنج اور چوسر کھیلنا جنگ و فساد کا سبب ہے شیریں اور صاف پانی حلال روزی ہے گدلا پانی ناخوشی کی دلیل ہے، خاک کھانا خصوصًا کاشتکار کے لیے روزی کا باعث ہے ہوا گرم ہو سرد رنج و غم کی نشانی ہے اگر معتدل طور پر بدن سے لگتی ہے تو خوشی کا موجب ہے مردے کو کوئی چیز دینا مال و اسباب کے تباہ ہونے کی نشانی ہے ہنستا رنج و غم کی نشانی ہے پانی پینا پیاس نہ بجھنا شوق علم کی دلیل ہے طبلہ بجنا راز کا فاش ہونا بوق جنگ کی دلیل ہے بیڑی میں گرفتاری شریعت کی پابندی کا باغ غذائے روحانی ہے میوہ بادشاہ سے فائدہ ہونا، ہاتھ کا لمبا ہونا سخاوت ہے، ہاتھ چھوٹا ہونا بخل ہے، سیدھا ہاتھ فرزند ہے، بایاں ہاتھ دختر ہے انگلیاں اولاد، دانت ماں باپ، سینہ اور پستان خزانہ، اسی طرح پیٹ جگر اور دل بھی خزانہ، ساق اور زانو رنج اور تکلیف، مغز پوشیدہ مال، پہلو عورت، عضو تناسل فرزند ہاتھ دھونا ناامید ہونا، ناچنا بے شرمی، لنگی کرچہ جبامہ خادم، بربط بجانا جور و کرنا، کشتی کرنا کسی کو ستانا، دوا کھانا بیماری سے نجات، خوش بو لگانا خوشی ہونا، خوشبو اس کے بدن یا کپڑے سے چھڑانا رنج و غم، دھواں نقصان بیماری، خوشبو کی نئے کپڑے میت ہے، کشتی میں ناچنا غرق ہونا، قید میں ناچنا رہائی، بدن سے خون بہنا حلال مال پانا اگر زخم نہ ہو، زخم دیکھے تو تکلیف مفلسی، عورت کا شرمگاہ سے خون بہتے دیکھنا حمل ساقط ہونا، کھجور کا شراب پی کر نشہ ہونا خرابی کی دلیل ہے، انگور کے شراب سے نشہ ہونا مال دولت ملنے کی دلیل ہے، دودھ مال کا نفع حلال روزی، پرانے کپڑے رنج و غم، نئے کپڑے دولت، گدھا سستی و نادانی، گھوڑا عورت اونٹ سفر دور دراز، گائے ارزانی، شیر دشمن غالب، ہاتھی بادشاہ مہیب، بکری مال و دولت، لومڑی مکار دشمن، آفتاب بادشاہت، چاند عورت، مریخ یا زحل رنج اور غم، مشتری وزیر، زہرہ عیش و راحت، واللہ اعلم ۱۲ منہ

أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا مَا أَوَّلْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينَ۔

نے فرمایا میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ میرے سامنے لائے جا رہے ہیں انہوں نے کرتہ پہنا ہوا ہے، کسی کا کرتہ چھاتیوں تک کسی کا اس سے چھوٹا یا اس سے بڑا، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ میرے سامنے آئے ان کا کرتہ اتنا لمبا تھا کہ وہ اسے گھسیٹ رہے تھے (زمین پر کرتہ گھسٹ رہا تھا) صحابہ کرام نے دریافت کیا اس کی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا "دینداری"۔

بَابٌ ۳۷۰ جَرِّ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ

باب خواب میں قمیص گھسیٹنا

۶۵۲۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو أُمَامَةَ ابْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْتَرُّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينَ

(از سعید بن عفیر از لیث از عُقیل از ابن شہاب از ابوامامہ بن سہل) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں سو رہا تھا اتنے میں کیا دیکھتا ہوں لوگ میرے سامنے لائے جا رہے ہیں وہ قمیصیں (کرتے) پہنے ہوئے ہیں، بعضوں کی قمیصیں چھاتیوں تک، بعضوں کے اس سے بھی کم (یا زیادہ) اور عمر رضی اللہ عنہ جو میرے سامنے لائے گئے تو ان کا کرتہ اتنا لمبا تھا کہ اسے زمین پر گھسیٹ رہے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول اللہ اس کی تعبیر آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا "دین" (دین میں کمال)۔

بَابٌ ۳۷۱ الْخُضَرِ فِي الْمَنَامِ وَالرَّوْضَةِ الْخَضْرَاءِ۔

باب خواب میں سبزی یا سبز باغ دیکھنا

۶۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ

(از عبداللہ بن محمد جعفی از حرمی بن عمارہ از قرہ بن خالد از محمد بن سیرین) قیس بن عباد کہتے ہیں میں ایک

ل کرتہ بدن کو چھپاتا ہے گرمی سردی سے بچاتا ہے اسی طرح دین بھی روح کو بچاتا ہے ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَّابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّمَا عَمُودٌ وُّضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَّفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ ارْقَهْ فَرَقِيتُهُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ عَبْدُ اللهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى۔

مجلس میں بیٹھا تھا جو حلقے کی شکل میں تھی اس میں سعد بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے، اتنے میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سامنے سے نکلے، لوگوں نے کہا یہ شخص جنتی ہیں میں نے لوگوں کی یہ بات (جاکر) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے بیان کی، انہوں نے کہا سبحان اللہ ان لوگوں کو جو بات معلوم نہیں اسے زبان سے نکالنے کی کیا ضرورت تھی؟ اصل حقیقت یہ ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک خواب دیکھا گویا ایک ہرے بھرے باغ میں ایک ستون کھڑا کیا گیا ہے، اس کی چوٹی پر ایک کنڈا لگا ہے اور نیچے ایک غلام کھڑا ہے۔ مجھ سے کہا گیا اس ستون پر چڑھ جائیے چنانچہ میں چڑھ گیا۔ اوپر جاکر کنڈا تھام لیا پھر میں نے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا "عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اس کنڈے کو مضبوط تھامے ہوئے مریں گے۔"[لہ]

بَاب كَشْفِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَنَامِ۔

۶۵۲۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةِ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْهَا فَإِذَا

باب خواب میں عورت کے ڈھکے ہوئے چہرے کو کھول کر دیکھنا۔

(از عبید بن اسمٰعیل از ابواسامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے دوبار خواب میں دیکھا ایک شخص تجھے ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے ہے (وہ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں) اور مجھ سے کہتا ہے اسے کھولو! چنانچہ میں نے کھولا تو تم تھیں میں نے

لہ یعنی ان کا ایمان پر خاتمہ ہوگا دوسری روایت میں یوں ہے کہ باغ سے مراد اسلام ہے اور یہ کنڈا اسلام کا کنڈا ہے صحیح مسلم کی روایت میں ہے عبداللہ بن سلام نے مجھ کو کہا مجھ کو امید ہے کہ میں بہشت والوں میں سے ہوں گا ۱۲ منہ

هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ۔

(اپنے دل میں) کہا اگر میرا یہ خواب من جانب اللہ ہے تو ضرور پورا ہوگا۔

بَابُ ۳۷۰۳ الْحَرِيرِ فِي الْمَنَامِ

باب خواب میں ریشمی کپڑا دیکھنا۔

۶۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ قَبْلَ أَنْ أَتَزَوَّجَكِ مَرَّتَيْنِ رَأَيْتُ الْمَلَكَ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ لَهُ اكْشِفْ فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ ثُمَّ أُرِيتُكِ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ اكْشِفْ فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَقُلْتُ إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ۔

(از محمد از ابومعاویہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا نکاح سے قبل میں نے دو بار تجھے خواب میں دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا ایک فرشتہ تجھے ایک ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر اٹھائے ہوئے ہے۔ میں نے اس سے کہا اسے کھول، اس نے کھول دیا، تب دیکھا تو تم تھیں۔ میں نے کہا یہ تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو ضرور پورا ہوگا۔ پھر میں نے دوبارہ دیکھا کہ ایک فرشتہ تجھے ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر اٹھائے ہوئے ہے میں نے اسے کہا کہ اس کو کھول اس نے کھول دیا، تب دیکھا تو تم تھیں میں نے کہا یہ تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو ضرور پورا ہوگا۔

بَابُ ۳۷۰۴ الْمَفَاتِيحِ فِي الْيَدِ

باب خواب میں ہاتھ میں چابیاں دیکھنا

۶۵۲۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ

(از سعید بن عفیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مجھے ایسی باتیں دی گئیں جن کے الفاظ تھوڑے اور معانی بہت ہیں اور میرا رعب دشمنوں کے دل میں ڈال کر میری مدد اور نصرت فرمائی گئی ہے ایک بار میں سو رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانوں کی چابیاں

الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدَيَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَغَنِي أَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمِ أَنَّ اللّٰهَ يَجْمَعُ الْأُمُورَ الْكَثِيرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُكْتَبُ فِي الْكُتُبِ قَبْلَهُ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ الْأَمْرَيْنِ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ۔

لا کر میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

محمد بن مسلم زہری رحمۃ اللہ علیہ (یا امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں مجھے یہ معلوم ہوا کہ جوامع الکلم سے یہ مراد ہے کہ گذشتہ زمانے میں بہت سی باتیں جو کتابوں میں لکھی جاتی تھیں وہ اللہ تعالیٰ نے ایک یا دو باتوں میں آپ کے لئے جمع کر دیں[1]۔

باب ۳۷۰۔ التَّعْلِيقِ بِالْعُرْوَةِ وَالْحَلْقَةِ۔

باب کنڈے یا حلقے کو خواب میں پکڑ کر اس سے لٹک جانا۔

۶۵۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ ابْنُ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ وَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ عُرْوَةٌ فَقِيلَ ارْقَهْ قُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي وَصِيفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي فَرَقِيتُ فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ فَانْتَبَهْتُ وَأَنَا مُسْتَمْسِكٌ بِهَا فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْإِسْلَامِ وَذٰلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى لَا تَزَالُ مُسْتَمْسِكًا بِالْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوتَ۔

(از عبد اللہ بن محمد از ازہر از ابن عون) دوسری (از خلیفہ از معاذ از ابن عون از محمد از قیس ابن عُباد) عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے خواب میں یوں دیکھا کہ میں ایک باغ میں ہوں، اس کے درمیان ایک ستون گڑا ہوا ہے، ستون کی چوٹی پر ایک کنڈا لگا ہے۔ مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ جا، میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا، پھر ایک خادم آیا اس نے میرا کپڑا (رسّی کی شکل) اٹھایا۔ میں (اس کے ذریعہ) چڑھ گیا اور اوپر جاکر کنڈا مضبوط تھام لیا، میں اسے تھامے ہوئے ہی تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ یہ خواب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپؐ نے فرمایا باغ تو اسلام کا باغ ہے اور ستون بھی اسلام کا ستون ہے اور کنڈے سے مراد وہ مضبوط کنڈا ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ تادم مرگ اسلام پر صدق سے قائم رہو گے۔

---

[1] جوامع الکلم سے قرآن اور حدیث دونوں مراد ہو سکتے ہیں کنجیاں ہاتھ میں رکھی جانا اگر خواب میں دیکھے تو اس کی یہی تعبیر ہے کہ بادشاہت یا حکومت ملے گی اگر یہ دیکھے کہ کنجی سے ایک دروازہ کھولا تب اس کی حاجت کسی صاحب قوت کی امداد سے پوری ہوگی ۱۲ منہ

بَابٌ ۳۷۶. عَمُوْدُ الْفُسْطَاطِ تَحْتَ وِسَادَتِهٖ۔

باب تکیے کے نیچے خیمے کے ستون لگے ہوئے دیکھنا[1]

بَابٌ ۳۷۷. الْاِسْتَبْرَقِ وَ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فِي الْمَنَامِ۔

۶۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ فِي يَدِيْ سَرَقَةً مِّنْ حَرِيْرٍ لَا اَهْوِيْ بِهَا اِلٰى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِيْ اِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔

باب خواب میں استبرق (ایک قسم کا ریشمی کپڑا) دیکھنا یا بہشت میں جانا۔

(از معلی بن اسد از وہیب از ایوب از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے[2]۔ میں بہشت میں جس جگہ پر جانے کا ارادہ کرتا ہوں یہ ریشمی کپڑا مجھے وہاں اڑا لے جاتا ہے میں نے یہ خواب (اپنی بہن) امّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا تیرا بھائی یا یوں فرمایا عبداللہ ایک نیک آدمی ہے[3]۔

بَابٌ ۳۷۸. الْقَيْدُ فِي الْمَنَامِ

۶۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفًا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ

باب خواب میں قید ہوا دیکھنا

(از عبداللہ بن صباح از معتمر از عوف از محمد بن سیرین) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (قیامت کا) زمانہ قریب آئے گا تو مسلمانوں کا خواب قطعًا غلط نہ ہوگا (ہمیشہ سچ ہوگا) مسلمانوں کا خواب کیا ہے نبوت کے چھیالیس

[1] اس باب میں امام بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید ان کی شرط پر نہیں ملی ہوگی اور انہوں نے اشارہ کیا اس حدیث کی طرف جس کو یعقوب بن سفیان اور طبرانی اور حاکم نے نکالا اور کہا صحیح ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں دین کا ستون میرے سر کے نیچے سے اٹھایا گیا ہے میں اس کو برابر دیکھتا رہا آخر وہ شام کے ملک میں رکھا گیا دیکھو جب فتنے اور فساد پیدا ہوں گے تو ایمان ملک شام میں رہے گا دوسری روایت میں ہے میں نے معراج کی رات کو ایک سفید ستون جھنڈے کی طرح دیکھا جس کو فرشتے اٹھائے ہوئے تھے میں نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا عمود الکتاب یعنی دین کا ستون اور ہم کو حکم ہے کہ شام کے ملک میں اس کو رکھیں تیسری روایت میں ہے میں سو رہا تھا اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ عمود الکتاب میرے تکیے کے تلے سے اچک لیا گیا میں سمجھا شاید اللہ تعالیٰ نے زمین والوں پر تجلی کی اور میں اس کو برابر دیکھتا رہا وہ ایک چمکتا نور تھا آخر ملک شام میں رکھا گیا ۱۲ منہ

[2] اس روایت میں یہ ذکر نہیں کہ وہ ٹکڑا استبرق کا ٹکڑا تھا مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے نکالا اس میں صاف یوں ہے کانما فی یدی قطعۃ من استبرق ۱۲ منہ

[3] دوسری روایت میں یوں ہے عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑھتا ہو۔ آپ کے یہ فرمانے ...

لَمْ تَكَدْ تَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ
مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَمَا كَانَ مِنَ
النُّبُوَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَكْذِبُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَقُوْلُ هٰذِهٖ
قَالَ وَكَانَ يُقَالُ الرُّؤْيَا ثَلٰثٌ حَدِيْثُ النَّفْسِ
وَتَخْوِيْفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ
فَمَنْ رَّاٰى شَيْئًا يَّكْرَهُهٗ فَلَا يَقُصُّهٗ عَلٰى
اَحَدٍ وَّلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ
الْغُلَّ فِي النَّوْمِ وَكَانَ يُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَ
يُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ وَرَوٰى قَتَادَةُ
وَيُوْنُسُ وَهِشَامٌ وَّاَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ
سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَدْرَجَهٗ بَعْضُهُمْ كُلَّهٗ
فِي الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثُ عَوْفٍ اَبْيَنُ وَقَالَ
يُوْنُسُ لَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ
لَا تَكُوْنُ الْاَغْلَالُ اِلَّا فِي الْاَعْنَاقِ ۔

حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

محمد بن سیرین (جو علم تعبیر میں بڑے عالم ہیں) کہتے ہیں نبوت کا حصہ جھوٹ (غلط) نہیں ہو سکتا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں[1] خواب تین طرح کے ہیں ایک تو نفسانی خیالات[2] دوسرے شیطان کا ڈراوا[3] تیسرے اللہ تعالیٰ کی جانب سے خوشخبری اب جو شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے ناگوار ہو تو کسی سے بیان نہ کرے اور نیند سے اٹھ کر نماز پڑھے۔

محمد بن سیرین کہتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خواب میں طوق کو گلے میں دیکھنا برا سمجھتے تھے[4] اور پاؤں میں بیڑی دیکھنا اچھا سمجھتے تھے۔ لوگ کہتے تھے بیڑی کی تعبیر یہ ہے کہ دینداری میں مضبوط رہے گا۔

اس حدیث کو قتادہ، یونس، ہشام اور ابو ہلال نے بھی بحوالہ ابن سیرین از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔ بعضوں نے ساری حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ بیان کیا ہے[5]۔ لیکن عوف اعرابی کی روایت زیادہ واضح ہے[6]۔

یونس نے اپنی روایت میں یوں کہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ بیڑی کی یہ تعبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے[7]۔ امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں اغلال یعنی طوق ہمیشہ گردنوں میں ہوتے ہیں[8]۔

---

[1] ترمذی اور نسائی کی روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۲ منہ [2] جیسے کہتے ہیں بلی کے خواب میں چھیچھڑے ۱۲ منہ [3] اسی میں احتلام بھی داخل ہے [4] کیونکہ گلے میں طوق دوزخیوں کی نشانی ہے ۱۲ منہ [5] قتادہ کی روایت کو امام مسلم اور نسائی نے اور یونس کی روایت کو بزار نے مسند میں اور ہشام کی روایت کو امام احمد نے اور ابو ہلال کی روایت کو معلوم نہیں کس نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [6] اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ الگ اور ابن سیرین اور ابو ہریرہ کا قول جدا گانہ بیان کیا ہے جیسے اوپر گزرا ۱۲ منہ [7] انہوں نے اس کے رفع اور وقف میں شک کیا ہے ۱۲ منہ [8] جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ۔ امام بخاری نے یہ کہہ کر ان لوگوں کا رد کیا ہے جو کہتے ہیں کہ اغلال ہاتھوں میں بھی ہوتے ہیں۔ اور قرآن میں ہے وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ مغلولہ غل سے نکلا ہے میں کہتا ہوں امام بخاری کا کلام قابل تسلیم نہیں ہے اللہ فرماتا ہے غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ اور شاید خاص کا لفظ گردنوں سے خاص ہو واللہ اعلم ۱۲ منہ

بَابُ ۳۷۰۹ ـ الْعَيْنِ الْجَارِيَةِ فِي الْمَنَامِ

۶۵۳۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ امْرَأَةٌ مِّنْ نِّسَائِهِمْ بَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ طَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فِي السُّكْنٰى حَيْثُ اَقْرَعَتِ الْاَنْصَارُ عَلٰى سُكْنَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاشْتَكٰى فَمَرَّضْنَاهُ حَتّٰى تُوُفِّيَ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ فِي اَثْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ قَالَ وَمَا يُدْرِيْكِ قُلْتُ لَا اَدْرِيْ وَاللّٰهِ قَالَ اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ قَالَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ وَرَاَيْتُ لِعُثْمٰنَ فِي الْمَنَامِ عَيْنًا تَجْرِيْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ذَاكِ عَمَلُهُ يَجْرِيْ لَهُ ـ

باب خواب میں پانی کا بہتا چشمہ دیکھنا۔

(از عبدان از عبداللہ از معمر از زہری از خارجہ ابن زید بن ثابت) زید بن ثابت کے خاندان کی ام العلاء رضی اللہ عنہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر چکی تھیں کہتی ہیں جب انصار نے مہاجرین میں قرعہ ڈالا[1] تو ہمارے حصے میں عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آئے وہ بیمار ہو گئے ہم ان کی تیمارداری کرتے رہے حتّٰی کہ ان کا انتقال ہو گیا ہم نے انہیں (غسل دے کر) کفن پہنایا، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میری زبان سے یہ نکلا ابو السائب (یہ ان کی کنیت ہے) تم پر اللہ کی رحمت ہے میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تمہیں عزت و آبرو دی، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تجھے کیسے معلوم ہوا؟ میں نے کہا بے شک مجھے معلوم نہیں ہے خدا کی قسم۔ آپؐ نے فرمایا کہ عثمان تو انتقال کر گئے اور مجھے اللہ سے ان کی بھلائی (بخشش کی امید ہے (البتہ یقین سے نہیں کہہ سکتا) خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں لیکن یہ نہیں جانتا مجھے کیا پیش آئے گا؟ اور تمہیں کیا پیش آنے والا ہے۔ ام علاء رضی اللہ عنہا نے کہا آئندہ میں ایسا کلمہ کبھی نہیں کہوں گی کہ کسی کو (یقینی طور پر) پاک صاف کہوں۔ ام علاء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں (اس کے بعد) میں نے (خواب میں) دیکھا کہ عثمانؓ کے لئے ایک چشمہ جاری ہے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا نیک عمل ہے جس کا ثواب انہیں انتقال کے بعد بھی مل رہا ہے[2]

[1] یعنی کون انصاری کس مہاجر کو اپنے گھر رکھے ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے کہتے ہیں یہ عثمان بہت مالدار آدمی تھے شاید کوئی صدقہ جاریہ چھوڑ گئے ہوں۔ امام بخاری اس حدیث کو یہاں اس لئے لائے کہ چشمے سے نیک عمل کی تعبیر ہوتی ہے ۱۲ منہ

باب ۱۷۳۰ نَزْعِ الْمَاءِ مِنَ الْبِئْرِ حَتّٰى يَرْوَى النَّاسُ رَوَاهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۵۳۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ابْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عَلٰى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا إِذْ جَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُوْ بَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِيْ بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِيْ يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَفْرِيْ فَرِيَّهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

باب خواب میں کنوئیں سے پانی کھینچنا لوگوں کو سیراب کرنا۔ اسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ (یہ حدیث آگے موصولاً مذکور رہوگی)

(از یعقوب بن ابراہیم بن کثیر از شعیب بن حرب از صخر بن جویریہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (خواب میں) ایک کنوئیں پر تھا پانی نکال رہا تھا، اتنے میں ابوبکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما آپہنچے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ڈول لے کر ایک دو ڈول بمشکل کھینچ پائے، اللہ انہیں بخشے بعد ازاں ابن خطاب (عمر رضی اللہ عنہ) نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ڈول لے لیا، وہ ڈول ان کے ہاتھ میں پہنچ چرس جیسا بڑا بن گیا مگر پھر بھی وہ جس طرح کھینچ رہے تھے میں نے ایسا شہ زور کوئی دوسرا شخص نہیں دیکھا جوان کی طرح کام کرے (اتنا پانی کھینچا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو خوب پلا کر انہیں بٹھلانے کی جگہ لے گئے [1]

باب ۱۷۳۱ نَزْعِ الذَّنُوْبِ وَالذَّنُوْبَيْنِ مِنَ الْبِئْرِ بِضَعْفٍ

۶۵۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى

باب کنوئیں سے ایک یا دو ڈول بمشکل کھینچتے دیکھنا۔

(از احمد بن یونس از زہیر از موسیٰ از سالم) حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

[1] یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی بڑی دلیل ہے اس میں یہ اشارہ ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت ایک سال یا دو سال رہے گی اس میں بھی وہ جوش اور زور نہ ہوگا جو عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوگا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہی ہاتھ سے عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت پہنچے گی وہ ایسے زور سے چلائیں گے کہ بے شمار ملک فتح کر کے مسلمانوں کو مالا مال کر دیں گے آپؐ نے جیسے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا حدیث سے یہ مقصود نہیں ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کوئی نقص ہوگا یا ان میں خود میں کوئی عیب ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان کی خلافت تھوڑی مدت تک رہے گی اور اس میں بڑی بڑی فتوحات نہیں ہوں گی سبحان اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا احسان سارے مسلمانوں کی گردنوں پر قیامت تک رہے گا مگر جو ناشکرا محسن کش احسان فراموش ہو وہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو برا کہے گا باقی جس میں رتی برابر بھی عقل ہوگی ان کا شکریہ عمر بھر کرتا رہے گا رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَمَا رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرْيَهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خواب بیان کیا جو آپؐ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے متعلق دیکھا آپؐ نے فرمایا میں نے (خواب میں) دیکھا کہ لوگ ایک کنوئیں پر جمع ہیں پہلے ابوبکر رضی اللہ کھڑے ہوئے انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی کمزوری کے ساتھ، اللہ انہیں بخشے پھر ابن خطاب کھڑا ہوا (اس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے وہ ڈول لیا) چنانچہ وہ ڈول ان کے ہاتھ میں پہنچتے ہی چرس جیسا بڑا ہو گیا میں نے لوگوں میں ایسا (شہ زور) انسان کوئی دوسرا نہیں دیکھا جو ان کی طرح کام کرتا ہو (اتنا پانی کھینچا کہ) لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر اونٹوں کے ٹھکانے (تھانوں) پر لے گئے

۶۵۳۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ وَعَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ ابْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔

(از سعید بن عفیر از لیث از عُقیل از ابن شہاب، از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کنوئیں پر گیا ہوں وہاں ایک ڈول رکھا ہوا ہے میں نے اس ڈول سے اللہ کی مشیت کے مطابق پانی کھینچا، میرے بعد وہ ڈول ابن ابی قحافہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے لے لیا اور ایک دو ڈول کھینچے وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اللہ ان کی مغفرت کرے پھر وہ ڈول بڑا ہو کر چرس بن گیا اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا چنانچہ میں نے ان جیسا لوگوں میں کوئی شہ زور شخص نہیں دیکھا جو ان کی طرح پانی کھینچے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں نے اونٹوں کو سیراب کر کے اپنے اپنے تھانوں میں لے جا کر بٹھا دیا[1]۔

[1] سبحان اللہ اس شہ زوری اور ریلوانی کا کیا کہنا اسلام کو وہ رونق دی کہ سارا زمانہ بے اختیار کہہ اٹھا۔ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔ پھر فقط فتوحات نہیں بلکہ موافق و مخالف سب پر دھاک بٹھا دی کہ چون و چرا کرنے کی مجال کسی کو نہیں ہوئی کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے دس برس خلافت کی اس دس برس کے عرصے میں شام، مصر، ایران، عراق اور روم کے اکثر شہر فتح ہو گئے چار ہزار بڑے بڑے شہر مع بیگنات ممالک محروسہ اسلام میں شامل ہو گئے اور بے شمار خزانے اور اموال مسلمانوں کے ہاتھ آئے سارے مسلمان مالا مال ہو گئے سبحان اللہ خلافت ہو تو ایسی ہو اگر حضرت عمر دس برس زندہ رہ جاتے تو یورپ اور افریقہ اور ایشیا سب کے سب صاف ہو جاتے اور ہر طرف اسلام ہی اسلام نظر آتا مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر ایسی ہی تھی جو واقع ہوئی یَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ۱۲ منہ

باب ۳۷۱۲ الاستراحۃ فی المنام

۶۵۳۷۔ حدثنا اسحٰق بن ابراھیم قال اخبرنا عبد الرزاق عن معمر عن ھمام انہ سمع ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بینا انا نائم رأیت انی علی حوض اسقی الناس فاتانی ابوبکر فاخذ الدلو من یدی لیریحنی فنزع ذنوبین وفی نزعہ ضعف واللّٰہ یغفر لہ فاتی ابن الخطاب فاخذ منہ فلم یزل ینزع حتی تولی الناس والحوض یتفجر۔

باب خواب میں آرام کرتے ہوئے دیکھنا

(از اسحاق بن ابراہیم از عبدالرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دفعہ میں سو رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک حوض پر ہوں لوگوں کو پانی پلا رہا ہوں، اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور مجھے آرام دینے کے لئے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا[۱] اور دو ڈول کمزوری کے ساتھ (کنوئیں میں سے) نکالے (حوض میں ڈالے) اللہ انہیں بخشے، بعد ازاں ابن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ڈول لے لیا وہ برابر پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ لوگ (سیراب ہوکر) چل دئے اور حوض لبالب پانی ابل رہا تھا۔

باب ۳۷۱۳ القصر فی المنام

۶۵۳۸۔ حدثنا سعید بن عفیر قال حدثنی اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شھاب قال اخبرنی سعید بن المسیب ان ابا ھریرۃ قال بینا نحن جلوس عند رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال بینا انا نائم رأیتنی فی الجنۃ فاذا امرأۃ تتوضأ الی جانب قصر قلت لمن ھذا القصر قالوا لعمر بن الخطاب فذکرت غیرتہ فولیت مدبرا قال ابوھریرۃ فبکی عمر بن الخطاب ثم قال اعلیک بابی

باب خواب میں محل دیکھنا۔

(از سعید بن عفیر از لیث از عُقیل از ابن شہاب از سعید ابن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خواب میں دیکھا کہ بہشت میں ہوں اور ایک محل ہے اس کے ایک کونے میں ایک عورت[۲] وضوء کر رہی ہے میں نے دریافت کیا یہ محل کس شخص کا ہے؟ فرشتوں نے کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا، چنانچہ مجھے عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا خیال آیا اور میں پیچھے مڑ گیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو رو دیئے کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں

---

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [۲] اس کا نام ام سلیم تھا اس وقت تک زندہ تھی ۱۲ منہ

أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ أَغَارُ

يا رسول اللہ بھلا میں آپ سے بھی غیرت کرنے لگوں گا؟[1]

۶۵۳۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوْا لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَمَا مَنَعَنِيْ أَنْ أَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِلَّا مَا أَعْلَمُ مِنْ غَيْرَتِكَ قَالَ وَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللهِ۔

(از عمرو بن علی از معتمر ابن سلیمان از عبید اللہ بن عمر از محمد بن منکدر) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خواب میں) میں بہشت میں گیا، وہاں سونے کا ایک محل دکھائی دیا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا قریش کے ایک شخص (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کا۔ اے ابن خطاب! میں اس کے اندر چلا جاتا مگر تمہاری حیاء وغیرت کا خیال کر کے رہ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ سے غیرت کروں گا؟

بَاب ۳۷۱۴ الْوُضُوْءِ فِي الْمَنَامِ

باب خواب میں وضوء کرتے دیکھنا

۶۵۴۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ فَقَالُوْا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ عَلَيْكَ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَغَارُ۔

(از یحیی بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سعید ابن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا نیند کی حالت میں میں نے دیکھا کہ میں بہشت میں ہوں اور ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضوء کر رہی ہے[2]۔ میں نے (فرشتوں سے) پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا عمر رضی اللہ عنہ کا۔ مجھے ان کی غیرت کا خیال آیا اور واپس ہو گیا۔ یہ خواب سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ صدقے ہو جائیں بھلا میں آپ سے بھی غیرت کرنے لگوں گا؟

بَاب ۳۷۱۵ الطَّوَافِ بِالْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ۔

باب خواب میں کعبے کا طواف کرتے دیکھنا

[1] آپ تو تمام مؤمنین کے ولی اور مثل والد بزرگوار کے ہیں دوسرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عزیز بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تھیں داماد اپنے بیٹے کی طرح عزیز ہوتا ہے اس پر کون غیرت کرتا ہے ۱۲ منہ [2] وضوء سے مراد شرعی وضوء مراد نہیں ہے کیونکہ بہشت میں کوئی عمل فرض نہیں ۱۲

۶۵۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبِطُ الشَّعَرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ وَابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سالم بن عبداللہ ابن عمر) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا، دیکھا کہ میں کعبے کا طواف کر رہا ہوں، ایک شخص گندمی رنگ سیدھے بال والا دو آدمیوں کے درمیان سہارا لگائے ہوئے ہے، اس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں، میں نے دریافت کیا یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم ہیں۔ بعد ازاں میں چل پڑا ادھر ادھر دیکھا ایک اور شخص دکھائی دیا سرخ رنگ موٹا گھنگریالے بالوں والا، دائیں آنکھ پھوٹی ہوئی تھی اور آنکھ میں انگور جیسا پھولا تھا، میں نے اس کے متعلق دریافت کیا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ دجال ہے، اس کی صورت ابن قطن نامی شخص سے ملتی جلتی تھی۔ یہ عبدالعزیٰ قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنی مصطلق میں سے تھا[1]۔

باب ۳۷۱۶ إِذَا أَعْطَى فَضْلَهُ غَيْرَهُ فِي النَّوْمِ

باب خواب میں اپنا بچا ہوا (دودھ وغیرہ) دوسرے شخص کو دینا۔

۶۵۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از حمزہ بن عبداللہ بن عمر) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بار ایسا ہوا کہ میں سو رہا تھا اتنے میں دودھ کا پیالہ میرے سامنے لایا گیا۔ میں نے اتنا پیا کہ دودھ کی تازگی (ہر رگ و پے میں) جاری ہوگئی اس کے بعد میں نے بچا ہوا دودھ

[1] بعضوں نے کہا ہے دجال مکہ میں جائے گا صرف مدینہ میں نہ جا سکے گا لیکن یہ قول صحیح نہیں ہے مکہ اور مدینہ دونوں کو اللہ تعالیٰ اس کے شر سے بچائے گا اور حدیث کا مطلب وہی ہے جو اوپر بیان ہوا یعنی دجال اپنی سطوت اور حکومت حاصل کرنے سے پیشتر مکہ میں جائے گا اور طواف کرے گا شاید وہ پہلے مسلمان ہوگا پھر مرتد ہو کر خدائی کا دعویٰ کرنے لگے گا ۱۲ منہ

عُمَرَ قَالُوْا فَمَآ اَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ

عمرؓ کو دے دیا صحابہ کرام نے رضی اللہ عنہم نے پوچھا آپؐ نے اس کی کیا تعبیر فرماتے ہیں؟ فرمایا "علم" [۱]

بَابُ ۱۷۱۳ الْاَمْنِ وَذَهَابِ الرَّوْعِ فِي الْمَنَامِ

باب خواب میں اپنے آپ کو باامن اور بے خوف دیکھنا [۲]

۶۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَرَوْنَ الرُّؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُصُّوْنَهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَاَنَا غُلَامٌ حَدِيْثُ السِّنِّ وَبَيْتِي الْمَسْجِدُ قَبْلَ اَنْ اَنْكِحَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَوْ كَانَ فِيْكَ خَيْرٌ لَّرَاَيْتَ مِثْلَ مَا يَرٰى هٰؤُلَآءِ فَلَمَّا اضْطَجَعْتُ لَيْلَةً قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ فِيَّ خَيْرًا فَاَرِنِيْ رُؤْيَا فَبَيْنَمَآ اَنَا كَذٰلِكَ اِذْ جَآءَنِيْ مَلَكَانِ فِيْ يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ يُّقْبِلَانِ بِيْ اِلٰى جَهَنَّمَ وَاَنَا بَيْنَهُمَا اَدْعُو اللّٰهَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ ثُمَّ اُرَانِيْ لَقِيَنِيْ مَلَكٌ

(از عبید اللہ بن سعید از عفان بن مسلم از صخر بن جویریہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اصحابِ رسول میں جو خواب دیکھتا وہ بارگاہِ رسالت میں پیش کرتا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مشیتِ ایزدی کے مطابق اس کی تعبیر فرمایا کرتے میں کم سن تھا۔ قبل شادی مسجد نبوی میں سویا کرتا تھا۔ میں سوچنے لگا اگر مجھ میں بھی کچھ صلاحیتیں ہوتیں تو ان لوگوں کی طرح مجھے بھی کوئی نہ کوئی خواب نظر آتا۔ چنانچہ ایک رات اسی خیال میں میں لیٹ گیا اور دعا کی اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ مجھ میں کوئی بھلائی ہے تو مجھے بھی کوئی خواب اچھا دکھلا دے۔ یہ دعا کر کے میں سو گیا کیا دیکھتا ہوں کہ دو فرشتے میرے پاس آئے ہر ایک کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ایک گرز تھا وہ مجھے دوزخ کی طرف لے جا رہے تھے اور میں دونوں کے درمیان میں یہ دعا کر رہا تھا، الٰہی دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں پھر میں نے دیکھا ایک اور فرشتہ

---

[۱] معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما جہاں اور فضائل رکھتے تھے وہاں علم نبوی کے حامل بھی تھے دوسری حدیث میں ہے اگر میرے بعد کوئی پیغمبر ہوتا تو عمر پیغمبر ہوتے ۱۲ منہ [۲] علماءِ تعبیر نے کہا ہے اگر سوتے میں آدمی اپنے تئیں بے ڈر دیکھے تو ڈر پیدا ہوگا اگر ڈرتا دیکھے تو امن سے رہے گا غرض اس کی تعبیر بالعکس ہے ۱۲ منہ

فِي يَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ لَنْ تُرَاعَ نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ لَوْ تُكْثِرُ الصَّلٰوةَ فَانْطَلَقُوْا بِيْ حَتّٰى وَقَفُوْا بِيْ عَلٰى شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ لَهٗ قُرُوْنٌ كَقَرْنِ الْبِئْرِ بَيْنَ كُلِّ قَرْنَيْنِ مَلَكٌ بِيَدِهٖ مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ وَّأَرٰى فِيْهَا رِجَالًا مُّعَلَّقِيْنَ بِالسَّلَاسِلِ رُءُوْسُهُمْ أَسْفَلَهُمْ عَرَفْتُ فِيْهَا رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ فَانْصَرَفُوْا بِيْ عَنْ ذَاتِ الْيَمِيْنِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَالَ نَافِعٌ لَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ يُكْثِرُ الصَّلٰوةَ۔

آیا اس کے ہاتھ میں بھی لوہے کا گرز تھا، وہ کہنے ڈرو مت تم تو اچھے آدمی ہو اگر نماز بہت پڑھا کرو[۱]۔ آخر یہ تینوں فرشتے مجھے دوزخ کے کنارے لے کر پہنچے، کیا دیکھتا ہوں کہ دوزخ ایک گول کنوئیں کی طرح ہے اس کے دونوں طرف ستون یا سینگ کھڑے ہیں[۱] دونوں ستونوں کے درمیان ایک فرشتہ لوہے کا گرز ہاتھ میں لئے ہوئے کھڑا ہے میں نے کچھ لوگ اس کنوئیں میں ایسے بھی دیکھے جو الٹے بدن زنجیروں میں لٹک رہے ہیں، ان میں سے کچھ اشخاص کو تو میں پہچان گیا جو قبیلہ قریش کے تھے، پھر وہ تینوں فرشتے مجھے (دوزخ دکھا کر) دائیں طرف لے گئے۔

میں نے یہ خواب (اپنی ہمشیرہ) ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپؐ نے فرمایا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نیک شخص ہے (کاش رات کو تہجد بھی پڑھا کرے)۔

نافع کہتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب سے یہ خواب دیکھا ہے وہ (نفل) نماز بہت پڑھا کرتے تھے[۲]۔

بابٌ ۱۸۷۳ الْأَخْذِ عَلَى الْيَمِيْنِ فِي النَّوْمِ

باب خواب میں دائیں طرف لے جاتے دیکھنا۔

۶۵۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ أَبِيْتُ

(از عبداللہ بن محمد از ہشام بن یوسف از معمر از زہری از سالم) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک نوجوان مجرّد تھا مسجد ہی میں سو جایا کرتا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی شخص جو کوئی خواب دیکھتا وہ آپؐ سے بیان کیا کرتا۔ میں نے بھی

---

[۱] جیسے کنوئیں پر ہوتے ہیں جن پر مدھ کی لکڑی لگائی جاتی ہے ۱۲ منہ [۲] دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ شب کو بہت کم سوتے اکثر رات عبادت اور تہجد گزاری میں صرف کرتے سبحان اللہ نماز ایسی ہی عبادت ہے جس کی وجہ سے دوزخ کا بچاؤ ہوتا ہے خصوصاً شب کی نماز یہ وقت نہایت متبرک ہوتا ہے اکثر لوگ سوتے رہتے ہیں اور سکوت اور خموشی کی وجہ سے نماز میں اخلاص پیدا ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہئیے کہ قیام شب کو لازم پکڑلیں اور ہرگز نہ چھوڑیں جتنا بھی ہو سکے تھوڑی بہت شب کو عبادت کرتے رہنا چاہئیے یہ صالحین کی مخصوص عادت ہے ۱۲ منہ

فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ مَنْ رَأَى مَنَامًا قَصَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَأَرِنِي مَنَامًا يُعَبِّرُهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ مَلَكَيْنِ أَتَيَانِي فَانْطَلَقَا بِي فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَنْ تُرَاعَ إِنَّكَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَانْطَلَقَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ فَأَخَذَا بِي ذَاتَ الْيَمِينِ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَفْصَةَ فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ أَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدَ ذَلِكَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ۔

یہ دعاء کی یا اللہ اگر میں تیرے نزدیک کچھ بھی اچھا شخص ہوں تو مجھے بھی ایک خواب دکھا جس کی تعبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمائیں؀۔ بہرکیف میں (یہ دعاء کرکے) سو گیا، میں نے (خواب میں) دیکھا دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے لے چلے پھر اور ایک فرشتہ ملا وہ کہنے لگا ڈرمت تو نیک آدمی ہے، چنانچہ یہ دونوں فرشتے مجھے دوزخ کی طرف لے گئے، میں نے دیکھا وہ کنوئیں کی طرح تہ بہ تہ بنی ہوئی ہے اس میں کچھ لوگ ایسے بھی میں نے دیکھے جنہیں میں پہچانتا تھا، پھر وہ دونوں مجھے دائیں طرف لے گئے صبح کو میں نے یہ خواب ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کردیا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، آپ نے فرمایا عبداللہ نیک بخت انسان ہے اگر رات کو بہت نماز پڑھتا ہوتا یعنی نوافل،

زہری کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بعد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کو بہت (نفل) نماز پڑھا کرتے۔

باب ۳۷۱۹ الْقَدَحِ فِي النَّوْمِ

۶۵۴۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمَ

باب خواب میں پیالہ دیکھنا۔

(از قتیبہ بن سعید از لیث از عُقیل از ابن شہاب از حمزہ بن عبداللہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں دودھ کا ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا میں نے اسے پیا پھر بچا ہوا دودھ عمر رضی اللہ عنہ کو دیدیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اس کی تعبیر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "علم"

؀ سبحان اللہ صحابہ کرام کی کیسی پاکیزہ عقیدت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے خواب کی تعبیر فرمائیں گے جو بالکل صحیح ہوگی، ایک ہمارے زمانے کا امام نہاد عالم ہے جو کہتا ہے دجال کے متعلق آپ کا اندیشہ صحیح نہ تھا۔ عبدالرزاق

باب ۳۷۲۰ اِذَا طَارَ الشَّیْءُ فِی الْمَنَامِ۔

باب خواب میں اڑتے ہوئے دیکھنا[1]

۶۵۴۶۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُبَیْدَةَ ابْنِ نَشِیْطٍ قَالَ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍؓ عَنْ رُؤْیَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ ذَکَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ ذُکِرَ لِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُ اَنَّهٗ وُضِعَ فِیْ یَدَیَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِعْتُهُمَا وَکَرِهْتُهُمَا فَاُذِنَ لِیْ فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا کَذَّابَیْنِ یَخْرُجَانِ فَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ اَحَدُهُمَا الْعَنَسِیُّ الَّذِیْ قَتَلَهٗ فَیْرُوْزُ بِالْیَمَنِ وَالْاٰخَرُ مُسَیْلِمَةُ

(از سعید بن محمد از یعقوب بن ابراہیم از والدش از صالح از ابن عُبیدہ بن نشیط) عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کے متعلق دریافت کیا جو آپؐ نے بیان کیا ہو، تو انہوں نے کہا "مجھ سے یوں بیان کیا گیا (بیان کرنے والے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تھے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا میں نے دیکھا کہ سونے کے دو کنگن میرے ہاتھ میں ڈالے گئے میں نے انہیں ناپسند کرتے ہوئے کاٹ ڈالا پھر مجھے حکم ہوا میں نے انہیں پھونک ماری وہ دونوں اُڑ گئے، اس کی تعبیر میں نے یہ کی ان دو کنگنوں سے دو جھوٹے شخص مراد ہیں۔ (جو نبوت کا دعویٰ کریں گے آخر میں قتل کئے جائیں گے۔

عبید اللہ کہتے ہیں دونوں کذاب یہ ہیں ایک (اسود) عنسی جسے فیروز دیلمی نے یمن میں قتل کیا۔ دوسرا مسیلمہ[2]

باب ۳۷۲۱ اِذَا رَاٰی بَقَرًا یُنْحَرُ

باب خواب میں گائے کو ذبح ہوتے دیکھنا۔

۶۵۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اُرَاهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ

(از محمد بن العلاء از ابو اسامہ از برید از جدش ابوبردہ) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی آپؐ نے فرمایا

---

[1] یعنی اس چیز کو جو اڑنے والی نہ ہو اہل تعبیر کہتے ہیں اگر کوئی شخص خواب میں اپنے تئیں اتنا اونچا اڑتا دیکھے کہ آسمان میں جا کر غائب ہو جائے پھر نہ لوٹے تو اس کی تعبیر موت ہے اگر لوٹ آئے تو بیماری سے چنگا ہو جائے گا اگر چوڑا اڑے تو سفر درپیش ہوگا اور رتبہ بلند ہوگا اسی طرح اگر کوئی سیڑھی پر چڑھتا دیکھے اور چڑھ کر اترے نہیں تو اس کی تعبیر موت ہے اگر نیچے آئے تو بیماری کے بعد بچ جائے گا ۱۲ منہ [2] کذاب بن حبیب عنسی یمامہ کا رہنے والا تھا بڑا فسیدہ باز تھا اس کو وحشی نے مارا تھا ۱۲ منہ

إِنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بِهِ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ مکے سے ہجرت کر کے کسی نخلستان کے علاقہ میں گیا ہوں میرا خیال ہے یہ یمامہ یا ہجر کا علاقہ ہوگا[1] پھر (خدا کی قدرت) وہ مدینہ تھا، میں نے خواب میں گائے دیکھی[2] اور یہ آواز سنی کوئی کہہ رہا ہے اللہ خیر (اللہ بہتر ہے) چنانچہ تعبیر یہ ہے کہ گائے سے مراد وہ مسلمان ہیں جو اُحد کے دن شہید ہوئے، اور خیر سے مراد مال غنیمت اور سچائی کا ثواب (بدلہ) جو اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے بعد ہمیں عنایت فرمایا۔

بَابُ ۳۷۲۲ النَّفْخِ فِي الْمَنَامِ

باب خواب میں پھونک مارتے دیکھنا

۶۵۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُوتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ۔

(از اسحاق بن ابراہیم حنظلی از عبدالرزاق از معمر از ہمام ابن منبہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم مسلمان دنیا میں تو آخر میں آئے لیکن آخرت میں (دوسری امتوں سے) آگے ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا میں سو رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانے میرے سامنے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ڈالے گئے مجھے ناگوار گزرا اور رنج ہوا[3] پھر مجھے حکم دیا گیا ان پر پھونک مارو میں نے پھونکا تو دونوں اڑ گئے (غائب ہو گئے) ان کی تعبیر میں نے یہ کی ان کنگنوں سے وہ دو کذاب شخص مراد ہیں جو میرے دونوں طرف ہیں میں ان کے درمیان میں ہوں ایک تو (اسود بن کعب عنسی) صنعاء والا ہے۔ دوسرا (مسیلمہ کذاب) یمامہ والا۔

بَابُ ۳۷۲۳ إِذَا رَأَى أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ مِنْ كُورَةٍ فَأَسْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ۔

باب خواب میں ایک جگہ سے دوسری جگہ کسی چیز کو رکھتے ہوئے دیکھنا۔

[1] یمامہ مکہ اور یمن کے بیچ میں ایک ملک ہے وہاں ایک چھوکری تھی جو تین دن کے رستے سے سوار کو دیکھ لیتی تھی اس کا نام یمامہ تھا بستی کے نام سے موسوم ہو گئی ہجر بحرین کا پایہ تخت ہے یا یمن میں ایک شہر ہے ۱۲ منہ [2] اس روایت میں اس کے ذبح ہونے کا ذکر نہیں ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد نے نکالا اس میں صاف یوں ہے بقرًا تنحر تو باب کی مطابقت حاصل ہو گئی ۱۲ منہ [3] کیونکہ آپ کی شریعت میں مرد کو سونے کا زیور پہننا حرام تھا ۱۲ منہ

۶۵۴۹ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَيْهَا -

(از اسمٰعیل بن عبداللہ از برادرش عبدالحمید از سلیمان بن بلال از موسیٰ بن عقبہ از سالم بن عبداللہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (خواب میں) دیکھا ایک کالی عورت جس کے بال پراگندہ تھے مدینے سے نکل کر مہیعہ (جحفہ) میں جا ٹھیری[1] میں نے اس خواب کی تعبیر یہ کی کہ مدینے کی وبا جحفہ میں چلی گئی ہے۔

بَابُ ۳۷۲۴ الْمَرْأَةِ السَّوْدَاءِ

باب کالی عورت کا خواب میں دیکھنا۔

۶۵۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ بِمَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ -

(از محمد بن ابوبکر مقدمی از فضیل بن سلیمان از موسیٰ از سالم بن عبداللہ) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خواب بیان کیا جو آپؐ نے مدینے کے متعلق دیکھا تھا، آپؐ نے فرمایا میں نے ایک سیاہ فام عورت کو دیکھا جس کے بال پراگندہ تھے مدینہ سے نکل کر مہیعہ میں جا کر اتری، میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ مدینے کی وبا مہیعہ یعنی جحفہ میں پہنچی -

بَابُ ۳۷۲۵ الْمَرْأَةِ الثَّائِرَةِ الرَّأْسِ

باب پریشان بالوں والی عورت (خواب میں دیکھنا)

۶۵۵۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(از ابراہیم بن منذر از ابوبکر بن ابی اویس از سلیمان از موسیٰ ابن عقبہ از سالم) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک کالی عورت پریشان سر والی (خواب میں) دیکھی جو مدینے سے

---

[1] یہ مقام مدینے سے چھ کوس پرہے وہاں اس وقت یہودی لوگ رہا کرتے تھے ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں تشریف لائے تو وہاں وبا کا زور رہا کرتا تھا تو آپ نے دعا فرمائی تو وبا مدینہ سے جاتی رہی اور جحفہ میں جا کر جم گئی ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَيْهَا

نکل کر مہیعہ (یعنی جُحفہ) میں جاکر اُتری، میں اس کی تعبیر یہ کرتا ہوں کہ مدینے کی وبا جُحفہ میں جا پہنچی۔

باب ۳۷۲۶ إِذَا هَزَّ سَيْفًا فِي الْمَنَامِ

باب خواب میں تلوار ہلانا۔

۶۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رُؤْيَا أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرٰى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ۔

(از محمد بن علاء از ابواسامہ از برید بن عبداللہ بن ابی بُردہ از جدش از ابوبُردہ) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ سے مروی ہے وہ غالباً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ تلوار ہلا رہا ہوں کہ اچانک وہ اوپر سے ٹوٹ گئی، پھر جو ہلایا تو درست ہوگئی، چنانچہ اب ٹوٹنے کی تعبیر یہ ہے جو اُحد کے دن مسلمانوں پر آفت آئی (ستر مسلمان شہید ہوئے) اور دُرست ہو جانے کی تعبیر یہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بعد میں مکہ مکرمہ فتح کرایا، اور مسلمانوں کی جمعیت بڑھ گئی (یا ان کا اجتماع ہوا)۔

باب ۳۷۲۷ مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهِ

باب جھوٹا خواب بیان کرنے کی سزا۔

۶۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلٰى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ

(از علی بن عبداللہ از سُفیان از ایوب از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر دیکھے (خود ساختہ) خواب بیان کرے تو (قیامت کے دِن) اسے یہ حُکم دیا جائے گا کہ جَو کے دو دانوں کو گرہ دے کر جوڑے اور وہ جوڑ نہ سکے گا (اس پر مار کھاتا رہے گا) اور جو شخص دوسرے لوگوں کی بات سُننے کے لئے کان لگائے جس کا سُننا وہ پسند نہ کریں یا بھاگتے پھریں،[1] تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا ہوا ڈالا جائے گا اور جو شخص (کسی جاندار کی تصویر

---

[1] کہیں وہ ہماری بات نہ سن لے ۱۲ منہ

اَنْ یَّنْفُخَ فِیْهَا وَلَیْسَ بِنَافِخٍ قَالَ سُفْیٰنُ وَصَلَهٗ لَنَآ اَیُّوْبُ وَقَالَ قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَآ اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَوْلَهٗ کَذَبَ فِیْ رُؤْیَاهُ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ الرُّمَّانِیِّ سَمِعْتُ عِکْرِمَةَ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ قَوْلَهٗ مَنْ صَوَّرَ وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنِ اسْتَمَعَ۔

بنائے اس پر عذاب ہو گا اسے کہا جائے گا اب اس میں جان بھی ڈال، وہ ڈال نہ سکے گا۔

سُفیان کہتے ہیں ایوب نے ہم سے یہ حدیث موصولاً بیان کی، قتیبہ بن سعید بحوالہ ابوعوانہ از قتادہ از عکرمہ از ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص بغیر دیکھے جھوٹا (فرضی) خواب بیان کرے۔ آخر حدیث تک (گویا حدیث موقوفاً نقل کی)

شعبہ نے بحوالہ ابوہاشم رمانی از عکرمہ از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (موقوفاً) روایت کیا کہ جو شخص تصویر بنائے جھوٹا، خود ساختہ، فرضی خواب بیان کرے، نیز جو شخص کان لگا کر دوسرے لوگوں کی بات سُنے (آخر حدیث تک)

۶۵۵۴۔ حَدَّثَنَآ اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنِ اسْتَمَعَ وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنْ صَوَّرَ نَحْوَهٗ تَابَعَهٗ هِشَامٌ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهٗ

(از اسحاق از خالد طحان از خالد حذاء از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جو شخص کان لگا کر دوسروں کی بات سُنے جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اور جو شخص تصویر بنائے اسی طرح حدیث نقل کی (موقوفاً ابن عباس رضی اللہ عنہما سے)۔

خالد حذاء کے ساتھ اس حدیث کو ہشام بن حسان فردوسی نے بھی عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا۔[۳]

۶۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ مَوْلَی ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَفْرَی الْفِرٰی اَنْ یُّرِیَ عَیْنَیْهِ مَا لَمْ تَرَیَا

(از علی بن مسلم از عبدالصمد از عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار (غلام ابن عمر) از والدش) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب بہتانوں میں بڑا بہتان یہ ہے (کہ جو خواب آنکھوں نے) نہ دیکھا ہو کہے میری آنکھوں نے دیکھا ہے۔

بَاب ۳۷۲۸ اِذَا رَاٰی مَا یَکْرَهُ فَلَا یُخْبِرْ بِهَا وَلَا یَذْکُرْهَا

باب جب کوئی بُرا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے اور نہ تذکرہ کرے۔

[۱] مگر اسمٰعیلی نے اس کو رفع کیا ۱۲ منہ [۲] حافظ نے کہا یہ روایت مجھ کو موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ [۳] اسے اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

۶۵۵۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ وَأَنَا كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفِلْ ثَلَاثًا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ۔

(از سعید بن ربیع از شعبہ از عبدربہ بن سعید) ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں اگر خواب دیکھا کرتا تو بیمار ہو جاتا چنانچہ ایک بار ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا میرا بھی یہی حال رہتا تھا، میں جب خواب دیکھا کرتا تو بیمار ہو جایا کرتا تھا، حتیٰ کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی سنا آپؐ نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے، جب کوئی تم میں سے خواب دیکھے تو اسی شخص سے بیان کرے جو اپنا دوست ہو اور جب برا خواب دیکھے تو اس کی برائی سے اور شیطان کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے اور تین بار (بائیں طرف) تھو تھو کرے اور کسی سے بیان نہ کرے تو اسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔

۶۵۵۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّهَا مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ۔

(از ابراہیم بن حمزہ از ابن ابی حازم و دراوردی از یزید از عبداللہ بن خباب) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اللہ کا شکر کرے اور (اپنے دوست سے) بیان کرے اور اگر برا خواب دیکھے تو اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور کسی سے بیان نہ کرے اسے کچھ نقصان نہ ہوگا

باب ۳۷۹ مَنْ لَمْ يَرَ الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا

باب اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے اگر پہلا معبر غلط تعبیر دے تو اس کی

لَمْ يُصِبْ.

۶۵۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَاللهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُرْ قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ تَنْطِفُ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللهُ ثُمَّ

تعبیر سے کچھ اثر نہ ہوگا[۱]۔

(یحییٰ بن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب از عبیداللہ ابن عبداللہ بن عتبہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ ابر کا ایک ٹکڑا ہے جس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے، لوگ اپنے ہاتھوں میں لے رہے ہیں کسی نے بہت لیا کسی نے کم، اتنے میں ایک رسی ظاہر ہوئی جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے، پہلے آپ آئے یا رسول اللہ! اور اس رسی کو تھام کر اوپر چڑھ گئے پھر ایک دوسرے شخص نے وہ رسی تھامی وہ بھی اوپر چڑھ گیا پھر تیسرے شخص نے تھامی وہ بھی اوپر چلا گیا پھر چوتھے شخص نے جب وہ رسی پکڑی تو وہ ٹوٹ کر گر پڑی لیکن پھر وہ جڑ گئی (وہ بھی چڑھ گیا) یہ سن کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں خدا کی قسم اس کی تعبیر مجھے بیان کرنے دیجئے آپؐ نے فرمایا اچھا بیان کرو! انہوں نے کہا ابر کے ٹکڑے سے مراد اسلام ہے اور شہد اور گھی جو اس میں سے ٹپکتا ہے اس سے مراد قرآن اور اس کی شیرینی ہے چنانچہ کوئی شخص بہت قرآن سیکھتا ہے کوئی کم۔ اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکتی تھی اس سے وہ سچا طریقہ ہے جس پر آپؐ ہیں اور آپؐ اسی پر قائم رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اٹھا لیں گے پھر آپ کے بعد اس طریقے کو لے گا (جو آپ کا

---

[۱] امام بخاریؒ کا مطلب اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ انسؓ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ خواب کی تعبیر وہی ہوتی ہے جو پہلا تعبیر کرنے والا دے اسی طرح ابو داؤد اور ترمذی کی یہ حدیث کہ خواب پرندے کے سر پر ہے جہاں تعبیر دی کہ واقع ہو گیا ان حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ اگر پہلا تعبیر دینے والا علم تعبیر کا عالم ہو اور صحیح اور درست تعبیر دی تب تعبیر اسی کے بیان کے موافق ہوگی ورنہ جو شخص ٹھیک تعبیر دے اسی کے موافق تعبیر ہوگی ۱۲ منہ

يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَّأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ فَوَاللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تُقْسِمْ

خلیفہ ہوگا) وہ بھی مرنے تک اس پر قائم رہے گا، بعد ازاں دوسرا شخص لے گا اس کا بھی یہی حال ہوگا، پھر تیسرا شخص لے گا تو اس کا (خلافت کا) معاملہ کٹ جائے گا پھر جڑ جائے گا[1] وہ بھی اوپر چڑھ جائے گا، یا رسول اللہ فرمائیے آیا میں نے یہ صحیح تعبیر دی یا غلط؟ آپ نے فرمایا کچھ تو صحیح تعبیر ہے کچھ غلط، وہ کہنے لگے خدا کی قسم فرمائیے میں نے کیا غلطی کی؟ آپؐ نے فرمایا قسم مت کھا[2]۔

بَابٌ ۳۷۳ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

باب صبح کی نماز کے بعد (طلوع آفتاب سے پہلے) تعبیر دینا جائز ہے[3]۔

۶۵۵۹۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَّقُولَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْ رُّؤْيَا قَالَ فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّقُصَّ وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ

(از مؤمل بن ہشام ابو ہشام از اسمٰعیل بن ابراہیم از عوف از ابو رجاء) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام سے بہت پوچھا کرتے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا وہ اپنا خواب بیان کرتا۔ ایک صبح[4] آپ نے فرمایا رات (خواب میں) میرے پاس دو فرشتے آئے (جبریل اور میکائیل) دونوں نے مجھے اٹھایا اور کہنے لگے چلئے۔ میں ان کے ساتھ ہولیا۔ چنانچہ وہ مجھے ایک شخص کے پاس لے گئے

[1] یعنی کٹنے کے قریب ہو جائیگا۔ جب باغیوں نے حضرت عثمان کو بہت تنگ کیا تو ان کے دل میں آیا تھا کہ خلافت سے دستبردار ہو جائیں لیکن انہوں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ نے فرمایا عثمان جو کرتہ اللہ نے تجھ کو پہنایا ہے اس کو نہ اتارنا انہوں نے بیدار ہو کر عزم مصمم کر لیا کہ مرتے تک خلافت سے دستبردار نہ ہونگے اور صبر کیا آخر شہید ہوئے ۱۲ منہ [2] آپ نے ابوبکر صدیق رضؓ کے قسم کھانے پر بھی ان کی قسم سچی نہ کی حالانکہ دوسری حدیث میں قسم کے سچا کرنے کا حکم ہے اس لئے کہ وہ حدیث اس موقع پر ہے جہاں قسم پوری کرنے میں کسی دینی قباحت کا اندیشہ نہ ہو اور اس خواب کی تفصیل بیان کرنے میں بڑے بڑے اندیشے تھے اس لئے آپؐ نے سکوت فرمانا مناسب سمجھا دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے صحابہ نے آپ کے چہرے پر ناراضی کا اثر پایا کیونکہ اس خواب سے آپ کو رنج ہوا کہ ایک میرا خلیفہ آفتوں میں گرفتار ہوگا ۱۲ منہ [3] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ وہ جو بعضوں نے کہا ہے کہ عورت سے خواب بیان نہ کرنا چاہیئے نہ سورج نکلنے سے پہلے ان کا قول بے دلیل ہے ۱۲ منہ [4] یہیں سے باب کا مطلب نکلا کیونکہ

[illegible]

وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي انْطَلِقْ
وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى
رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ
بِصَخْرَةٍ وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ
فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ فَيَتَهَدْهَدُ الْحَجَرُ هَاهُنَا
فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ
حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ
فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى
قَالَ قُلْتُ لَهُمَا سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ
قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا
عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ
عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ وَإِذَا هُوَ يَأْتِي
أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلَى
قَفَاهُ وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ
قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ فَيَشُقُّ قَالَ ثُمَّ
يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ
مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ
ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى يَصِحَّ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا
كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا
فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ
مَا هَذَانِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا
فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُّورِ قَالَ فَأَحْسِبُ
أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ

وہ آدمی لیٹا ہوا تھا[1] پاس ہی دوسرا شخص پتھر لئے کھڑا تھا
وہ پتھر اس کے سر میں مارتا ہے تو سر پھٹ جاتا ہے اور وہ
پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا، وہ شخص وہی پتھر لینے کے لئے
جاتا ہے، اتنے وقفے میں سر پھٹے ہوئے شخص کا سر ٹھیک ہو
جاتا ہے۔ چنانچہ وہ پتھر پھر اس کے سر میں مار دیتا پھر اسی طرح
کرتا (ایسا ہی برابر ہو رہا ہے) چنانچہ میں نے دریافت کیا یہ
دونوں کون ہیں؟ سبحان اللہ۔ انہوں نے کہا چلئے (ابھی
نہ پوچھئے) بہرحال ہم (تینوں) پھر چل پڑے۔ ایک شخص کے
پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا ہے اور اس کے پاس ایک اور شخص
(فرشتہ) لوہے کا آنکڑا لئے کھڑا ہے جس سے اس لیٹے ہوئے آدمی
کا گلا پھر اگدی تک پھاڑ ڈالتا ہے اور نتھنے اور آنکھ کو بھی
اسی طرح گدی تک چیر ڈالتا ہے۔

عوف اعرابی کہتے ہیں کہ ابو رجاء راوی نے اس حدیث
میں بجائے فیشرشر کے فیشق کہا ہے پھر منہ کی دوسری
طرف جا کر بھی اسی طرح کرتا ہے[2] جب ایک طرف کا چیرتا
ہے تو دوسری طرف کا بالکل درست ہو کر اپنی اصلی حالت
پہ آجاتا ہے پھر اسے چیرتا ہے تو یہ درست ہو جاتا ہے
(ایسا ہی برابر ہو رہا ہے) میں نے (اپنے ساتھی) فرشتوں سے
پوچھا سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے کہا
آگے چلئے! چنانچہ ہم تینوں آگے چل پڑے ایک گڑھے
کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح تھا۔

سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اس تنور میں شور ہو رہا تھا ہم نے

---

۱ جریر کی روایت میں یوں ہے چت لیٹا ہوا تھا ۱۲ منہ ۲ گلپھڑا اور نتھنا اور آنکھ گدی تک چیر ڈالتا ہے ۱۲ منہ

قَالَ فَاطَّلَعْنَا فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ
عُرَاةٌ وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ
مِنْهُمْ فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا
قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَؤُلَاءِ قَالَ قَالَا لِي
انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى
نَهَرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَحْمَرَ مِثْلِ
الدَّمِ وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ
وَإِذَا عَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ
حِجَارَةً كَثِيرَةً وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ
مَا يَسْبَحُ ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ
عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ
فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ فَيَسْبَحُ ثُمَّ
يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ
فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا
هَذَانِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ
فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ الْمَرْآةِ
كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْآةً وَإِذَا
عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا قَالَ
قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقِ
انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ
مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ لَوْنِ الرَّبِيعِ وَإِذَا
بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ
أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ
الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ
قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا مَا هَؤُلَاءِ قَالَ

جھانک کر دیکھا تو اس میں مرد ہیں اور عورتیں ہیں لیکن سب
ننگے اور جب ان کے نیچے سے آگ کی لپک آتی ہے تو وہ چلاتے
ہیں میں نے اپنے ساتھی فرشتوں سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟
انہوں نے کہا (حسب سابق) آگے چلئے (ابھی نہ پوچھئے!) غرض
ہم پھر روانہ ہوگئے اور ایک ندی پر پہنچے۔

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے خیال میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اس کا پانی خون کی طرح
لال تھا اور ایک شخص اس ندی میں تیر رہا تھا۔ ندی کے کنارے ایک
اور شخص کھڑا تھا جس نے اپنے سامنے بہت سے پتھر اکٹھے کر رکھے تھے
یہ شخص جو ندی میں تیر رہا تھا تیرتے تیرتے اس کنارے والے شخص کے
پاس آتا اور اپنا منہ کھول دیتا وہ اس کے منہ میں ایک پتھر دے دیتا
تو پھر ندی میں چل دیتا پھر لوٹ کر آتا تو کنارے والا شخص ایک
اور پتھر اس کے منہ میں دیدیتا۔ غرض جب لوٹ کر آتا یہی ہوتا۔
میں نے اپنے ساتھی فرشتوں سے پوچھا یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں
نے کہا چلئے (ابھی نہ پوچھئے) غرض ہم تینوں چلتے چلتے ایک نہایت
بدصورت شخص کے پاس پہنچے ایسا بدشکل کہ تم نے کبھی نہ دیکھا
ہوگا وہ آگ سلگا رہا تھا اور اس کے گرد دوڑ رہا تھا۔ میں
نے اپنے ساتھی فرشتوں سے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا
(ابھی آگے چلئے! نہ پوچھئے) غرض ہم تینوں چلتے چلتے ایک
بہت گھنے سبز باغیچے پر پہنچے اس میں ہر قسم کے پھول تھے اس
کے درمیان ایک لمبے قد کا آدمی تھا اتنا لمبا کہ مجھے اس کا سر
دیکھنا مشکل ہوگیا اس کے گرد بہت سے لڑکے جمع ہیں اتنے
بہت لڑکے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھے۔ میں نے اپنے ساتھی فرشتوں
سے پوچھا یہ لمبا شخص کون ہے اور یہ لڑکے کون ہیں؟ انہوں
نے کہا چلئے (ابھی کچھ نہ پوچھئے) خیر ہم تینوں چل پڑے اور

قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا
إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ
مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِي ارْقَ فِيهَا
قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ
مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَّلَبِنِ فِضَّةٍ
فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا
فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِّنْ خَلْقِهِمْ
كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَّشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا
أَنْتَ رَاءٍ قَالَ قَالَا لَهُمُ اذْهَبُوا
فَقَعُوا فِي ذٰلِكَ النَّهَرِ قَالَ وَإِذَا نَهَرٌ
مُّعْتَرِضٌ يَّجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ
فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ
رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ
عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ
قَالَا لِي هٰذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَّهٰذَاكَ
مَنْزِلُكَ قَالَ فَسَمَا بَصَرِي صُعُدًا فَإِذَا
قَصْرٌ مِّثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَ
قَالَا لِي هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ قُلْتُ
لَهُمَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمَا ذَرَانِي فَأَدْخُلَهُ
قَالَا أَمَّا الْآنَ فَلَا وَأَنْتَ دَاخِلُهُ قَالَ
قُلْتُ لَهُمَا فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ
اللَّيْلَةِ عَجَبًا فَمَا هٰذَا الَّذِي رَأَيْتُ قَالَ
قَالَا لِي أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ أَمَّا الرَّجُلُ
الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ
بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ

ایک بڑے باغ پر پہنچے ویسا بڑا عمدہ باغ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ میرے ساتھی فرشتوں نے مجھ سے کہا اس باغ میں فلاں درخت پر چڑھ جا۔ ہم تینوں اس پر چڑھ گئے اور جاتے جاتے ایک شہر میں پہنچے جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا۔ ہم نے اس شہر کے دروازے پر آکر دروازے کو کھلوایا دروازہ کھولا گیا ہم اس کے اندر گئے وہاں ہمیں ایسے آدمی ملے کہ ان کا آدھا دھڑ نہایت خوبصورت ہے، اتنا خوبصورت جو تم نے کبھی نہ دیکھا ہو، اور آدھا دھڑ نہایت بدصورت ایسا بدصورت جو تم نے کبھی نہ دیکھا ہو۔ میرے ساتھی فرشتوں نے ان سے کہا جاؤ اس ندی میں گر پڑو (غوطہ لگاؤ) وہاں ایک اور ندی دکھائی دی جو عرض کی جانب بہہ رہی تھی اس کا پانی دودھ کی طرح سفید تھا غرضیکہ وہ آدمی اس ندی میں کود پڑے پھر جو لوٹ کر ہمارے پاس آئے تو ان کی بدصورتی بالکل جاتی رہی اور ان کا سارا دھڑ نہایت خوبصورت ہو گیا۔ اب میرے ساتھی فرشتوں نے کہا یہ شہر جنت العدن (ہمیشہ رہنے کا باغ) ہے اور یہی آپ کا مقام ہے۔ میری آنکھ اوپر کی جانب اٹھی تو کیا دیکھتا ہوں سفید ابر کی طرح ایک محل ہے ان فرشتوں نے کہا یہ آپ کا گھر ہے۔ میں نے کہا اللہ آپ کو برکت دے مجھے چھوڑ دیجئے میں اپنے اس گھر میں چلا جاؤں، انہوں نے کہا نہیں ابھی آپ اس گھر میں نہیں جا سکتے (دنیاوی عمر ابھی باقی ہے) لیکن (عنقریب مرنے کے بعد) آپ اس میں داخل ہوں گے۔ میں نے کہا اچھا جو عجیب باتیں اس رات کو دیکھی ہیں ان کی حقیقت تو بیان کیجئے انہوں نے کہا ہاں اب ہم آپ سے ان کی حقیقت بیان کرتے ہیں پہلا شخص جو آپ نے دیکھا جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جس نے دنیا میں قرآن سیکھ کر چھوڑ دیا تھا۔ فرض نماز کا

فَيَرْفِضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهٗ اِلٰى قَفَاهُ وَمَنْخِرُهٗ اِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنُهٗ اِلٰى قَفَاهُ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُوْ مِنْ بَيْتِهٖ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْاٰفَاقَ وَاَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْنَ فِيْ مِثْلِ بِنَآءِ التَّنُّوْرِ فَاِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِيْ وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهْرِ وَيُلْقَمُ الْحَجَرَ فَاِنَّهٗ آكِلُ الرِّبٰوا وَاَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيْهُ الْمَرْاٰةِ الَّذِيْ عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا فَاِنَّهٗ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ وَاَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ الَّذِيْ فِي الرَّوْضَةِ فَاِنَّهٗ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِيْنَ حَوْلَهٗ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ مَّاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَمَّا

وقت قضا ہو جاتا وہ سویا رہتا اور وہ شخص جس کے گلپھڑے، نتھنے اور آنکھیں گدی تک چیرے جا رہے تھے وہ صبح کو گھر سے نکلتے ہی ایک جھوٹی خبر تراشتا (لوگوں سے کہتا) وہ خبر سارے جہان میں پھیل جاتی اور ننگے مرد عورت جو تم نے تنور میں دیکھے وہ زانی مرد اور عورتیں ہیں اور جو شخص ندی میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر دیئے جا رہے تھے وہ سود خوار ہے اور وہ شخص جو آگ سلگا رہا تھا اور اس کے گرد دوڑ رہا تھا وہ دوزخ کا داروغہ ہے مالک نامی (ڈراؤنی شکل والا) اور وہ لمبے شخص جو باغیچے میں ملے تھے وہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور جو ان کے گرد ہیں وہ لوگ ہیں جو فطرت اسلام (یعنی توحید) پر رہ کر انتقال کر گئے[1]۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ بعض مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مشرکوں کے بچے جو نابالغ ہی مرجاتے ہیں وہ بھی ان میں شامل ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں مشرکوں کے بچے بھی[2]۔ اب رہے

---

[1] کیونکہ ہر ایک بچہ اسلام ہی کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر ماں باپ کے گمراہ کرنے سے وہ گمراہ ہو جاتا ہے اس واسطے جو بچہ کمسنی میں مر جائے اس کا حکم وہی ہو گا جو مسلمانوں کی اولاد کا ہے مشرکوں کی اولاد میں بہت اختلاف ہے کہ وہ کہاں رہیں گے اس حدیث سے تو نکلتا ہے کہ وہ بھی بہشتی ہیں اور قرین قیاس بھی یہی ہے کس لئے کہ وہ بے قصور ہیں اور اسلامی فطرت پر پیدا ہوئے تھے بعضوں نے کہا اپنے ماں باپ کے ساتھ وہ بھی دوزخ میں رہیں گے واللہ اعلم ۱۲ منہ

[2] سبحان اللہ یہ آپ کا خواب عجیب پیشگوئی ہے آج ساری دنیا میں نیوز ایجنسیاں خاص کر یہودی اور عیسائی نیوز ایجنسیاں جو گمراہ کن پروپیگنڈہ کر رہی ہیں اور گمراہ کن اداریے لکھے جا رہے ہیں ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر غلط تعلیم دی جا رہی ہے اس کی ہلاکت کا اندازہ کیجئے پھر حدیث کی پیشگوئی ملاحظہ کیجئے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا اور اس کی سزا جو خواب میں بیان کی ۱۲ عبدالرزاق

اَلْقَوْمُ الَّذِیْنَ کَانُوْا شَطْرٌ مِّنْھُمْ حَسَنًا وَّشَطْرٌ مِّنْھُمْ قَبِیْحًا فَاِنَّھُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْھُمْ	وہ لوگ جن کا آدھا دھڑ خوب صورت تھا اور آدھا دھڑ بدصورت یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے (دنیا میں) اچھے اور بُرے سب طرح کے کام کئے، اللہ تعالیٰ نے ان کی خطائیں معاف کردیں ؎

؎ سبحان اللہ کیا کرم و رحم ہے صدقے اس کے کرم اور رحم کے یا اللہ ہم کو اپنے ان غلاموں میں کردے اور ہماری خطائیں معاف فرما ہم تو اس لائق بھی نہیں کہ ان لوگوں میں گنے جائیں سر سے پا تک ہم گناہوں میں مبتلا ہیں ہمارے پاس تو نیک عمل ایک بھی اس لائق نہیں ہے کہ تیری درگاہ میں پیش کیا جائے مگر تو اپنی عنایت اور نوازش سے اگر قبول کرلے تو یہ تیرا فضل اور احسان ہے ایک حدیث میں ہے جب کوئی مسلمان اپنا خواب کسی سے بیان کرے تو وہ یوں کہے خیر لنا وشر لاعدائنا۔ یہ عبدالرزاق نے نکالا اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن سند منقطع ہے طبرانی اور بیہقی کی روایت میں یوں ہے کہ آپ صبح کی نماز پڑھ کر صحابہ سے پوچھتے تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے ایک بار ابن زمل نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے دیکھا ہے آپ نے فرمایا خیرًا تلقاہ وشرًا تتوقاہ وخیر لنا وشر لاعدائنا والحمد للہ رب العالمین مگر اس کی سند ضعیف ہے قسطلانی نے کہا تعبیر دینے والے کو چاہیئے کہ طلوع اور غروب آفتاب اور زوال کے وقت تعبیر نہ دے اسی طرح رات کو اور خواب اس وقت اعتبار کے لائق ہوتا ہے جب آدمی راست گو ہو اور داہنے کروٹ پر باوضو سوئے اور سوتے وقت والشمس واللیل والتین اور اخلاص اور معوذتین پڑھ لے اور یہ دعا پڑھ کر سوئے اللّٰھم انی اعوذبك من سیئ الاحلام واستجیربك من تلاعب الشیطان فی الیقظۃ والمنام اللّٰھم انی اسالك رؤیا صالحۃ صادقۃ نافعۃ حافظۃ غیر منسیۃ اللّٰھم ارنی فی منامی ما احب اور عورت اور دشمن اور جاہل سے اپنا خواب بیان نہ کرے بلکہ ایسے شخص سے تعبیر پوچھے جو دیندار عالم پرہیزگار اور رازدار اور خیرخواہ ہو ۱۲ منہ

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ وَیَتْلُوْہُ الْجُزْءُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

اللہ کے فضل سے اٹھائیسواں پارہ تمام ہوا۔ اب اس کے فضل و کرم سے انتیسواں پارہ شروع ہوتا ہے

انتیسواں پارہ ۲۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

باب ۱۳۷۲ مَا جَاءَ فِيْ

قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ اتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَّمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَذِّرُ مِنَ الْفِتَنِ۔

باب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد یعنی اس فتنے[1] سے بچو جو صرف ظالموں تک محدود نہیں رہتا (بلکہ ظالم اور غیر ظالم عام و خاص سب اس میں پس جاتے ہیں[2]) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی اُمت کو) فتنوں سے ڈراتے تھے، اس کا بیان۔

۶۵۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ أَسْمَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا عَلٰى حَوْضِيْ أَنْتَظِرُ مَنْ يَّرِدُ عَلَيَّ فَيُؤْخَذُ بِنَاسٍ مِّنْ دُوْنِيْ فَأَقُوْلُ أُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ لَا تَدْرِيْ مَشَوْا عَلَى الْقَهْقَرٰى قَالَ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ أَنْ

(از علی بن عبداللہ از بشر بن سری از نافع بن عمر از ابن ابی ملیکہ) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) میں اپنے ملنے والوں کیلئے اپنے حوض پر منتظر رہوں گا، چنانچہ وہ لوگ آئیں گے ان میں سے کچھ گرفتار کر لئے جائیں گے، میں عرض کروں گا یہ لوگ میری امت میں سے ہیں[3]، جواب آئے گا آپ کو نہیں معلوم یہ لوگ اُلٹے پھر گئے تھے[4] ابن ابی ملیکہ (اس حدیث کو روایت کر کے) یوں دعا کیا کرتے، اے اللہ ہم ایڑیوں

---

[1] فتنے سے مراد یہاں ہر ایک آفت ہے دینی ہو یا دنیاوی لغت میں فتنہ کے معنی سونے کو آگ میں تپانے کے ہیں تاکہ اس کا کھرا یا کھوٹا پن معلوم ہو کبھی فتنہ عذاب کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے اس آیت میں ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ کبھی آزمانے کے معنی میں ۱۲ منہ [2] یہاں فتنے سے مراد وہ گناہ ہے جس کی سزا عام ہوتی ہے مثلاً بری بات دیکھ کر خاموش رہنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں سستی اور مداہنت کرنا پھوٹ نا اتفاقی بدعت کا شیوع جہاد میں سستی امام احمد اور بزار نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے نکالا ہم نے جنگ جمل کے دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا تم ہی لوگوں نے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نہ بچایا وہ مارے گئے اب ان کے خون کا دعویٰ کرنے آئے ہو۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ آیت پڑھی وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً اور ہم کو یہ گمان نہ تھا کہ ہم ہی لوگ اس فتنے میں مبتلا ہوں گے یہاں تک کہ جو ہونا تھا وہ ہوا یعنی اس بلا میں ہم لوگ خود گرفتار ہوئے ۱۲ منہ [3] ان کو آنے کیوں نہیں دیتے ۱۲ منہ [4] یعنی اسلام سے مرتد ہو گئے حافظ نے کہا اس صورت میں تو کوئی اشکال نہ ہوگا اگر بدعتی یا دوسرے گناہ گار مراد ہوں تو بھی ممکن ہے کہ اس وقت حوض پر آنے سے روک دیئے جائیں پھر آگے چل کر آپ کی شفاعت سے دوزخ سے نکالے جائیں ۱۲ منہ

تَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ .

کے بل لوٹ جائیں اور فتنوں میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

۶۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ لَيُرْفَعَنَّ إِلَيَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ حَتَّى إِذَا أَهْوَيْتُ لِأُنَاوِلَهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ أَيْ رَبِّ أَصْحَابِي يَقُولُ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ .

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابوعوانہ از مغیرہ از ابووائل)
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض کوثر پر تم سے پہلے پہنچ جاؤں گا پھر تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو میرے پاس پہنچیں گے اور انہیں پانی پلانے کے لئے حوض کی طرف رُخ کروں گا تو انہیں میری طرف سے الگ کر دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا پروردگار یہ تو میری اُمت کے لوگ ہیں۔ ارشاد ہوگا آپ کو معلوم نہیں کہ کیا کیا انہوں نے (آپ کے بعد) دین میں اختراعات (بدعات) پیدا کی تھیں [1]

۶۵۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ وَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هٰذَا فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فِيهِ قَالَ إِنَّهُمْ

(از یحییٰ بن بکیر از یعقوب بن عبدالرحمٰن از ابوحازم سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، جو شخص وہاں آئے گا وہ اس میں سے پیئے گا اور جو اس میں سے پیئے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور کچھ لوگ حوض پر ایسے آئیں گے جنہیں میں پہچانتا ہوں وہ مجھے پہچانتے ہوں گے۔ پھر وہ (روک دیے جائیں گے) مجھ میں اور ان میں پردہ ڈال دیا جائے گا۔

ابوحازم کہتے ہیں یہ حدیث جب میں نے نعمان ابن ابی عیاش سے روایت کی تو دریافت کرنے لگے کیا یہ حدیث اسی طرح تم نے سہلؓ سے سُنی ہے؟ میں نے جواب دیا ہاں تو کہنے لگے مگر میں شاہد ہوں کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ یہ روایت

[1] معاذ اللہ دین میں نئی بات یعنی بدعت نکالنا کتنا بڑا گناہ ہے ان بدعتیوں کو پہلے آنحضرتؐ کے پاس لا کر پھر جو ہٹا لئے جائیں گے اس سے یہ مقصود ہوگا کہ ان کو اور بھی زیادہ رنج ہو جیسے کہتے ہیں ؎ قسمت تو دیکھئے کہ کہاں ٹوٹی کمند ہو دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا۔ یا اس لئے کہ دوسرے مسلمان ان کا حال پر خجالت اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں مسلمانوں ہوشیار رہو جہاں بدعت سے بھاگتے رہو حضرت مجدد رح فرماتے ہیں میں کسی بدعت میں ظلمت اور تاریکی کے سوا مطلق نور نہیں پاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنا لازم کر لو اس میں دین و دنیا دونوں کے فائدے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ ۱۲ منہ

مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا بَدَّلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ

اضافات کیساتھ نقل کرتے ہیں میں نے سنا کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا میں کہونگا یہ تو میری امت کے لوگ ہیں ارشاد ہوگا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی باتیں پیدا کر دی تھیں چنانچہ اسوقت کہوں گا وہ دور ہوں دور ہوں جنہوں نے میرے بعد دین میں بدعتیں پیدا کر لیں[1]

بَابُ ۳۷۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُمُورًا تُنْكِرُونَهَا وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (انصار سے) یوں فرمانا تم میرے بعد ایسے ایسے کام دیکھو گے جو تمہیں برے معلوم ہوں گے۔

عبداللہ بن زید بن عاصم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار سے) یہ بھی فرمایا تم حوض کوثر پر مجھ سے ملنے تک صبر کئے رہنا[2]

۶۵۶۳۔ **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللهَ حَقَّكُمْ.

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از اعمش از زید بن وہب) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تم میرے بعد اپنی حق تلفی دیکھو گے (جو لوگ مستحق نہیں انہیں حکومت ملے گی تم محروم رہو گے) اور ایسی ایسی باتیں دیکھو گے جنہیں تم برا (خلاف شرع) سمجھو گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ایسے موقعے کے متعلق آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ فرمایا اس وقت کے حکام کو ان کا حق ادا کر دینا (زکوٰۃ وغیرہ) اور تم اپنا حق اللہ سے مانگنا[3]

۶۵۶۴۔ **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنِ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ

(از مسدد از عبدالوارث از جعد از ابورجاء) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدعت کے نام سے نفرت ہے یہ سنتے ہی کہ ان لوگوں نے دین میں نئی باتیں نکالی ہیں یا دین کی اصلی باتوں کو بدل کر دوسری باتیں اختیار کرلی تھیں آپ کو غصہ آ جائیگا یا تو پہلے شفقت تھی یا یوں ارشاد ہوگا دور ہو دور ہو مسلمانو! اس حدیث سے تم سمجھ سکتے ہو کہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کا دست شفقت کن مسلمانوں پر ہے انہی مسلمانوں پر جو ہر بات میں سنت کی پیروی کرتے ہیں اور بدعت پر چلنے والے کتنی ہی نیکی اور عبادت کریں سب بیکار رہے کس لئے کہ جب آنحضرتؐ ہی ناراض ہوئے تو ہم اپنی عبادت کو لیکر کیا کرینگے چاٹیں گے یا خاک میں جھونکیں گے ہم لوگوں کو یہ کوشش کرنا چاہئیے کہ اعتقاد اور عمل دونوں میں سلف صالحین یعنی صحابہ اور تابعین کے طریق پر رہیں اور پچھلے متکلمین نے جو نئی باتیں اعتقادات میں اور اعمال میں نکالیں ان سب کو دفعتًا بتائیں ہم کو اپنے پیغمبرؐ کی عنایت اور شفقت درکار ہے جب پیغمبر ہم سے راضی ہوں تو ہمارا بیڑا پار ہے انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ منہ [2] یہ حدیث کتاب المغازی میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] یعنی اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اللہ ان کو انصاف اور حق کی توفیق دے جیسے ثوری کی روایت میں ہے یا اللہ ان کے بدل تم پر دوسرے حاکم جو عادل اور منصف ہوں مقرر کرے مسلم اور طبرانی کی روایت میں یوں ہے یا رسول اللہ ہم ان سے لڑیں نہیں، آپ نے فرمایا نہیں جب وہ نماز پڑھتے رہیں معلوم ہوا جب مسلمان حاکم نماز پڑھنا بھی چھوڑ دے تو پھر اس سے لڑنا اور اس کا خلاف کرنا درست ہو گیا بے نمازی حاکم کی اطاعت ضروری نہیں اس پر اسلاف کا اتفاق ہے ۱۲ منہ

عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَّاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً۔

فرمایا جو شخص دین کے معاملے میں حاکم کی کوئی بات ناپسند کرے تو اسے صبر کرنا چاہیئے، اس لئے کہ بادشاہِ اسلام کی اطاعت سے جو شخص بالشت برابر باہر ہو جائے تو اس کی موت جاہلیت والی موت ہے[۱]۔

۶۵۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً۔

(از ابوالنعمان از حماد بن زید از جعد ابوعثمان از ابو رجاء عطاردی) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بادشاہ سے ایسی بات دیکھے جسے ناپسند کرتا ہو صبر کرے[۲] اس لئے کہ جو شخص بالشت برابر بھی جماعت سے جدا ہو گیا اور اسی حال میں مرا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

۶۵۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ قُلْنَا أَصْلَحَكَ اللّٰهُ حَدِّثْ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعْنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا

(از اسماعیل از ابن وہب از عمرو از بکیر از بسر بن سعید) جنادہ بن ابی امیہ کہتے ہیں ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ بیمار تھے، ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے آپ کوئی حدیث جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو بیان کیجئے خدا آپ کو اس سے (یعنی حدیث سنانے سے) فائدہ عطا کرے، چنانچہ انہوں نے کہا ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں طلب فرمایا ہم حاضر ہوئے اور آپ سے بیعت کی، آپ نے بیعت میں ہم سے یہ اقرار لیا کہ خوشی اور ناخوشی تکلیف اور آسانی ہر حالت میں

---

[۱] حافظ نے کہا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ کافر ہو جائے گا اور کفر پر مرے گا بلکہ مطلب یہ ہے کہ جاہلیت والوں کا کوئی امام نہیں ہوتا اسی طرح اس کا بھی نہ ہوگا دوسری روایت میں یوں ہے جو شخص جماعت سے بالشت برابر جدا ہو گیا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال ڈالی ابن بطال نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسلمان حاکم گو ظالم یا فاسق ہو اس سے بغاوت کرنا درست نہیں اور فقہاء نے اس پر اجماع کیا ہے کہ ظالم حاکم کے ساتھ رہ کر کافروں سے جہاد کرنا درست ہے اور اس کی اطاعت واجب ہے البتہ اگر صریح کفر اختیار کرے تب اس کی اطاعت جائز نہیں بلکہ جس کو قدرت ہو اس کو اس کے خلاف جہاد کرنا واجب ہے ۱۲ منہ

[۲] امام احمد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے گو تم اپنے تئیں حکومت کا حقدار سمجھو جب بھی اس رائے پر مت چلو حاکم وقت کی اطاعت کرو اس کا حکم سنو یہاں تک کہ اگر اللہ کو منظور ہے تو بن لڑے بھڑے تم کو حکومت مل جائے ابن حبان اور امام احمد کی روایت میں ہے گو یہ حاکم تمہارا مال کھالے تمہاری پیٹھ پر مار لگائے (یعنی جب بھی صبر کرو) ۱۲ منہ

وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ

آپ کا حکم مانیں گے اور بجا لائیں گے خواہ ہماری حق تلفی ہو (ہم محروم کئے جائیں اور دوسروں کو عہدے اور خدمات ملیں) آپ نے یہ بھی اقرار لیا کہ جو شخص حاکم بن جائے ہم اس سے جھگڑا نہ کریں۔ البتہ جب تم علانیہ کفر کرتے دیکھو تو اللہ کے پاس تمہیں دلیل مل جائے گی [1]

۶۷۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِي قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي۔

(از محمد بن عرعرہ از شعبہ از قتادہ از انس بن مالک) اسید بن حضیر سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فلاں شخص (عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ) کو حکومت کا عامل (حاکم یا گورنر) بنا دیا، مجھے نہیں بنایا۔ آپ نے فرمایا تم (انصاری لوگ) میرے بعد اپنی حق تلفیاں دیکھو گے لیکن (اس کے باوجود) مجھ سے ملنے تک (قیامت تک) صبر کئے رہنا۔

بَابُ ۳۷۳- قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ أُغَيْلِمَةٍ سُفَهَاءَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد، چند بیوقوف لڑکوں کی حکومت سے میری امت کی تباہی آئے گی۔

۶۷۶۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَمَعَنَا مَرْوَانُ قَالَ

(از موسیٰ بن اسماعیل از عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید) عمرو بن سعید کے دادا سعید کہتے ہیں میں مدینے میں مسجد نبوی میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا مروان بھی موجود تھا، اتنے میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم صادق مصدوق سے سنا ہے کہ قریش کے

[1] اور اس سے لڑنے پر تم کو مؤاخذہ نہ ہوگا دوسری روایت میں یوں ہے جب تک وہ تم کو صاف اور صریح کفر کی بات کا حکم نہ دے تیسری روایت میں ہے جو حاکم اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اطاعت نہیں کرنا چاہیئے ابن ابی شیبہ کی روایت میں یوں ہے تم پر ایسے لوگ حاکم ہوں گے جو تم کو ایسی باتوں کا حکم کریں گے جن کو تم نہیں پہچانتے اور ایسے کام کریں گے جن کو تم برا جانتے ہو تو ایسے حاکموں کی اطاعت کرنا تم کو ضرور نہیں یہ جو فرمایا اللہ کے پاس تم کو دلیل مل جائے گی یعنی اس سے لڑنے اور اس کی مخالفت کرنے کی تم کو سند مل جائے گی اس سے یہ نکلا کہ جب تک حاکم کے قول یا فعل کی کوئی تاویل شرعی ہو سکے اس وقت تک اس سے لڑنا یا اس پر خروج کرنا جائز نہیں البتہ اگر صاف اور صریح وہ شرع کے مخالف حکم دے اور قواعد اسلام کے برخلاف چلے جب تو اس پر اعتراض کرنا اور اگر نہ مانے تو اس سے لڑنا درست ہے داؤدی نے کہا کہ اگر ظالم حاکم کا معزول کرنا بغیر فتنہ اور فساد کے ممکن ہو تب تو واجب ہے کہ اسے معزول کر دیا جائے ورنہ صبر کرنا چاہیئے بعضوں نے کہا ابتداءً فاسق کو حاکم بنانا درست نہیں اگر حکومت کے وقت عادل ہو پھر فاسق ہو جائے تو اس پر خروج کرنے میں علماء کا اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ خروج اس وقت تک جائز نہیں جب تک علانیہ کفر نہ کرے اگر علانیہ کفر کی باتیں کرنے لگے اس وقت اس کو معزول کرنا اور اس سے لڑنا واجب ہے ۱۲ منہ

أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ لَفَعَلْتُ فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي إِلَى بَنِي مَرْوَانَ حِينَ مَلَكُوا بِالشَّامِ فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا قَالَ لَنَا عَسَى هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْهُمْ قُلْنَا أَنْتَ أَعْلَمُ۔

چند لڑکوں کے ہاتھوں میری امت کی تباہی ہوگی، مروان نے کہا اللہ کی لعنت ہو ایسے لڑکوں پر۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے اگر میں چاہوں توان کے نام بیان کردوں فلاں کے بیٹے اور فلاں کے بیٹے[1]

عمرو بن یحیٰی کہتے ہیں میں اپنے دادا کے ساتھ مروان کی اولاد کے پاس جایا کرتا، جب وہ شام کے مُلک کے حاکم بن گئے تھے تو میرے دادا نے ان کے کم عمر لڑکوں کو دیکھ کر فرمایا شاید یہ لڑکے ہی اس حدیث کا مصداق ہوں ہم نے کہا آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں[2]

بَابٌ ۳۷۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "ایک عنقریب بلا آنے والی ہے جس سے عرب کو سخت نقصان پہنچے گا"

۶۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَنَّهَا قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ

(از مالک بن اسماعیل از ابن عیینہ از زہری از عروہ از زینب بنت ام سلمہ از ام حبیبہ) زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو کر اُٹھے تو چہرہ مبارک سُرخ تھا فرمانے لگے لا الہ الا اللہ، ایک بلا جو نزدیک آپہنچی ہے اس کی وجہ سے عرب کو خرابی (ہلاکت) لاحق ہوگی[3] آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اتنا سوراخ کھول دیا گیا سُفیان بن عیینہ نے نوّے یا سو کا ارادہ کرکے بتلایا[4]

---

[1] انہوں نے نام بنام حاکموں کے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے تھے مگر فتنہ کے ڈر کی وجہ سے بیان نہیں کرسکتے تھے ۱۲ منہ [2] شک کی وجہ یہ بھی کہ ابوہریرہ رض نے ان چھوکروں کے نام نہیں بیان کئے تھے اور ابن ابی شیبہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا نکالا میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں چھوکروں کی حکومت سے اگر تم ان کا کہنا سنو تو دین کی تباہی ہے اگر نہ سنو تو وہ تم کو تباہ کریں دوسری روایت میں ابن ابی شیبہ کے یوں ہے ابوہریرہ رض بازار میں چلتے چلتے یہ دعا کرتے یا اللہ ۶۰ھ مجھ کو مت دکھلانا۔ تفتازانی نے کہا جس نے حضرت امام حسین رض کو قتل کرنے کا حکم دیا یا آپ کے قتل کو جائز رکھا یا اس سے خوش ہوا وہ بالاتفاق ملعون ہے اور یزید سے یہ باتیں متواتر ثابت ہیں اس پر اور اس کے مددگار۔ وں پر سب پر لعنت ۱۲ منہ

[3] قسطلانی نے کہا اس بلا سے مراد وہ اختلاف ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت میں ہوا یا وہ جنگ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رض میں ہوئی ۱۲ منہ [4] نوے کا اشارہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کے کلمے کی اور سو کا اشارہ بھی اس کے قریب قریب ہے اسی وجہ سے شک ہوا ۱۲ منہ

يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً قِيلَ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن کر ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نیک لوگوں کی موجودگی میں بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے (خدا کا عذاب نازل ہوگا) آپ نے فرمایا ہاں جب خباثت چاروں طرف پھیل جائے گی لہ

۶۵۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ۔

(از ابو نعیم از ابن عیینہ از زہری)

دوسری سند (از محمود از عبد الرزاق از معمر از زہری از عروہ) اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے کسی محل پر چڑھے اور (صحابہ کرام سے) پوچھا کیا تم وہ چیز دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں، انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا میں تو فتنے دیکھ رہا ہوں کہ وہ بارش کے قطرات کی طرح تمہارے گھروں میں ٹپک رہے ہیں ٢

بَابٌ ٣٧٣٥ ظُهُورِ الْفِتَنِ۔

باب فتنوں کا ظہور

۶۵۷۱۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّمَ هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَيُونُسُ وَاللَّيْثُ وَابْنُ أَخِي

(از عیاش بن ولید از عبد الاعلیٰ از معمر از زہری از سعید) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ ٣ جلدی گذرنے لگے گا اور ٤ نیک اعمال کم ہوتے جائیں گے، بخل کا مادہ دلوں میں پیدا ہو جائیگا فتنے فساد پھوٹ پڑیں گے، ہرج کثرت سے واقع ہوگا صحابہ کرام نے عرض کیا ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا قتل قتل۔

اس حدیث کو شعیب بن ابی حمزہ، یونس لیث بن سعد اور زہری کے بھتیجے (محمد بن عبد اللہ بن مسلم) نے بحوالہ زہری از

لہ برائی سے مراد زنا ہے یا اولاد زنا یا دوسرے فسق و فجور ۱۲ منہ ٢ مراد وہی فتنے ہیں جیسے قتل عثمان رض جنگ صفین، جنگ جمل قتل امام حسین رض قتل عبد اللہ بن الزبیر مکہ معظمہ کی بے حرمتی وغیرہ وغیرہ اب تک سلسلہ فتنے مسلمانوں میں رہے ۱۲ منہ ٣ یعنی لوگ عیش و عشرت اور غفلت میں پڑ جائیں گے ان کو ایک سال ایسا گزرے گا جیسے ایک ماہ ایک ماہ ایسے جیسے ایک ہفتہ ایک ہفتہ ایسے جیسے ایک دن یا یہ مراد ہے کہ رات دن برابر ہو جائیں گے یا دن رات چھوٹے ہو جائیں گے گویا یہ بھی قیامت کی ایک نشانی ہے یا شر و فساد نزدیک آ جائے گا کہ کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا یا دولتیں اور حکومتیں جلد جلد بدلنے اور مٹنے لگیں گی یا عمریں چھوٹی ہو جائیں گی یا زمانے میں برکت جاتی رہے گی جو کام اگلے لوگ ایک ماہ میں کر لیتے تھے وہ ایک سال میں بھی پورا نہ ہوگا ۱۲ منہ ٤ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ کا ترجمہ یہ بھی صحیح ہے کہ جوں جوں دنیا کے خاتمے کا وقت قریب ہوتا جائے گا اسی قدر نیک اعمال میں کمی واقع ہوتی جائے گی یعنی بُرے اعمال کی بہتات ہوتی جائے گی ۱۲ عبد الرزاق

الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حمید از ابوہریرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔[1]

۶۵۷۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ۔

(از عبید اللہ بن موسیٰ از اعمش) شقیق کہتے ہیں میں عبد اللہ بن مسعود اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، دونوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب کچھ پہلے ہی ایسے ایام آئیں گے جن میں جہالت نازل ہوگی اور (دین کا) علم اٹھ جائے گا اور ہرج یعنی خون ریزی عام ہو جائے گی۔

۶۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ جَلَسَ عَبْدُ اللّٰهِ وَأَبُو مُوسَى فَتَحَدَّثَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش) شقیق کہتے ہیں میں عبد اللہ بن مسعود اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ابوموسیٰ رضی نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے، پھر وہی حدیث بیان کی جو اوپر گذر چکی ہے۔

ہرج حبشی زبان کا لفظ ہے اس کا معنیٰ خون ریزی ہے

۶۵۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسَى رض سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَهُ وَالْهَرْجُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْقَتْلُ۔

(از قتیبہ از جریر از اعمش) ابووائل کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر حدیث بالا کی طرح بیان کیا۔

ہرج حبشی زبان کا لفظ ہے اس کا معنیٰ قتل کرنا ہے۔

۶۵۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَحْسِبُهُ رَفَعَهُ قَالَ

(از محمد از غندر از شعبہ از واصل) ابووائل کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو

[1] شعیب کی روایت کو امام بخاری نے کتاب الادب میں اور یونس کی روایت کو امام مسلم نے صحیح میں اور لیث کی روایت کو طبرانی نے معجم اوسط میں اور زہری کے بھتیجے کی روایت کو بھی طبرانی نے معجم اوسط میں وصل کیا مطلب یہ ہے کہ ان چاروں نے معمر کا خلاف کیا انہوں نے زہری کا شیخ اس حدیث میں حمید کو بیان کیا اور امام بخاری نے دونوں طریقوں کو صحیح سمجھا جب تو ایک طریق یہاں بیان کیا اور ایک کتاب الادب میں کیونکہ احتمال ہے کہ زہری نے اس حدیث کو سعید بن مسیب اور حمید دونوں سے سنا ہو ۱۲ منہ

بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامًا الْهَرْجُ يَزُولُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ فِيهَا الْجَهْلُ قَالَ اَبُو مُوسَى وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَقَالَ اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنِ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ تَعْلَمُ الْاَيَّامَ الَّتِي ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامَ الْهَرْجِ نَحْوَهُ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ اَحْيَاءٌ۔

مرفوعًا بیان کیا۔ قیامت کے قریب ہرج یعنی خون ریزی کے ایام آئیں گے۔ (دین کا) علم مٹ جائے گا۔[۱]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہرج حبشی زبان میں خونریزی کو کہتے ہیں۔ ابوعوانہ بحوالہ عاصم از ابووائل روایت کرتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ کو وہ وقت معلوم ہے جس کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی ہے کہ اس وقت ہرج عام ہوگا؟ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ بدترین لوگ وہ ہوں گے جو قیامت کے وقوع کے وقت زندہ ہوں گے۔[۲]

بَابٌ ۳۷۳۶ لَا يَأْتِي زَمَانٌ اِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ۔

باب ہر زمانہ کے بعد دوسرا زمانہ بنسبت پہلے زمانے کے بُرا ہوتا ہے۔

۶۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوا فَاِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از محمد بن یوسف از سُفیان) زبیر بن عدی کہتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ہم نے ان سے حجاج بن یوسف کے مظالم کا شکوہ کیا، انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا صبر سے کام لو اس لئے کہ اس کے بعد جو زمانہ آئے گا وہ اس سے بھی بدتر ہوگا، اسی طرح ہمیشہ ہوتا رہیگا یہاں تک کہ تم اپنے خدا سے جاکر ملو یہ حدیث میں نے آنحضرتؐ سے سُنی ہے۔[۳]

۶۵۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا

(از ابوالیمان از شعیب از زہری)

---

[۱] اس طرح کہ دین کے عالم گذر جائیں گے اور جو لوگ باقی رہیں گے وہ ہمہ تن دنیا کمانے میں غرق ہوں گے ان کو دینی علوم کا بالکل شوق نہیں رہے گا۔ اس زمانے میں یہ آثار شروع ہوگئے ہیں لاکھوں مسلمان ہیں کہ اپنے بچوں کو صرف انگریزی تعلیم دلاتے ہیں قرآن وحدیث سے بالکل بے بہرہ رکھتے ہیں اور کچھ کچھ دین کے عالم رہ گئے ہیں قیامت کے قریب یہ بھی نہ رہیں گے علم دین کو محض بیکار سمجھ کر لوگ اس کی تحصیل چھوڑ دیں گے ۱۲ منہ

[۲] کیونکہ اچھے لوگ قیامت سے پہلے اٹھ جائیں گے جیسے امام مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ قیامت کے قریب اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے ایک ہوا بھیجے گا جو حریر سے زیادہ ملائم ہوگی اس کے لگتے ہی جس شخص کے دل میں رتی برابر بھی ایمان ہوگا وہ اٹھ جائے گا۔ دوسری حدیث میں ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین میں اللہ اللہ کہا جائے گا اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ ایک حدیث میں ہے قیامت تک میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا تو اس سے یہ نکلتا ہے کہ قیامت اچھے لوگوں پر بھی قائم ہوگی کیونکہ اس حدیث میں قیامت تک سے یہ مراد ہے کہ اس ہوا کے چلنے تک جس کے لگتے ہی ہر ایک مومن مر جائیگا اور کفار ہی دنیا میں رہ جائیں گے انہی پر قیامت آئے گی ۱۲ قسطلانی

[۳] اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ کبھی کبھی بعد کا زمانہ اگلے زمانہ سے بہتر ہو جاتا ہے مثلاً کوئی بادشاہ عادل اور متبع شرع پیدا ہوگیا جیسے عمر بن عبدالعزیز جن کا زمانہ حجاج کے بعد تھا وہ نہایت عادل اور متبع سنت تھا کیونکہ ایک آدھ شخص کے عمدہ پیدا ہونے سے اس زمانے کی فضیلت لگے زمانہ پر لازم نہیں آتی حجاج گو ظالم تھا مگر اس کے زمانہ میں جتنے صحابہ اور تابعین زندہ تھے وہ عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں زندہ نہ تھے تو حجاج کا زمانہ ان کے زمانہ سے اچھا ہوا ۱۲ منہ

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيدُ أَزْوَاجَهُ لِكَيْ يُصَلِّينَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ۔

دوسری سند (از اسماعیل از برادرش عبدالحمید از سلیمان ابن بلال از محمد بن ابی عتیق از ابن شہاب از ھند بنت حارث فراسیہ) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرتؐ ایک رات سوتے سوتے گھبرا کر بیدار ہوئے فرمایا سبحان اللہ اس رات میں اللہ تعالیٰ نے کیا کیا خزانے نازل کئے (جو مسلمانوں کے ہاتھ آئے جیسے روم اور ایران کے خزانے) اور کیا کیا فتنے اور فسادات نازل کئے گئے اور حجرے والیوں (ازواج مطہرات) کو کون بیدار کرتا ہے تاکہ (اٹھیں اور) تہجد پڑھیں دیکھو بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں لباس پہنتی ہیں لیکن وہ آخرت میں ننگی ہوں گی (یعنی نیکیوں سے خالی ہوں گی)۔

بَابُ ۳۷۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد جو شخص ہم مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے (مسلمانوں میں سے) نہیں۔

۶۵۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از نافع) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے[۲]۔

۶۵۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

(از محمد بن علاء از ابو اسامہ از برید از ابو بردہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

۶۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

(از محمد از عبدالرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابو ہریرہؓ

---

[۱] جو دنیا میں آپ کی وفات کے بعد ہوئے ۱۲ منہ [۲] بلکہ کافر ہے اگر مسلمان پر ہتھیار اٹھانا درست جانتا ہے اگر درست جانتا نہیں تو ہمارے طریق یعنی سنت پر نہیں ہے اس لئے کہ ایک امر حرام کا ارتکاب کرتا ہے ۱۲ منہ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ۔

۶۵۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو يَا أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ۔

۶۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِأَسْهُمٍ قَدْ أَبْدَى نُصُولَهَا فَأُمِرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِهَا لَا يَخْدِشُ مُسْلِمًا۔

۶۵۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ

سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتے ہوئے کوئی بات نہ کرے، ہوسکتا ہے کہ شیطان صرف اشارے کے بہانے ہتھیار چلوا دے اور مسلمانوں کو قتل کرکے وہ دوزخ کے گڑھے میں جانے کا مستحق ہو۔

علی بن عبداللہ کہتے ہیں ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے کہا اے ابو محمد (یہ عمرو بن دینار کی کنیت ہے) آپ نے جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے وہ کہتے تھے کہ مسجد میں ایک شخص تیر لے کر گذرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نوکیں تھام لے" عمرو نے جواب دیا ہاں میں نے یہ حدیث سنی ہے [1]

(از ابوالیمان از حماد بن زید از عمرو بن دینار) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد (نبوی) میں تیر لئے ہوئے گذرا، ان کی نوکیں کھلی ہوئی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ان کی نوکیں تھام لے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کے چبھ جائیں۔

(از محمد بن علاء از ابواسامہ از برید از ابوبردہ) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جب کوئی ہماری مسجد یا بازار میں تیر لے کر گذرے تو اس کی نوک تھام لے یا فرمایا اپنی ہتھیلی میں رکھ لے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو اس سے تکلیف پہنچے [2]

[1] حافظ نے کہا احتمال ہے کہ یہ محمد بن رافع ہوں کیونکہ امام مسلم نے اس حدیث کو محمد بن رافع سے انہوں نے عبدالرزاق سے روایت کیا ۱۲ منہ

[2] آپ نے نوکیں تھامنے کا اسی لئے حکم دیا تا کہ ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کے لگ جائے اس کو زخم پہنچے ۱۲ منہ

بِكَفِّهِ اَنْ يُّصِيْبَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا شَيْءٌ۔

بَابٌ ۳۷۳۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد "میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر نہ بن جانا۔"

٦٥٨٤۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از شقیق) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا گناہ[1] ہے اور اس سے (بلا وجہ شرعی) لڑنا کفر ہے[2]۔

٦٥٨٥۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ وَاقِدٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

(از حجاج بن منہال از شعبہ از واقد از والدش) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں فرما رہے تھے دیکھو میرے بعد کہیں ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا۔

٦٥٨٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ اٰخَرَ

(از مسدد از یحییٰ از قرہ بن خالد) ابن سیرین نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد ابوبکرہ سے روایت کیا نیز ابن سیرین نے ایک اور شخص کے متعلق سنا جس کے متعلق وہ کہتے ہیں میرے نزدیک وہ عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے افضل تھے انہوں نے

---

[1] ایسا کرنے سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی کافروں کا سا فعل ہے جیسے کافر مسلمانوں سے ناحق لڑتے ہیں ایسے ہی اس شخص نے بھی کیا گویا کافروں کی طرح عمل کیا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان سے لڑا وہ کافر ہو گیا جیسے خارجیوں کا مذہب ہے اس لئے کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا اور دونوں گروہوں کو مومن قرار دیا اور صحابہ نے آپس میں لڑائیاں کیں گو ایک طرف والے خطائے اجتہادی میں تھے مگر کسی نے ان کو کافر نہیں کہا خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے معاویہ والوں کے حق میں فرمایا اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا خارجی مردود مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو کر سارے مسلمانوں کو کافر قرار دینے لگے بس اپنے تئیں مسلمان سمجھے اور پھر لطف یہ کہ ان خارجیوں مردودوں نے ہی مسلمانوں کے سردار جناب علی مرتضیٰؓ کو قتل کیا امام حسینؓ کو بھی انہوں نے ہی شہید کیا حضرت عائشہؓ اور حضرت عثمانؓ اور اجلائے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کافر قرار دیا پھر جب یہ لوگ کافر ہوئے تو تم کو اسلام کہاں سے نصیب ہوا ۱۲ منہ

هُوَ اَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا تَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهِ فَقَالَ اَلَيْسَ بِيَوْمِ الْحَرَامِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا اَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ وَاَبْشَارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَاِنَّهُ رُبَّ مُبَلِّغٍ يُبَلِّغُهُ مَنْ هُوَ اَوْعٰى لَهُ وَكَانَ كَذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ حُرِّقَ ابْنُ الْحَضْرَمِيِّ حِيْنَ حَرَّقَهُ جَارِيَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ اَشْرِفُوْا عَلٰى اَبِي بَكْرَةَ فَقَالُوْا هٰذَا اَبُوْ بَكْرَةَ يَرَاكَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَحَدَّثَتْنِي اُمِّي عَنْ اَبِي بَكْرَةَ اَنَّهُ

بھی ابوبکرہ سے روایت کیا وہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (یوم النحر کو منا میں) خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا تمہیں معلوم ہے یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ کرام نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں، ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم سمجھے شاید آپ اس دن کا کچھ اور نام رکھیں گے پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں؟ عرض کیا جی ہاں! پھر فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ کیا یہ حرمت والا شہر (مکہ) نہیں؟ ہم نے کہا بے شک یا رسول اللہ، حرمت والا شہر مکہ ہے آپ نے فرمایا تو یاد رکھو تمہاری جانیں مال، عزتیں اور بدن کے چمڑے ایک دوسرے پر اسی طرح سے حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس مہینے اور اس شہر میں۔ سنو میں نے اللہ کا حکم تمہیں پہنچا دیا یا نہیں؟ ہم نے کہا بے شک آپ نے پہنچا دیا چنانچہ اس وقت آپ نے کہا یا اللہ گواہ رہ! اور (ہم سے) فرمایا جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ میرے یہ الفاظ ان لوگوں تک پہنچا دیں جو موجود نہیں[۲]، اس لئے کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے جیسے کوئی بات پہنچائی جاتی ہے وہ اس بات کے سننے والے سے زیادہ اسے یاد رکھتا ہے۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ کہتے ہیں آپ نے جیسے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا[۳]۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا دیکھو میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ کہتے ہیں جب وہ دن آیا جس دن عبداللہ بن عمرو حضرمی کو جاریہ بن قطرمہ نے (ایک مکان میں گھیر کر) جلا دیا تو جاریہ نے اپنے لشکر والوں سے کہا ذرا ابوبکرہ کو تو جھانکو انہوں نے کہا یہ ابوبکرہ موجود ہیں آپ کو دیکھ رہے ہیں[۴] عبدالرحمان بن ابی بکرہ

---

[۱] کیونکہ یہ حمید بڑے زاہد اور عابد اور ولی اللہ میں سے تھے ۱۲ منہ [۲] یعنی دوسرے مسلمانوں کو جو اس وقت وہاں حاضر نہ تھے اسی طرح ان مسلمانوں کو جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے ۱۲ منہ [۳] یعنی بعد کے لوگ جن کو حاضرین نے یہ حدیث پہنچائی ان سے زیادہ حافظ نکلے اور انہوں نے اس کو خوب یاد رکھا ۱۲ منہ

[۴] جب جاریہ کے لشکر والوں کی یہ گفتگو سنی کہ شاید ابوبکرہ ہتھیار سے مقابلہ کریں یا زبان سے برا بھلا کہیں تو ۔۔۔۔ ۱۲ منہ

قَالَ لَوْ دَخَلُوْا عَلَيَّ مَا بَهَشْتُ بِقَصَبَةٍ

کہتے ہیں مجھ سے میری والدہ نے کہا کہ ابوبکرہؓ نے کہا اگر یہ لوگ (یعنی جاریہ کے لشکر والے) میرے گھر میں بھی گھس آئیں اور مجھے مارنے لگیں) تو بھی میں ایک بانس کی چھڑی ان پر نہیں چلاؤں گا[1]

۶۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْتَدُّوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

(از احمد بن اشکاب از محمد بن فضیل از والدش از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر مرتد نہ بن جانا۔

۶۵۸۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از علی بن مُدرک از ابوزرعہ بن عمرو بن جریر) حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں مجھ سے فرمایا ذرا لوگوں کو خاموش کرو بعد ازاں آپؐ نے (خطبہ میں ارشاد) فرمایا دیکھو میرے بعد ایسا نہ کرنا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر بن جاؤ۔

بَاب ۳۷۳۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: ایک ایسا فتنہ ظاہر ہوگا کہ اس وقت اپنی جگہ بیٹھا رہنے والا آدمی کھڑے ہو جانے والے سے بہتر ہوگا

۶۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ

(از محمد بن عبید اللہ از ابراہیم بن سعد از والدش از ابو سلمہ بن عبد الرحمان از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نیز ابراہیم بن

[1] چہ جائیکہ ہتھیار سے لڑوں کیونکہ ابوبکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سن چکے تھے کہ مسلمان کو مارنا اس سے لڑنا کفر ہے عبداللہ بن عمرو حضرمی کا قصہ یہ ہے کہ وہ معاویہ کا بھیجا ہوا بصرے میں آیا تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ بصرے والوں کو تمیمی اغوا کر کے حضرت علی کا مخالف کرا دے جب حضرت علیؓ نے یہ سنا تو جاریہ بن قدامہ کو اس کی گرفتاری کے لئے روانہ کیا حضرمی ایک مکان میں چھپ گیا جاریہ نے اس کو گھیر کر مکان میں آگ لگا دی اور حضرمی مکان سمیت جل کر خاک ہو گیا یہ واقعہ ۳۸ھ کا ہے اور ابن ابی شیبہ اور طبری نے نکالا کہ عبداللہ بن عباسؓ جو حضرت علیؓ کی طرف سے بصرے کے حاکم تھے وہ وہاں سے نکلے اور زیاد بن سمیہ کو اپنا خلیفہ کر گئے اس وقت معاویہ نے موقع پا کر عبداللہ بن عمرو حضرمی کو بھیجا کہ جا کر بصرے پر قبضہ کر لے وہ بنی تمیم کے محلہ میں اترا اور حضرت عثمان کے طرفدار جو لوگ تھے وہ اس کے شریک ہو گئے زیاد نے حضرت علی کو اس واقعہ کی خبر کی اور مدد چاہی حضرت علیؓ نے پہلے اعین بن ضبیعہ ایک شخص کو روانہ کیا لیکن وہ دغا سے مار ڈالا گیا پھر جاریہ بن قدامہ کو بھیجا انہوں نے حضرمی کو اس کے چالیس یا ستر رفقاء سمیت ایک مکان میں گھیر لیا اور اس مکان کو آگ لگا دی حضرمی اور اس کے ساتھی سب جل کر خاک ہو گئے ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ وَحَدَّثَنِیْ صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَتَکُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَّجَدَ فِیْهَا مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِهٖ

سعد نے بحوالہ صالح بن کیسان از ابن شہاب از سعید بن مسیب روایت کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کئی فتنے ایسے ہوں گے جن میں بیٹھ رہنے والا شخص کھڑے رہنے والے سے اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو شخص دور سے انہیں جھانکے گا وہ اسے بھی سمیٹ لیں گے[1]۔ اس وقت جس کسی کو کوئی پناہ کی جگہ یا بچاؤ کا مقام مل سکے وہ اس میں چلا جائے[2]

۶۵۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَتَکُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِهٖ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کئی فتنے ایسے ہوں گے جن میں بیٹھ رہنے والا کھڑے رہنے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے (بہتر ہوگا) جو شخص ان (فتنوں) کو جھانکے گا وہ ان میں مبتلا ہو جائے گا (اس وقت) جو شخص پناہ کی جگہ دیکھے وہاں پناہ حاصل کرے۔

بَابٌ ۳۷ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا

باب جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابلے میں آجائیں۔

۶۵۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ رَّجُلٍ لَّمْ یُسَمِّهٖ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَرَجْتُ بِسِلَاحِیْ لَیَالِیَ الْفِتْنَةِ

(از عبداللہ بن عبدالوہاب از حماد از شخص غیر معروف[3]) امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں زمانۂ فتنہ میں (جنگ صفین و جمل میں) اپنے ہتھیار لگا کر نکلا[4]۔ رستے میں حضرت ابوبکرہ رضؓ

---

[1] آفت میں مبتلا کر دینگے ۱۲ منہ [2] تاکہ ان فتنوں سے محفوظ رہے مراد وہ فتنہ ہے جو مسلمانوں میں آپس میں پیدا ہو اور یہ نہ معلوم ہو سکے کہ حق کس طرف ہے ایسے وقت میں گوشہ گیری بہتر ہے بعضوں نے کہا اس شہر سے ہجرت کر جائے جہاں ایسا فتنہ واقع ہو اگر وہ آفت میں مبتلا ہو جائے اور جو کوئی اس کو مارنے آئے تو صبر کرے مارا جائے پر مسلمان پر ہاتھ نہ اٹھائے بعضوں نے کہا اپنی جان یا مال بچا سکتا ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ جب کوئی گروہ امام سے باغی ہو جائے تو امام کے ساتھ ہو کر اس سے لڑنا جائز ہے جیسے حضرت علیؓ کی خلافت میں ہوا اور اکثر اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کے ساتھ ہو کر امیر معاویہ کے باغی گروہ سے مقابلہ کیا اور یہی حق ہے مگر بعضے صحابہ جیسے سعد اور ابن عمرؓ اور ابوبکرہؓ دونوں فریق سے الگ ہو کر گھر میں بیٹھے رہے ۱۲ منہ [3] یہ شخص عمرو بن عبید تھا معتزلہ کا سردار۔ محدثین نے حدیث کی روایت میں اس کو غیر معتبر قرار دیا ہے بعضوں نے کہا ہشام بن حسان فردوسی تھا ۱۲ منہ [4] تاکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا شریک ہوں ۱۲ منہ

فَاسْتَقْبَلَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ أُرِيدُ نُصْرَةَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَكِلَاهُمَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ قِيلَ فَهَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِأَيُّوبَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ يُحَدِّثَانِي بِهِ فَقَالَا إِنَّمَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الْحَسَنُ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ۔

ملے انہوں نے پوچھا کہاں جاتے ہو؟ میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کے لئے جاتا ہوں۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا (لوٹ جا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر لڑ پڑیں تو دونوں دوزخی ہوں گے۔ لوگوں نے پوچھا جو قاتل ہو وہ تو دوزخی ہوگا مگر جو مارا گیا (یعنی مقتول) وہ دوزخی کیسے ہوا؟ آپ نے فرمایا (وہ بھی دوزخی ہے) وہ اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی نیت رکھتا تھا۔

حماد بن زید کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ایوب اور یونس ابن عبید سے بیان کی تاکہ وہ دونوں یہ حدیث مجھ سے بیان کریں، انہوں نے کہا اس حدیث کو حسن بصری نے بحوالہ احنف بن قیس از ابوبکرہ رضی اللہ عنہ درست کیا[1]۔

۶۵۹۲ - **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهَذَا وَقَالَ مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ وَهِشَامٌ وَمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَرَوَاهُ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

(از سلیمان از حماد) یہی حدیث مروی ہے۔

مؤمل[2] بحوالہ حماد بن زید از ایوب و یونس و ہشام و معلی بن زیاد از حسن از احنف از ابوبکرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں۔ معمر نے بھی اس حدیث کو ایوب سے روایت کیا[3]۔ بکار بن عبدالعزیز نے اسے اپنے والد سے انہوں نے ابوبکرہ سے روایت کیا (اسے طبرانی نے وصل کیا[4]) غندر بحوالہ شعبہ از منصور از ربعی بن حراش از ابوبکرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث روایت کرتے ہیں[5]۔ سفیان ثوری نے بھی اس حدیث کو منصور بن معتمر سے روایت کیا[6]۔ نیز یہ روایت مرفوع نہیں ہے[7]۔

---

[1] تو ہتھیار لیکر احنف بن قیس نکلے تھے نہ حسن بصری مطلب یہ ہے کہ عمرو بن عبید نے اپنی روایت میں غلطی کی جو احنف کا نام چھوڑ دیا ۱۲ منہ [2] اس کو اسمٰعیلی وصل کیا اور امام احمد نے ۱۲ منہ [3] انہوں نے حسن سے انہوں نے احنف بن قیس سے اس کو مسلم اور نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] طبرانی کے الفاظ یہ ہیں سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فتنۃ کائنۃ القاتل والمقتول فی النار ان المقتول قد اراد قتل القاتل ۱۲ منہ [5] اس کو امام احمد نے وصل کیا ان کے (بقیہ صفحہ آئندہ)

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ۔

بَابٌ ۳۷۴ كَيْفَ الْأَمْرُ إِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةٌ۔

۵۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُوْلُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُّدْرِكَنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَّشَرٍّ فَجَاءَنَا اللهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَّهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قَالَ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ

باب جب کسی شخص کی قیادت پر اتفاق نہ ہو۔

(از محمد بن مثنی از ولید بن مسلم از ابن جابر از بسر بن عبید اللہ حضرمی از ابوادریس خولانی) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر ونیکی کے متعلق پوچھتے تھے مگر میں شر کے متعلق پوچھا کرتا مجھے ڈر تھا کہ کہیں وہ مجھ میں نہ سما جائے (ایک دن) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ جاہلیت اور شر میں مبتلا تھے تو خدا تعالیٰ نے ہم پر خیر اور بھلائی نازل کی (اسلام قبول کرنے کی توفیق دی) اب اس خیر و فلاح کے بعد کیا پھر شر اور خرابی پیدا کی گئی؟ آپ نے فرمایا ہاں، میں نے پوچھا کیا پھر اس برائی کے بعد پھر بھلائی ہوگی؟ آپ نے فرمایا ہاں مگر اس میں دھواں[۱] ہوگا۔ میں نے عرض کیا دھواں کیا؟ تو فرمایا وہ لوگ میرے احکامات اور طور طریقوں پر پوری طرح نہ چلیں گے[۲]۔ ان کی کچھ باتیں اچھی ہوں گی اور کچھ بُری خلاف شرع[۳]۔ میں نے عرض کیا پھر اس خیر کے بعد بُرائی ہوگی؟ آپ نے فرمایا ہاں اس وقت دوزخ کی طرف بلانے والے دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے جو شخص ان کی بات مانے گا

(بقیہ حواشی صفحہ سابقہ) الفاظ یہ ہیں اذا التقی المسلمان حمل احدہما علی صاحبہ السلاح فہما علی جرف جہنم فاذا قتلہ فوقعا فیہا جمیعًا ترجمہ ۔ جب دو مسلمان آپس میں بگڑ جائیں ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھائیں تو دونوں دوزخ کے کنارے لگ گئے اگر خون ہو جائے (یعنی دونوں میں سے کوئی مارا جائے تو دونوں دوزخ میں گریں گے ۱۲ منہ [۵] انہوں نے ربعی سے انہوں نے ابوبکرہ سے ۱۲ منہ [۶] بلکہ ابوبکرہ کا قول ہے اس کو نسائی نے نکالا اس لفظ سے اذا حمل الرجلان المسلمان السلاح احدہما علی الآخر فہما علی جرف جہنم فاذا اقتل احدہما الآخر فہما فی النار ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ہٰذا) [۱] یعنی خالص بھلائی نہ ہوگی ظلمت اور کدورت برائی کی بھی ملی ہوگی ۱۲ منہ [۲] گو ظاہر اسلام کا دعویٰ کریں گے ۱۲ منہ [۳] محدثین نے کہا پہلی برائی سے وہ فتنے مراد ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد ہوئے اور دوسری بھلائی عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ مراد ہے اور ان کے بعد کا زمانہ اس زمانہ میں کوئی خلیفہ عادل ہوتا متبع سنت کوئی ظالم ہوتا بدعتی جیسے خلفاء عباسیہ میں مامون رشید بڑا ظالم اور محدثین کا مخالف گذرا پھر متوکل علی اللہ اچھا گذرا اس نے امام احمد کو قید سے خلاصی دی اور معتزلہ کی خوب سرکوبی کی بعضوں نے کہا پہلی برائی سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل دوسری بھلائی سے حضرت علیؓ کا زمانہ مراد ہے اور دھوئیں سے خارجیوں اور رافضیوں کے پیدا ہونے کی طرف اشارہ ہے دوسری برائی سے بنی اُمیّہ کا زمانہ مراد ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برسر منبر برا بھلا کہا جاتا ۱۲ منہ

جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِّنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔

بس اسے دوزخ میں جھونک دیں گے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ان لوگوں کی صفت تو بیان فرمائیے (تاکہ ہم انہیں پہچان لیں) آپ نے فرمایا یہ لوگ (بظاہر) تو ہماری جماعت (یعنی مسلمانوں میں سے ہوں گے[1]) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں یہ زمانہ دیکھوں تو کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور امام (امیر یا حاکم) کے ساتھ رہنا، میں نے عرض کیا اگر اس وقت جماعت نہ ہو نہ امام[2] ہو۔ فرمایا تو پھر ان کل فرقوں سے الگ رہ (جنگل میں دور دراز چلا جا) اگرچہ وہاں (کچھ کھانے کو نہ ملے تو) ایک درخت کی جڑ موت تک چباتا رہے (تو یہ تیرے حق میں بہتر ہے)

بَابُ ۳۷۴۲ مَنْ كَرِهَ اَنْ يُّكَثِّرَ سَوَادَ الْفِتَنِ وَالظُّلْمِ

باب ظالموں اور مفسدوں کی جماعت بڑھانا منع ہے[3]

۶۵۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهٗ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ ح وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ

(از عبداللہ بن یزید از حیوہ وغیرہ[4] از ابوالاسود) دوسری سند (از لیث از ابوالاسود) مدینے والوں کو بھی ایک فوج بھیجنے کا حکم دیا گیا۔ میرا نام بھی اس فوج میں

---

[1] اسلام اور مسلمانوں کی خیر خواہی اور اصلاح کا دم بھریں گے مگر درحقیقت منافق اور بد باطن اور بدخواہ اسلام ہوں گے وہ کفار کا تقرب حاصل کرنے کیلئے درپردہ یہ چاہیں گے کہ دین اسلام کی بیخ کنی ہو جائے اور مسلمانوں میں جو کچھ رہی سہی اسلام کی حمیت باقی ہے وہ بھی نہ رہے ظاہراً اور باطناً ہر طرح نصاریٰ کے خیر خواہ بن جائیں اور معاشرت اور رسم و رواج اور ہر امر میں ان کی تقلید اختیار کر لیں گویا اپنی قوم کو محض فنا کر کے ایک دوسری قوم میں غرق ہو جائیں اتنا غرق ہوں کہ اپنی قوم کا کوئی نام و نشان بجز صفحہ تاریخ کے اور کہیں باقی نہ رہے سبحان اللہ اگر کوئی عاقل شخص ذرہ بھی غور کرے تو یہ سمجھ لیگا کہ یہ لوگ مسلمانوں اور اسلام کے بہی خواہ نہیں ہیں بلکہ مسلمانوں کے رہے سہے نام و نشان کو بھی مٹانا چاہتے ہیں مسلمانوں کا وہی شخص خیر خواہ ہو سکتا ہے جو اسلام کے اصولوں اور اعتقادات کی مضبوطی میں کوشش کرے مسلمانوں کو عموماً قرآن اور حدیث اور مذہبی کتابیں پڑھنے پر مجبور کرے بالفرض اگر مسلمانوں نے اسلام کے اصولوں اور اعتقادات کو چھوڑ کر دنیا بھی کمائی اور مالدار بھی بن گئے تو کیا فائدہ ہوا جو صحیح مسلمان ہی نہ رہے مسلمان رہ کر دنیاوی ترقیات کریں تو اس کو اسلامی ترقی کہہ سکتے ہیں ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے یعنی لوگوں میں اتفاق نہ ہوا اور انہوں نے کسی کو بالاتفاق امام نہ بنایا ہو تو ایسی حالت میں کیا کرو۔ حضرت حذیفہ نے جو بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کی تھی ہمارے زمانے میں بھی وہی بات ہو رہی ہے مسلمانوں کا کوئی امام نہیں ہے جس کی بالاتفاق وہ اطاعت کریں اس کی بات مانیں ہر فرقہ نے اپنے مولویوں مرشدوں کو امام بنا رکھا ہے کوئی کسی کی نہیں سنتا ۱۲ منہ [3] یعنی ان کی جماعت میں جا کر شریک ہونا ان کی تعداد بڑھانا منع ہے ابویعلیٰ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی جو شخص کسی قوم کی جماعت کو بڑھائے وہ انہی میں سے ہے اور جو شخص کسی قوم کے کاموں سے راضی ہو وہ گویا خود وہ کام کر رہا ہے

[4] وغیرہ سے ابن لہیعہ مراد ہے وہ ضعیف ہے ۱۲ منہ

قَالَ قُطِعَ عَلَىٰ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ فِيْهِ فَلَقِيْتُ عِكْرِمَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَنَهَانِيْ اَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ يُكَثِّرُوْنَ سَوَادَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْتِي السَّهْمُ فَيُرْمٰى فَيُصِيْبُ اَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهٗ اَوْ يَضْرِبُهٗ فَيَقْتُلُهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ۔

بَاب ۳۷۴۳ اِذَا بَقِيَ فِيْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ۔

۶۵۹۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى فِيْهَا اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ

لکھا گیا پھر میں عکرمہ سے ملا ان سے بیان کیا تو انہوں نے مجھے اس فوج میں شریک ہونے سے سخت منع کیا اور کہنے لگے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا مُشرکوں کے ساتھ کچھ مُسلمان بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ان کی جماعت بڑھانے کے لئے نکلتے پھر (مسلمانوں کی طرف سے) تیر آکر انہیں لگتا یا تلوار کی ضرب پڑتی وہ مارے جاتے، ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء کی) یہ آیت نازل کی ان الذین توفاھم الآیہ یعنی جن لوگوں کی فرشتے جان نکالتے ہیں اور وہ گنہگار ہیں[۲] الآیہ

باب وہ زمانہ جب لوگ کوڑے کرکٹ کی طرح (بے دین) رہ جائیں گے۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعمش از زید بن وہب) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں بیان فرمائیں، ایک کا ظہور تو میں دیکھ چکا دوسری کے ظہور کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا صفت دیانتداری انسانوں کے دلوں کی جڑ پر نازل ہوئی (پیدائش ہی سے دل میں موجود ہوتی ہے) پھر انہوں نے قرآن وحدیث کی تعلیم حاصل کی (تو سونے پر سہاگہ دیانتداری اور ایمانداری مظبوط ہوگئی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس امانتداری کے مفقود ہو جانے کے متعلق بھی پیشن گوئی کی اور فرمایا آدمی سو جائے گا پھر امانتداری اس کے دل سے اٹھالی جائے گی لیکن اس کا نشان ایک سیاہ داغ کی طرح رہ جائے گا پھر سوئے گا (تو رہی سہی دیانتداری اٹھالی جائے گی) تو اس کا ہلکا نشان آبلے کی طرح رہ جائیگا جیسے

---

[۱] یعنی عبداللہ بن زبیر کی خلافت میں شام والوں سے مقابلہ کرنے کے لئے ۱۲ منہ

[۲] مطلب عکرمہ کا یہ ہے کہ یہ مسلمان مسلمانوں سے لڑنے کے لئے نہیں نکلتے تھے بلکہ کافروں کی جماعت بڑھانے کے لئے تب بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو ظالم اور گنہگار فرمایا پس اسی قیاس پر جو لشکر مسلمانوں سے لڑنے کے لئے نکلے گا اس کے ساتھ جو نکلے گا وہ گناہگار ہوگا گو اس کی نیت مسلمانوں سے جنگ کرنے کی نہ ہو ۱۲ منہ

عَلٰی رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَّلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَّيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُّؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَّيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ وَّلَقَدْ أَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَّلَا أُبَالِي أَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامُ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَّفُلَانًا۔

تو ایک انگارہ اپنے پاؤں پر لگائے اور چھالا پڑ جائے وہ پھولا ہوا دکھائی دیتا ہے مگر اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا اور (قیامت کے قریب) یہ حالت ہوگی کہ لوگ خرید و فروخت کریں گے ان میں کوئی دیانتدار نہ ہوگا یہاں تک کہ لوگ کہیں گے فلاں قوم یا خاندان میں ایک شخص دیانتدار ہے (اس قدر دیانتداروں کی قلت ہوگی) اور کسی شخص کے متعلق کہا جائے گا کہ کیا ہی عمدہ عقلمند بہادر آدمی ہے لیکن اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ حذیفہؓ کہتے ہیں مجھ پر ایک زمانہ ایسا گذر چکا ہے[1] جب مجھے کچھ فکر نہ ہوتی میں جس سے چاہتا خرید و فروخت کر لیتا میں جس سے معاملہ کرتا اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے مجبور کرتا اور وہ بددیانتی نہ کر سکتا، اگر نصرانی ہوتا تو اس کے حاکم اسے دیانتداری پر مجبور کرتے مگر اس زمانے میں تو کسی سے میں معاملہ خرید و فروخت نہیں البتہ فلاں فلاں آدمی مستثنیٰ ہیں[2] (وہ دیانتدار ہیں ان سے لین دین کرتا ہوں)

باب ۳۷۴۴ التَّعَرُّبِ فِي الْفِتْنَةِ

باب فتنہ و فساد کے دور میں جنگلوں میں سکونت اختیار کرنا۔

۶۵۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلٰى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ وَ

(از قتیبہ بن سعید از حاتم از یزید بن ابی عبید) سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج بن یوسف کے پاس گئے تو حجاج کہنے لگا اے ابن اکوع تو (اسلام سے) ایڑیوں کے بل پھر گیا بعد ازاں جنگل میں رہائش اختیار کر لی[3]۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اسلام سے نہیں پھرا (مرتد نہیں ہوا) بلکہ اصل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت

---

[1] کیونکہ اس وقت اکثر لوگ ایماندار تھے ۱۲ منہ [2] حذیفہ نے چند آدمیوں کا نام لیا جو اس زمانہ میں دیانتداری میں مشہور رہوں گے یہ حدیث مع شرح اوپر گذر چکی ہے۔ [3] اگرچہ اس حدیث میں ترجمہ باب کی صراحت نہیں ہے مگر اشارةً اس سے مطلب نکلتا ہے اور ترجمہ باب صراحةً ایک حدیث میں مذکور ہے جس کو ابن حبان نے ابوہریرہؓ سے نکالا اس میں صاف یوں ہے تو کیا کرے گا جب ناقص کوڑا کرکٹ لوگوں میں رہ جائیگا پھر فرمایا ایسے وقت میں تو خاص اپنے نفس کی فکر کرنا اور عامہ خلائق کو ان کے حال پر چھوڑ دے مگر یہ حدیث امام بخاری کی شرط پر نہ تھی اس وجہ سے اس کو نہ لاسکے ۱۲ منہ [4] حجاج نہایت بے ادب اور گستاخ تھا اس نے سلمہ کی صحابیت کا کچھ ادب نہیں کیا اور الٹا ان کو مرتد بنانے لگتے ہیں اس نے سلمہ ابن اکوع کو قتل کرنا چاہا اور قتل کے لئے یہ بہانہ ڈھونڈھا کہ تو نے پھر جنگل میں جاکر اپنی ہجرت توڑ دی اور مرتد ہو گیا طبرانی نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا نکالا جو شخص ہجرت کے بعد پھر جنگل میں جا کر رہ جائے (مدینہ چھوڑ دے) اس پر اللہ کی لعنت کی ہاں اگر فتنہ ہو تو اور بات ہے کیونکہ جنگل میں رہنا فتنہ میں رہنے سے بہتر ہے ۱۲ منہ

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ خَرَجَ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ إِلَى الرَّبَذَةِ وَتَزَوَّجَ هُنَاكَ امْرَأَةً وَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادًا فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتَّى قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِلَيَالٍ فَنَزَلَ الْمَدِينَةَ۔

دی ہے۔ یزید بن ابی عُبید سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ مدینے سے نکل کر ربذہ[1] میں رہائش اختیار کرلی اور وہاں ایک عورت سے نکاح کیا اس سے اولاد بھی پیدا ہوئی۔ سلمہ رضی اللہ عنہ عمر بھر وہیں رہے انتقال سے چند راتیں پہلے مدینے میں[2] آگئے (وہیں انتقال ہوا)

۶۵۹۷۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ از والدش) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب مسلمان کے لئے بہتر مال یہ ہوگا کہ چند بکریاں لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر چلا جائے اپنا دین فتنوں سے بچانے کے لئے ادھر ادھر بھاگتا پھرے[3]

بَابُ ۳۷۴۵ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

باب فتنوں سے خدا کی پناہ طلب کرنا۔

۶۵۹۸۔ **حَدَّثَنَا** مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا

(از معاذ بن فضالہ از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات شروع کئے یہاں تک کہ آپ کو تنگ کر ڈالا چنانچہ آپ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا لوگو تم مجھ سے جو بات بھی پوچھو گے وہ میں بیان کردوں گا۔" انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دائیں اور بائیں طرف دیکھا تو ہر شخص کو کپڑا لپیٹے روتا ہوا پایا (وہ ڈر گئے کہیں آپ کے

---

[1] جو مکہ اور مدینہ کے بیچ میں ہے وہیں پر ابوذر غفاری بھی جاکر رہ گئے تھے ۱۲ منہ

[2] حضرت عثمان ؓ ۳۵ھ میں شہید ہوئے اور سلمہ اسی سن میں مدینہ سے نکل کر ربذہ میں رہ گئے ۷۴ھ میں انہوں نے انتقال کیا تو انتالیس برس ربذہ ہی میں گذارے اور اخیر وقت مدینہ میں آگئے جہاں ہجرت کی تھی وہاں آن کر مرے سبحان اللہ تعالیٰ کا فضل دیکھئے سلمہ پر کہ رات کو اسی مقام پر مارا جہاں انہوں نے ہجرت کی تھی اور اپنے پیغمبر کے جوار میں دفن ہوئے

[3] معلوم ہوا فتنے کے وقت عزلت اور گوشہ نشینی بہتر ہے اگر فتنہ کا ڈر نہ ہو تو اکثر علماء نے اختلاط کو افضل قرار دیا ہے کیونکہ اس میں جمعہ اور جماعت اور تعلیم اور تعلم کا موقع ملتا ہے ۱۲ منہ۔

وَتَسْأَلُوا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ رَأْسُهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَأَنْشَأَ رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى يُدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا دُونَ الْحَائِطِ قَالَ قَتَادَةُ يُذْكَرُ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ هَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَقَالَ عَبَّاسٌ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ كُلُّ رَجُلٍ لَافًّا رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي وَقَالَ عَائِذًا بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ أَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سُوأَى الْفِتَنِ

غصے کی وجہ سے اللہ کا عذاب نہ اترے) اتنے میں ایک شخص اٹھا جسے لوگ جھگڑے کی حالت میں اس کے باپ کے سوا ایک اور شخص کا بیٹا کہا کرتے تھے اس نے پوچھا یا رسول میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ بعد ازاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے پر (دل سے) راضی ہیں[2] اور فتنوں کی خرابی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج کے دن کے مانند کوئی اچھی اور بری چیز نہیں دیکھی (اچھی بہشت اور بری دوزخ) بہشت اور دوزخ دونوں کی تصویر مجھے دکھائی گئی، میں نے دونوں کو اس دیوار (یعنی محراب کی دیوار) کے ادھر ہی دیکھ لیا[3]

قتادہ کہتے ہیں یہ حدیث اس آیت کے ساتھ بیان کی جاتی ہے (جو سورہ مائدہ میں ہے)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔ اے ایمان والو! ان چیزوں کے متعلق نہ پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کیا جائے تو تم کو برا لگے۔

عباس بن ولید نرسی نے بحوالہ یزید بن زریع از سعید بن ابی عروبہ از قتادہ از انس رضی اللہ عنہ یہی حدیث مذکورہ بیان کی (اسے ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا) انس رضی اللہ عنہ کہتے

---

[1] قیس یا خارجہ یا عبداللہ ۱۲ منہ [2] ہم کو آپ کے سچے پیغمبر ہونے میں کوئی شبہ نہیں ۱۲ منہ [3] تصویر تو آسمان یا زمین یا پہاڑ کی ایک ذرہ سی جگہ میں آسکتی ہے اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ بہشت اور دوزخ اتنی بڑی ہو کر مسجد میں کیونکر سمائیں ۱۲ منہ [4] اس روایت کے لانے سے امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ سعید کی روایت میں سوء یا سوأی شک کے ساتھ مذکور ہے یہ جتنے صحابہ وہاں موجود تھے سب رونے لگے کیونکہ ان کو معلوم ہوگیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ کثرت سوال بالکل رنجیدہ ہوگئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رنجیدہ ہونا خدا کے غضب کی نشانی ہے

وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ

میں ہر شخص کپڑے میں اپنا سر لپیٹے ہوئے رو رہا تھا اور فتنے سے خدا کی پناہ مانگ رہا تھا یا یوں کہہ رہا تھا اعوذ باللہ من سوء الفتن۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بحوالہ یزید بن زریع از سعید بن ابی عروبہ ومعتمر از والد معتمر از قتادہ از انس رضی اللہ عنہ حدیث مذکورہ آنحضرت ﷺ نقل کی اس میں یہ الفاظ ہیں عائذا باللہ من شر الفتن (یعنی بجائے سوء کے شر کا لفظ ہے)

بَابُ ۳۷۴ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِتْنَةُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ فتنہ مشرق سے اٹھے گا۔

۶۵۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ الْفِتْنَةُ هٰهُنَا الْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ أَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ۔

(از عبداللہ بن محمد از ہشام بن یوسف از معمر از زہری از سالم) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا دیکھو فتنہ ادھر سے آئے گا فتنہ ادھر سے آئے گا (مشرق کی طرف اشارہ کیا) جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے یا فرمایا جہاں سے سورج کا سرا نکلتا ہے

۶۶۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

(از قتیبہ بن سعید از لیث از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ مشرق کی طرف رخ انور کئے ہوئے تھے فرماتے تھے فتنہ ادھر سے نمودار ہوگا، ادھر سے جہاں شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔

۶۶۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ

(از علی بن عبداللہ از ازہر بن سعد از ابن عون از نافع)

---

[1] مدینہ کے پورب کی طرف نجد، عراق، روس اور بھارت یہ سب ممالک واقع ہیں قیامت کے قریب انہی ملکوں میں سے فتنہ شروع ہوگا اور اب تک بھی اکثر فتنے اسی سمت سے آچکے ہیں بڑا فتنہ تاتاریوں کا تھا جنہوں نے خلافت اسلامی کو درہم برہم کر دیا اور لاکھوں مسلمانوں کو قتل کیا بغداد کو جو اسلام کا دارالسلطنت تھا خراب و برباد کیا ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی "الٰہم بارک لنا الخ یعنی اے اللہ ہمارے شام کے ملک میں برکت دے یا اللہ ہمارے یمن کے ملک میں برکت دے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے دوبارہ عرض کیا یہ بھی فرمائیے ہمارے ملک نجد میں برکت دے راوی کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں غالباً تیسری مرتبہ جب صحابہ کرام نے یہ عرض کیا (کہ نجد کے لئے بھی دعا فرمائیے) تو آپ نے فرمایا وہاں تو زلزلے آئیں گے فتنے پیدا ہوں گے نیز وہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا۔[1]

۶۶۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَرَجَوْنَا أَنْ يُحَدِّثَنَا حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَبَادَرَنَا إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدِّثْنَا عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ وَاللَّهُ يَقُولُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ إِنَّمَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى

(از اسحاق واسطی از خالد از بیان از وبرہ بن عبد الرحمٰن) سعید بن جبیر کہتے ہیں ایک دن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے تو ہمیں خیال ہوا کہ وہ اچھی اچھی احادیث بیان کریں گے[2] اتنے میں ایک شخص نے جلدی سے ان سے یہ سوال کیا اے عبد الرحمان فتنے میں لڑنا کیسا ہے؟ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں ان سے (کفار سے) اتنا قتال کرو کہ فتنہ باقی نہ رہے گویا فتنے میں لڑنا بہتر ٹھیرا[3] انہوں نے جواب دیا کیا تجھے معلوم ہے کہ فتنہ کسے کہتے ہیں؟ میری ماں تجھے روئے (یعنی تو مرے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو فتنہ رفع کرنے کے

[1] یعنی دجال جو مشرق کے ملک سے آئے گا اسی طرف سے یاجوج و ماجوج آئیں گے۔ نجد سے وہ ملک مراد ہے عراق کا جو بلندی پر واقع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا نہیں فرمائی کیونکہ ادھر سے بڑی بڑی آفتوں کا ظہور ہونے والا تھا امام حسین بھی اسی سرزمین میں شہید ہوئے کوفہ بابل وغیرہ یہ سب نجد میں داخل ہیں [2] عبد اللہ بن عمرؓ کا یہ مذہب تھا کہ جب مسلمانوں میں آپس میں فتنہ ہو تو لڑنا درست نہیں دونوں طرف والوں سے الگ رہ کر خاموش گھر میں بیٹھنا چاہئے اور اسی لئے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نہ معاویہؓ کے شریک ہوئے نہ حضرت علیؓ کے اس شخص نے گویا عبد اللہ بن عمر کا رد کیا کہ اللہ تو فتنہ دفع کرنے کے لئے لڑنے کا حکم دیتا ہے اور تم فتنے میں لڑنا منع کرتے ہو ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَاتِلُ الْمُشْرِکِیْنَ وَ کَانَ الدُّخُوْلُ فِیْ دِیْنِھِمْ فِتْنَۃً وَّلَیْسَ کَقِتَالِکُمْ عَلَی الْمُلْكِ

لئے مشرکوں سے جنگ کرتے تھے، دین شرک میں داخل ہونا (مبتلا ہونا) فتنہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ تم لوگوں کی طرح شخصی یا دنیاوی اقتدار حکومت حاصل کرنے کے لئے نہ ہوتی تھی[1]

بَابٌ ۷۳ اَلْفِتْنَۃُ تَمُوْجُ کَمَوْجِ الْبَحْرِ

باب اس فتنے کا بیان جو سمندر کی طرح موجیں مارے گا[2]

وَقَالَ ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ کَانُوْا یَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَمَثَّلُوْا بِھٰذِہِ الْاَبْیَاتِ عِنْدَ الْفِتَنِ قَالَ امْرُؤُ الْقَیْسِ ؎

سفیان ابن عُیینہ خلف بن حوشب سے روایت کرتے ہیں[3] کہ اس وقت کے لوگ فتنے کے وقت امرؤالقیس کے یہ اشعار پڑھنا پسند کرتے تھے۔

اَلْحَرْبُ اَوَّلُ مَا تَکُوْنُ فُتَیَّۃً
تَسْعٰی بِزِیْنَتِھَا لِکُلِّ جَھُوْلٖ

حَتّٰٓی اِذَا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُھَا
وَلَّتْ عَجُوْزًا غَیْرَ ذَاتِ حَلِیْلٖ

شَمْطَآءَ یُنْکَرُ لَوْنُھَا وَتَغَیَّرَتْ
مَکْرُوْھَۃً لِّلشَّمِّ وَالتَّقْبِیْلٖ

ترجمہ۔

جنگ پہلے پہل تو نوخیز لڑکی کی طرح معلوم ہوتی ہے اور جاہل لوگ اسے دیکھ عاشق ہوجاتے ہیں جب اس کے شعلے خوب بھڑک اٹھتے ہیں اور وہ ہر طرف پھیل جاتی ہے تو وہ گویا بوڑھی اور بدشکل ہوجاتی ہے ایسی بدصورت کو پھر کون پسند کرتا ہے پھر تو اس کے سونگھنے اور بوسہ دینے سے وہ نفرت کرتے ہیں۔

۶۰۰۳ — حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از شقیق) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] تو اس آیت وقاتلوھم حتی لاتکون فتنۃ میں فتنہ سے مراد شرک ہے یعنی مشرکوں سے لڑو اس لئے کہ دنیا میں شرک باقی نہ رہے اللہ کی توحید پھیل جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کل لڑائیاں اسی غرض کے لئے ہوئیں بادشاہت حاصل کرنے کے لئے ہرگز نہ تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ جب معاویہ اور حضرت علیؓ میں لڑائی ہوئی تو عبداللہ بن عمرؓ ان میں سے کسی کی طرف شریک نہیں ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ برحق سمجھتے اور معاویہ والے باغی تھے مگر عبداللہ بن عمرؓ حضرت علیؓ کے لشکر میں شریک نہیں ہوئے کیونکہ انہوں نے لوگوں کے اختلاف کی وجہ سے ابھی تک حضرت علیؓ سے بیعت نہیں کی تھی وہ اس انتظار میں تھے دیکھیں آئندہ معاملات کی کیا صورت پیدا ہوتی ہے اگر حضرت علیؓ پر سب کا اتفاق ہوگیا تو انہی سے بیعت کرلیں گے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ خاص خیال تھا کہ جب تک لوگوں کا اتفاق کسی پر نہ ہوجائے اس کی خلافت صحیح نہیں ہے مگر تعجب یہ ہوتا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے اختلاف کی وجہ سے حضرت علیؓ کی بیعت کرنے میں تو تامل کیا لیکن یزید سے کیونکر بیعت کرلی حالانکہ اہل مدینہ اور اہل مکہ میں سے بہت سے اصحاب اور اہل بیت اس کی بیعت کے خلاف تھے بعضے کہتے ہیں عبداللہ بن عمرؓ نے یزید سے اس وقت بیعت کرلی تھی پھر اس کے بُرے اطوار دیکھ کر اہل مدینہ نے اس کی بیعت توڑ دی اس پر یزید نے مسلم بن عقبہ کو لشکر دے کر مدینہ والوں کے قتل کے لئے بھیجا عبداللہ بن عمرؓ بچ رہے کیونکہ انہوں نے یزید کی بیعت نہیں توڑی تھی اور عبدالملک بن مروان سے عبداللہ بن عمرؓ نے اس وقت بیعت کی جب وہ عبداللہ بن زبیر پر غالب ہوگیا اور عبداللہ بن زبیر شہید ہوئے اور سب جگہ مسلمانوں نے عبدالملک کی حکومت تسلیم کرلی ورنہ عبداللہ بن عمرؓ کی نیت تھی کہ اگر عبداللہ بن زبیر غالب ہو جائیں اور عبدالملک مغلوب ہو تو عبداللہ بن زبیر ہی سے بیعت کرلیں ۱۲ منہ

[2] تمام جہان پر اس کا اثر پھیل جائیگا اور لوگوں کی عقلیں جاتی رہیں گی ۱۲ منہ

[3] اس کو امام بخاری نے تاریخ صغیر میں وصل کیا ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ إِذْ قَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ عَنْ هٰذَا أَسْأَلُكَ وَلٰكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ أَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ عُمَرُ إِذًا لَا يُغْلَقُ أَبَدًا قُلْتُ أَجَلْ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً وَذٰلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ قَالَ عُمَرُ۔

کے پاس بیٹھے تھے وہ پوچھنے لگے کہ تم میں سے کسی کو فتنے کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث یاد ہیں؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اس فتنے کے متعلق جو کسی شخص کو اپنے گھر بار، مال اولاد میں پیدا ہوا کرتا ہے (ان کی محبت میں خدا کو بھول جاتا ہے)۔ ایسے فتنے کا کفارہ نماز، صدقہ وخیرات، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں ان (انفرادی) فتنوں کے متعلق دریافت نہیں کر رہا، میں تو اس (اجتماعی ہولناک) فتنے کے متعلق پوچھ رہا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح امنڈ آئے گا۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جواب دیا اس فتنے سے آپ کو خائف ہونے کی ضرورت نہیں امیر المؤمنین آپ کے اور اس فتنے کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے[1] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بھلا یہ دروازہ توڑ ڈالا جائے گا یا کھولا جائے گا میں نے عرض کیا توڑ ڈالا جائے[2] گا حضرت عمرؓ نے کہا پھر تو وہ دروازہ کبھی بند نہ[3] ہوگا۔ میں نے کہا جی ہاں

شقیق کہتے ہیں ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کو جانتے تھے انہوں نے کہا وہ اسی طرح یقین سے جانتے تھے جس طرح یہ بات یقینی ہے کہ آج کی رات کل کے دن سے پہلے واقع ہوگی۔ اس یقین کی وجہ یہ تھی کہ میں نے ان سے حدیث نبوی بیان کی تھی کوئی اٹکل پچو اور غلط بات تو نہیں[4] کی تھی شقیق مزید بیان کرتے ہیں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ بات دریافت کرنے میں ہمیں خوف محسوس ہوا کہ وہ دروازہ کون سا تھا ہم نے مسروقؒ سے کہا آپ پوچھئے! چنانچہ انہوں نے دریافت کیا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس دروازے سے مراد خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے[5]

---

[1] وہ دروازہ حضرت عمرؓ تھے [2] توڑنا یہ کہ شہید ہو جائیں گے ۱۲ منہ [3] بند کیسے ہوگا جب ٹوٹ پھوٹ گیا ۱۲ منہ [4] بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی یقینی بات تھی ۱۲ منہ [5] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے سبحان اللہ حضرت عمرؓ کی ذات مسلمانوں کی پشت پناہ تمام آفتوں اور بلاؤں کی روک تھی جب سے یہ ذات مقدس اٹھ گئی مسلمان مصیبت میں مبتلا ہو گئے یا اللہ حضرت عمرؓ کی طرح اور ایک شخص کو مسلمانوں میں بھیج جو اسلام کا جھنڈا سر بلند کرے اور دشمنان اسلام کو سرنگوں کردے آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ

۶۶۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِیْكِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی حَائِطٍ مِّنْ حَوَائِطِ الْمَدِیْنَةِ لِحَاجَتِهٖ وَخَرَجْتُ فِیْ اَثَرِهٖ فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلٰی بَابِهٖ وَقُلْتُ لَاَكُوْنَنَّ الْیَوْمَ بَوَّابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَاْمُرْنِیْ فَذَهَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَضٰی حَاجَتَهٗ وَجَلَسَ عَلٰی قُفِّ الْبِئْرِ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَیْهِ وَدَلَّاهُمَا فِی الْبِئْرِ فَجَآءَ اَبُوْبَكْرٍ یَّسْتَاْذِنُ عَلَیْهِ لِیَدْخُلَ فَقُلْتُ كَمَا اَنْتَ حَتّٰی اَسْتَاْذِنَ لَكَ فَوَقَفَ فَجِئْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَبُوْبَكْرٍ یَّسْتَاْذِنُ عَلَیْكَ قَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَآءَ عُمَرُ فَقُلْتُ كَمَا اَنْتَ حَتّٰی اَسْتَاْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجَآءَ عَنْ یَّسَارِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَیْهِ وَدَلَّاهُمَا فِی الْبِئْرِ فَامْتَلَاَ الْقُفُّ فَلَمْ یَكُنْ فِیْهِ مَجْلِسٌ

(از سعید بن ابی مریم از محمد بن جعفر از شریک بن عبداللہ از سعید بن مسیب) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لئے مدینے کے ایک باغ میں تشریف لے گئے میں بھی آپؐ کے پیچھے پیچھے ہولیا جب آپؐ باغ کے اندر تشریف لے گئے تو میں دروازے پر بیٹھ گیا اور خیال کیا آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربان ہونے کا شرف میں حاصل کروں گا، گو آپؐ نے مجھے دربان بننے کا حکم نہیں دیا تھا[1] بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے بعد باغ کے کنوئیں کی مَن (مینڈ) پر بیٹھ گئے اور پنڈلیاں کھول کر اس میں لٹکا دیں اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آکر اندر جانے کے لئے کہا۔ میں نے کہا ابھی یہیں ٹھہریئے میں اجازت لینا چاہتا ہوں، میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں آپؐ نے فرمایا انہیں آنے دو اور جنت کی خوشخبری بھی دو۔ میں نے آکر ان سے عرض کیا وہ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف کنوئیں میں پنڈلیاں لٹکا کر بیٹھ گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے میں نے ان سے بھی یہی کہا کہ یہیں انتظار کریں میں آپؐ سے اجازت لے لوں (چنانچہ اندر آکر عرض کیا) آپؐ نے فرمایا اندر آنے دو اور انہیں بھی جنت کی بشارت دو چنانچہ وہ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف پنڈلیاں کنوئیں میں لٹکا کر بیٹھ گئے بعد ازاں اس مَن پر مزید کسی کے بیٹھنے کی جگہ نہ رہی، اتنے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے میں نے انہیں بھی دروازے پر روک دیا اندر گیا کہ اجازت حاصل کروں (اندر جا کر میں نے عرض کیا) آپؐ نے فرمایا انہیں بلا لو اور جنت کی بشارت دو نیز انہیں

[1] مگر دوسری ایک روایت میں گذر چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دروازے کی نگہبانی کا حکم دیا شاید جب ابوموسیٰ کے دل میں ایسا خیال آیا ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روشن ضمیری سے ان کی خواہش معلوم کر کے ان کو دربانی پر مقرر کر دیا ۱۲ منہ

ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا فَتَحَوَّلَ حَتّٰى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ عَلٰى شَفَةِ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَعَلْتُ أَتَمَنّٰى أَخًا لِي وَأَدْعُو اللّٰهَ أَنْ يَأْتِيَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَتَأَوَّلْتُ ذٰلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هٰهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ۔

(دنیا میں) ایک عظیم آزمائش اور مصیبت بھی پیش آئے گی[1] پھر وہ بھی اندر گئے پہلے حضرات کے ساتھ ان پر جگہ نہ رہی تھی چنانچہ وہ دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کر بیٹھ گئے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکا دیں۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کاش میرا بھائی بھی اس وقت آجاتا[2] اور میں دعا کرنے لگا یا اللہ اسے بھی بھیج دے۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس واقعے کی تعبیر یہ نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تینوں حضرات کی قبریں ایک ہی جگہ ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قبر الگ ہے

۶۶۰۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأُسَامَةَ أَلَا تُكَلِّمُ هٰذَا قَالَ قَدْ كَلَّمْتُهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَفْتَحُهُ وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَقُولُ لِرَجُلٍ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا عَلٰى رَجُلَيْنِ أَنْتَ

(از بشر بن خالد از محمد بن جعفر از شعبہ از سلیمان) ابو وائل کہتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے کہا آپ عثمان رضی اللہ عنہ سے گفتگو کیجئے[3]! اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں خلوت میں ان سے عرض کر چکا ہوں اور میں یہ نہیں چاہتا کہ علانیہ انہیں برا بھلا کہہ کر فتنہ وفساد کا ایک دروازہ[4] پہلے کھولنے والا میں بن جاؤں اور میں ایسا بھی نہیں کہ کوئی شخص دو آدمیوں پر حاکم بن جائے[5] تو میں اسے (بطور

---

[1] بلا سے باغیوں کا بلوہ ان کو گھیر لینا ان کے ظلم اور تعدی کی شکایتیں کرنا خلافت سے اتار دینے کی سازشیں کرنا مراد ہے گو حضرت عمرؓ بھی شہید ہوئے مگر ان پر یہ آفتیں نہیں آئیں بلکہ ایک کافر نے دھوکے سے ان کو مار ڈالا وہ بھی عین نماز میں باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان ؓ کی نسبت فرمایا کہ ایک بلا یعنی فتنے میں مبتلا ہوں گے اور یہ فتنہ بہت بڑا تھا اسی کی وجہ سے جنگ جمل اور جنگ صفین واقع ہوئی جس میں ہزارہا مسلمان شہید ہوئے ۱۲ منہ [2] تاکہ بہشت کی بشارت وہ بھی پالے ۱۲ منہ [3] ان کو سمجھاؤ کہ تم نے ولید بن عقبہ وغیرہ اپنے عزیزوں کو حاکم بنایا ہے وہ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں ۱۲ [4] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [5] یعنی میری نسبت تم لوگ یہ خیال نہ کرنا کہ میں عثمان کو نیک بات سمجھانے میں مداہنت اور سستی کرتا ہوں اور عثمان ؓ کی اس وجہ سے کہ وہ حاکم ہیں خواہ مخواہ خوشامد کے طور پر تعریف کرتا ہوں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو شخص دو آدمیوں پر بھی حاکم بنے میں اس کی تعریف کرنے والا نہیں اس لئے کہ حکومت بڑے مؤاخذہ کی چیز ہے حاکم کو عدل اور انصاف اور رعایا کی پوری خبر گیری کا انتظام کرنا چاہیئے تو حاکم شخص کے لئے یہی غنیمت ہے کہ حکومت کی وجہ سے اور مؤاخذہ میں گرفتار نہ ہو چہ جائیکہ بھلائی اور ثواب حاصل کرے ۱۲ منہ

خَيْرٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَفْعَلُهُ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ۔

خوشامد کے) یوں کہوں آپ اچھے آدمی ہیں اس لئے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے آپ فرماتے تھے (قیامت کے دن) ایک آدمی کو لے کر آئیں گے اسے دوزخ میں ڈال دیں گے وہ اس طرح چکر مارتا رہے گا جیسے چکی کا گدھا گھومتا رہتا ہے، دوزخ کے لوگ اس کے گرد جمع ہو جائیں گے پوچھیں گے تو تو (دنیا میں اچھا آدمی تھا) لوگوں کو نیک باتوں کا حکم دیتا تھا بُری باتوں سے منع کرتا تھا (تو اس آفت میں کیوں گرفتار ہوا) وہ کہے گا بے شک میں لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم کرتا تھا لیکن خود نہ کرتا تھا اور بری باتوں سے منع کرتا تھا لیکن خود باز نہ رہتا (بُرے کام کیا کرتا تھا)[1]

باب ۳۷ — باب[2]

۶۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ أَيَّامَ الْجَمَلِ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فَارِسًا مَلَّكُوا ابْنَةَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً۔

(از عثمان بن ہیثم از عوف از حسن) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جنگ جمل میں خداوند عالم نے اس کلمے سے مجھے بڑا نفع عنایت فرمایا جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ ہوا یہ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ ایرانیوں نے کسریٰ کی بیٹی کو بادشاہ بنا لیا ہے تو آپ نے فرمایا وہ قوم کبھی فلاح نہ پائے گی جس نے حکومت عورت کو سپرد کر دی[3]

۶۶۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ

(از عبداللہ بن محمد از یحییٰ بن آدم از ابوبکر بن عیاش از ابوحصین) ابومریم عبداللہ بن زیاد اسدی کہتے ہیں جب طلحہ رض زبیر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا بصرے کی طرف گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (۳۶ھ میں) عمار بن یاسر رض اور

---

[1] اسامہ نے یہ حدیث بیان کر کے لوگوں کو یہ سمجھایا کہ تم میری نسبت یہ گمان نہ کرنا کہ میں عثمان کو نیک صلاح دینے میں کوتاہی کرتا ہوں کیا میں قیامت کے دن اپنا حال اس شخص کا سا کر لوں گا جو انتڑیاں اٹھائے ہوئے گدھے کی طرح گھومے گا یعنی اگر میں تم لوگوں کو یہ کہوں کہ میری بات دیکھنے پر منع کیا کرو اور جو کوئی برا کام کرے اس کو سمجھا کر ایسے کام سے باز رکھا کرو اور خود میں ایسا نہ کروں بلکہ بُرے کاموں کو دیکھ کر خاموش رہ جاؤں تو میرا حال اسی شخص کا سا ہونا ہے ۱۲ منہ [2] اس میں کوئی ترجمہ کو نہیں گویا پہلے ہی باب سے متعلق ہے ۱۲ منہ [3] اور جنگ جمل میں ایسا ہی ہوا تھا کہ حضرت عائشہ اس فریق کی سردار تھیں جس نے حضرت علی رض سے مقابلہ کیا تھا تو ابوبکرہ نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ حضرت عائشہ رض کا فریق کامیاب نہیں ہو سکتا اور ایسا ہی ہوا کہ حضرت عائشہ رض کو جن لوگوں نے بھڑکایا تھا اور لڑائی کرائی تھی وہ سب بھاگ کھڑے ہوئے اور کچھ مارے گئے حضرت عائشہ رض اونٹ پر تن تنہا رہ گئیں حضرت علی نے ان کو مدینہ روانہ کر دیا اور جنگ ختم ہوئی اسی لڑائی میں حضرت طلحہ حضرت عائشہ رض کی طرف سے شہید ہوئے اور حضرت زبیر میدان جنگ سے لوٹ کر ایک جگہ جا کر سو رہے تھے وہاں ایک شخص نے ان کا سر کاٹ لیا ۱۲ منہ

الْاَسَدِیُّ قَالَ لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَیْرُ وَعَائِشَةُ اِلَی الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِیٌّ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ وَحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ فَقَدِمَا عَلَیْنَا الْکُوْفَةَ فَصَعِدَا الْمِنْبَرَ فَکَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ فَوْقَ الْمِنْبَرِ فِیْ اَعْلَاهُ وَقَامَ عَمَّارٌ اَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَاجْتَمَعْنَا اِلَیْهِ فَسَمِعْتُ عَمَّارًا یَقُوْلُ اِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ اِلَی الْبَصْرَةِ وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی ابْتَلَاکُمْ لِیَعْلَمَ اِیَّاهُ تُطِیْعُوْنَ اَمْ هِیَ۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو کوفے کی طرف روانہ کیا یہ دونوں صاحب کوفے میں ہمارے پاس آئے اور منبر پر چڑھے۔ حسن رضی اللہ عنہ تو منبر کے اوپر کے زینے پر اور عمار بن یاسرؓ ان سے نیچے والے زینے پر تشریف فرما ہوئے۔ ہم سب لوگ خطبہ سننے کے لئے ان کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ عمارؓ نے کہا دیکھو حضرت عائشہؓ بصرے کی طرف چلی گئی ہیں[1]، خدا کی قسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی دنیا و آخرت میں زوجہ مطہرہ ہیں[2] مگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں آزمایا ہے کہ تم اس کی (یعنی پروردگار کی) اطاعت کرتے ہو یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی[3]

باب ۲۷۹

باب[4]

۶۶۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنِ ابْنِ غَنِیَّةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَامَ عَمَّارٌ

(از ابونعیم از ابن ابی غنیہ از حکم) حضرت ابو وائل کہتے ہیں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کوفے کے منبر پر کھڑے ہوئے اور

---

[1] ہوا یہ کہ جب حضرت عثمان مدینہ میں شہید کئے گئے تو حضرت عائشہؓ اس وقت مکہ میں تھیں انہوں نے لوگوں کو ترغیب دی کہ حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ ان کے قاتلوں سے لینا چاہئیے طلحہ اور زبیر دونوں مدینہ میں تھے اور حضرت علیؓ سے بیعت کر چکے تھے انہوں نے عمرے کی اجازت حضرت علیؓ سے لی مکہ میں آئے حضرت عائشہؓ سے ملے ان کے ساتھ شریک ہو گئے حضرت عائشہؓ ایک اونٹ پر جس کا نام عسکر تھا اور یعلی بن امیہ نے اس کو دو سو اشرفیوں سے خریدا تھا سوار ہو کر بصرے کی طرف روانہ ہوئیں تین ہزار آدمیوں کا لشکر ان کے ہمراہ تھا طلحہ اور زبیر بھی اسی لشکر میں تھے رستے میں بنی عامر کے ایک چشمہ پر پہنچے جس کو حواب کہتے تھے حضرت عائشہؓ نے پوچھا اس چشمے کا نام کیا ہے لوگوں نے کہا حواب وہاں کتے بھونکنے لگے حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم بی بیوں میں سے ایک بی بی کا کیا حال ہوگا جب حواب کے کتے اس پر بھونکیں گے بزاز کی روایت میں ابن عباسؓ سے یوں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں سے فرمایا تم میں وہ عورت کون ہے جو اونٹ پر سوار ہو کر نکلے گی حواب کے کتے اس پر بھونکیں گے اس کے گرد و پیش بہت سے لوگ مارے جائیں گے اور مشکل سے اس کی جان بچے گی کہتے ہیں حضرت عائشہؓ اس حدیث کو یاد کر کے نادم ہوئیں اور ان کا ارادہ جنگ کا نہ تھا مگر دونوں طرف کے لونڈوں نے لڑائی شروع کرا دی پہلے گالی گلوج کی پھر تیر مارنے شروع کر دیئے یہ لڑائی بصرے میں ہوئی حضرت عائشہؓ کے لشکر والوں نے بصرے کے گرد خندق کھود لی تھی آخر حضرت علیؓ کا لشکر غالب ہوا۔ حضرت علیؓ نے حکم دے دیا تھا کہ جو بھاگے اس کا تعاقب نہ کرنا کسی کے گھر میں نہ گھسنا جو دروازہ بند کر لے یا ہتھیار ڈال دے اس سے معترض نہ ہونا [2] یعنی ان کی عزت اور حرمت میں کچھ کلام نہیں ۱۲ منہ [3] عمار کا مطلب یہ تھا کہ حضرت علیؓ خلیفہ برحق ہیں اور خلیفہ کی اطاعت خدا و رسول کی اطاعت ہے حضرت عائشہؓ کو پیغمبر کی بی بی اور بڑی عزت و حرمت والی ہیں مگر خلیفہ برحق کے خلاف لوگوں کو بھڑکا کر ان کو بغاوت پر مجبور کیا ہے وہ عورت ذات پھسلانے میں آ گئیں تو تم لوگ کہیں حضرت عائشہؓ کے ساتھ شریک ہو کر اللہ کی نافرمانی میں مبتلا نہ ہو جانا اسمٰعیلی کی روایت میں یوں ہے کہ عمار نے لوگوں کو حضرت عائشہؓ سے لڑنے کے لئے برانگیختہ کیا اور امام حسنؓ نے حضرت علیؓ کی طرف سے پیغام سنایا میں لوگوں کو خدا کی یاد دلا کر یہ کہتا ہوں کہ بھاگیں نہیں اگر میں مظلوم ہوں تو اللہ میری مدد کرے گا اور اگر میں ظالم ہوں تو اللہ مجھے تباہ کرے گا خدا کی قسم طلحہ اور زبیر نے خود مجھ سے بیعت کی پھر بیعت توڑ کر حضرت عائشہؓ کے ساتھ ہو کر لڑنے کے لئے نکلے عبداللہ بن بدیل کہتے ہیں میں جنگ شروع ہوتے وقت حضرت عائشہ کے کجاوے کے پاس آیا میں نے کہا ام المومنین جب عثمان شہید ہوئے تو میں آپ کے پاس آیا آپ نے خود فرمایا کہ اب علی بن ابی طالب کے ساتھ رہنا اور پھر اب آپ خود ان سے لڑنا چاہتی ہیں یہ کیا بات ہے حضرت عائشہؓ نے کچھ جواب نہ دیا آخر ان کے اونٹ کی کونچیں کاٹی گئیں پھر میں اور ان کے بھائی محمد بن ابی بکر دونوں اترے اور کجاوے کو اٹھا کر حضرت علیؓ کے پاس لائے حضرت علیؓ نے ان کو گھر میں زنانہ میں بھیج دیا ۱۲ منہ [4] یہ باب میں کوئی ترجمہ نہیں اور بعضے نسخوں میں باب کا لفظ ساقط ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس باب کی حدیث اگلی ہی حدیث کا ایک جزء ہے ۱۲ منہ

عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ فَذَكَرَ عَائِشَةَ وَذَكَرَ مَسِيْرَهَا وَقَالَ إِنَّهَا زَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلٰكِنَّهَا مِمَّا ابْتُلِيْتُمْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کی بصرے کی طرف (با ارادۂ جنگ) روانگی کا ذکر کیا اور کہنے لگے وہ تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا و آخرت میں زوجہ مطہرہ ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے تمہاری آزمائش کی ہے[۱]

۶۶۰۹۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ دَخَلَ أَبُوْ مُوْسٰى وَأَبُوْ مَسْعُوْدٍ عَلٰى عَمَّارٍ حَيْثُ بَعَثَهُ عَلِيٌّ إِلٰى أَهْلِ الْكُوْفَةِ يَسْتَنْفِرُهُمْ فَقَالَا مَا رَأَيْنَاكَ أَتَيْتَ أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ إِسْرَاعِكَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ مُنْذُ أَسْلَمْتَ فَقَالَ عَمَّارٌ مَا رَأَيْتُ مِنْكُمَا مُنْذُ أَسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ وَكَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً ثُمَّ رَاحُوْا إِلَى الْمَسْجِدِ۔

(از بدل بن محبر از شعبہ از عمرو) ابووائل کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعری اور ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہما دونوں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت گئے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفے بھیجا تھا تاکہ وہ لوگوں کو جنگ کے لئے آمادہ کریں[۲]۔ ابوموسیٰ رض اور ابومسعود رض دونوں عمار رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے جب سے تم مسلمان ہوئے ہم نے کوئی بات تمہاری اس سے زیادہ بری نہیں دیکھی کہ تم اس کام میں جلدی کر رہے ہو[۳]۔ عمار رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے بھی جب سے تم دونوں مسلمان ہوئے ہو تمہاری کوئی بات اس سے بری نہیں دیکھی جو تم اس کام میں دیر کر رہے ہو ابومسعود رض نے عمار اور ابوموسیٰ رض دونوں کو ایک (نیا) جوڑا پہنایا پھر تینوں مل کر مسجد کو سدھائے[۴]

۶۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي مَسْعُوْدٍ وَأَبِي مُوْسٰى وَعَمَّارٍ فَقَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا لَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ فِيْهِ غَيْرَكَ

(از عبدان از ابوحمزہ از اعمش) شقیق بن سلمہ کہتے ہیں میں (کوفے میں) ابومسعود رض، ابوموسیٰ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کے پاس بیٹھا تھا، اتنے میں ابومسعود رضی اللہ عنہ نے عمار سے کہا تمہارے ساتھ والے جتنے لوگ ہیں، میں اگر چاہوں تو تمہارے سوا ان میں سے ہر ایک کا کچھ نہ کچھ عیب بیان کر

---

[۱] حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس لئے جلدی کی کہ کہیں فتنہ نہ بڑھ جائے اور بہت سے لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے شریک ہو کر باغی نہ بن جائیں اس وقت فتنہ کا بجھانا مشکل ہو جاتا بقول شخصے ؎ سرچشمہ باید گرفتن بہ میل ؛ چو پُر شد نشاید گذشتن بہ پیل

[۲] یعنی لوگوں کو حضرت عائشہ رض سے لڑنے کے لئے برانگیختہ کرنے میں ۱۲ منہ [۳] کیونکہ خلیفۂ وقت کا حکم فوراً بجا لانا چاہیئے جیسے پیغمبر علیہ السلام کا حکم ہے ۱۲ منہ [۴] تاکہ نماز جمعہ ادا کریں۔ عمار دور دراز سے سفر کر کے مدینہ سے کوفہ آئے تھے ان کے کپڑے میلے کچیلے ہو گئے تھے ابومسعود رض نے ان کو نئے کپڑے پہنائے اور چونکہ یہ مناسب نہ تھا کہ ان کو پہناتے اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ منہ دیکھتے رہتے اس ان کو بھی نئے کپڑے پہنائے ۱۲ منہ

وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيَبَ عِنْدِي مِنِ اسْتِسْرَاعِكَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ عَمَّارٌ يَا أَبَا مَسْعُودٍ وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ وَلَا مِنْ صَاحِبِكَ هٰذَا شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيَبَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا فِي هٰذَا الْأَمْرِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَكَانَ مُوسِرًا يَا غُلَامُ هَاتِ حُلَّتَيْنِ فَأَعْطَى إِحْدَاهُمَا أَبَا مُوسَى وَالْأُخْرَى عَمَّارًا وَقَالَ رُوحَا فِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ

سکتا ہوں (لیکن ایک تم بے عیب ہو) اور جب سے تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی میں نے تمہارا کوئی معیوب کام نہیں دیکھا، صرف یہی معیوب کام دیکھتا ہوں کہ تم اس معاملے میں (یعنی لوگوں کو جنگ کے لئے آمادہ کرنے میں) جلدی کر رہے ہو۔ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا ابو مسعود! تم سے اور تمہارے ان ساتھی (ابوموسیٰ اشعری رض) سے جب سے تم دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی میں نے کوئی معیوب کام اس سے زیادہ نہیں دیکھا کہ تم دونوں اس کام میں دیر کر رہے ہو[1]۔ بعد ازاں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو ایک مالدار آدمی تھے اپنے غلام سے کہا لباس کے دو جوڑے لے کر آ، چنانچہ وہ لے آیا، ابومسعود رض نے ایک جوڑا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیا اور ایک عمار رض کو اور کہنے لگے یہ کپڑے پہن کر جمعہ کی نماز پڑھنے چلو۔

بَاب ۳۷۵ إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا۔

باب خداوند عالم جب کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے (تو اس میں ہر طرح کے لوگ مبتلا ہو جاتے ہیں)

٦٦١١ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رض يَقُولُ

(از عبد اللہ بن عثمان از عبد اللہ از یونس از زہری از حمزہ بن عبد اللہ بن عمر) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو اس قوم کے تمام لوگ عذاب میں مبتلا ہو جاتے

---

[1] ہوا یہ تھا کہ ابوموسیٰ اشعری حضرت عثمان رض کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے حضرت علی رض نے بھی انہی کو قائم رکھا جب حضرت عائشہ رض ایک فوج کثیر کے ساتھ بصرے تشریف لے گئیں اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما دونوں حضرت علی رض کی بیعت توڑ کر ان کے ساتھ گئے تو حضرت علی رض نے ابوموسیٰ رض کو کہلا بھیجا کہ مسلمانوں کو جنگ کے لئے تیار کر اور حق کی مدد کر ابوموسیٰ نے سائب بن مالک اشعری سے رائے لی انہوں نے یہی رائے دی کہ خلیفہ وقت کے حکم پر چلنا چاہیئے لیکن ابوموسیٰ نے نہ سنا اور الٹا لوگوں سے کہنے لگے کہ جنگ کا ارادہ نہ کرو آخر حضرت علی نے قرظہ بن کعب کو کوفہ کا حاکم کیا اور ابوموسیٰ رض کو معزول کیا ادھر طلحہ اور زبیر نے بصرے جا کر نائب علی رض ابن حنیف کو گرفتار کر لیا یہ علانیہ بغاوت اور عہد شکنی تھی تو ایسے لوگوں سے لڑنا بموجب نص قرآنی فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتّٰى تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللّٰهِ ضرور تھا اور حضرت عمار رض کی رائے بالکل صائب تھی کہ خلیفہ وقت کی تعمیل حکم میں دیر نہ کرنا چاہیئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا یا علی تم بیعت توڑنے والوں سے اور باغیوں سے لڑو گے کہتے ہیں جب جنگ جمل شروع ہوئی ۳۶ھ (جمادی الاول کو) تو ایک شخص حضرت علی رض کے پاس آیا کہنے لگا تم ان لوگوں سے کیسے لڑتے ہو انہوں نے کہا میں حق پر لڑتا ہوں وہ کہنے لگا وہ بھی تو یہی کہتے ہیں کہ ہم حق پر لڑتے ہیں حضرت علی رض نے کہا میں ان سے بیعت شکنی اور جماعت کو چھوڑ دینے پر لڑتا ہوں ۱۲ منہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى أَعْمَالِهِمْ۔

بَاب ۳۷۵۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنَّ ابْنِيْ هٰذَا السَّيِّدُ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

۶۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ أَبُوْ مُوْسٰى وَلَقِيْتُهُ بِالْكُوْفَةِ جَاءَ إِلَى ابْنِ شُبْرُمَةَ فَقَالَ أَدْخِلْنِيْ عَلٰى عِيْسٰى فَأَعِظَهُ فَكَأَنَّ ابْنَ شُبْرُمَةَ خَافَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَفْعَلْ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ لَمَّا سَارَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رض إِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالْكَتَائِبِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ أَرٰى كَتِيْبَةً لَا تُوَلِّيْ حَتّٰى تُدْبِرَ أُخْرَاهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ مَنْ لِذَرَارِيِّ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ أَنَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ

میں (اچھے ہوں یا برے) پھر قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اس کے اعمال کے مطابق ہوگا[1]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لئے یہ ارشاد (میرا یہ بیٹا (مسلمانوں کا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ شانہٗ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا (جن میں اختلاف واقع ہوجائے گا)

(علی بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ سفیان نے کہا کہ میں ابوموسیٰ سے کوفے میں ملا تھا وہ عبداللہ بن شبرمہ (قاضی کوفہ) کے پاس آئے تھے اور ان سے کہہ رہے تھے مجھے عیسیٰ (بن موسے ابن محمد بن عالی بن عبداللہ بن عباسؓ) کے پاس لے چلو[2] میں انہیں نصیحت کروں گا لیکن ابن شبرمہ ابوموسیٰ کی حق گوئی سے ڈرتے تھے وہ انہیں (عیسیٰ کے پاس) نہیں لے گئے[3] غرض ابوموسے نے کہا ہم سے حسن بصری رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جب حضرت حسنؓ فوجیں لے کر حضرت معاویہ رضؓ کی طرف روانہ ہوئے تو عمرو بن عاصؓ معاویہ رضؓ کو کہنے لگے یہ فوج تو میں ایسی دیکھتا ہوں جو پیٹھ موڑنے والی نہیں جب تک اس کے مقابل فوج پیٹھ نہ پھیرے[4] چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر لڑائی ہو (اور یہ مسلمان

---

[1] قیامت کے دن جو لوگ اس قوم میں اچھے اور نیک ہوں گے وہ عذاب میں شریک نہیں کئے جائیں گے کیونکہ قیامت انصاف کا دن ہے وہاں ہر ایک کو اپنے اعمال کے موافق جزاء وسزا ملے گی ابن حبان نے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً نکالا اور کہا صحیح ہے اللہ تعالیٰ جب اپنا زور (دنیا میں) ان کو دکھلاتا ہے جن پر ان کا غصہ ہوتا ہے تو اچھے نیک لوگ بھی بروں کے ساتھ بلا میں مبتلا ہو جاتے ہیں لیکن قیامت کے دن اپنی اپنی نیت کے مطابق اور عمل کے موافق اٹھائے جائیں گے اصحاب سنن نے ابوبکرؓ سے مرفوعاً نکالا کہ جب لوگ کسی بری بات کو دیکھیں اور اس کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو عذاب میں گرفتار کر دے یعنی گناہگاروں کو ان کے گناہ پر اور دوسروں کو گناہ سے نہ روکنے اور منع نہ کرنے پر ۱۲ منہ [2] وہ منصور عباسی کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے ۱۲ منہ [3] اس ڈر سے کہ ابوموسیٰ صاف گو آدمی ہیں ایسا نہ ہو کہ عیسیٰ ان کو ایذا دے ۱۲ منہ [4] یا جب تک اس کا آخری حصہ پیٹھ نہ پھیرے دوسری روایت میں یوں ہے یہ فوج اس وقت تک پیٹھ موڑنے والی نہیں جب تک اپنے مقابل والوں کو مار نہ لیگی یہ عمرو بن العاصؓ معاویہؓ کے صاحب اور مشیر خاص مثل وزیر کے تھے ۱۲ منہ

تَلْقَاهُ فَنَقُوْلُ لَهُ الصُّلْحَ قَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ جَاءَ الْحَسَنُ فَقَالَ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ -

مارے جائیں) توان کی اولاد کی دیکھ بھال کون کرے گا کوئی نہیں[1] چنانچہ عبداللہ بن عامر اور عبدالرحمٰن بن سمرہ نے کہا ہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے ملتے ہیں اور انہیں پیغام دیتے ہیں۔

حسن بصری رحمۃ اللہ کہتے ہیں میں نے ابوبکرہ رض سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنا رہے تھے، حضرت حسن رض تشریف لائے آنحضرت نے فرمایا یہ میرا بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔

۶۶۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيٍّ اَنَّ حَرْمَلَةَ مَوْلٰى اُسَامَةَ اَخْبَرَهُ قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ رَاَيْتُ حَرْمَلَةَ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اُسَامَةُ اِلٰى عَلِيٍّ وَّقَالَ اِنَّهٗ سَيَسْاَلُكَ الْاٰنَ فَيَقُوْلُ مَا خَلَّفَ صَاحِبَكَ فَقُلْ لَهٗ يَقُوْلُ لَكَ لَوْ كُنْتَ فِيْ شِدْقِ الْاَسَدِ لَاَحْبَبْتُ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكَ فِيْهِ وَلٰكِنْ هٰذَا اَمْرٌ لَّمْ اَرَهُ فَلَمْ يُعْطِنِيْ شَيْئًا فَذَهَبْتُ اِلٰى حَسَنٍ وَّحُسَيْنٍ وَّابْنِ جَعْفَرٍ فَاَوْقَرُوْا لِيْ رَاحِلَتِيْ -

(از علی بن عبداللہ از سفیان) عمرو بن دینار بحوالہ محمد بن علی کہتے ہیں مجھ سے حرملہ غلام اسامہ بن زید نے بیان کیا، عمرو ابن دینار ساتھ ہی یہ کہتے ہیں میں نے خود بھی حرملہ کو دیکھا تھا[2] غرض حرملہ کہتے تھے کہ اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے (مدینے سے) مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس (کوفے میں) بھیجا (اسامہ رضی اللہ عنہ کچھ روپیہ چاہتے تھے) اسامہ رضی اللہ عنہ نے حرملہ سے کہہ دیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ تم سے کچھ دریافت کریں گے کہیں گے تمہارے صاحب (یعنی اسامہ رض) گھر میں کیوں گوشہ نشین ہوگئے[3] تو تم کہنا اگر (خدانخواستہ) تم شیر کے منہ بھی ہو تو میں تمہارے ساتھ رہنا پسند کروں لیکن یہ معاملہ ہی ایسا ہے (یعنی مسلمانوں کی باہمی جنگ) کہ میں اس میں شریک نہیں ہو سکتا۔ حرملہ کہتے ہیں میں[4] حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ کا پیغام پہنچایا لیکن انہوں نے کچھ نہیں دیا[5] پھر میں حضرت حسن وحسین وعبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم سے[6] ملا۔ انہوں نے اتنا مال مجھے دیا جتنا میرا اونٹ اٹھا سکتا تھا۔[7]

---

[1] اگرچہ حدیث میں انا کا لفظ ہے اور ظاہری ترجمہ یہ ہوتا ہے کہ عمرو نے کہا میں خبرگیری کروں گا مگر یہ صحیح نہیں ہے عمرو کا ایسا کہنا کسی روایت میں منقول نہیں ہے حافظ نے کہا یہ انّی ہے یعنی پھر کون خبرگیری کرے گا کوئی نہیں ۱۲ منہ [2] مگر یہ حدیث میں نے اُن سے نہیں سنی ۱۲ منہ [3] کسی جنگ میں انہوں نے میری رفاقت نہ کی ۱۲ منہ [4] کیونکہ بیت المال کا روپیہ لڑنے والوں کا حصہ ہے ۱۲ منہ [5] ان سے بیان کیا کہ اسامہ کو کچھ روپیہ کی احتیاج ہے ۱۲ منہ [6] امام حسین رضی اللہ عنہ کو اسامہ کا حال معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ران پر امام حسین رضی اللہ عنہ کو اور ایک ران پر اسامہ رضی اللہ عنہ کو بٹھلاتے اور فرماتے یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں انہوں نے اس قدر مال واسباب اسامہ کے لئے بھجوا دیا جتنا اونٹ پر لد سکتا تھا ۱۲ منہ

بَابٌ ۳۷۵۲ اِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخِلَافِهٖ

باب وہ شخص جو لوگوں کے سامنے ایک بات کہے پھر ان کے پاس سے نکل کر دوسری بات کہنے لگے۔

۶۶۱۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَمَّا خَلَعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَزِيْدَ بْنَ مُعٰوِيَةَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهٗ وَوَلَدَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هٰذَا الرَّجُلَ عَلٰى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ لَا اَعْلَمُ غَدْرًا اَعْظَمَ مِنْ اَنْ يُّبَايَعَ رَجُلٌ عَلٰى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْقِتَالُ وَاِنِّيْ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِّنْكُمْ خَلَعَهٗ وَلَا تَابَعَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ اِلَّا كَانَتِ الْفَيْصَلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ۔

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ایوب) نافع کہتے ہیں جب اہل مدینہ نے یزید کی بیعت توڑ ڈالی تو عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے گھر والوں، لونڈی غلاموں اولاد وغیرہ کو جمع کر کے کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپؐ فرماتے تھے ہر دغا باز کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا۔[۲] دیکھو ہم تو اس شخص (یعنی یزید) سے اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق بیعت کر چکے ہیں اب میں اس سے بڑھ کر کوئی دغابازی نہیں سمجھتا کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق ایک شخص سے بیعت کی جائے پھر (بیعت توڑ کر) اس سے لڑنے کا سامان پیدا کیا جائے۔ اور دیکھو (اے اہل مدینہ) تم میں سے جو شخص یزید کی بیعت کو توڑے اور دوسرے کسی سے بیعت کرے تو اس میں اور مجھ میں کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ (میں اس سے الگ ہوں)

۶۶۱۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ لَمَّا كَانَ ابْنُ زِيَادٍ وَّمَرْوَانُ بِالشَّامِ وَوَثَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَوَثَبَ الْقُرَّآءُ بِالْبَصْرَةِ فَانْطَلَقْتُ مَعَ اَبِيْ اِلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِيْ دَارِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ عُلِّيَّةٍ لَّهٗ مِنْ قَصَبٍ

(از احمد بن یونس از ابوشہاب از عوف) ابوالمنہال کہتے ہیں جب ابن زیاد اور مروان شام میں حاکم ہوئے اور عبداللہ ابن زبیر مکے میں متمکن ہوئے، ادھر خارجیوں نے بصرے میں زور جمایا تو میں اپنے والد کے ساتھ ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، ہم ان کے گھر میں گئے وہ بانس کے ایک بالاخانے کے سائے میں بیٹھے تھے، ہم بھی ان کے پاس جا کر بیٹھے میرے والد نے ان سے کچھ گفتگو کرنے کی خواہش کی چنانچہ انہوں نے کہا

---

[۱] جو یزید سے بیعت کر چکے تھے انہوں نے اپنی بیعت نہیں توڑی تھی ۱۲ منہ [۲] کہیں وہ بھی مدینہ والوں کے ساتھ ہو کر یزید کی بیعت نہ توڑ ڈالیں ۱۲ منہ

[۳] تا کہ لوگ اس کو پہچان لیں کہ یہ دغا باز تھا ۱۲ منہ

فَجَلَسْنَا اِلَيْهِ فَاَنْشَأَ اَبِيْ يَسْتَطْعِمُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ يَا اَبَا بَرْزَةَ اَلَا تَرٰى مَا وَقَعَ فِيْهِ النَّاسُ فَاَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ اِنِّيْ اِحْتَسَبْتُ عِنْدَ اللهِ اَنِّيْ اَصْبَحْتُ سَاخِطًا عَلٰى اَحْيَاءِ قُرَيْشٍ اِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ الَّذِيْ عَلِمْتُمْ مِنَ الذِّلَّةِ وَالْقِلَّةِ وَالضَّلَالَةِ وَاِنَّ اللهَ اَنْقَذَكُمْ بِالْاِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا الَّتِيْ اَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ اِنَّ ذَاكَ الَّذِيْ بِالشَّامِ وَاللهِ اِنْ يُّقَاتِلُ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَاِنَّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ وَاللهِ اِنْ يُّقَاتِلُوْنَ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَاِنَّ ذَاكَ الَّذِيْ بِمَكَّةَ وَاللهِ اِنْ يُّقَاتِلُ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا۔

ابوبرزہ آپ لوگوں کا حال دیکھ رہے ہیں (کہ وہ کس اختلاف میں مبتلا ہو گئے ہیں) ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلی بات جو کی وہ میں نے سُنی انہوں نے فرمایا میں صرف رضائے الٰہی کے لئے ان قریش کے لوگوں سے ناراض ہوں میرا اجر اللہ کے پاس ہے، اے عرب قوم تم جانتے ہو پہلے تمہارا کیا حال تھا (زمانہ جاہلیت میں) ذلت کمتری اور گمراہی میں گرفتار تھے پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے تمہیں اس بُری حالت سے نجات دی حتی کہ تم اس مقام پر فائز ہوئے (دنیا کے حاکم بن گئے) پھر اسی دنیا نے تمہیں خراب کر دیا۔ دیکھو یہ شخص جو شام میں حاکم بن بیٹھا ہے (مروان) دنیاوی اقتدار کے لئے لڑتا ہے اور یہ خارجی لوگ جو تمہارے اردگرد جمع ہیں (اور اپنے تئیں بڑا قاری کہتے ہیں) بخدا یہ بھی دنیاوی اقتدار کے لئے لڑتے ہیں۔ نیز یہ شخص جو مکے میں خلیفہ بن بیٹھا ہے (یہ بھی انہی کی طرح ہے) [1]

۶۶۱۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاصِلٍ الْاَحْدَبِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ الْيَوْمَ شَرٌّ مِّنْهُمْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَوْمَئِذٍ يُسِرُّوْنَ وَالْيَوْمَ يَجْهَرُوْنَ۔

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از واصل احدب از ابو وائل) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آج کل کے منافق ان منافقوں سے بھی بدتر ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے، وہ تو اپنا نفاق چھپاتے تھے یہ تو علانیہ نفاق کرتے ہیں [2]

---

[1] ابوبرزہ کا مطلب یہ تھا کہ اس وقت سب آپے دھاپے میں گرفتار ہیں ہر شخص چاہتا ہے کہ سب کا سردار بنوں اور سب سے بڑا ہو کر رہوں کسی کی غرض نہیں ہے کہ دین کی ترقی ہو اسلام پھیلے جیسے اگلے خلیفوں اور پیغمبر علیہ السلام کی نیت تھی باب کا مطلب اس سے یوں نکلا کہ مروان یا خوارج یا عبداللہ بن زبیر لوگوں سے تو یہ کہتے ہیں کہ ہم دین کے لئے لڑتے ہیں اور درپردہ طلب دنیا کی نیت تھی تو جیسا لوگوں کے سامنے کہتے تھے اس کے خلاف نیت رکھتے تھے ۱۲ منہ

[2] یعنی نفاق کی باتیں مثلاً حاکم وقت سے بغاوت لوگوں کو بہکانا بیعت کے بعد پھر بیعت توڑ دینا ۱۲ منہ

٦٦١٧- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَاِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ۔

(از خلاد بن یحییٰ از مسعر از حبیب بن ابی ثابت از ابوالشعثاء) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نفاق تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک تھا (وحی سے آپ کو معلوم ہو جاتا) لیکن موجودہ زمانے میں تو یا آدمی مومن ہے یا کافر[1]

بَابُ ٣٧٥٣ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُغْبَطَ اَهْلُ الْقُبُوْرِ

باب قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک لوگ قبر والوں پر رشک نہ کریں[2]

٦٦١٨- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ۔

(از اسماعیل از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر پر گذر کر یوں نہ کہے گا کاش میں اس کی جگہ (قبر) میں ہوتا (مرگیا ہوتا)

بَابُ ٣٧٥٤ تَغْيِيْرِ الزَّمَانِ حَتّٰى يَعْبُدُوا الْاَوْثَانَ۔

باب قیامت کے قریب زمانے کا رنگ اتنا بدل جائے گا کہ (عرب میں جہاں توحید آچکی) بت پرستی شروع ہوجائیگی

٦٦١٩- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک قبیلہ دوس کی عورتیں ذوالخلصہ کے بت خانے میں سُرین مٹکاتی نہ پھریں، ذوالخلصہ وہ مقام ہے جہاں قبیلہ دوس کا بت تھا اور

---

[1] حذیفہ رض کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس زمانہ میں نفاق کا وجود نہیں ہو سکتا نفاق کا وجود ہر زمانہ میں ہو سکتا ہے حذیفہ رض کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چونکہ وحی بند ہو گئی ہے اس لئے اب یہ حکم نہیں دیا جا سکتا کہ فلاں شخص منافق ہے اس لئے کہ دل کا حال معلوم نہیں ہو سکتا بظاہر حال یا آدمی مومن ہوگا یا کافر ۱۲ منہ

[2] آرزو نہ کریں کاش ہم بھی مر کر قبر میں گڑ گئے ہوتے کہ یہ آفتیں اور بلائیں نہ دیکھتے بعضوں نے کہا یہ اس وقت ہوگا جب قیامت کے قریب فتنوں کی کثرت ہوگی دین ایمان جاتے رہنے کا ڈر ہوگا کیونکہ گمراہ کرنے والوں کا ہر طرف سے نرغہ ہوگا ایماندار مغلوب ہوں گے وہی یہ آرزو کریں گے لیکن مسلم کی روایت میں یوں ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص قبر پر سے گزریگا اس پر لوٹ جائیگا اور کہے گا کاش میں اس قبر والے کی جگہ ہوتا اور یہ کہنا اس کا کچھ دینداری کی وجہ سے نہ ہوگا بلکہ بلاؤں اور آفتوں کی وجہ سے ابن مسعود رض نے کہا ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ اگر موت بکتی ہو تو اس کو مول لینے پر تیار ہو جائیں گے ۱۲ منہ

اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

زمانۂ جاہلیت میں اسے پوجتے تھے [1]

۶۶۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از سلیمان از ثور از ابوالغیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک قبیلہ قحطانؔ کا ایک شخص لوگوں کو اپنی چھڑی سے نہ ہانکے گا [2]

بَابٌ ۲۷۵۵ خُرُوْجُ النَّارِ

باب آگ کا نکلنا۔

وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی پہلی (بڑی) نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کیطرف لے جائے گی [3]

---

[1] سرین مٹکانے سے مراد یہ ہے کہ اس کے گرد طواف کریںگی معلوم ہوا کہ کعبے کے سوا اور کسی قبر یا جھنڈے یا شدے یا بت کا طواف کرنا شرک ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پہلے شرک اور بت پرستی عورتوں سے پھیلے گی کیونکہ عورتیں ضعیف الاعتقاد ہوتی ہیں جلدی سے کفر کی باتیں اختیار کر لیتی ہیں حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قیامت تک کچھ نہ کچھ اسلام باقی رہے گا مگر ضعیف ہو جائے گا جیسے دوسری حدیث میں ہے بدأ الاسلام غریبا وسیعود کما بدء عرب ہی کے ملک سے سارے جہان میں توحید پھیلی ہے قیامت کے قریب ہاں بھی شرک ہونے لگے گا دوسرے ملکوں کا کیا پوچھنا وہ تو اب بھی شرک اور مشرکوں سے پٹے پڑے ہیں دوسری روایت میں یوں ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک لات وعزیٰ کی پرستش پھر نہ شروع ہوگی تیسری روایت میں یوں ہے یہاں تک کہ میری امت کے کئی قبیلے بت پرستی شروع نہ کریں گے حاکم کی روایت میں یوں ہے یہاں تک کہ بنی عامر کی عورتوں کے مونڈھے ذی الخلصہ کے پاس نہ لڑیں اور ٹھکرنہ کھائیں ایک روایت میں یوں ہے یہاں تک کہ میری امت کے کئی قبیلے مشرکوں سے نہ مل جائیں معاذ اللہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام دنیا میں اسی لئے تشریف لائے تھے کہ اللہ کی توحید جاری کریں شرک اور کفر اور بت پرستی کی کمر توڑیں اب جو شخص شرک اور شرک کے مقامات کو میٹھے بتوں اور تھانوں اور جھنڈوں اور قبروں اور گنبدوں کو جہاں پر شرک کی جاتی ہو تباہ اور مسمار اور برباد کرے وہی درحقیقت پیغمبر صاحب کا پیرو ہے اور یوں تو ہر بدعتی دعویٰ کرتا ہے کہ میں پیغمبر علیہ السلام کا عاشق ہوں پر علانیہ شرک ہوتے دیکھتا ہے اور منہ سے ایک حرف ان کے خلاف نہیں نکلتا ایسا زبانی کوئی دعویٰ کچھ کام نہیں آنے کا ۱۲ منہ

[2] کہتے ہیں یہ قحطانی حضرت مہدی کے بعد نکلے گا اور انہی کے طریقے پر چلے گا نعیم بن حماد نے نکالا اور انہوں نے عبدالرحمن بن قیس ابن جابر صدفی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے مرفوعاً نکالا کہ امام مہدی کے بعد قحطانی آئیگا وہ ان سے کم نہ ہوگا شاید وہ حضرت عیسیٰ کا نائب ہوگا ۱۲ منہ

[3] یعنی ان کا بادشاہ اور فرمانروا بنے گا بعضوں نے کہا حقیقتہً لکڑی سے ہانکے گا بندگان خدا کو جانوروں کی طرح سمجھے گا اس کا نام جہجاہ ہوگا جیسے صحیح مسلم کی روایت میں ہے حافظ نے کہا چونکہ جہجاہ قریش کے خاندان سے نہ ہوگا جن کو خلافت اور حکومت کا حق ہے یہ گویا زمانہ کا تغیر ہوا کہ خلافت غیر مستحق کو ملی تو باب کی مطابقت حاصل ہو گئی اسی طرح اگلی حدیث سے اس میں کفر اور شرک سے زمانہ کا تغیر ہے ۱۲ منہ

[4] یہ حدیث باب الہجرۃ میں موصولاً گذر چکی ہے حجاز عرب کے اس قطعہ کو کہتے ہیں جس میں مکہ مدینہ طائف واقع ہیں کہتے ہیں

۶۶۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک آگ سرزمین حجاز سے نکلے گی جو بُصرے تک کے اونٹوں کی گردنیں روشن کردے گی [۱]

۶۶۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ عُقْبَةُ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ

(از عبداللہ بن سعید کندی از عقبہ بن خالد از عُبیداللہ از خبیب بن عبدالرحمان از جدش حفص بن عاصم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے کہ فرات کی ندی میں ایک خزانہ ظاہر ہوگا، لہٰذا کوئی وہاں (خزانہ نکلتے وقت) موجود ہو تو وہ اس میں سے کچھ نہ لے [۲]
(اسی سند سے) عقبہ بن خالد بحوالہ عُبیداللہ از ابوالزناد از اعرج از ابوہریرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث نقل کی اس میں یہ عبارت ہے کہ فرات ندی میں ایک سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا (گویا خزانے کی بجائے پہاڑ کا لفظ ہے)

بَاب ۳۷۵۶

باب

۶۶۲۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبَدٌ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ ابْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(از مسدد از یحییٰ از شعبہ از معبد) حارثہ بن وہب رض کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے لوگو جو خیرات کرنا ہے کرلو، عنقریب ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ آدمی اپنی خیرات لے کر پھرتا رہے گا اور کوئی شخص ایسا نہ

[۱] کیونکہ اس خزانہ پر ٹپاکشت وخون ہوگا دوسری روایت میں ہے سو آدمیوں میں سے ننانوے مارے جائیں گے ایک زندہ بچے گا ایسا سونا کس کام کا جس کے بعد سونا پڑے مثل مشہور ہے بھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان ۱۲ منہ [۲] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے معلوم نہیں ہوتی بعضوں نے کہا امام بخاری رحنے اس حدیث کو اس باب میں لاکر یہ اشارہ کیا کہ یہ خزانہ اسی وقت نکلے گا جب یہ آگ نکلے گی اور لوگ اس سے ڈر کر بھاگ رہے ہوں گے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَمْشِي بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا قَالَ مُسَدَّدٌ حَارِثَةُ أَخُو عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لِأُمِّهِ۔

ملے گا جو اس خیرات کو قبول کرے[1]

مسدد کہتے ہیں حارثہ بن وھب عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اخیافی بھائی تھے[2]

۶۶۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَحَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي بِهِ وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از عبدالرحمان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسے بڑے بڑے دو گروہوں میں جنگ نہ ہوگی اور ان دونوں کا دین ایک ہی ہوگا اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک جھوٹے دجال نہ پیدا ہوں، یہ تیس کے قریب ہوں گے، ان میں ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا میں اللہ کا پیغمبر ہوں، اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی حتیٰ کہ (دین کا) علم دنیا سے اٹھ جائے اور زلزلے بہت ہوں اور زمانہ (عیش اور غفلت کی وجہ سے) جلد جلد گذر رے، فتنے ظاہر ہوں، ہرج یعنی خون ریزی عام ہو جائے، مال کی کثرت ہو جائے کہ چاروں طرف بہنے لگے، مالک صدقہ دینے کے لئے لوگوں کو تلاش کرے گا اور جسے بھی وہ دینا چاہے گا وہ کہے گا کہ "مجھے ضرورت نہیں" لوگ بڑی بڑی عمارتیں بنوائیں اور ایک شخص دوسرے شخص کی قبر پر سے گذرے اور کہے کاش میں اس کی جگہ ہوتا (مرگیا ہوتا) اور سورج مغرب کی طرف سے نکلے جب ادھر سے (مغرب سے) نکلے گا اور تمام لوگ دیکھ لیں گے تو سب خدا پر ایمان لے آئیں گے مگر اس وقت اس شخص کا ایمان

---

[1] یہ زمانہ اخیر وقت کے قریب ہوگا جب دنیا کی آبادی بہت ہو جائے گی اور مال و دولت کی کثرت ہو جائے گی صدقہ لینے کے قابل کوئی نہیں رہے گا۔ بعضوں نے کہا یہ زمانہ اس سے پہلے بھی آچکا ہے وہ عمر بن عبدالعزیزؒ کی خلافت کا زمانہ تھا کہ صدقہ لینے والا کوئی نہیں رہا تھا ۱۲ منہ [2] دونوں کی ماں ام کلثوم بنت جرول تھی ۱۲ منہ

يَعْنِي آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذَالِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا۔

لانا مفید نہ ہوگا جو اس سے قبل ایمان نہ لا چکا ہوگا یا کچھ نیک کام نہ کر چکا ہوگا[1]۔ اور قیامت ایسی اچانک آئے گی کہ دو آدمی کپڑا پھیلائے خرید و فروخت کر رہے ہوں گے ابھی اس سے فارغ نہ ہوں گے اور کپڑا تہہ تک نہ کریں گے کہ قیامت واقع ہو جائے گی۔ کوئی شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر جا رہا ہوگا ابھی پینے کی نوبت ہی نہ آئے گی کہ قیامت واقع ہو جائے گی۔ کوئی شخص حوض تیار کر رہا ہوگا، اپنے جانوروں کو اس میں پانی نہ پلایا ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔ کوئی شخص منہ تک نوالہ اٹھا چکا ہوگا مگر اسے کھانے سے پہلے قیامت آجائے گی۔

باب ۳۷۵۷ ذِكْرُ الدَّجَّالِ

۶۶۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِيَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مَا سَأَلْتُهُ وَإِنَّهُ قَالَ لِي مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

باب دجال کا بیان[2]

(از مسدد از یحیی از اسماعیل از قیس) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دجال کے متعلق جتنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اتنا کسی شخص نے دریافت نہیں کیا۔ میں اکثر دجال کے متعلق دریافت کرتا تھا آپ نے فرمایا تجھے دجال سے کوئی خطرہ نہیں (میں ابھی موجود ہوں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ روٹیوں کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی ندی ہوگی آپ نے فرمایا پھر اس سے کیا ہوتا ہے؟ اگر یہ بات بھی ہو جب بھی اللہ کے نزدیک وہ کوئی وقعت نہیں رکھتا[3]

---

[1] مگر جو پچھم سے سورج نکلنے سے بیشتر ایمان لا چکا یا ایمان کے ساتھ نیک عمال بھی کر چکا ایسے لوگوں کو ان کا ایمان فائدہ دیگا اس صورت میں معتزلہ کا استدلال پورا نہ ہوگا کہ مومن گنہگار جس نے اعمال خیر نہ کئے ہوں ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا ۱۲ منہ

[2] دجال دجل سے نکلا ہے جس کا معنی حق کو چھپانا اور ملمع سازی کرنا جادو اور شعبدہ بازی کرنا ہر شخص کو جس میں یہ صفتیں ہوں دجال کہہ سکتے ہیں چنانچہ اوپر گذر چکا کہ اس امت میں تیس کے قریب دجال پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک نبوت کا دعوی کریگا ہمارے زمانہ میں جو مرزا قادیان میں پیدا ہوا وہ بھی ان تیس میں کا ایک ہے اور بڑا دجال وہ ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا عجیب عجیب شعبدے دکھلائے گا خدائی کا دعوی کریگا لیکن مردود کانا ہوگا یہ باب اسی کے حالات میں ہے اللہ تعالی ہر مسلمان کو اس کے شر سے محفوظ رکھے ایک حدیث میں ہے جو کوئی تم میں سے سنے دجال نکلا تو اس سے دور رہے (یعنی جہاں تک ہو سکے اسکے پاس نہ جائے ۱۲ منہ

[3] یعنی باوجود اس بات کے کہ اسکے پاس روٹیوں کے پہاڑ، پانی کی نہریں ہوں جب بھی وہ اللہ کے نزدیک اس لائق نہ ہوگا کہ اس کو خدا سمجھیں (القیامۃ)

۶۶۲۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از ایوب از نافع) حضرت امام بخاری کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، آپ نے فرمایا دجال دائیں آنکھ کا کانا ہوگا۔ اس کی آنکھ میں انگور کی طرح پھولا ہوگا[1]

۶۶۲۷- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ الدَّجَّالُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ۔

(از سعد بن حفص از شیبان از یحییٰ از اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال اپنے ظہور کے بعد مدینہ کے قریب پہنچے گا، مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا اور جتنے کافر اور منافق ہیں وہ مدینے سے نکل کر دجال کے پاس چل دیں گے[2]

۶۶۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرَةَ سَمِعْتُ هٰذَا

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم بن سعد از والدش از جدش) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینے والوں پر دجال کا رعب نہیں پڑے گا، اس دن مدینے کے سات دروازے ہوں گے، ہر دروازے پر دو فرشتے (پہرہ دار) ہوں گے۔

علی بن عبداللہ کہتے ہیں محمد بن اسحاق نے بحوالہ صالح بن ابراہیم روایت کیا کہ ان کے والد ابراہیم نے کہا میں بصرے میں گیا وہاں ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا میں نے

(بقیہ صفحہ سابق) کیونکہ وہ کانا اور عیب دار ہوگا اور اس کی پیشانی پر کفر کا لفظ مرقوم ہوگا جس کو دیکھ کر مسلمان پہچان لینگے کہ یہ جعلیہ مردود ہے دوسری حدیث میں ہے کوئی تم میں سے مرنے تک اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتا اور دجال کو لوگ دنیا میں دیکھینگے تو معلوم ہوا وہ جھوٹا ہے اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں دنیا میں بیداری میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوتا ہے صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اس کو اتر کر قتل کریں گے ۱۲ منہ (حاشیہ متعلقہ صفحہ ہذا) [1] اس باب میں مختلف روایتیں آئی ہیں کسی میں دائیں آنکھ اور کسی میں بائیں آنکھ کا کانا مذکور ہے غرض ایک آنکھ اس کی کانی ہوگی اور اختلاف اس پر محمول ہے کہ راویوں کو تحقیق یاد نہ رہا کہ آپ نے داہنی آنکھ کا کانا فرمایا یا بائیں کا بعضوں نے کہا کہ ایک آنکھ کانی اور دوسری بھی پھلی ہوگی کس برتے پر تتا پانی گر دہ وا تنا بڑا تو عیب لے کھتا ہوگا اس پر خدائی کا دعویٰ کیا زیبے بیگا اپنی آنکھ تو درست کرنے سے عاجز ہے ۱۲ منہ [2] جو پکے مسلمان ہونگے وہی مدینہ میں رہ جائیں گے دوسری روایت میں ہے وہ سب شہروں میں جائیگا سوائے مکہ اور مدینہ کے ان شہروں کی فرشتے حفاظت کریں گے ۱۲ منہ [3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشنگوئی بالکل صحیح ہوئی

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث سنی[1]

۶۶۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ۔

(از علی بن عبداللہ از محمد بن بشر از مسعر از سعد بن ابراہیم از والدش) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح دجال کا رعب مدینہ منورہ میں داخل نہ ہوگا۔ اس زمانے میں مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے (پہرہ دے رہے) ہوں گے۔

۶۶۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم از صالح از ابن شہاب از سالم بن عبداللہ) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ سنانے کے لئے) لوگوں میں کھڑے ہوئے پہلے کما حقہٗ ثنائے الٰہی بیان فرمائی پھر دجال کے متعلق کہا" میں بھی تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں جیسے ہر نبی نے اپنی امت کو ڈرایا ہے مگر میں تمہیں اس کی ایسی نشانی بیان کرتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی وہ (مردود) کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے"

۶۶۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عُقیل از ابن شہاب از سالم) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں نے خواب میں دیکھا کہ میں طواف کعبہ کر رہا ہوں اتنے میں ایک شخص گندم گوں سیدھے بالوں والا دکھائی دیا۔ اس

---

[1] دوسری روایت میں ہے نوح علیہ السلام کے بعد جتنے پیغمبر گذرے ہیں سب نے اپنی اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے ایک روایت میں ہے نوح نے بھی ڈرایا کانا ہونا ایک بڑا عیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب اور ہر نقص سے پاک ہے ۱۲ منہ

اٰدَمُ سَبْطُ الشَّعْرِ يَنْطُفُ اَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهٗ مَاءً قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ اَلْتَفِتُ فَاِذَا رَجُلٌ جَسِيْمٌ اَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ اَعْوَرُ الْعَيْنِ كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالُوا هٰذَا الدَّجَّالُ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ -

کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔ پھر جو میں نے دوسری طرف نگاہ کی تو ایک سرخ رنگ کا موٹا شخص نظر آیا اس کے بال گھونگریالے تھے آنکھ کانی جیسے پھولا ہوا انگور (میں نے پوچھا یہ کون ہے؟) لوگوں نے کہا یہ دجال ہے اس کی صورت قبیلہ خزاعہ کے عبدالعزیٰ بن قطن سے بہت ملتی تھی (یہ شخص زمانہ جاہلیت میں مر گیا تھا)[1]

۶۶۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيْذُ فِيْ صَلَاتِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نماز میں فتنۂ دجال سے پناہ مانگ رہے تھے[2]۔

۶۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَّالِ اِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَّنَارًا فَنَارُهٗ مَاءٌ بَارِدٌ وَّمَاؤُهٗ نَارٌ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(از عبدان از والدش از شعبہ از عبدالملک از ربعی) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے ساتھ پانی ہو گا آگ بھی ہوگی لیکن اس کی آگ حقیقت میں ٹھنڈا پانی اور اس کا پانی حقیقت میں آگ ہے۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث سن کر ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے بھی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے[3]

[1] یہ حدیث اوپر کتاب التعبیر میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یہ امت کی تعلیم کیلئے تھا اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے پہلے آپ کو یہ خبر نہیں دی گئی تھی کہ دجال کب نکلے گا آپ کو یہ خیال تھا شاید میری زندگی ہی میں نکل آئے ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں یوں ہے تم میں سے جو کوئی اس کا زمانہ پائے تو اس کی آگ میں چلا جائے وہ نہایت شیریں ٹھنڈا عمدہ پانی ہوگی مطلب یہ ہے کہ دجال ایک شعبدہ باز اور ساحر ہوگا پانی کو آگ، آگ کو پانی کر کے لوگوں کو بتلائے گا گا اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرنے کے لئے الٹا کر دیگا جن لوگوں کو وہ پانی دیگا ان کے لئے وہ پانی آگ ہو جائیگا اور جن مسلمانوں کو وہ مخالف سمجھ کر آگ میں ڈالے گا ان کے حق میں آگ پانی ہو جائیگی جن لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ آگ اور پانی دونوں مختلف حقیقتیں ہیں ان میں انقلاب کیسے ہوگا درحقیقت وہ پرلے سرے کے بیوقوف ہیں یہ انقلاب تو رات دن دنیا میں ہو رہا ہے عناصر کا کون وفساد برابر جاری ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی دجال کا کہنا ملنے گا وہ اس کو ٹھنڈا پانی دیگا تو درحقیقت یہ ٹھنڈا پانی آگ ہے یعنی قیامت میں وہ دوزخی ہوگا اور جس کو وہ مخالف سمجھ کر آگ میں ڈالے گا [illegible]

۶۶۲۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبًا كَافِرٌ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا کہ جس نے اپنی اُمت کو کانے دجال سے نہ ڈرایا ہو، یاد رکھو وہ مردود کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوگا اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباسؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[۱]

بَابٌ ۳۷۵۸ - لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ

باب دجال مدینہ طیبہ نہ جا سکے گا۔

۶۶۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عُبید اللہ بن عبداللہ ابن عُتبہ بن مسعود) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دجال کا طویل واقعہ سنایا اس میں یہ بات بھی تھی کہ دجال کے لئے مدینے کے اندر جانا حرام کر دیا گیا ہے وہ ایک شور والی زمین پر نزول کرے گا جو مدینے کے قریب ہوگی، اس وقت اہل مدینہ میں سے ایک نیک ترین آدمی اس کے پاس جائے گا اور کہے گا میں گواہی دیتا ہوں تو وہی دجال ہے جس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے فرما گئے تھے۔ دجال اپنے لوگوں سے کہے گا دیکھو اگر میں اس شخص کو مار ڈالوں پھر زندہ کر دوں تب تو تم میری (سچائی) کے متعلق کچھ شک نہ کرو گے وہ کہیں گے نہیں (شک نہیں رہے گا) چنانچہ دجال اس

[۱] یہ دونوں حدیثیں اوپر احادیث الانبیاء میں موصولاً گذر چکی ہیں دوسری روایت میں ہے کہ مؤمن اس کو پڑھ لیگا خواہ لکھا پڑھا نہ ہو اور کافر نہ پڑھ سکے گا گو لکھا پڑھا بھی ہو یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہوگی نووی نے کہا یہ صحیح ہے کہ حقیقۃً یہ لفظ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا بعضوں نے اس کی تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤمن کے دل میں ایمان کا ایسا نور دیگا کہ وہ دجال کو دیکھتے ہی پہچان لے گا کہ یہ کافر جعلساز بدمعاش ہے اور کافر کی عقل پر پردہ ڈال دے گا وہ سمجھے گا کہ دجال سچا ہے ۱۲ منہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ

شخص کو مار ڈالے گا پھر زندہ کرے گا تب وہ شخص کہے گا اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ تو ہی دجال ہے پھر تو دجال اسے مارنا چاہے گا تو نہ مار سکے گا[1]

۶۶۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از نعیم بن عبد اللہ مجمر) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینے کے رستوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں۔ اس میں نہ طاعون آئے گا اور نہ دجال[2]۔

۶۶۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ قَالَ وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

(از یحییٰ بن موسیٰ از یزید بن ہارون از شعبہ از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال مدینے میں آنا چاہے گا لیکن مدینے کے باہر فرشتوں کو پہرہ دیتے دیکھے گا تو قریب نہ پھٹک سکے گا۔ اسی طرح انشاء اللہ طاعون بھی مدینے میں نہ آ سکے گا[2]۔

---

[1] دوسری روایت میں ہے یہ شخص مسلمان ہو گا اور لوگوں سے پکار کر کہہ دیگا مسلمانو یہی وہ دجال ہے جس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی ایک روایت میں ہے کہ دجال آرے سے اس کو چیر ڈالے گا ایک روایت میں ہے کہ تلوار سے دو نیم کر دے گا اور یہ جلانا کچھ دجال کا معجزہ نہ ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے کافر کو معجزہ نہیں دیتا بلکہ خدا کا ایک فعل ہو گا جس کو وہ اپنے سچے بندوں کو آزمانے کے لئے دجال کے ہاتھ پر ظاہر کرے گا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ولی بڑی نشانی یہ ہے کہ شریعت پر قائم ہو اگر کوئی شخص شریعت کے خلاف چلتا ہو اور مردے کو بھی زندہ کر کے دکھلائے جب بھی اس کو نائب دجال سمجھنا چاہیئے ۱۲ منہ [2] یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت ہے کہ مدینہ ان بلاؤں سے محفوظ ہے

بَابُ ٣٧٥٩ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

باب یاجوج وماجوج کا بیان ۔

٦٦٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری) دوسری سند (از اسماعیل از برادرش از سلیمان از محمد بن ابی عتیق از ابن شہاب از عروہ بن زبیر از زینب بنت ابی سلمہ از ام حبیبہ بنت ابی سفیان) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور فرما رہے تھے لا الٰہ الا اللہ، عرب کی خرابی ایک قریب پہنچی ہوئی آفت سے ہونے والی ہے، آج یاجوج وماجوج کی دیوار اتنی کشادہ ہوگئی ہے آپؐ نے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کا حلقہ بنا کر بتایا، چنانچہ میں نے (زینب رضی اللہ عنہ نے) عرض کیا، کیا یارسول اللہ اچھے نیک بخت لوگ زندہ رہنے پر بھی ہم تباہ و برباد ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں جب بدکاری بہت پھیل جائے گی ۔

٦٦٣٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُفْتَحُ الرَّدْمُ رَدْمُ يَأْجُوجَ

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از وہیب از ابن طاؤس از والدش) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کشادہ ہوگئی وُہیب نے نوے کا اشارہ

له صحیح یہ ہے کہ یاجوج ماجوج آدمی ہیں یافث بن نوحؑ کی اولاد سے ابن مردویہ اور حاکم نے حذیفہ سے مرفوعاً نکالا کہ یاجوج وماجوج دو قبیلے ہیں یافث بن نوح کی اولاد میں ان میں کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرتا جب تک ہزار اولاد اپنی نہیں دیکھ لیتا اور ابن ابی حاتم نے نکالا آدمیوں اور جنوں کے دس حصہ ہیں ان میں نو حصے یاجوج ماجوج ہیں ایک حصے میں باقی لوگ کعب سے منقول ہے یاجوج وماجوج کے لوگ کئی قسم کے ہیں بعضے تو شمشاد کی طرح لمبے بعضے طول عرض دونوں میں چار چار ہاتھ بعضے اتنے بڑے کان رکھتے ہیں کہ ایک کو بچھاتے ایک کو اوڑھ لیتے ہیں اور حاکم نے ابن عباسؓ سے نکالا یاجوج ماجوج کے لوگ ایک ایک بالشت اور دو دو بالشت کے لوگ ہیں بہت لمبے ان میں وہ لوگ ہیں جو تین بالشت کے ہیں ۔ ابن کثیر نے کہا ابن ابی حاتم نے ان کے اشکال اور حالات اور قد و قامت اور کانوں کے باب میں عجیب عجیب حدیثیں نقل کی ہیں جن کی سندیں صحیح نہیں ہیں ۔ میں کہتا ہوں جتنا صحیح حدیثوں سے ثابت ہے وہ اسی قدر ہے کہ یاجوج وماجوج دو قومیں ہیں آدمیوں کی قیامت کے قریب وہ نہایت ہجوم کریں گے اور ہر بستی میں گھس آئیں گے اس کو تباہ و برباد کریں گے واللہ اعلم ۱۲ منہ

وَمَاجُوجَ مِثْلَ هٰذِهٖ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ تِسْعِيْنَ۔

کر کے بتایا (اس اشارے کا ذکر اوپر ہو چکا)[1]

كِتَابُ الْاَحْكَامِ

کتاب الاحکام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بَابُ ۳۷۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔

باب ارشادِ الٰہی اَطِيْعُوا اللّٰهَ الاٰية اللہ رسول اور اپنے حاکموں کی اطاعت کرو۔

۶۶۴۰ - **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ

(از عبدان از عبداللہ از یونس از زہری از ابوسلمہ ابن عبدالرحمٰن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

[1] ہمارے زمانہ میں بہت سے لوگ اس شبہ میں مبتلا ہیں کہ جب یاجوج ماجوج اتنی بڑی قوم ہے کہ ان میں کا کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرتا جب تک ہزار آدمی اپنی نسل کے نہیں دیکھ لیتا تو یہ قوم اس وقت دنیا کے کس حصے میں آباد ہے اہل جغرافیہ نے تو ساری زمین کو چھان ڈالا ہے یہ ممکن ہے کہ کوئی چھوٹا سا جزیرہ ان کی نظر سے رہ گیا ہو مگر اتنا بڑا ملک جس میں ایسی کثیر التعداد قوم بستی ہے نظر نہ آنا قیاس سے دور ہے دوسرے اس زمانہ میں لوگ بڑے اونچے اونچے پہاڑوں پر چڑھ جاتے ہیں ان میں ایسے ایسے سوراخ کرتے ہیں جس میں سے ریل چل جاتی ہے تو یہ دیوار ان کو کیونکر روک سکتی ہے سخت سے سخت چیز دنیا میں فولاد ہے اس میں بھی بآسانی سوراخ ہو سکتا ہے کتنی ہی اونچی دیوار ہو آلات کے ذریعے سے اس پر چڑھ سکتے ہیں ڈائنامیٹ سے اس کو دم بھر میں گرا سکتے ہیں۔ ان شبہوں کا جواب یہ ہے کہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ دیوار اب تک موجود ہے اور یاجوج ماجوج کو روکے ہوئے ہے البتہ آنحضرت کے زمانہ تک ضرور موجود تھی اور اس وقت تک دنیا میں صنعت اور آلات کا ایسا رواج نہ تھا تو یاجوج ماجوج وحشی قومیں اس دیوار کی وجہ سے رکی رہنے میں کوئی تعجب کی بات نہیں رہا یہ کہ یاجوج و ماجوج کے کسی شخص کا نہ مرنا جب تک وہ ہزار آدمی اپنی نسل سے نہ دیکھ لے یہ بھی ممکن ہے کہ اسی وقت تک کا بیان ہو جب تک آدمی کی عمر ہزار دو ہزار سال تک ہوا کرتی تھی نہ ہمارے زمانہ کا جب عمر انسانی کی مقدار سو برس یا ایک سو بیس برس رہ گئی ہے آخر یاجوج ماجوج بھی انسان ہیں ہماری طرح ان کی عمریں بھی گھٹ گئی ہوں گی اب یہ جو آثار صحابہ اور تابعین سے منقول ہیں کہ ان کے قد و قامت اور کان ایسے ہیں ان کی سندیں صحیح اور قابل اعتماد نہیں ہیں اور جغرافیہ والوں نے جن قوموں کو دیکھا ہے انہی میں سے دو وحشی قومیں یاجوج ماجوج ہیں اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کونسی قومیں ہیں بعضوں نے قیاس سے روس اور تاتاری یعنی منگول اور جاپانی قوموں کو یاجوج ماجوج کہا ہے بعضوں نے انگریز اور روس کو مگر انگریز کی قوم کوئی بڑی تعداد کی قوم نہیں روس تاتار چین جاپان یہ دونوں یاجوج ماجوج ہو سکتے ہیں مسلم کی حدیث میں ہے کہ یاجوج ماجوج بحیرہ طبریہ پر سے گذریں گے تو اس کا پانی تمام کر دیں گے امام احمد کی روایت میں ہے جس پر سے گذریں گے اس کو تباہ کر دیں گے جس پانی پر سے گذریں گے اس کو پی جائیں گے مسلم کی ایک روایت میں ہے وہ کہیں گے اب زمین والوں کو تو ہم مار چکے لاؤ آسمان والوں کو بھی ماریں پھر آسمان کی طرف تیر ماریں گے اللہ تعالیٰ اس کو خون سے رنگ کر لوٹا دیگا ابن جریر اور ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے وہ کہیں گے اب ہم آسمان والوں پر بھی غالب ہوئے ایک حدیث میں ہے کہ وہ زمین کے سب جانور سانپ بچھو تک بھی کھا جائیں گے اور ہاتھی اور سور بھی۔ ان کا مقدمۃ الجیش شام میں ہوگا تو ساقہ (لشکر کا اخیر حصہ) خراسان میں لیکن اللہ مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس کو ان سے بچائے رکھے گا ۱۲ منہ

عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ۔

۶۶۴۱ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِیَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ۔

اسی طرح جس نے میرے مقرر کئے ہوئے حاکم کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی گویا میری نافرمانی کی۔

(از اسمٰعیل از مالک از عبداللہ بن دینار) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص صاحب رعیت (حاکم ہے) اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی چنانچہ بادشاہ بڑا حاکم ہوتا ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی لیکن دوسرے لوگ بھی اپنے اپنے گھر والوں کے حاکم ہیں ان کے متعلق ان حاکموں سے باز پرس ہوگی۔ عورت اپنے خاوند کے گھر والوں کی نگہبان ہے اور اس سے بھی گھر کے افراد کے متعلق باز پرس ہوگی۔ اسی طرح کسی شخص کا غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے اس مال کے متعلق باز پرس ہوگی (خیانت یا نقصان تو نہیں کیا) غرض ہر شخص (ایک حد تک) حکومت رکھتا ہے اور اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہوگا۔

بَابٌ ۲۷۶ اَلْاُمَرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ۔

باب امیر (سردار یا خلیفہ) ہمیشہ قریش قبیلہ سے ہونا چاہیئے [1]

۶۶۴۲ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا

(از ابوالیمان از شعیب از زہری) محمد بن جبیر بن مطعم

---

[1] امام بخاری نے اس آیت کو لاکر اس طرف اشارہ کیا کہ صحیح اور راجح قول یہی ہے کہ اولی الامر منکم سے بادشاہ اور سردار مراد ہیں بعضوں نے عالم مراد لئے ہیں قسطلانی نے کہا بادشاہوں اور حاکموں کی اطاعت اسی وقت تک واجب ہے جب تک وہ حق کے موافق حکم دیں جب حق کا خلاف کریں تو ان کی اطاعت واجب نہیں ہے ۱۲ منہ

[2] یہ ترجمہ باب خود ایک حدیث کا لفظ ہے جس کو طبرانی نے نکالا لیکن وہ چونکہ بخاری کی شرط پر نہ تھے اس لئے اس کو نہ لا سکے جمہور علماء سلف اور خلف کا یہی قول ہے کہ امامت اور خلافت کیلئے قرشی ہونا شرط ہے اور غیر قرشی کی امامت اور خلافت صحیح نہیں ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی حدیث سے استدلال کر کے انصار کے دعویٰ کو رد کیا جب وہ کہتے تھے کہ ایک امیر انصار میں سے رہے ایک قریش میں سے اور تمام صحابہ نے اس پر اتفاق کیا گویا صحابہ پر اجماع ہو گیا کہ غیر قرشی کیلئے خلافت نہیں ہو سکتی البتہ خلیفہ وقت کا وہ نائب رہ سکتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خلفائے راشدین نے اور خلفائے بنی امیہ اور بنی عباس نے اپنے عہد میں غیر قرشی لوگوں کو اپنا نائب اور عامل مقرر کیا ہے حافظ نے کہا خارجی اور معتزلیوں نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے وہ غیر قرشی کی امامت اور خلافت جائز رکھتے ہیں ابن طیب نے کہا ان کا قول التفات کے لائق نہیں ہے جب حدیث سے ثابت ہے کہ قریش کا حق ہے اور ہر قرن میں مسلمانوں نے اسی اصول پر عمل کیا ہے قاضی عیاض نے کہا سب علماء کا یہی مذہب ہے کہ امام کے لئے قرشی ہونا شرط ہے اور یہ اجماعی مسائل میں سے ہے اور خارجی اور معتزلی نے یہ شرط نہیں رکھی ان کا قول تمام مسلمانوں کے خلاف ہے ۱۲ منہ

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُولَئِكَ جُهَّالُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ تَابَعَهُ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ۔

بیان کرتے تھے کہ وہ قریش کے چند لوگوں کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تھے[1] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب ایک شخص قبیلہ قحطان کا بادشاہ ہوگا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یہ سن کر غصے ہوئے اور خطبہ پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے پہلے کماحقہ ثنائے الٰہی بیان کی پھر کہنے لگے اما بعد مجھے یہ اطلاع ملی ہے تم میں سے چند لوگ ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن کا ثبوت اللہ کی کتاب (قرآن) سے نہیں ہے اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں[2]۔ ایسے لوگ بڑے جاہل ہیں تم لوگ ان گمراہ کن آرزوؤں سے بچے رہو میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرمایا کرتے تھے یہ امر یعنی خلافت اور سرداری قریش ہی میں رہے گی جب تک وہ دین اور شریعت کو قائم رکھیں گے[3]۔ اور جو کوئی ان سے دشمنی کریگا اللہ اسے اوندھے منہ (دوزخ میں) گرائے گا۔ شعیب کے ساتھ اس حدیث کو نعیم بن حماد نے بھی بحوالہ ابن مبارک از معمر از زہری از محمد بن جبیر روایت کیا ہے۔

۶۷۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

(از احمد بن یونس از عاصم بن محمد از والدش) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خلافت اور سرداری ہمیشہ خاندان قریش ہی میں رہے گی جب تک

[1] یہ حضرت معاویہ رض کا کہنا بے معنی نہ تھا کیونکہ عبداللہ بن عمرو اس حدیث کو آنحضرت ؐ سے نقل کرتے تھے اور ابوہریرہ رض اور ابن عمرو نے بھی اس کو روایت کیا ہے شاید حضرت معاویہ رض کا یہ مطلب ہوگا کہ عبداللہ بن عمرو رض جو اس حدیث سے یہ سمجھے ہیں کہ اوائل زمانہ اسلام میں ایسا ہوگا یعنی قحطانی بادشاہ ہوگا یہ غلط ہے آنحضرت ؐ نے ایسا نہیں فرمایا ہے بلکہ امامت اور خلافت کو قریش سے خاص رکھا ہے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب ایسا ہوگا یعنی ایک قحطانی شخص بادشاہ ہوگا ۱۲ منہ [2] جب دین اور شریعت چھوڑ دینگے تو ان کی خلافت بھی مٹ جائے گی ایسا ہی ہوا جب خلفائے عباسیہ دین کی پیروی چھوڑ دی اور شراب خوری اور عیش و عشرت میں پڑ گئے اللہ تعالیٰ نے خلافت ان کے خاندان سے نکال لی اس زمانہ سے اب تک پھر خلافت قریشی لوگوں کو نصیب نہیں ہوئی البتہ یمن یا مغرب یا مصر میں بعض حاکم قریشی بلکہ سادات میں سے ہوئے مگر اب ان کی بھی حکومت باقی نہ رہی بغرض قریشی کو خلیفہ نہ رہے اور یہی امر اہل اسلام کی تباہی کا باعث ہو رہا ہے اب بھی اگر سب مسلمان مل کر ایک قریشی یا بنی فاطمہ میں سے متقی اور عالم شخص کو اپنا خلیفہ بنا لیں اور سارے جہان کے مسلمان اس کے تابع حکم رہیں تو ابھی پھر اسلام چمک جاتا ہے مولانا اسمٰعیل شہید نور اللہ مرقدہ نے تیرھویں صدی کے شروع میں ایسا کرنا چاہا تھا اور حضرت سید احمد صاحب بریلوی کو خلیفہ قرار دیا تھا لیکن اللہ کو منظور نہ تھا چند ہی روز میں مولانا صاحب اور سید صاحب شہید ہوئے سفاقسی نے کہا حدیث سے یہ نکلا کہ اگر قریشی خلیفہ بھی فسق و فجور اور بدعت کی طرف لوگوں کو بلائے تو اس سے لڑنا اور اس کا معزول کرنا درست ہے جیسے حضرت امام حسین رض نے یزید کے خلاف خروج کیا تھا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِيْ قُرَيْشٍ مَّا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ۔

قریش کے دو آدمی بھی باقی رہیں گے۔

باب ۳۷۶۲ اَجْرِ مَنْ قَضٰى بِالْحِكْمَةِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔

باب

حکمت کے ماتحت (یعنی حکم الٰہی کے ماتحت) فیصلہ اور احکامات صادر کرنے والے کو ثواب۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہ فاسق اور گناہ گار ہیں۔

۶۶۴۴۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَاٰخَرُ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔

(از شہاب بن عباد از ابراہیم بن حُمید از اسمٰعیل از قیس) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی پر رشک نہ ہونا چاہیئے البتہ دو شخصوں پر۔ ایک تو اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے (حلال) مال دیا ہے اور وہ اسے نیک کاموں میں خرچ کر رہا ہے دوسرے اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے علم (دین) دیا ہے اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے[1]

باب ۳۷۶۳ اَلسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْاِمَامِ مَا لَمْ تَكُنْ مَّعْصِيَةً

باب

امام کی بات سننا اور ماننا واجب ہے بشرطیکہ خلاف شرع اور گناہ کی بات کا حکم نہ دے[2]

۶۶۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنْ

(از مسدد از یحییٰ از شعیب از ابو التیاح) حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (حاکم یا سردار کی بات) سنو اور مانو اگرچہ حبشی غلام ہی کو سردار یا حاکم بنا لیا گیا ہو

---

[1] یعنی اور لوگ رشک کے قابل ہی نہیں ہیں یہ دو شخص البتہ رشک کے قابل ہیں کیونکہ ان دونوں شخصوں نے دین اور دنیا دونوں حاصل کر لئے دنیا میں نیک نام ہوئے اور آخرت میں شاد کام بعضے بندے اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی گزرے ہیں جن کو یہ دونوں نعمتیں عطا ہوئی ہیں ان پر بے حد رشک ہوتا ہے۔ ثواب ۱۲ منہ

[2] ورنہ واجب نہیں کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ۱۲ منہ

اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ۔

جس کا سر منقیٰ کی طرح چھوٹا ہو (یعنی بیوقوف ہو)[1]

٦٦٤٦ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَكَرِهَهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً۔

(از سلیمان بن حرب از حماد از سعد از ابو رجاء) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے کوئی بری بات دیکھے تو صبر کرے اس لئے کہ جو شخص جماعت سے بالشت بھر الگ ہو کر مرتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے[2]۔

٦٦٤٧ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از عبید از نافع) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر (اپنے امام اور بادشاہ اسلام کی) اطاعت واجب ہے خوشی یا ناخوشی ہر حال میں، جب تک گناہ کا حکم اسے نہ دیا جائے، پھر جب (امام یا بادشاہ اسلام کی طرف سے) اسے گناہ (ناجائز کام) کا حکم دیا جائے تو نہ سنے نہ اطاعت کرے[3] [4]۔

---

[1] اس کا یہ مطلب نہیں کہ حبشی غلام خلیفہ ہو کیونکہ خلافت تو قریشی کے سوا اور کسی کی صحیح نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ خلیفہ اگر حبشی غلام کو بھی کہیں کا سردار یا حاکم مقرر کرے تو لوگوں کو اس کی اطاعت کرنا چاہئیے ۱۲ منہ

[2] جماعت سے الگ ہونا اس سے یہ مراد ہے کہ امام اور حاکم اسلام سے الگ ہو کر رہے اس کی اطاعت سے نکل جائے۔ جیسے خارجیوں نے حضرت علی رض کی خلافت سے الگ ہو گئے تھے حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مشرک یا بدعتیوں کی جماعت میں شریک رہے ان سے الگ ہو، ان سے تو الگ ہونا واجب ہے جیسے قرآن مجید میں ہے فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین ۱۲ منہ

[3] اس حدیث سے اگلی حدیث کی تفسیر ہو گئی کہ جماعت میں وہیں تک شریک رہنا ضروری ہے جہاں تک جماعت خلاف شرع کام کا حکم نہ دے اگر ایسی بات کا حکم دے تو اس جماعت کو سلام کرنا چاہئیے اکیلے ہی رہ کر اپنی زندگی گزارنا اور حق تعالیٰ کے حکم پر قائم رہنا بہتر ہے ۱۲ منہ

[4] احقر کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو حاکم سے ذاتی نقصان ہوا ہو تو برداشت کرلے اس حق تلفی کے عوض آخرت میں اجر ملے گا، جماعت کو نہ چھوڑے مثلاً کسی کا صلہ اسے حکومت نے نہیں دیا یا کم دیا تو یہ اگرچہ ناخوشی کی حالت ہے مگر اطاعت کرنی چاہئیے لیکن اگر حاکم یا حکومت گناہ اور خلاف شرع امور کے لئے حکم دیں یا حکومت غیر مسلم کی ہو تو اس صورت میں بغاوت کرنا فرض ہے اور یہ عین جہاد متصور ہوگا اگر مسلمان صرف اس حدیث پر ہی عمل کر لیتے تو آج اس زبوں حالی میں مبتلا نہ ہوتے۔ المیہ یہ ہے کہ عوام کو انگریز نے یہ تعلیم دی تھی کہ ہر حاکم وقت کی اطاعت فرض ہے لوگ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم میں اولی الامر سے ہر حاکم غلط معنی کرتے ہیں۔ بعض علماء سوء لوگوں کو اپنے دنیوی مفاد حاصل کرنے کی خاطر حاکم وقت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے عوام کو گمراہ کرتے ہیں اور تمام شرعی و خلاف شرع احکام کی پابندی ضروری قرار دیتے ہیں حالانکہ خلاف شرع احکام میں کسی کی اطاعت نہ کرنا چاہئیے ۱۲ احمد الرزاق

٦٦٤٨- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَّأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُّطِيعُوهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي قَالُوا بَلٰى قَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَا جَمَعْتُمْ حَطَبًا وَّأَوْقَدْتُمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا فَجَمَعُوا حَطَبًا فَأَوْقَدُوا فَلَمَّا هَمُّوا بِالدُّخُولِ فَقَامَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارًا مِّنَ النَّارِ أَفَنَدْخُلُهَا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ خَمَدَتِ النَّارُ وَسَكَنَ غَضَبُهُ فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا إِنَّمَا الطَّاعَةُ بِالْمَعْرُوفِ۔

بَابٌ ٣٧٦٤ مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ الْإِمَارَةَ أَعَانَهُ اللّٰهُ۔

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از سعد ابن عبیدہ از ابو عبدالرحمٰن) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اس کا سردار ایک انصاری مقرر کیا اور لوگوں کو یہ حکم دیا کہ ان کی اطاعت کریں (رستے میں) اتفاقاً عبداللہ بن حذافہ ان لوگوں پر ناراض ہوئے کہنے لگے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یہ حکم نہیں دیا تھا کہ میری اطاعت کرنا انہوں نے کہا بے شک یہ حکم تو دیا تھا۔ عبداللہ رضؓ نے کہا تو میں تمہیں اٹل حکم دیتا ہوں کہ تم لکڑیاں جمع کرکے آگ جلاؤ اور اس میں اپنے کو جھونک دو (جل مرو) چنانچہ انہوں نے لکڑیاں جمع کیں آگ سلگائی جب اس میں کودنے کا ارادہ کیا تو ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے کہنے لگے ہم نے جو (کفر چھوڑ کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی تو محض (دوزخ کی) آگ سے بچنے کیلئے اب ہم پھر آگ میں داخل ہو جائیں؟ اتنے میں آگ خودبخود بجھ گئی اور عبداللہ رضؓ کا غصہ بھی جاتا رہا، پھر یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا، آپؐ نے فرمایا اگر یہ لشکر والے اس آگ میں گھس جاتے تو کبھی اس میں سے نہ نکلتے[1] (حاکم کی) اطاعت اسی کام میں کرنا چاہیے جو جائز ہو[2]

باب جسے بغیر مانگے حکومت یا کوئی عہدہ ملے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا[3]

[1] ہمیشہ کیلئے دوزخی ہو جاتے ۱۲ منہ [2] نہ کہ گناہ کے کام میں ۱۲ منہ [3] اس کی سرداری نیک نامی کے ساتھ گزرے گی اور جو شخص مانگ کر پیچھے پڑ کر حکومت حاصل کرے اللہ تعالیٰ اپنی مدد اس سے ہٹا لے گا ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کو خبط ہو گیا ہے جس کو دیکھئے حکومت اور تعلقداری کا طالب ہے۔ ارے بھائیو! حکومت بڑے مؤاخذہ کا کام ہے روٹی کمانے کے ہزارہا طریق ہیں طبیب بنو ڈاکٹر بنو انجینئر ہو سوداگر بنو کاشتکار بنو کوئی ہنر اور پیشہ کرو اس میں کوئی عار محسوس نہ کرو مگر عدالت اور رسال کی خدمت ہرگز نہ چاہو اگر زبردستی بادشاہ اسلام تم کو ایسی خدمت پر مامور کرے تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو اور اس سے ڈر کر اپنی خدمت ایمانداری کے ساتھ ادا کرو ۱۲ منہ

۶۶۴۹- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

(از حجاج بن منہال از جریر بن حازم از حسن) عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمان حکومت اور سرداری مت طلب کر کیونکہ اگر مانگنے سے تجھے حکومت اور سرداری ملے گی تو اللہ تعالیٰ اپنی مدد تجھ سے اٹھالے گا، اگر بغیر مانگے تو سردار بنایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا، نیز جب تو کسی بات کی قسم کھالے پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے تو اپنی قسم کا کفارہ دے دے اور جو کام بہتر معلوم ہو وہ کر۔

بَابٌ ۳۷۶۵ مَنْ سَأَلَ الْإِمَارَةَ وُكِلَ إِلَيْهَا۔

باب جو شخص مانگ کر حکومت یا عہدہ حاصل کرے اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کی مدد چھوڑ دی جائیگی۔

۶۶۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ۔

(از ابو معمر از عبدالوارث از یونس از حسن) عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمان حکومت اور سرداری مت طلب کر کیونکہ اگر مانگنے سے تجھے حکومت اور سرداری ملے گی تو اللہ تعالیٰ اپنی مدد تجھ سے اٹھالے گا، اگر بغیر مانگے تو سردار بنایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا، نیز جب تو کسی بات کی قسم کھالے پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے تو جو کام بہتر ہو وہ کرنا اور قسم کا کفارہ دے دے۔

بَابٌ ۳۷۶۶ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْإِمَارَةِ۔

باب حکومت اور سردار بننے کی حرص کرنا منع ہے۔

۶۶۵۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ

(از احمد بن یونس از ابن ابی ذئب از سعید مقبری)

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ وَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ

۶۶۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ أَمِّرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّا لَا نُوَلِّي هَذَا مَنْ سَأَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ

بَابُ ۳۷۶۷ مَنِ اسْتُرْعِيَ رَعِيَّةً فَلَمْ يَنْصَحْ ۔

۶۶۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ عنقریب حکومت اور عہدوں کی حرص کروگے لیکن قیامت کے دن اس کی وجہ سے ندامت ہوگی ۔ حکومت ایک انّا (دودھ پلانے والی کی طرح) ہے کہ دودھ پلاتے وقت تو مزہ ہے اور دودھ چھٹتے وقت تکلیف[1] ۔

محمد بن بشار بحوالہ عبداللہ بن حمران از عبدالحمید از سعید مقبری از عمر بن حکم حضرت ابوہریرہؓ سے ان کا مذکورہ بالا قول نقل کیا[2] ۔

(از محمد بن علاء از ابواسامہ از بُرید از ابوبُردہ) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بارگاہِ رسالت میں اپنی قوم کے دو شخصوں کے ساتھ حاضر ہوا میرے ایک ساتھی نے کہا یا رسول اللہ مجھے امیر وقت مامور فرمادیجئے دوسرے نے بھی یہی خواہش ظاہر کی ۔ تو آپؐ نے فرمایا ہم اس شخص کو حکومت نہیں دیتے جو اس کی درخواست یا حرص کرے ۔

باب جسے حاکم مقرر کیا گیا مگر اس نے رعیت کی خیر خواہی نہ کی ۔

(از ابونعیم از ابوالاشہب از حسن بصریؒ عبیداللہ

---

[1] سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عمدہ مثال دی ہے آدمی کو حکومت اور سرداری ملتے وقت بڑی لذت ہوتی ہے خوب رعب کماتا ہے مزے اڑاتا ہے لیکن اس کو سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ سدا قائم رہنے والی چیز نہیں ایک دن چھن جائے گی تو جتنا مزہ اٹھایا تھا وہ سب کرکرا ہو جائیگا اور اس رنج کے سامنے جو سرداری اور حکومت جاتے وقت ہوگا یہ خوشی کوئی چیز نہیں ہے عاقل کو چاہیئے کہ جس کام کے انجام میں رنج ہو اس کو تھوڑی سی لذت کی وجہ سے ہرگز اختیار نہ کرے عاقل وہی کام کرتا ہے جس میں رنج اور دکھ کا نام نہ ہو نری لذت ہی لذت ہو گو یہ لذت مقدار میں تھوڑی ہو لیکن اس لذت سے بدرجہا بہتر ہے جس کے بعد رنج سہنا پڑے لاحول ولا قوۃ الا باللہ لعنت خدا دنیا کی حکومت پر سرداری اور بادشاہت درحقیقت ایک عذاب الیم ہے اسی لئے عقلمند بزرگ اس سے ہمیشہ بھاگتے رہے امام ابو حنیفہؒ نے بار کھائی قید میں رہے مگر حکومت قبول نہ کی دوسری حدیث میں ہے جو شخص عدالت کا حاکم یعنی قاضی (جج) بنایا گیا وہ بن چھری ذبح کیا گیا تاریخ نے ہمیں بتایا ہے کہ کئی شخصوں کو وزارت کا عہدہ ملا اور انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا مگر چند ہی سال میں یہ عہدہ ان سے چھن گیا اور دیکھتے ہی ان ایسا رنج ہوا کہ اسی رنج میں دنیا سے چلتے ہوئے بعضوں نے خودکشی کر لی ۱۲ منہ

[2] تو اس طریق میں دو باتیں اگلے طریق کے خلاف ہیں ایک تو سعید مقبری اور ابوہریرہؓ میں عمر بن حکم کا واسطہ ہونا دوسرے حدیث کو موقوفاً نقل کرنا ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

ابن زیاد نے مَعْقِل بن یسار رضی اللہ عنہ کی مرض الموت میں عیادت کی۔ مَعْقِل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے، آپؐ فرماتے تھے جو شخص ایسا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے رعیّت کی نگہبانی پر مقرر کیا ہو مگر وہ خیر خواہی کے ساتھ ان کی نگہبانی نہ کرے تو قیامت کے دن وہ بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا۔ (بہشت میں جانا تو بڑی بات ہے[1])

۶۶۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ قَالَ زَائِدَةُ ذَكَرَهُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَتَيْنَا مَعْقِلَ ابْنَ يَسَارٍ نَعُودُهُ فَدَخَلَ عُبَيْدُ اللهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

(از اسحاق بن منصور از حسین جعفی از زائدہ از ہشام)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہم عیادت کے لئے مَعْقِل رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اتنے میں عبید اللہ بن زیاد بھی وہاں آیا۔ مَعْقِل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے، آپؐ نے فرمایا جو بادشاہ یا حاکم مسلمانوں پر حکومت کرتا ہو اور ان کی بدخواہی کرتے کرتے اس پر موت آجائے تو بہشت اس پر حرام ہے[2]۔

بَابٌ ۳۶۶۸ مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللهُ عَلَيْهِ۔

باب جو شخص خلقِ خدا کو تکلیف دے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف دے گا۔

۶۶۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ طَرِيفٍ أَبِي تَمِيمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَ

(از اسحٰق واسطی از خالد از جریری) طریف ابو تمیمہ کہتے ہیں میں اس وقت موجود تھا جب صفوان بن محرز اور ان کے ساتھیوں کو جندب رضی اللہ عنہ نصیحت کر رہے تھے،

---

[1] یعنی ان پر ظلم و تعدی کرے یا ظلم و تعدی ہونے دے اس کا بندوبست نہ کرے ۱۲ منہ [2] طبرانی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے حالانکہ بہشت کی خوشبو ستر برس کی راہ سے محسوس ہوتی ہے طبرانی کی دوسری روایت میں ہے کہ یہ عبید اللہ بن زیاد ایک ظالم سفاک چھوکرا تھا جس کو معاویہؓ نے حاکم بنایا تھا وہ بہت خونریزی کیا کرتا آخر عبد اللہ بن معقل بن یسار صحابی نے اس کو نصیحت کی کہ ان کاموں سے باز رہ اخیر تک ۱۲ منہ

جُندَبًا وَّاَصْحَابَهٗ وَهُوَ يُوْصِيْهِمْ فَقَالُوْا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ وَ مَنْ يُّشَاقِقْ يَشْقُقِ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالُوْا اَوْصِنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَاْكُلَ اِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يُحَالَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفِّهٖ مِنْ دَمٍ اَهْرَاقَهٗ فَلْيَفْعَلْ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنْدَبٌ قَالَ نَعَمْ جُنْدَبٌ

لوگوں نے ان سے پوچھا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص لوگوں کو (مشہوری، ناموری اور ریار) کے لئے نیک کام کرے گا، اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کی ریاکاری کا حال لوگوں کو سنا دے گا، اور جو شخص خلق خدا پر سختی کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس پر سختی کرے گا۔ یہ حدیث سن کر لوگوں نے کہا ہمیں (مزید) نصیحت فرمائیے! چنانچہ انہوں نے (جندب نے) فرمایا دیکھو آدمی کی پہلی چیز جو (مرنے کے بعد) سڑتی ہے وہ پیٹ ہے، اب جس سے ہو سکے وہ پیٹ میں صرف لقمہ حلال ڈالے (حرام سے بچے) اور جس سے ہو سکے وہ چلو بھر لہو بہا کر (قتل کر کے) بہشت میں جانے سے اپنے کو روک لے فربری کہتے ہیں میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ سے پوچھا اس حدیث میں یہ قول "میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا" کس کا ہے؟ آیا جندب رضی اللہ عنہ کا ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں۔

بَاب ۲۷۶۹ الْقَضَاءِ وَالْفُتْيَا فِي الطَّرِيْقِ وَقَضٰى يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الطَّرِيْقِ وَقَضٰى الشَّعْبِيُّ عَلٰى بَابِ دَارِهٖ۔

باب راستہ چلتے فیصلے اور فتوے دینا[1]

یحییٰ بن یعمر تابعی نے رستے میں فیصلہ کیا نیز شعبی نے اپنے گھر کے دروازے پر فیصلہ کیا[2]

۶۶۵۶ - حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيَنَا

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از سالم بن ابی جعد) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مسجد سے باہر جا رہے تھے کہ ایک شخص نے یہ دریافت کیا یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لئے کیا

[1] اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے بازار میں فیصلہ کیا مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ فیصلہ کرنے کے لئے کوئی خاص مقام جیسے محکمہ یا مسجد شرط نہیں ہے ۱۲ منہ

[2] یہ دونوں واقعے ابن سعد نے طبقات میں وصل کئے ۱۲ منہ

رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صِيَامٍ وَلَا صَلٰوةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ۔

سامان تیار کیا ہے؟ یہ سن کر وہ چُپ چاپ سا ہو گیا مگر پھر کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے قیامت کے لئے بہت زیادہ روزہ نماز صدقہ تو تیار نہیں کیا (صرف فرض روزہ نماز اور زکوٰۃ ادا کرتا ہوں) البتہ اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تو (قیامت کے دن) اسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت رکھے گا۔[1]

بَابُ ۳۷۷ مَا ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَّابٌ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دربان نہ تھا۔

۶۶۵۷ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ تَعْرِفِينَ فُلَانَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ خِلْوٌ مِنْ مُصِيبَتِي قَالَ فَجَاوَزَهَا وَمَضَى فَمَرَّ

(از اسحاق از عبدالصمد از شعبہ از ثابت بنانی) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کی کسی عورت سے دریافت کیا آیا تو فلاں عورت کو جانتی ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں تو کہا وہ عورت ایک قبر کے پاس رو رہی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گذرے اسے دیکھ کر فرمایا اللہ سے ڈرو اور صبر سے کام لو، وہ کہنے لگی اجی آپ میری مصیبت سے بے خبر ہیں آپ جائیے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے گئے۔ اتنے میں ایک اور شخص اس عورت کے پاس سے گذرا اور دریافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے مسجد کے دروازے پر چلتے چلتے اسکو یہ فتوٰی سنایا یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اور بڑی امید کی حدیث ہے خصوصًا ہم گنہگاروں کے لئے جن کے پاس کوئی نیکی نہیں ہے اللہم ارزقنا حبک وحب من یحبک ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا نہ انس کی بی بی کا نہ اس عورت کا نام معلوم ہوا ۱۲ منہ [3] کبیر کا لفظ حدیث میں غلط فہمی سے بچا لیتا ہے ان ننگ دھڑنگ، اور بھنگی شرابی مسلمانوں کو جو آجکل حب اہلبیت اور حب نبی کا دعوٰی کرتے ہیں اس حدیث سے کوئی غلط فہمی نہ ہونی چاہیئے جو زبانی محبت کا دعوٰی کرتے ہیں اور عملی طور پر قطعی فاسق و فاجر بدعقیدہ بے دین بلکہ دشمن دین ہوتے ہیں نیز اقامت شریعت کے لئے کوئی کام یا سعی اور کوشش نہیں کرتے اس حدیث کا مفہوم تو صرف یہ ہے کہ اگر کوئی شخص زیادہ عابد و زاہد نہ ہو لیکن فرض نماز روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ جذبۂ دینی اور حب نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہو اور حتی الامکان وہ اقامت حکومت الٰہی کے لئے کوشش کرتا ہو تو وہ انشاء اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور معیت فی الجنۃ کا حقدار ہو گا ۱۲ عبدالرزاق۔

بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا عَرَفْتُهُ قَالَ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَتْ إِلَى بَابِهِ فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَّابًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا عَرَفْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ۔

نے تجھ سے کیا فرمایا وہ کہنے لگی (اُف) میں نے نہیں پہچانا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے (میں سمجھی کوئی اور شخص ہیں) انہوں نے کہا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے، یہ سن کر وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی دیکھا تو آپ کے دروازے پر کوئی دربان نہیں ہے، کہنے لگی یا رسول اللہ (غلطی معاف فرمائیے) بخدا میں نے آپ کو اس وقت نہیں پہچانا تھا۔ آپ نے فرمایا صبر تو اسی وقت اجر و ثواب رکھتا ہے جب صدمہ شروع ہو [1]

بَابُ ۲۷ الْحَاكِمِ يَحْكُمُ بِالْقَتْلِ عَلَى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي فَوْقَهُ۔

باب ماتحت کا حاکم، قصاص کا حکم دے سکتا ہے، بڑے حاکم سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں [2]

۶۶۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْأَمِيرِ۔

(از محمد بن خالد از محمد بن عبداللہ انصاری از والدش از ثمامہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قیس بن سعد رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح رہا کرتے جیسے کسی امیر کے پاس اس کا کوتوال رہا کرتا ہے [3]

۶۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَ

(از مسدد از یحییٰ از قرہ از حمید بن ہلال از ابوبردہ) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ابوموسیٰ کو یمن کی طرف بھیجا پھر ان کے پیچھے ہی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا۔

---

[1] ورنہ رو دھو کر تو سب کو آخیر میں صبر آجاتا ہے یہ حدیث اوپر کتاب الجنائز میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] اور قصاص کی طرح حد بھی ہے تو ہر ملک کا عامل حدود اور قصاص شرع کے موافق جاری کر سکتا ہے بڑے بادشاہ یا خلیفہ سے اجازت لینا شرط نہیں ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ عاملوں کو ایسا کرنا درست نہیں بلکہ شہر کے بڑے حاکم قائم کریں ابن قاسم نے کہا قصاص دارالخلافہ ہی میں لیا جاویگا جہاں خلیفہ رہتا ہو یا اس کی تحریری اجازت سے اور مقاموں میں، اشہب نے کہا جس عامل یا والی کو خلیفہ اجازت دے حدود اور قصاص قائم کرنے کی وہ قائم کر سکتا ہے ۱۲ منہ [3] اس کا یہ مطلب نہیں کہ قیس بن سعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کوتوال تھے کیونکہ کوتوال کا عہدہ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا نہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں بلکہ بنی امیہ کی حکومت میں یہ عہدہ ایجاد ہوا اور انہی کا اثر اس عہدہ میں آگیا اکثر ظالم سفاک اور بے رحم کوتوال ہی ہوتے ہیں اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے ۱۲ منہ

اَتْبَعَهٗ بِمُعَاذٍ ح وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَجُلًا اَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ فَاَتٰى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّهُوَ عِنْدَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ مَا لِهٰذَا قَالَ اَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ قَالَ لَا اَجْلِسُ حَتّٰى اَقْتُلَهٗ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

دوسری سند (از عبداللہ بن صباح از محبوب بن حسن از خالد حذا از حمید بن ہلال از ابوبُردہ از ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک شخص مسلمان ہونے کے بعد پھر یہودی ہوگیا (اسے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا) اتنے میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آپہنچے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا بات ہے؟ (اس کی مُشکیں بندھی ہوئی ہیں) انہوں نے کہا یہ شخص مسلمان ہونے کے بعد یہودی ہوگیا (مرتد ہوگیا) معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اسے قتل نہ کرلوں [1]

بَابٌ ۲۷۷۲ هَلْ يَقْضِي الْحَاكِمُ اَوْ يُفْتِيْ وَهُوَ غَضْبَانُ

باب غُصّے کی حالت میں حاکم یا مفتی کو فیصلہ یا فتوٰے دینا دُرست ہے یا نہیں؟

۶۶۶۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ اَبُوْ بَكْرَةَ اِلَى ابْنِهٖ وَكَانَ بِسِجِسْتَانَ اَنْ لَا تَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔

(از آدم از شعبہ از عبدالملک بن عمیر از عبدالرحمٰن ابن ابی بکرہ) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو لکھا (جو سجستان میں قاضی تھا) جس وقت تو غصّے کی حالت میں ہو تو فیصلہ مت کیا کر کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کوئی حاکم دو آدمیوں کا اس وقت فیصلہ نہ کرے جب غصّے کی حالت میں ہو۔[2]

۶۶۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا

(از محمد بن مقاتل از عبداللہ از اسمٰعیل بن ابی خالد از قیس بن ابی حازم) حضرت ابومسعود

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلا کیونکہ معاذ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے انہوں نے قتل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لی ۱۲ منہ

[2] غصے کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور لوگوں کو فیصلہ کرنا منع ہے اور حنابلہ کے نزدیک غصے کی حالت میں جو حکم دے وہ نافذ نہ ہوگا ۱۲ منہ

إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا قَالَ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيُوجِزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ! بخدا میں صبح کی جماعت میں محض اس لئے شامل نہیں ہو سکتا کہ فلاں صاحب نماز کو طویل کر دیتے ہیں۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے کسی وعظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا غصّے میں نہیں دیکھا جتنا اس دن غصّے ہوئے۔ پھر فرمایا "تم میں بعض لوگ ایسے ہیں جو دین سے نفرت دلانا چاہتے ہیں۔ یاد رکھو جب تم میں سے کسی کو امام بنایا جائے تو وہ مختصر نماز پڑھائے اس لئے کہ ان میں کوئی بوڑھا ہوتا ہے کوئی کمزور اور کوئی ضروری کام پر جانے والا"۔

۶۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكِرْمَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا۔

(از محمد بن ابی یعقوب کرمانی از حسان بن ابراہیم از یونس از محمد از سالم) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی حائضہ بیوی کو طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واقعہ سنایا آپ ناراض ہوئے اور فرمایا عبد اللہ کو رجعت کر لینی چاہیئے۔ عورت کو اپنے پاس رہنے دے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے پھر حیض آئے، پھر پاک ہو، بعد ازاں اگر چاہے تو طلاق دے دے۔

بَابٌ ۳۷۳ مَنْ رَأَى لِلْقَاضِي أَنْ يَحْكُمَ بِعِلْمِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ

باب قاضی کو اپنے ذاتی علم کے رو سے معاملات میں حکم دینا درست ہے بشرطیکہ

لہ یہ حدیث لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ غصّے میں جو حکم دینے کی ممانعت اگلی حدیث میں ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور لوگوں کے لئے ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غصّے میں حکم دینا جائز تھا کیونکہ آپ غصے میں بھی حق سے تجاوز نہ کرتے تھے آپ پوری طرح اپنے نفس پر قادر تھے لیکن اور لوگوں میں یہ بات نہیں ہے ۱۲ منہ

إِذَا لَمْ يَخَفِ الظُّنُونَ وَالتُّهْمَةَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ وَذَٰلِكَ إِذَا كَانَ أَمْرٌ مَشْهُورٌ۔

بدگمانی اور تہمت کا اندیشہ نہ ہو[1] (غیر حدود اور حقوق اللہ میں ذاتی علم پر حکم نہیں دے سکتا) اس کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندہ رضی اللہ عنہا کو یہ حکم دیا تو ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے مال میں سے اتنا لے سکتی ہے جو دستور کے مطابق تجھے اور تیری اولاد کو کافی ہو۔

۶۶۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ قَالَتْ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُطْعِمَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَهَا لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ مِنْ مَعْرُوفٍ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہندہ بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی یا رسول اللہ! خدا کی قسم ایک وہ زمانہ تھا کہ ساری زمین پر کوئی گھرانہ ایسا نہیں تھا جس کا ذلیل و خوار ہونا اتنا پسند کرتی تھی جتنا آپ کے گھرانے کو لیکن اب دنیا میں کسی خیمے والے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمے والے کے مقابلے میں برتر نہیں دیکھنا چاہتی۔ پھر کہنے لگی کہ ابوسفیان بہت ہی بخیل ممسک آدمی ہے کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا اگر میں اس کے مال میں سے اس سے پوچھے بغیر اپنے بال بچوں کو کھلاؤں۔ آپ نے فرمایا نہیں اگر حسب معمول (قاعدہ کے مطابق) کھلائے[2]۔

بَابُ ۳۷۴ الشَّهَادَةِ عَلَى الْخَطِّ الْمَخْتُومِ وَمَا يَجُوزُ مِنْ ذَٰلِكَ وَمَا يَضِيقُ عَلَيْهِمْ وَ

باب مہر کردہ خط پر گواہی دینے کا بیان

(کہ فلاں شخص کا خط ہے) نیز اس مقدمے میں کونسی شہادت جائز ہے اور کونسی ناجائز؟ حاکم کا

---

[1] حنفیہ کا یہی قول ہے لیکن دوسرے علماء کے نزدیک معاملات میں بھی قاضی کو اپنے ذاتی علم پر حکم دینا درست نہیں ہے قسطلانی نے کہا اگر گواہوں کی گواہی قرینۂ عقل یا مشاہدہ کے یا ظن غالب کے خلاف ہو تب اس گواہی پر بالاتفاق حکم دینا درست نہیں ہے ۱۲ منہ

[2] تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقدمہ میں اپنے ذاتی علم پر حکم دیا آپ کو معلوم تھا کہ یہ ہندہ ابوسفیان کی جورو ہے اس لئے یہ حکم نہیں دیا کہ پہلے گواہ لگا کہ تو کون ہے اور ابوسفیان کی جورو ہے یا نہیں ۱۲ منہ

كِتَابُ الْحَاكِمِ إِلَى عَامِلِهِ وَالْقَاضِي
إِلَى الْقَاضِي وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ
كِتَابُ الْحَاكِمِ جَائِزٌ إِلَّا فِي
الْحُدُودِ ثُمَّ قَالَ إِنْ كَانَ
الْقَتْلُ خَطَأً فَهُوَ جَائِزٌ
لِأَنَّ هَذَا مَالٌ بِزَعْمِهِ وَ
إِنَّمَا صَارَ مَالًا بَعْدَ أَنْ
ثَبَتَ الْقَتْلُ فَالْخَطَأُ وَ
الْعَمْدُ وَاحِدٌ وَقَدْ كَتَبَ
عُمَرُ إِلَى عَامِلِهِ فِي الْحُدُودِ
وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
فِي سِنٍّ كُسِرَتْ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ
كِتَابُ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي
جَائِزٌ إِذَا عَرَفَ الْكِتَابَ وَ
الْخَاتَمَ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُجِيزُ
الْكِتَابَ الْمَخْتُومَ بِمَا فِيهِ مِنَ
الْقَاضِي وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ
نَحْوُهُ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ
الْكَرِيمِ الثَّقَفِيُّ شَهِدْتُ
عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ يَعْلَى قَاضِيَ

اپنے نائبوں کو خط لکھنا، ایک ملک کے
قاضی کا دوسرے ملک کے قاضی کو خط لکھنا
بعض حضرات کہتے ہیں کہ حاکم جو خطوط
اپنے نائبوں کو لکھے ان پر عمل ہو سکتا ہے مگر
حدود شرعیہ میں نہیں ہو سکتا (کہیں خط جعلی
نہ ہو) پھر خود ہی کہتے ہیں کہ قتل خطا میں
پروانے پر عمل ہو سکتا ہے کیونکہ وہ ان کی رائے
میں مالی دعووں کے مانند ہے[1]۔ حالانکہ قتل
خطا مالی دعووں کی طرح نہیں بلکہ ثبوت کے
بعد اس کی سزا مالی ہوتی ہے تو قتل خطا اور
قتل عمد دونوں کا حکم ایک ہونا چاہیئے (دونوں
میں خط پر اعتبار نہ کیا جائے)[2] حضرت عمرؓ نے
اپنے عاملوں کو حدود کے متعلق خطوط لکھے ہیں[3]۔
عمر بن عبدالعزیز نے دانت توڑنے کے مقدمے[4] میں
خط لکھا۔ ابراہیم نخعی کہتے ہیں ایک قاضی دوسرے
قاضی کے خط پر عمل کرے بشرطیکہ اس کی مہر اور
خط کو پہچانتا ہو تو جائز ہے۔ شعبی مہر شدہ خط کو جو
ایک قاضی کی طرف سے آئے جائز قرار دیتے تھے[5]۔ عبداللہ
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا ہی منقول ہے[6]۔ معاویہ بن
عبدالکریم ثقفی کہتے ہیں میں نے عبدالملک بن یعلی

[1] قتل خطا میں دیت لازم ہوتی ہے تو مالی دعاوی کی طرح ٹھیرا ۱۲ منہ [2] امام بخاری کے اعتراض کا ماحصل یہ ہے کہ رجوع مقدمہ کے وقت قتل خواہ خطا ہو یا عمد مالی دعوی نہیں گنا جاتا اسی لئے قتل کا دعوی فوجداری دعوی کہلاتا ہے اور مالی دعوی دیوانی کا دعوی اب یہ کہنا کہ خطا ثابت ہونے کے بعد قاتل سے مال دلایا جاتا ہے اس لیئے وہ مالی دعوی ہوا صحیح نہیں ہے کس لئے کہ کبھی قتل عمد میں بھی جب وارث دیت پر راضی ہو جائیں تو دیت کا حکم دیا جاتا ہے حالانکہ قتل عمد بالاتفاق مالی دعوی نہیں ہے ۱۲ منہ [3] یعلی بن امیہ کو زنا کے مقدمہ میں پروانہ لکھا تھا بعض نسخوں میں فی الحدود کے بدل فی الجارود ہے جارود ایک شخص تھا عبدالقیس قبیلے کا سردار اس نے آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر قدامہ بن مظعون عامل پر یہ گواہی دی کہ وہ شراب پی کر متوالا ہو گیا تھا حضرت عمرؓ نے اس باب میں قدامہ کو لکھا پھر اس کو حد لگائی یہ قصہ عبدالرزاق نے بسند صحیح روایت کیا ہے ۱۲ منہ [4] اپنے عامل زریق بن حکیم کو ۱۲ منہ [5] اس کو ابوبکر خلال نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

الْبَصْرَةِ وَإِيَاسَ بْنَ مُعٰوِيَةَ
وَإِيَاسَ بْنَ مُعٰوِيَةَ وَالْحَسَنَ
وَثُمَامَةَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ
وَبِلَالَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَعَبْدَ
اللّٰهِ بْنَ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيَّ وَعَامِرَ
ابْنَ عَبِيْدَةَ وَعَبَّادَ بْنَ مَنْصُوْرٍ
يُجِيْزُوْنَ كُتُبَ الْقُضَاةِ بِغَيْرِ
مَحْضَرٍ مِّنَ الشُّهُوْدِ فَإِنْ قَالَ
الَّذِيْ جِيْءَ عَلَيْهِ الْكِتَابُ إِنَّهُ
زُوْرٌ قِيْلَ لَهُ اذْهَبْ فَالْتَمِسِ
الْمَخْرَجَ مِنْ ذٰلِكَ وَأَوَّلُ مَنْ
سَأَلَ عَلٰى كِتَابِ الْقَاضِي الْبَيِّنَةَ
ابْنُ أَبِي لَيْلٰى وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ
وَقَالَ لَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحْرِزٍ جِئْتُ
بِكِتَابٍ مِّنْ مُّوْسَى بْنِ أَنَسٍ
قَاضِي الْبَصْرَةِ وَأَقَمْتُ عِنْدَهُ
الْبَيِّنَةَ أَنَّ لِيْ عِنْدَ فُلَانٍ كَذَا
وَكَذَا وَهُوَ بِالْكُوْفَةِ وَجِئْتُ
بِهِ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ
فَأَجَازَهُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ وَأَبُوْ
قِلَابَةَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلٰى وَصِيَّةٍ

قاضی بصرہ، ایاس بن معاویہ (قاضی بصرہ) حسن بصری (قاضی بصرہ) ثمامہ بن عبداللہ بن انس (قاضی بصرہ) بلال بن ابی بردہ (قاضی بصرہ) عبداللہ بن بریدہ (قاضی مرو) عامر بن عبیدہ (قاضی کوفہ) اور عباد ابن منصور (قاضی بصرہ) ان تمام سے ملاقات کی ہے، یہ سب ایک قاضی کا خط دوسرے قاضی کے نام بغیر گواہوں کے منظور کرتے[1] اگر فریق ثانی جس کے یہ خلاف ہو یوں کہے کہ یہ خط جعلی ہے تو اسے حکم دیں گے کہ اس کا ثبوت پیش کیجیے[2]

قاضی کے خط پر سب سے پہلے ابن ابی لیلیٰ (قاضی کوفہ) اور سوار بن عبداللہ (قاضی بصرہ) نے گواہی طلب کی[3]

ہم سے ابو نعیم نے کہا کہ ہم سے عبداللہ ابن محرز نے بیان کیا کہ میں نے موسیٰ بن انس قاضی بصرہ کے پاس اس مدعی پر گواہ پیش کیے کہ فلاں شخص پر میرا اتنا حق آتا ہے اور وہ کوفہ میں ہے پھر میں ان کا خط لے کر قاسم بن عبدالرحمٰن قاضی کوفہ کے پاس آیا۔ انہوں نے اسے منظور کیا۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور ابو قلابہ کہتے ہیں وصیت نامہ پر اس وقت تک گواہی دینا مکروہ ہے جب تک اس کا مضمون نہ سمجھ لے کہیں وہ ظلم اور خلاف شرع نہ ہو[4]

---

[1] حافظ نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملا ۱۲ منہ [2] جب فریق ثانی کو اس کی صحت میں کچھ کلام نہ ہوتا ۱۲ منہ [3] یہ دونوں اخیر زمانہ کے قاضی تھے ابن ابی لیلیٰ تو ولید بن یزید کی طرف سے اور سوار منصور عباسی کی طرف سے انہوں نے صرف خط منظور نہ کیا بلکہ یوں کہا دو گواہوں کو

حَتّٰى يَعْلَمَ مَا فِيْهَا لِاَنَّهٗ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ فِيْهَا جَوْرًا وَّقَدْ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ اِمَّآ اَنْ تَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاِمَّآ اَنْ تُؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ وَّقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ شَهَادَةٍ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ وَّرَاءِ السِّتْرِ اِنْ عَرَفْتَهَا فَاشْهَدْ وَاِلَّا فَلَا تَشْهَدْ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود خیبر کو خط بھیجا یا تو اس شخص کی (عبداللہ بن سہل کی) دیت دو جو تمہاری بستی میں مارا گیا ورنہ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔

زہری کہتے ہیں[1] اگر عورت پردے کی آڑ میں ہو اور تو اسے (آواز وغیرہ سے) پہچانتا ہو جب تو اس پر گواہی دے سکتا ہے ورنہ نہیں[2]۔

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ قَالَ اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِهٖ وَنَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رومیوں کو خط مبارک لکھنا چاہا تو صحابہ کرام نے عرض کیا، رومی لوگ اس خط کو (پڑھتے ہیں یعنی) قابل اعتماد سمجھتے ہیں جس پر مہر لگی ہو، چنانچہ آپؐ نے چاندی کی مہر بنوائی، آج بھی مجھے اس کی چمک محسوس ہو رہی ہے اس کا کندہ یہ تھا "محمد رسول اللہ"[3]

بَابٌ ۷۷۵ مَتٰى يَسْتَوْجِبُ

باب قاضی بننے کے لئے کیا کیا شرائط ہیں۔

[1] لیکن امام مالک نے وصیت نامہ پر گواہی کرنا جائز رکھا ہے گو گواہ کو اس کے مضمون کا علم نہ ہو اسی طرح بند کتاب پر حسن بصری کے اثر کو دارمی نے اور ابوقلابہ کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک جب تک عورت اپنا منہ گواہ کو نہ دکھلائے اس پر گواہی دینا درست نہیں کیونکہ آواز دوسری آواز کے مشابہ ہوتی ہے اور یہی صحیح ہے اور اسی لئے ہماری شریعت میں عورت کا منہ دونوں ہتھیلیاں ستر نہیں رکھی گئی ہیں اور ضرورت کے وقت مثلاً قاضی یا گواہ کے سامنے منہ کھولنا درست ہے ۱۲ منہ
[3] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ خط پر عمل ہو سکتا ہے اور قاضی کا خط مالکیہ کے نزدیک حجت ہے اس پر مہر ہو یا نہ ہو طحاوی نے کہا اور تمام فقہاء نے امام مالک کا خلاف کیا ہے کیونکہ ایک خط دوسرے خط کے مشابہ ہو تا ہے ابن بطال نے کہا اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ گواہ کو صرف اپنا خط دیکھ کر گواہی دینا درست نہیں جب اس کو وہ معاملہ یاد نہ ہو ۱۲ منہ [4] اسے ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

الرَّجُلُ الْقَضَاءَ وَقَالَ الْحَسَنُ اَخَذَ اللّٰهُ عَلَى الْحُكَّامِ اَنْ لَّا يَتَّبِعُوا الْهَوٰى وَلَا يَخْشَوُا النَّاسَ وَلَا يَشْتَرُوْا بِاٰيَاتِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ثُمَّ قَرَاَ يَادَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ وَقَرَاَ اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبَّانِيُّوْنَ الْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا اسْتُوْدِعُوْا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيَاتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَّمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حکام سے یہ عہد لیا ہے (ان پر لازم کیا ہے) کہ خواہش نفس کی پیروی نہ کریں اور لوگوں کا ڈر نہ رکھیں (کہ حق فیصلہ کرنے سے کوئی ناراض ہوجائے گا) آیات الٰہی کے عوض دنیاوی چند روزہ سامان حاصل نہ کریں[له]۔ پھر انہوں نے یہ آیت (سورہ ص) پڑھی "اے داؤد ہم نے تجھے زمین کا حاکم بنایا تو انصاف کے ساتھ لوگوں کا فیصلہ کیا کر اور خواہشات نفس کی پیروی نہ کر اس لئے کہ خواہشاتِ نفس تجھے راہ خدا سے بھٹکا دیں گی جو لوگ راہ خدا سے بھٹک جائیں ان کے لئے سخت عذاب ہوگا کیونکہ وہ یوم حساب سے غافل ہوگئے"[له]

حسن بصری رحمہ اللہ نے (سورہ مائدہ کی) یہ آیت بھی پڑھی "بے شک ہم نے تورات نازل کی اس میں ہدایت اور روشنی ہے، جس کے مطابق وہ اسرائیلی انبیائے کرام جو حضرت موسےٰؑ کے بعد آئے اور مشائخ و علماء یہودیوں کے مقدمات کے فیصلے اور احکام دیتے رہے۔ یہ اس وجہ سے کہ انہیں کتاب اللہ کا نگہبان بنایا گیا تھا اور وہ شاہد تھے۔ یہودیو! لوگوں سے مت ڈرو، مجھ سے ڈرو میری آیات کے عوض

له شافعیہ نے کہا قضا کی شرط یہ ہے کہ آدمی مسلمان متقی پرہیزگار مکلف آزاد مرد سنتا دیکھتا بولتا ہو تو کافر یا نابالغ یا مجنون یا غلام لونڈی یا عورت یا خنثیٰ یا فاسق بہرے یا گونگے یا اندھے کی قضا درست نہیں ہے شافعیہ کے نزدیک قضا کے لئے مجتہد ہونا بھی ضرور ہے یعنی قرآن اور حدیث اور ناسخ اور منسوخ کا عالم ہونا اسی طرح قضایائے صحابہ اور تابعین سے واقف ہونا اور ہر مقدمہ میں اللہ کی کتاب کے موافق حکم دے اگر اللہ کی کتاب میں نہ ملے تو حدیث کے موافق اگر حدیث میں بھی نہ ملے تو صحابہ کے اجماع کے موافق اگر صحابہ میں اختلاف ہو تو جس کا قول قرآن و حدیث کے زیادہ موافق دیکھیں اس پر حکم دیں له اسے ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں وصل کیا ۱۲ منہ

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ وَقَرَاَ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا فَحَمِدَ سُلَيْمٰنَ وَلَمْ يَلُمْ دَاوٗدَ وَلَوْلَا مَا ذَكَرَ اللّٰهُ مِنْ اَمْرِ هٰذَيْنِ لَرَاَيْتُ اَنَّ الْقُضَاةَ هَلَكُوْا فَاِنَّهٗ اَثْنٰى عَلٰى هٰذَا بِعِلْمِهٖ وَعَذَرَ هٰذَا بِاجْتِهَادِهٖ وَقَالَ مُزَاحِمُ بْنُ زُفَرَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ خَمْسٌ اِذَا اَخْطَاَ الْقَاضِيْ مِنْهُنَّ خَصْلَةً كَانَتْ فِيْهِ وَصْمَةٌ اَنْ يَّكُوْنَ فَهِمًا حَلِيْمًا عَفِيْفًا صَلِيْبًا عَالِمًا سَؤُوْلًا عَنِ الْعِلْمِ۔

چند روزہ دنیا کی سامان حاصل نہ کرو (یعنی رشوت کھا کر خلاف شرع فیصلے نہ کرو) اور جو لوگ خُدا کے نازل کردہ قوانین کے مطابق فیصلے نہ کریں وہی کافر ہیں حسن بصری رح نے (سورہ انبیاء کی) یہ آیت بھی پڑھی[1] اے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام داؤدؑ اور سلیمانؑ کو یاد کر جب دونوں ایک کھیت یا باغ کا فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کیوقت چر گئیں تھیں، ہم ان دونوں پیغمبروں کے فیصلے کو دیکھ رہے تھے پھر ہم نے اس مقدمے کا ٹھیک فیصلہ سلیمانؑ کو سمجھا دیا اور ہم نے ہر ایک کو فیصلے کرنے کی صلاحیت اور سمجھ دی تھی اور علم عطا کیا تھا غرض سلیمانؑ کی اللہ تعالیٰ نے تعریف کی لیکن داؤدؑ پر بھی ملامت نہ کی اگر قرآن میں اللہ ان پیغمبروں کا ذکر نہ کرتا تو میں سمجھتا ہوں قاضی لوگ تباہ ہو جاتے[1] مگر اللہ تعالیٰ نے سلیمانؑ کی علم کی بنا پر تعریف کی اور داؤدؑ کو اجتہاد کی بنا پر معذور قرار دیا۔ مزاحم بن زفر کہتے ہیں ہم سے عمر بن عبدالعزیز نے بیان کیا کہ قاضی کیلئے پانچ باتیں ضروری ہیں کسی ایک کی کمی سے عیب دار ہوگا وہ اوصاف یہ ہیں فہیم (سمجھدار) حلیم، عفیف (پاکدامن) متقی پرہیزگار ہو حرام کاموں اور بدکاری سے پاک ہو[2] صلیب حق والفائیں پکا اور مضبوط ہو[3] ایسا عالم جو علمی باتوں میں دوسرے علماء سے تحقیق کرتا رہے نیز مطالعہ جاری رکھے۔

باب ۳۷۶ رِزْقِ الْحُكَّامِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَكَانَ شُرَيْحٌ

باب حکام اور عمّال کی تنخواہیں[4]

شریح (قاضی کوفہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف

---

[1] کس لئے کہ قاضیوں سے اکثر رائے اور اجتہاد میں غلطی ہوتی ہے ۱۲ منہ [2] انصاف کرنے میں اس کو کسی کا ڈر یہاں تک کہ بادشاہ کا بھی ڈر نہ ہو اگر قضا کا عہدہ جاتا رہے تو پرواہ سے جاتا رہے خواہش کس کو ہے ۱۲ منہ [3] یہ نہیں کہ اپنے علم پر نازاں ہو دوسرے سب لوگوں کو اپنے مقابل نہ سمجھے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ایک کو ایک سے بڑھ کر عالم پیدا کیا ہے تو علم حاصل کرنے میں ہرگز شرم نہ کرنا چاہیئے جو بات اپنے تئیں معلوم نہ ہو وہ دوسرے سے بے دریغ پوچھے دریافت کرے ۱۲ منہ [4] جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ حکومت اور قضا کی اجرت لینا درست ہے حنفیہ کہتے ہیں اگر قاضی محتاج ہو تب تو ابقدر کفایت اجرت قبول کرے اگر مالدار ہو تو افضل یہ ہے کہ اجرت نہ لے ۱۲ منہ

الْقَاضِيْ يَأْخُذُ عَلَى الْقَضَاءِ أَجْرًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَأْكُلُ الْوَصِيُّ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ وَأَكَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ۔

سے مقرر رکھے) قضاء کی تنخواہ لیتے تھے[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جو شخص میت کا وصی ہو وہ اپنی محنت کے مطابق یتیم کے مال میں سے کھا سکتا ہے[2]

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے بھی بیت المال میں سے تنخواہ لی[3]۔

۶۶۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوالْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ ابْنُ يَزِيْدَ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزّٰى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فِيْ خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَلِيْ مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا فَقُلْتُ بَلٰى فَقَالَ عُمَرُ مَا تُرِيْدُ إِلٰى ذٰلِكَ قُلْتُ إِنَّ لِيْ أَفْرَاسًا وَّأَعْبُدًا وَّأَنَا بِخَيْرٍ وَّأُرِيْدُ أَنْ تَكُوْنَ عُمَالَتِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ عُمَرُ لَا تَفْعَلْ فَإِنِّيْ كُنْتُ أَرَدْتُّ الَّذِيْ أَرَدْتَّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَأَقُوْلُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى أَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطِهِ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سائب بن یزید پسر خواہر نمر از حویطب بن عبد العزیٰ) عبداللہ ابن سعدی کہتے ہیں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سُنا ہے تو عام لوگوں کے کاموں میں سے (جیسے تحصیلداری قضاء وغیرہ) ایک خدمت بجا لاتا ہے، جب اس کی تنخواہ تجھے دی جاتی ہے تو تو لینا پسند نہیں کرتا ہے میں نے کہا ہاں یہ بات صحیح ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس سے تیرا کیا مطلب ہے؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے گھوڑے غلام لونڈی (ہر طرح کے مال) عنایت فرمائے ہیں۔ میں چاہتا ہوں فی سبیل اللہ مسلمانوں کی خدمت بجا لاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ایسا مت کر میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسا ہی کرنا چاہا تھا (کہ اپنی خدمت کی اجرت نہ لوں) جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیتے رہتے تھے میں کہہ رہا تھا یہ روپیہ مجھ سے زیادہ محتاج کو کیوں نہیں دے دیتے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک خدمت کے عوض)

---

[1] اس کو عبدالرزاق اور سعید بن منصور نے وصل کیا کہ مسروق قضاء کی تنخواہ نہیں لیتے تھے اور شریح لیا کرتے تھے ۱۲ منہ [2] وصی پر قاضی کا بھی قیاس ہو سکتا ہے اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] جب خلیفہ ہوئے اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ع مگر شیخین نے وصال کے وقت تمام لی ہوئی تنخواہ واپس کر دینے کا حکم دیا اور وارثوں نے عہد خلافت میں لی ہوئی تمام رقم بیت المال میں جمع کرا دی یہ ان کا کمال تقویٰ تھا بہر حال ان کا زندگی میں تنخواہ لینا اس بات کا ثبوت ہے کہ عہدہ پر تنخواہ لینا درست ہے ۱۲ عبدالرزاق

أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَإِلَّا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

مجھے کچھ روپیہ دینا چاہا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسے دیجئے جو مجھ سے زیادہ ضرور تمند ہو۔ آپؐ نے فرمایا نہیں لے لے مالدار بن جا (پھر تیرا جی چاہے تو) فقیروں کو خیرات کر دے نیز تیرے پاس جو مال (خدا کا بھیجا ہوا) بغیر تیری تمنا اور سوال کے آجائے تو اسے لے لے اور جو مال اس طرح نہ آئے اس کے پیچھے نہ پڑ۔

(اسی سند سے) زہری سے مروی ہے کہ سالم بن عبداللہ نے مجھ سے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ عنایت فرماتے تو میں کہتا اسے دیجئے جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے، ایک بار آپؐ نے مجھے کچھ رقم دی میں نے عرض کیا اسے دیجئے جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہے آپؐ نے فرمایا لے لے اور مالدار بن جا اور (پھر اگر تجھے ضرورت نہیں) تو خیرات کر دے[1]۔ دنیا کا مال جو بغیر تمنا اور بغیر مانگے تیرے پاس آئے اسے لے لے اور جو (اس طرح) نہ آئے اس کے پیچھے مت لگ۔

باب مَنْ قَضَى وَلَاعَنَ فِي الْمَسْجِدِ وَلَاعَنَ عُمَرُ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَى

باب مسجد میں فیصلے کرنا اور لعان کرانا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس لعان کرایا۔ شریح قاضی شعبی اور یحییٰ بن یعمر نے مسجد میں قضا کا کام کیا۔

[1] سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عمدہ رائے بتلائی جو حضرت عمرؓ کو بھی نہیں سوجھی تھی یعنی حضرت عمرؓ اس مال کو نہ لیتے صرف واپس کر دیتے تو اس میں اتنا فائدہ نہ تھا جتنا لے لینے میں اور پھر اللہ کی راہ میں خیرات کرنے میں کیونکہ صدقہ کا ثواب بھی اس میں حاصل ہوا محققین صوفیہ فرماتے ہیں کہ بعض وقت مال کے رد کرنے میں بھی نفس کو ایک خوشی حاصل ہوتی ہے کہ ہم ایسے بے پرواہیں کہ لوگ روپیہ لاتے ہیں اور ہم واپس کر دیتے ہیں اگر نفس میں یہ بات پیدا ہو تو فوراً لے لینا چاہیئے اور لے لینے کے بعد پھر دوسرے موقع پر محتاجوں کو خیرات کر دے غرض تصوف میں اصل الاصول یہ ہے کہ نفس کو موٹا نہ ہونے دے یہ ظالم جو بات کہے اس کے خلاف کرے ۱۲ منہ

شُرَيْحٌ وَّالشَّعْبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الْمَسْجِدِ وَقَضَى مَرْوَانُ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْيَمِيْنِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ وَكَانَ الْحَسَنُ وَ زُرَارَةُ بْنُ اَوْفَى يَقْضِيَانِ فِي الرَّحَبَةِ خَارِجًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

مروان نے زید بن ثابت کو مسجد میں منبر نبوی کے پاس قسم کھانے کا حکم دیا۔[1] حسن بصریؒ اور زرارہ بن اوفی دونوں مسجد کے باہر ایک دالان میں بیٹھ کر قضاء کا کام کیا کرتے ہے[2]

۶۶۶۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از زہری) سہل بن سعد کہتے ہیں میں اس وقت موجود تھا جب میاں بیوی دونوں لعان کر رہے تھے، اس وقت میری عمر پندرہ برس کی تھی، پھر (لعان کے بعد) دونوں میں جدائی کر دی گئی[3]

۶۶۶۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلٍ اَخِي بَنِي سَاعِدَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا شَاهِدٌ۔

(از یحییٰ از عبدالرزاق از ابن جریج از ابن شہاب) قبیلہ بنی ساعدہ کے ایک صاحب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک انصاری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کے پاس (ناجائز حالت میں) کسی مرد کو دیکھے تو قتل کر دے؟ پھر ایسا ہوا کہ اس نے اور اس کی بیوی دونوں نے مسجد کے اندر لعان کیا۔ اس وقت میں موجود تھا۔

بَاب ۳۷۷۸ مَنْ حَكَمَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى اِذَا اَتٰى عَلٰى حَدٍّ اَمَرَ اَنْ يُّخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيُقَامَ وَقَالَ عُمَرُ اَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ۔

باب حد کا مقدمہ مسجد میں سننا، حد لگانے کے وقت مجرم کو مسجد کے باہر لے جانا۔[1]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس مجرم کو مسجد کے باہر لے جاؤ (اور حد لگاؤ)[5]

---

[1] شریح اور یحییٰ بن یعمر کے اثروں کو ابن ابی شیبہ نے اور شعبی کے اثر کو سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے جامع سفیان میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] حالانکہ اس روایت سے باب کا مطلب نہیں نکلتا مگر آگے کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ لعان عین مسجد میں ہوا تھا ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اس کی سند ضعیف ہے اس میں یوں ہے کہ ایک شخص حضرت علیؓ کے پاس آیا اور [illegible]

۶۶۶۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعًا قَالَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ بِالْمُصَلَّى رَوَاهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجْمِ -

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابو سلمہ وسعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے، عرض کیا یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے اس کی طرف سے مُنہ پھیرلیا (وہ دوسری طرف سے آیا اور یہی کہا) جب چار بار اس نے اقرار کیا تو آپؐ نے اس سے پوچھا کہیں تو دیوانہ تو نہیں۔ اس نے کہا نہیں چنانچہ آپؐ نے صحابہ کرام سے فرمایا اسے (باہر) لے جا کر سنگسار کر ڈالو۔

ابن شہاب نے (اسی سند سے) کہا مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے میں بھی ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے اس شخص کو عیدگاہ میں سنگسار کیا۔

اس حدیث کو یونسؐ بن یزید معمر اور ابن جریج نے بحوالہ زہری از ابوسلمہ از جابر از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کیا۔[۱]

بَابٌ ۳۷۷ مَوْعِظَةُ الْإِمَامِ لِلْخُصُومِ -

باب حاکم مدعی و مدعا علیہ کو نصیحت کر سکتا ہے۔

۶۶۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي نَحْوَ

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از ہشام از والدش از زینب بنت ابی سلمہ) ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو میں بھی آدمی ہوں (لوازم بشریت رکھتا ہوں) تم آپس میں جھگڑتے ہوئے میرے پاس آتے ہو اور کبھی تم میں سے ایک فریق (مدعی یا مدعا علیہ) بحث[۲]

---

[۱] تو ان تینوں کی روایت عقیل کے خلاف ہے عقیل نے اس کو ابوہریرہؓ سے اور انہوں نے جابر سے روایت کیا ان تینوں کی روایتیں اوپر موصولاً اسی کتاب میں باب الحدود میں گذر چکی ہیں ۱۲ منہ

[۲] بہت فصاحت اور خوش تقریری سے بحث کرتا ہے ۱۲ منہ

مَآ اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذُهٗ فَاِنَّمَآ اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ

کرنے میں دوسرے فریق سے زیادہ چالاک ہوتا ہے، اور میں اس کی بحث سن کر اس کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں (مجھے علم غیب نہیں) اب اگر میں کسی فریق کو (ظاہری روئیداد پر) اسکے بھائی کا کچھ حق دلا دوں تو (گویا) میں اسے دوزخ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں۔

بَابٌ ٣٧٨٠ اَلشَّهَادَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِيْ وِلَايَةِ الْقَضَآءِ اَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ لِلْخَصْمِ

وَقَالَ شُرَيْحٌ الْقَاضِيْ وَسَاَلَهٗ اِنْسَانٌ الشَّهَادَةَ فَقَالَ ائْتِ الْاَمِيْرَ حَتّٰٓى اَشْهَدَ لَكَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ لَّوْ رَاَيْتَ رَجُلًا عَلٰى حَدٍّ زِنًا اَوْ سَرِقَةٍ وَّاَنْتَ اَمِيْرٌ فَقَالَ شَهَادَتُكَ شَهَادَةُ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ عُمَرُ لَوْلَآ اَنْ يَّقُوْلَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُ اٰيَةَ الرَّجْمِ بِيَدِيْ وَاَقَرَّ مَاعِزٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا اَرْبَعًا فَاَمَرَ بِرَجْمِهٖ وَلَمْ يُذْكَرْ اَنَّ النَّبِيَّ

باب اگر قاضی خود عہدۂ قضا حاصل ہونے کے بعد یا اس سے پہلے ایک امر کا گواہ ہو تو کیا اس کی بنا پر فیصلہ کر سکتا ہے[1]؟

شریح قاضی کوفہ سے ایک شخص نے کہا آپ اس مقدمے میں گواہی دیجئے انہوں نے کہا تو بادشاہ کے پاس جا کر فریاد کر وہاں میں تیری گواہی دوں گا۔

عکرمہ کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے دریافت کیا اگر تو خود اپنی آنکھ سے کسی کو زنا یا چوری کا جرم کرتے دیکھے اور تو امیر ہو (حاکم ہو) تو کیا اسے حد لگا دے گا؟ عبدالرحمٰن نے کہا نہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آخر تیری گواہی ایک مسلمان کی طرح ہوگی یا نہیں؟ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک آپ سچ کہتے ہیں[2]۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر لوگ یوں نہ کہیں کہ عمرؓ نے اللہ کی کتاب میں اپنی جانب سے اضافہ کر دیا تو میں آیت رجم مصحف میں اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا۔

---

[1] یعنی اپنی شہادت اور واقفیت کی بنا پر اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور امام بخاری کے نزدیک راجح یہی معلوم ہوتا ہے کہ قاضی کو خود اپنے علم یا گواہی پر فیصلہ کرنا درست نہیں بلکہ ایسا مقدمہ بادشاہ وقت یا دوسرے قاضی کے پاس رجوع کرے اور اس قاضی کو مثل دوسرے گواہوں کے وہاں گواہی دے ۱۲ منہ

[2] اس کو ثوری اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا۔ ہوا یہ تھا کہ حضرت عمرؓ کو یہ معلوم تھا کہ اَلشَّيْخُ وَ الشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ قرآن کی آیت ہے عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا جب آپ کو معلوم ہے تو پھر مصحف میں شریک کر دیجئے اس وقت حضرت عمرؓ نے یہ فرمایا کہ گو میں اس وقت خلیفہ اور بادشاہ ہوں مگر معاملات میں صرف میری گواہی پر فیصلہ نہیں ہو سکتا جب تک دوسرا کوئی گواہ میرے ساتھ نہ ہو اور میری گواہی ایک مسلمان کی گواہی کی مثل ہے ۱۲ منہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهِدْ مُحْتَفٍ وَقَالَ حَمَّادٌ اِذَا اَقَرَّ مَرَّةً عِنْدَ الْحَاكِمِ رُجِمَ وَقَالَ الْحَكَمُ اَرْبَعًا۔

ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چار بار زنا کا اقرار کیا آپؐ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا اور یہ منقول نہیں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اقرار پر حاضرین کو گواہ بنایا ہو[1]

حماد بن ابی سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں اگر زانی حاکم کے سامنے ایک بار بھی اقرار کرلے تو وہ سنگسار کیا جائیگا[2]
حکم بن عتیبہ کہتے ہیں جب تک چار بار اقرار نہ کرلے سنگسار نہیں ہو سکتا[3]

۶۶۷۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ لَهُ بَيِّنَةٌ عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ لِاَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلٍ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَا لِي فَذَكَرْتُ اَمْرَهُ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ سِلَاحُ هَذَا الْقَتِيلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي فَاَرْضِهِ مِنِّي فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا تُعْطِهِ اُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَتَدَعَ اَسَدًا مِنْ اُسْدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَاَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از قتیبہ از لیث از یحییٰ از عمر بن کثیر از ابو محمد مولیٰ ابو قتادہ) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن یہ حکم دیا جو شخص کسی کافر کے مار ڈالنے پر کوئی گواہ پیش کرے تو اس مقتول کافر کا سامان اس مسلمان قاتل کو ملے گا۔ چنانچہ یہ سن کر میں اٹھا کہ جس کافر کو قتل کیا تھا اس کے قتل کرنے کے متعلق کوئی گواہ تلاش کروں لیکن کوئی گواہ نہ ملا۔ پھر میرے دل میں خیال آیا اچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر تو کردوں چنانچہ میں نے آپؐ سے ذکر کیا۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ شخص (ابو قتادہ) جس کافر کے قتل کرنے کا دعویٰ کر رہا ہے اس مقتول کافر کا ہتھیار تو میرے پاس موجود ہے آپ اسے مجھ سے راضی کرا دیجئے[4] کہ وہ سامان میرے پاس رہنے دے۔ یہ سن کر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کی ایک چڑیا (یا بجو) کو تو سامان دلا دیں اور اللہ کے ایک شیر کو محروم کردیں

[1] یہ ایک دوسرا مسئلہ امام بخاریؒ نے اس باب میں بیان کردیا یعنی اگر مدعا علیہ حاکم کے سامنے اقرار کرے تو حاکم کو اس کے اقرار کی بنا پر فیصلہ صادر کرنا درست ہے یہ ضرور نہیں کہ دو گواہوں کو بلائے اور ان کے سامنے اقرار کرائے جمہور علماء کا یہی قول ہے اس حدیث کو لاکر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جمہور کا مذہب ثابت کیا اور ان لوگوں کا رد کیا جو ایسی حالت میں گواہوں کو بلانا اور مدعا علیہ کے اقرار پر ان کو گواہ کرنا ضرور جانتے ہیں ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ
[3] اس مسئلہ کا ذکر اوپر کتاب الحدود میں ہو چکا ہے ۱۲ منہ [a] اسے بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] بعضے نسخوں میں فَاَرْضِهِ مِنِّي ہے اس صورت میں یہ کلام اسی شخص کا ہوگا جس کے پاس سامان تھا مطلب یہ ہے کہ ابو قتادہ کو راضی کرا دیجئے کہ اس کا سامان میرے ہی پاس رہنے دیں مجھے ہی دے دیں ۱۲ منہ

فَأَدَّاهُ إِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ عَنِ اللَّيْثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ وَقَالَ أَهْلُ الْحِجَازِ الْحَاكِمُ لَا يَقْضِي بِعِلْمِهِ شَهِدَ بِذٰلِكَ فِي وِلَايَتِهِ أَوْ قَبْلَهَا وَلَوْ أَقَرَّ خَصْمٌ عِنْدَهُ لِآخَرَ بِحَقٍّ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَقْضِي عَلَيْهِ فِي قَوْلِ بَعْضِهِمْ حَتّٰى يَدْعُوَ بِشَاهِدَيْنِ فَيُحْضِرَهُمَا إِقْرَارَهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ مَا سَمِعَ أَوْ رَآهُ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ قَضٰى بِهِ وَمَا كَانَ فِي غَيْرِهِ لَمْ يَقْضِ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ وَقَالَ آخَرُونَ مِنْهُمْ بَلْ يَقْضِي بِهِ لِأَنَّهُ مُؤْتَمَنٌ وَإِنَّمَا يُرَادُ مِنَ الشَّهَادَةِ مَعْرِفَةُ الْحَقِّ فَعِلْمُهُ أَكْثَرُ مِنَ الشَّهَادَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقْضِي بِعِلْمِهِ فِي الْأَمْوَالِ وَلَا يَقْضِي فِي

جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑتا ہے۔[1]

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر اس شخص کو حکم دیا اس نے وہ سامان مجھے دے دیا، میں نے اس کے عوض ایک باغ خرید لیا۔ یہ پہلی جائیداد تھی جو میں نے حاصل کی۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں عبداللہ بن صالح نے (مجھ سے) کہا انہوں نے لیث بن سعد سے یہی حدیث روایت کی اس میں یہ عبارت ہے "پھر آنحضرت صلعم کھڑے ہوئے اور وہ سامان مجھے دلا دیا"

اہل حجاز (امام مالک وغیرہ) کہتے ہیں قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست نہیں خواہ اس معاملہ پر عہدۂ قضا حاصل ہونیکے بعد گواہ ہوا ہو یا اس سے پہلے[2] اور اگر مدعیٰ علیہ اس کے سامنے مجلس قضا میں اقرار کرے جب بھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ قاضی کو اس اقرار کی بنا پر فیصلہ کرنا درست نہیں یہانتک کہ دو گواہ بلائے اور انہیں اس کے اقرار پر گواہ بنا دے۔ بعض عراقی حضرات (امام اعظم وغیرہ) کہتے ہیں اگر قاضی مجلس قضا میں کوئی بات سُنے یا دیکھے تو اس کی بنا پر فیصلہ کر سکتا ہے لیکن مجلس قضا کے علاوہ کسی فریق سے کوئی بات سُنے تو اس کی بنا پر فیصلہ نہیں کر سکتا جب تک دو گواہ یہ گواہی نہ دیں کہ اس فریق نے ایسا کہا تھا۔[3] دیگر بعض عراقی حضرات

---

[1] اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوسرے شخص کے اقرار پر وہ سامان ابوقتادہ کو دلا دیا اور اس کے اقرار پر آپ نے گواہ نہیں کیے ۱۲ منہ

[2] لیکن یہ قول ابوقتادہ کی حدیث سے اور نیز ماعز اسلمیؓ کی حدیث سے رد ہوتا ہے ۱۲ منہ [3] خواہ مجلس قضا میں یا غیر مجلس قضا میں ۱۲ منہ [4] امام شافعی کا بھی یہی قول ہے کہ قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست ہے امام مالک کہتے ہیں اگر یہ امر جائز رکھا جائے تو اس میں بڑا ڈر ہے بعضے قاضی بے ایمان ہوتے ہیں وہ ان لوگوں کو جن سے دشمنی ہوگی اپنے علم کی بنا پر پھانس دیں گے اور سزا دیں گے امام شافعی سے ایک قول یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے کہا اگر بدمعاش قاضی دنیا میں نہ ہوتے تو میں یہ کہتا کہ قاضی کو اپنے علم کی بنا پر فیصلہ کرنا درست ہے ۱۲ منہ [5] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مقدمے کے واضح پہلو کو بیان کر دیا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی بھی دلجوئی مدنظر رکھی جس کے پاس ہتھیار تھا، اگر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ رضامند نہ ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت ابوقتادہ رضؓ کو دلاتے جیسے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کہنے کے بعد ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ہی کو ملا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ظاہر فرمایا کہ اگر کوئی حقدار راضی ہو تو دوسرے کو اپنا مال غنیمت دے سکتا ہے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رائے میں تضاد ثابت نہیں ہوتا بلکہ صرف یہ کہ آپؐ نے دونوں صحابیوں کی دلجوئی کی جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صرف حقدار کی حمایت کی اور دوسرے صحابی کے خلاف بھی کوئی غلط بات نہیں کی صرف یہ کیا کہ اس کی خواہش کو پورا اور کامیاب نہ ہونے دیا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی فیصلہ فرماتے کیونکہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ مقتول کا مال دوسرے شخص کو دینے پر رضامند نہ تھے اگر وہ رضامند ہوتے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حمایت کے باوجود ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہہ دیتے کہ میں اگرچہ حقدار ہوں لیکن اپنے بھائی کی خواہش پر ایثار کرتا ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب ۔ عبدالرزاق

غَيْرِهَا وَقَالَ الْقَاسِمُ لَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يُمْضِيَ قَضَاءً بِعِلْمِهِ دُونَ عِلْمِ غَيْرِهِ مَعَ أَنَّ عِلْمَهُ أَكْثَرُ مِنْ شَهَادَةِ غَيْرِهِ وَلَكِنَّ فِيهِ تَعَرُّضًا لِتُهَمَةِ نَفْسِهِ عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ وَإِيقَاعًا لَهُمْ فِي الظُّنُونِ وَقَدْ كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّنَّ فَقَالَ إِنَّمَا هَذِهِ صَفِيَّةُ۔

(امام ابویوسف وغیرہ رحمہم اللہ کہتے ہیں قاضی جو بیان سُنے اس کی بنا پر حکم دے سکتا ہے کیونکہ قاضی کی ایمانداری اور دیانتداری پر اعتماد کیا گیا ہے اس لئے گواہی لینے سے بھی تو یہی مقصد ہے کہ امر حق واضح ہو جائے۔ پھر قاضی کا علم تو گواہی سے بھی بڑھ کر ہے لہ بعض اہل عراق (امام اعظم و ابویوسف رحمہا اللہ کہتے ہیں قاضی کو دیوانی مقدمات میں اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست ہے، دوسرے (فوجداری) مقدمات میں درست نہیں۔ قاسم بن محمد بن ابی بکر کہتے ہیں سے حاکم کو اپنے علم پر فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے جیسے دوسرے کسی شخص کے علم پر، اگرچہ قاضی کا علم قوت میں دوسرے کی شہادت سے زیادہ ہے لیکن اس میں بدگمانی کا ڈر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدگمانی کو ناپسند فرمایا ہے جیسے آپ نے فرمایا یہ صفیہ (میری بیوی) ہے سے۔

۶۶۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَلَمَّا رَجَعَتِ انْطَلَقَ مَعَهَا فَمَرَّ بِهِ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَاهُمَا فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم از ابن شہاب) امام حضرت زین العابدین رح سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت صفیہ بنت حُیی (رات کو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ملنے کو آئیں (آپ مسجد میں معتکف تھے) جب وہ لوٹ کر جانے لگیں تو آپ (گھر تک انہیں پہنچانے کو) ان کے ساتھ گئے رستے میں دو انصاری ملے آپ نے انہیں بلایا اور فرمایا یہ صفیہ بنت حُیی (میری زوجہ) ہے وہ کہنے لگے سُبحان اللہ۔ آپ نے فرمایا

لہ مثلاً حدود و قصاص وغیرہ ۱۲ منہ سے تو اگر حاکم یا قاضی نے کسی شخص کو زنا یا چوری یا خون کرتے دیکھا تو صرف اپنے علم کی بنا پر مجرم کو سزا نہیں دے سکتا جب تک باقاعدہ شہادت سے ثبوت نہ ہو امام احمد سے بھی ایسا ہی مروی ہے امام ابوحنیفہ رح کہتے ہیں قیاس تو یہ تھا کہ ان سب مقدمات میں بھی قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا جائز ہوتا لیکن میں قیاس کو چھوڑ دیتا ہوں اور استحسان کی رو سے یہ کہتا ہوں کہ قاضی ان مقدمات میں اپنے علم کی بنا پر حکم نہ دے مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں تو تقویٰ اور پرہیزگاری اور خدا ترسی کا کال ہو گیا ہے دوسرے اگلے زمانے میں بعضے قاضی بدمعاش ہوتے تھے لیکن پھر مسلمان تو ہوتے تھے مسلمان سے کبھی تو توقع ہوتی ہے کہ خدا سے ڈریگا مگر اب تو قاضی ایسے لوگ کئے جاتے ہیں جو مسلمان بھی نہیں ہیں اور کفار کی حکومت میں تو ایسا کئے جانے پر تعجب نہیں ہوتا لیکن افسوس ہے کہ اسلامی حکومتیں بھی غیر مسلم کو قاضی مقرر کرتی ہیں حیدرآباد میں ہندو اور پارسی اور نصرانی قاضی بنائے گئے ہیں ایسے ہی دوسری اسلامی مملکتوں میں غیر مسلموں کو قاضیوں کا عہدہ تفویض کیا جاتا ہے حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ اسلامی حکومتوں میں قضا کا عہدہ کے لئے بالاتفاق مسلمان ہونا شرط ہے جب اصل سے عہدۂ قضا ہی صحیح نہ ہو تو اب قاضی کے علم پر فیصلہ ہونا یہ تو اس کی فرع ہے اس لئے ہمارے زمانہ میں یہی قول مختار ہے کہ قاضی کو کسی معاملہ میں دیوانی ہو یا فوجداری اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست نہیں اور اگر قاضی خود کسی مقدمہ میں گواہ ہو تو ایسا مقدمہ کسی دوسرے قاضی کے پاس رجوع کیا جائے اور یہ قاضی دوسرے گواہوں کی طرح اس کے پاس جا کر گواہی دے تاکہ مدعی کا حق تلف نہ ہو ۱۲ منہ سے یا قاسم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ۱۲ منہ سے یہ حدیث اوپر بھی گذر چکی ہے اور آگے بھی آتی ہے امام بخاری نے اس حدیث سے استدلال کیا کہ قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست نہیں کیونکہ اس میں بدگمانی کا موقع پیدا ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدگمانی پیدا کرنے کو برا جانا جب تو ان دو صحابیوں سے فرما دیا کہ یہ عورت کوئی غیر عورت نہیں ہے بلکہ صفیہ میری بی بی ہے۔ حافظ قسطلانی نے بیان کیا مجھے معلوم نہیں کہ قاسم کے اس اثر کو

ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ رَوَاهُ شُعَيْبٌ وَّابْنُ مُسَافِرٍ وَّابْنُ اَبِىْ عَتِيْقٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ يَعْنِيْ ابْنَ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح دوڑتا پھرتا ہے۔

اس حدیث کو شعیب، عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر ابن ابی عتیق اور اسحاق بن یحییٰ نے بھی زہری سے روایت کیا کہ انہوں نے زین العابدین رح سے انہوں نے ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[1]

بَابٌ ۳۷۸ اَمْرُ الْوَالِيْ اِذَا وَجَّهَ اَمِيْرَيْنِ اِلٰى مَوْضِعٍ اَنْ يَّتَطَاوَعَا وَلَا يَتَعَاصَيَا۔

باب اگر بادشاہ (حاکم اعلیٰ) دو شخصوں کو ایک ہی ملک کا حاکم بنا کر بھیجے تو دونوں کو ایک دوسرے کی بات ماننے کا حکم کرے تاکہ اختلاف نہ کریں

۶۶۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِىْ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى اِنَّهٗ يُصْنَعُ بِاَرْضِنَا الْبِتْعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَقَالَ النَّضْرُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَيَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ وَوَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از محمد بن بشار از عقدی از شعبہ از سعید بن ابی بردہ)

ابوبردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو حاکم یمن بنا کر بھیجا اور فرمایا دیکھو تم دونوں لوگوں پر آسانی کرتے رہنا سختی نہ کرنا، خوش رکھنا، نفرت نہ دلانا اور دونوں مل کر رہنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ ہمارے ملک میں ایک (شہد کا) شراب بنا کرتا ہے جسے بتع کہا جاتا ہے (اس کے متعلق کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا جو شراب نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے (شہد کا ہو یا کسی اور چیز کا)

اس حدیث کو نضر بن شمیل، ابو داؤد طیالسی، یزید بن ہارون اور وکیع نے بھی بحوالہ شعبہ از سعید بن ابی بردہ از والدش از جدِ سعید (ابوموسیٰ اشعری) از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔

بَابٌ ۳۷۹ اِجَابَةُ الْحَاكِمِ

باب حاکم کا دعوت قبول کرنا[2]

[1] یزید کی روایت کو ابوعوانہ نے اپنی صحیح میں اور باقی شخصوں کی روایتوں کو خود امام بخاری نے مغازی میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] کیونکہ دعوت قبول کرنے کی حدیثیں عام ہیں حاکم اور غیر حاکم سب کو شامل ہیں۔ علماء نے کہا ہے کہ حاکم کو جیسے قاضی یا نائب یا صوبہ یا تعلقدار یا تحصیلدار وغیرہ ہیں کسی شخص کی خاص دعوت نہ قبول کرنا چاہیئے البتہ عام دعوت میں جا سکتے ہیں ۱۲ منہ

الدَّعْوَةَ وَقَدْ اَجَابَ عُثْمَانُ عَبْدَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

۶۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا الْعَانِيَ وَاَجِيْبُوا الدَّاعِيَ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ کے غلام کی دعوت قبول کی[1]

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از سفیان از منصور از ابو وائل) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان قید ہو جائے اسے قید سے چھڑاو[2] اور دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرو[3]

بَاب ۳۷۸۳ هَدَايَا الْعُمَّالِ

۶۶۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ يُّقَالُ ابْنُ الْاُتْبِيَّةِ عَلٰى صَدَقَةٍ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سُفْيَانُ اَيْضًا فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَاْتِيْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكَ وَهٰذَا لِيْ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ وَ

باب حکام کے پاس تحفے آنا[4]

(از علی بن عبداللہ از سفیان از زہری از عروہ) ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسد کے ایک شخص ابن اتبیہ[5] کو زکوٰۃ کا تحصیلدار بنا کر بھیجا جب واپس آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگا یہ مال تو (زکوٰۃ کا) آپ کا اور مسلمانوں کا ہے (اور یہ مال مجھے بطور تحفہ موصول ہوا ہے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے، سفیان راوی کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا یہ تحصیل داروں کا کیا حال ہے ہم انہیں (زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے) بھیجتے ہیں جب وہ لوٹ کر آتے ہیں تو کہتے ہیں یہ مال آپ کا ہے، یہ مال ہمارا ہے[6] (ہمیں بطور

---

[1] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کی دعوت میں گئے لیکن روزہ دار تھے تو برکت کی دعا دیکر چلے آئے اس کو ابو محمد بن صاعد نے زوائد البر والصلہ لابن المبارک میں بسند صحیح وصل کیا ۱۲ منہ [2] کافروں کو فدیہ وغیرہ دیکر ۱۲ منہ [3] خصوصاً ولیمہ کی دعوت اس کو قبول کرنا بعضے شافعیہ نے واجب کہا ہے ابن بطال نے امام مالک سے نقل کیا قاضی کوئی دعوت قبول نہ کرے صرف ولیمہ کی دعوت قبول کرے میں کہتا ہوں امام مالک نے اہل فضل کے لئے یہ مکروہ رکھا ہے کہ جو کوئی ان کو دعوت دے اس کی دعوت میں چلے جائیں ۱۲ منہ [4] حاکم کو کسی رعیت کا ہدیہ یا تحفہ قبول کرنا ناجائز ہے البتہ امام یا بادشاہ کی اجازت سے قبول کر سکتا ہے ۱۲ منہ [5] بضم ہمزہ وسکون تاء وکسر باء موحدہ وتشدید یاء تحتانی اور بعضے نسخوں میں لتبیہ ہے بضم لام وسکون تاء وکسر باء وتشدید یا ۱۲ منہ [6] کوئی ایک پیسہ بھی بن غرض نہیں دیتا اسی حدیث سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ قاضی یا حاکم کو اس شخص کا تحفہ لینا درست ہے جو عہدہ ملنے سے پہلے بھی اس کے پاس تحفہ بھیجتا رہتا تھا لیکن عہدہ ملنے کے بعد جو لوگ تحفہ بھیجیں ان کا تحفہ نہ لینا چاہیئے ۱۲ منہ

اُمِّهٖ فَيَنْظُرَ اَيُهْدٰى لَهٗ اَمْ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَاْتِيْ بِشَيْءٍ اِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَتَيْ اِبْطَيْهِ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا وَقَالَ سُفْيٰنُ قَصَّهٗ عَلَيْنَا الزُّهْرِيُّ وَزَادَ هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعَ اُذُنَايَ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنِيْ وَسَلُوْا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَاِنَّهٗ سَمِعَهٗ مَعِيْ وَلَمْ يَقُلِ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ اُذُنِيْ خُوَارٌ صَوْتٌ وَالْجُؤَارُ مِنْ تَجْاَرُوْنَ كَصَوْتِ الْبَقَرَةِ ۔

تحفہ ملا ہے) کیوں نہ وہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھے رہتے تو معلوم ہوتا کوئی انہیں تحفہ لاکر دیتا ہے یا نہیں قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص زکوٰۃ کے مال میں سے تحفے کے طور پر کچھ لے گا تو قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر لادے ہوئے لائے گا، اگر اونٹ لیا ہے تو بڑبڑ کر رہا ہوگا، گائے لی تو وہ اپنی آواز نکال رہی ہوگی، بکری لی ہے تو وہ میں میں کر رہی ہوگی اس کے بعد آپؐ نے (دعا کے لئے) دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے کہ ہم نے آپؐ کی سفید بغل دیکھی، فرمایا سن لو! میں نے خدا کا حکم تم کو پہنچا دیا، تین بار آپؐ نے یہی کلمات فرمائے سفیان بن عیینہ کہتے ہیں اس حدیث کو ہمیں زہری نے سنایا۔ نیز ہشام بحوالہ والدش از ابوحمید روایت کرتے ہیں اس میں اتنی عبارت زیادہ ہے کہ ابوحمید نے کہا میرے کانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا اور آنکھوں نے دیکھا، تم لوگ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت کرلو، انہوںؓ نے بھی یہ حدیث میرے ساتھ سنی ہے۔ سفیان کہتے ہیں زہری نے یہ لفظ نہیں کہا "میرے کانوں نے سنا" امام بخاری رحمہ کہتے ہیں حدیث میں خوار کے لفظ سے گائے کی مخصوص آواز مراد ہے یا یہ لفظ جوار سے تجئرون بنے نکلا ہے یعنی گائے کی طرح آواز نکالتے ہیں۔

بَاب ۷۷۴ اِسْتِقْضَاءِ الْمَوَالِيْ وَاسْتِعْمَالِهِمْ

باب آزاد شدہ غلام کو قاضی یا حاکم بنانا[1]

۶۶۷۵ ـ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ قَالَ كَانَ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ يَؤُمُّ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ وَاَصْحَابَ النَّبِيِّ

(از عثمان بن صالح از عبداللہ بن وہب از ابن جریج از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سالم جو ابو حذیفہ کے آزاد شدہ غلام تھے مسجد قبا میں مہاجرین اولین کی اور دوسرے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی امامت کیا کرتے تھے۔ ان صحابۂ کرام میں حضرت

[1] حدیث میں نماز کی امامت کا ذکر ہے اور قضا اور تولیت اسی پر قیاس کی گئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو جو آپ کے آزاد شدہ غلام تھے لشکر کا سردار مقرر کرکے بھیجا ۱۲ منہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَبُو سَلَمَةَ وَزَيْدٌ وَعَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ۔

ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت ابوسلمہ، حضرت زید بن حارثہ اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی شامل تھے[1]

بَابٌ ۲۷۸۵ الْعُرَفَاءِ لِلنَّاسِ

باب نقیب یا سردار بنانا

۶۶۷۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ أَذِنَ لَهُمُ الْمُسْلِمُونَ فِي عِتْقِ سَبْيِ هَوَازِنَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا

(از اسمٰعیل بن ابی اویس از اسمٰعیل بن ابراہیم از عم او موسیٰ بن عقبہ از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) مروان اور مسور بن مخرمہ دونوں صاحبان کہتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے جنگ حنین کے بعد ہوازن کے قیدی آزاد کرنے کی اجازت دے دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے جانوں کہ کس نے اجازت دی ہے کس نے اجازت نہیں دی (کیونکہ ہزارہا مسلمان وہاں موجود تھے) لہٰذا تم لوٹ جاؤ اور تمہارے سردار ہم سے بیان کریں گے کہ تم لوگ راضی ہو کہ نہیں۔ چنانچہ یہ سُن کر سب لوگ لوٹ گئے اور ان کے نقیبوں (نمائندوں) نے اُن سے گفتگو کی، بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپؐ کو اطلاع دی کہ لوگوں نے خوشی سے اجازت دی ہے[2]

بَابٌ ۲۷۸۶ مَا يُكْرَهُ مِنْ ثَنَاءِ السُّلْطَانِ وَإِذَا خَرَجَ قَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ۔

باب بادشاہ کے سامنے تو خوشامد کرنا اور پیٹھ پیچھے بُرائی کرنا منع ہے۔

۶۶۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُنَاسٌ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّا

(از ابو نُعیم از عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر) محمد بن زید رحمہ اللہ کہتے ہیں، چند لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ہم لوگ اپنے بادشاہ وقت

[1] اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ قرآن مجید کے بڑے قاری تھے جیسے دوسری حدیث میں ہے قرآن چار شخصوں سے سیکھو عبداللہ بن مسعود اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ رض اور ابی بن کعبؓ اور معاذ بن جبل سے۔ ایک روایت میں ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے میں میں نے دیر لگائی آپ نے وجہ پوچھی میں نے کہا ایک قاری کو نہایت عمدہ طور سے میں نے قرآن پڑھتے سنا یہ سنتے ہی آپؐ چادر لیکر باہر نکلے دیکھا تو وہ سالم ہیں مولیٰ ابی حذیفہ کے آپؐ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اس نے میری امت میں ایسا شخص بنایا ۱۲ منہ

نَدْخُلُ عَلٰى سُلْطَانِنَا فَنَقُوْلُ لَهُمْ خِلَافَ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقًا۔

کے پاس جاتے ہیں تو ان سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو وہاں سے نکلنے کے بعد نہیں کرتے[1]۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا[2] اسی خصلت کو ہم نفاق سے موسوم کرتے تھے[3]۔

۶۶۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

(از قتیبہ از لیث از یزید بن ابی حبیب از عراک) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سب میں بُرا وہ آدمی ہے جو ایک کے سامنے کچھ ہے اور دوسرے کے سامنے کچھ یعنی دو رُخہ (دو غلا) ہے[4]۔

بَابٌ ۳۷۸۷ الْقَضَاءِ عَلَى الْغَائِبِ

باب یکطرفہ فیصلہ کرنا[5]۔

۶۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ هِنْدَ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَأَحْتَاجُ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ قَالَ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہندہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے اور مجھے اس کا روپیہ خرچ کرنے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے[6]۔ آپؐ نے فرمایا تو اتنا روپیہ لے سکتی ہے جتنا دستور کے مطابق تجھے اور تیری اولاد کو کافی ہو[7]۔

ف1 یعنی منہ پر زیادہ تعریف اور خوشامد کرتے ہیں پیٹھ پیچھے اتنی نہیں کرتے ۱۲ منہ ف2 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ۱۲ منہ ف3 اب یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے آپ سے اندر آنے کی اجازت مانگی آپ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کیا بُرا آدمی ہے جب وہ اندر آیا تو اس سے بکشادہ پیشانی ملے تو یہ نفاق نہیں ہے کیونکہ آپ نے اس سے ملنے کے بعد اس کے حق میں تعریف کا کوئی کلمہ نہیں کہا بلکہ اخلاق و مروت سے ملنا تو یہ دوست دشمن سب کے ساتھ ہونا چاہیئے ۱۲ منہ ف4 مطلب یہ ہے کہ ایک فرقہ میں جا کر ان کی تعریف کرے اور دوسرے فرقہ میں جا کر ان کی برائی بیان کرے قسطلانی نے کہا اگر کسی کی نیت دو جماعتوں کو ملا دینے کی ہو اور مسلمانوں میں صلاح کرا دینے کی تو ایسے موقع پر بات بنانے میں قباحت نہیں بلکہ اچھا ہے ۱۲ منہ ف5 یعنی مدعیٰ علیہ کی غیبت میں اس قسم کا فیصلہ حنفیہ نے مطلق جائز نہیں رکھا لیکن مالکؒ اور شافعیؒ اور امام احمد نے دیوانی معاملات میں جائز رکھا ہے حقوق اللہ میں جائز نہیں لہٰذا اگر غائب مجرم پر چوری کے گواہ پیش ہوں تو صرف مال کی ڈگری دی جائیگی نہ ہاتھ کاٹنے کی علماء نے کہا ہے ایسی صورت میں لازم ہے کہ مدعیٰ علیہ کو تین بار آواز دی جائے اگر وہ حاضر نہ ہو تو یکطرفہ فیصلہ صادر کیا جائے ۱۲ منہ ف6 آخر بال بچوں کو کہاں سے کھلاؤں خود کیا کھاؤں وہ تو خرچ دیتے نہیں جاتا ۱۲ منہ ف7 ظاہر ہے کہ آنحضرتؐ نے یہ حکم ابوسفیان کی غیبت میں دیا تو قضا علی الغیب ثابت ہوئی بعضوں نے کہا اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ قصہ مکہ میں ہوا اور ابوسفیان وہاں موجود تھا ہم کہتے ہیں مکہ میں موجود ہونے سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ جب آنحضرتؐ نے ہندہ کو یہ اجازت دی اس وقت بھی ابوسفیان اس مجلس میں حاضر تھا تو امام بخاری کا استدلال صحیح ہے مگر ابن مندہ کی ایک روایت سے یہ نکلتا ہے کہ ابوسفیان اس وقت بھی موجود تھا جب ہندہ نے یہ گفتگو کی اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ شاید یہ دوسرا واقعہ ہو ۱۲ منہ

بَابٌ ۷۸۶ مَنْ قُضِيَ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّ قَضَاءَ الْحَاكِمِ لَا يُحِلُّ حَرَامًا وَّلَا يُحَرِّمُ حَلَالًا۔

باب اگر کسی شخص کو حاکم دوسرے مسلمان بھائی کا مال (ناحق) دلادے تو اسے نہ لے کیونکہ حاکم کے فیصلے سے نہ حرام حلال ہوسکتا ہے نہ حلال حرام۔

۶۶۸۰۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَّإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ بِذٰلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب از عروہ بن زبیر از زینب بنت ابی سلمہ) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اپنے دروازے پر جھگڑا ہونے کی آواز سنی، چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا میں بھی آدمی ہوں، میرے پاس ایک مقدمہ آتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تم میں سے کسی کی بحث دوسرے سے عمدہ ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں وہ سچا ہے اس کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں، پھر جس کسی کو (میں ظاہری بیانات پر بھروسا کر کے) دوسرے مسلمان کا حق دلا دوں، وہ اسے لے یا چھوڑ دے (اختیار ہے) درحقیقت دوسرے کا حق دوزخ کا ٹکڑا ہے (جو کوئی چالاکی سے لے جاتا ہے)[1]

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ

(از اسماعیل از مالک از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے (جو بحالت کفر مرا تھا اُسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک شہید کیا تھا) اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص

[1] تو اگر کسی نے جھوٹے گواہ نکاح یا طلاق یا مال واسباب یا حقوق پر قائم کر دیئے اور قاضی بھی مدعی فیصلہ کر دیا تب بھی مدعی کو عنداللہ وہ لینا درست نہ ہوگا قسطلانی نے کہا لیکن مجتہدین کے اختلافی مسائل میں قاضی کی قضا باطناً بھی نافذ ہو جائے گی مثلاً اگر حنفی قاضی ایک شافعی ہمسایہ کو حق شفعہ دلادے تو مدعی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ۱۲ منہ

أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا جو بیٹا ہے وہ میرے نطفہ سے ہے تو اسے لے لینا۔ چنانچہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا، سعد رضی اللہ عنہ نے اس بچے کو لے لیا اور کہا یہ میرا بھتیجا ہے اور میرا بھائی مجھے اس کی وصیت کر چکا ہے۔ عبد بن زمعہ اُٹھے اور کہنے لگے (نہیں) یہ تو میرا بھائی ہے مجھے اس کی وصیت کر چکا ہے، کیونکہ میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ غرض دونوں یکے بعد دیگرے (جھگڑتے ہوئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میرا بھتیجا ہے، بھائی نے مجھے لینے کی وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ بولے (حضرت) یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ نے فیصلہ کیا عبد! یہ بچہ تیرا ہے (تیرا بھائی ہے)، پھر فرمایا بچہ اسی کا ہوتا ہے جو عورت کا خاوند یا مالک ہو اور زنا کرنے والے کے لئے پتھروں کی سزا ہے، باوجود اس فیصلے کے آپؐ نے اُم المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ سے فرمایا تو اس سے پردہ کر (حالانکہ وہ ان کا بھائی ہوا) کیونکہ آپؐ نے دیکھا اس (لڑکے) کی صورت عُتبہ سے ملتی تھی۔[1]

باب ۳۷۸۹۔ الْحُكْمِ فِي الْبِئْرِ

باب کنوئیں کے متعلق فیصلہ کرنا

۶۶۸۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ

(از اسحاق بن نصر از عبدالرزاق از سفیان از اعمش از ابووائل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

[1] سبحان اللہ امام بخاری کے باریک فہم پر آفرین انہوں نے اس حدیث سے باب کا مطلب یوں ثابت کیا کہ اگر قاضی کی قضا ظاہر اور باطن دونوں طرح نافذ ہو جاتی تو جب آپؐ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ بچہ زمعہ کا بیٹا ہے تو سودہ کا بھائی ہو جاتا ہے اور اس وقت آپ سودہ کو اس سے پردہ کرنے کا حکم کیوں دیتے جب پردے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ قضائے قاضی سے باطنی اور حقیقی امر نہیں بدلتا گو ظاہر میں وہ سودہ رضی اللہ عنہا کا بھائی ٹھہرا مگر حقیقتہ اور عند اللہ بھائی نہ ٹھیرا اور اسی وجہ سے پردے کا حکم دیا ۱۲ منہ

مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنِ صَبْرٍ یَّقْتَطِعُ مَالًا وَّ ھُوَ فِیْھَا فَاجِرٌ اِلَّا لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ الْاٰیَۃَ فَجَآءَ الْاَشْعَثُ وَعَبْدُ اللّٰہِ یُحَدِّثُھُمْ فَقَالَ فِیَّ نَزَلَتْ وَفِیْ رَجُلٍ خَاصَمْتُہٗ فِیْ بِئْرٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَکَ بَیِّنَۃٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَلْیَحْلِفْ قُلْتُ اِذًا یَّحْلِفَ فَنَزَلَتْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ الْاٰیَۃَ۔

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایسی قسم کھائے جس سے اس کا حق ثابت ہو جائے حالانکہ وہ قسم جھوٹی ہو اس طرح وہ کسی دوسرے شخص کا مال مار ڈالے (حق تلفی کرے) تو جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اللہ تعالیٰ اس پر غصّے ہوگا، بعدازاں یہ آیت نازل ہوئی ان الذین یشترون بعہد اللہ الآیہ (سورہ آل عمران) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ اشعث بن قیس آپہنچے انہوں نے کہا یہ آیت تو میرے متعلق نازل ہوئی ہے، ہوا یہ تھا کہ مجھ میں اور ایک دوسرے شخص میں ایک کنوئیں کے متعلق جھگڑا ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تیرے پاس گواہ ہیں؟ میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھر تو تیرا مدعی علیہ قسم کھائے گا۔ میں نے کہا یا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو قسم کھا کر میرا مال اُڑا لے گا۔ چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ان الذین یشترون بعہد اللہ۔ الآیہ

بَابٌ ۳۷۹ اَلْقَضَآءُ فِیْ قَلِیْلِ الْمَالِ وَکَثِیْرِہٖ سَوَآءٌ

وَقَالَ ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَۃَ الْقَضَآءُ فِیْ قَلِیْلِ الْمَالِ وَکَثِیْرِہٖ سَوَآءٌ

باب ناحق مال اُڑانے میں جو وعید ہے وہ تھوڑے اور زیادہ دونوں مالوں کو شامل ہے[1]

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں ابن شبرمہ (قاضی کوفہ نے کہا دعویٰ تھوڑا ہو یا بہت سب کا فیصلہ یکساں ہے[2]

۶۶۸۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ ابْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ زَیْنَبَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَخْبَرَتْہُ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عروہ بن زبیر از زینب بنت ابی سلمہ) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کے دروازے پر کچھ جھگڑا ہوتے

---

[1] یعنی دونوں میں برابر گناہ ہے جیسے ایک لاکھ روپیہ کسی کا ناحق اڑا لینا ایسے ہی ایک پیسہ بھی ناحق اٹھا لینا ۱۲ منہ [2] یعنی ہر ایک کا حکم ایک ہے یا بڑے یا چھوٹے ہر ایک دعویٰ کے فیصلہ کرنے کا ایک ہی طریق ہے بلکہ بعضے وقت چھوٹے سے دعویٰ میں وہ مشکلات یا پیچیدگیاں آن پڑتی ہیں جو بڑے دعویٰ میں نہیں پڑتیں حافظ نے کہا یہ اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملا لیکن عینی نے کہا اس کو سفیان ثوری نے اپنی جامع میں ابن شبرمہ سے نقل کیا ۱۲ منہ

عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَبَةَ خِصَامٍ عِنْدَ بَابِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهٗ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضًا أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ أَقْضِي لَهٗ بِذٰلِكَ وَأَحْسِبُ أَنَّهٗ صَادِقٌ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا

سُنا تو باہر تشریف لاکر ارشاد فرمایا! میں بھی بہر حال انسان ہوں، میرے پاس لوگ مقدمات لاتے ہیں اور ان میں سے ایک فریق اپنی بلاغت سے اپنے ثبوت فراہم کرتا ہے اور میں سچا جان کر اس کے حق میں حکم دے دیتا ہوں مگر وہ شے جس کے متعلق میں فیصلہ دوں وہ اس کے لئے آگ کے ٹکڑے کی شکل ہوتا ہے خواہ اسے لے لے یا چھوڑ دے۔

باب ۲۷۹۱ بَيْعِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ أَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ

وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نُّعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ

باب حاکم (بے وقوف یا غائب) لوگوں کی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ بیچ سکتا ہے[1]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مُدبّر غلام نعیم بن نحام کے ہاتھ فروخت کردیا (یہ حدیث آگے آرہی ہے)

۶۶۸۴ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِهٖ أَعْتَقَ غُلَامًا عَنْ دُبُرٍ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَبَاعَهٗ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ ثُمَّ أَرْسَلَ بِثَمَنِهٖ إِلَيْهِ۔

(از ابن نمیر از محمد بن بشر از اسماعیل از سلمہ بن کہیل از عطاء) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ آپؐ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبّر کر دیا[2]۔ اس شخص کے پاس اس غلام کے سوا اور کوئی جائیداد نہ تھی، آپؐ نے اس غلام کو آٹھ سو درہم پر بیچ کر یہ روپیہ اس شخص کے پاس بھیج دیا[3]۔

باب ۲۷۹۲ مَنْ لَّمْ يَكْتَرِثْ لِطَعْنِ مَنْ لَّا يَعْلَمُ فِي الْأُمَرَاءِ حَدِيثًا۔

باب کسی شخص کے سردار بنائے جانے پر نادانی سے لوگ طعنہ کریں اور حاکم ان کے طعنے کی پرواہ نہ کرے۔

---

[1] حالانکہ حدیث میں صرف غلام کے بیچنے کا ذکر ہے مگر غیر منقولہ جائیداد کا اس پر قیاس کر لیا ہے یہ ابو مذکور جس نے اپنے غلام کو مدبّر کر دیا تھا درحقیقت سفیہ کے حکم میں تھا کیونکہ اور کوئی جائیداد نہیں رکھتا تھا ایسی حالت میں اس کا اپنے غلام کو مدبّر کر دینا حماقت پر مبنی تھا ۱۲ منہ [2] یعنی یوں کہہ دیا تو میرے مرنے پر آزاد ہے ۱۲ منہ [3] ان کا قرض ادا کرنے کے لئے یا اور کسی غرض سے ۱۲ منہ

۶۶۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رض يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطُعِنَ فِي إِمَارَتِهِ وَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ۔

(ازموسیٰ بن اسماعیل از عبدالعزیز بن مسلم از عبداللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (روم کے نصاریٰ سے لڑنے کے لئے) ایک فوج روانہ کی، اس کا سردار اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا[1]۔ اب لوگوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ کے سردار بنائے جانے پر طعنے شروع کر دئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (منبر پر چڑھ کر) فرمایا لوگو اگر تم اسامہؓ کے سردار ہونے پر طعنہ کرتے ہو (تو یہ کوئی نئی بات نہیں) اس سے پہلے تم اس کے باپ کے سردار بنائے جانے پر طعنے کر چکے ہو حالانکہ وہ بخدا سرداری کے لائق تھا (تمہارا طعنہ لغو تھا) اور ان لوگوں میں سے تھا جو مجھے بہت محبوب ہیں اب اس کا یہ بیٹا اُسامہ اس کے بعد ان لوگوں میں سے ہے جو مجھے محبوب ہیں[2]

باب ۲۷۹۳ اَلْأَلَدُّ الْخَصِمُ وَهُوَ الدَّائِمُ فِي الْخُصُومَةِ لُدًّا عُوجًا۔

باب عادی جھگڑالو کا بیان

الدالخصم جو ہمیشہ لڑتا جھگڑتا رہے۔ لُد کے معنی ٹیڑھ پن، کجی (یہ لفظ سورہ مریم میں ہے)

۶۶۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از ابن جریج از ابن ملیکہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب لوگوں میں بُرا وہ شخص ہے جو لڑاکا جھگڑالو

[1] حالانکہ اس لشکر میں ابوبکرؓ اور عمرؓ اور دوسرے کبار صحابہؓ شریک تھے ۱۲ منہ [2] کہ بوڑھے بوڑھے لوگ ہوتے ہوئے آپ نے ایک چھوکرے کو سردار بنایا حالانکہ آپ کا کوئی فعل مصلحت اور دوراندیشی سے خالی نہ تھا۔ ہوا یہ تھا کہ اسامہ کے والد حضرت زید بن حارثہ ان رومی کافروں کے ہاتھ سے شہید ہوئے تھے، آپ نے ان کے بیٹے کو اس لئے سردار بنایا کہ وہ اپنے باپ کے مارنے والوں سے بڑے جوش کے ساتھ لڑیں گے دوسرے یہ کہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے دل کو تسلی ہوگی ۱۲ منہ [3] حضرت زید کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹا بنایا تھا جب وہ غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے تو ایک اکلوتا بیٹا اسامہ چھوڑ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بے انتہا چاہتے تھے یہاں تک کہ ایک ران پر ان کو بٹھاتے تھے اور ایک ران پر حضرت امام حسن کو اور فرماتے تھے یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت کر اس حدیث کے یہاں لانے سے یہاں یہ غرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے لغو طعن و تشنیع پر کچھ خیال نہیں کیا اور اسامہ کو سرداری سے علیحدہ نہیں کیا اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ حضرت عمرؓ نے اہل کوفہ کی بے اصل شکایات پر سعد بن ابی وقاص کو کیوں معزول کر دیا کیونکہ ہر زمانہ اور ہر موقع کی مصلحت جداگانہ ہوتی ہے گو سعد کی شکایات جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیں تو بے اصل نکلیں مگر کسی فتنے یا فساد کے خطرے کے پیش نظر مصلحۃً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کا علیحدہ کر دیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کسی فتنہ و فساد کا اندیشہ نہ تھا۔ بہرحال یہ امر امام وقت اور حاکم کی رائے کی طرف مفوض ہے ۱۲ منہ

عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔

ہو (آئے دن دنگا فساد کرنے والا ہو)

بَابٌ ۳۷۹۴ اِذَا قَضَى الْحَاكِمُ بِجَوْرٍ اَوْ خِلَافِ اَهْلِ الْعِلْمِ فَهُوَ رَدٌّ۔

باب اگر حاکم کا فیصلہ ظالمانہ ہو یا علماء کے خلاف ہو تو وہ رد کر دیا جائے گا۔

۶۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا ح وَحَدَّثَنِيْ نُعَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ اِلَى بَنِيْ جَذِيْمَةَ فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَقَالُوْا صَبَاْنَا صَبَاْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَاْسِرُ وَدَفَعَ اِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهُ فَاَمَرَ كُلَّ رَجُلٍ مِّنَّا اَنْ يَّقْتُلَ اَسِيْرَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيْرِيْ وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ اَسِيْرَهُ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مَرَّتَيْنِ۔

(از محمود از عبد الرزاق از معمر از زہری از سالم) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضؓ کو بھیجا۔

(از نعیم از عبد اللہ بن مبارک از معمر از زہری از سالم) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف (دعوت اسلام دینے کے لئے بھیجا) ان لوگوں کی زبان سے صاف طور پر یہ نہ نکلا کہ ہم مسلمان ہو گئے بلکہ کہنے لگے "ہم نے اپنا دین بدل دیا دین بدل دیا"[1] لیکن خالد نے انہیں قتل کرنا شروع کیا اور ایک ایک قیدی ہم میں سے ہر شخص کو دے کر یہ حکم دیا کہ اپنے اپنے قیدی کو قتل کر دو۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے تو قسم کھالی میں کبھی اپنے قیدی کو نہیں ماروں گا اور جو شخص میرا ساتھ دے وہ بھی نہ مارے غرض (جب ہم واپس ہوئے تو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، تو آپؐ یہ دُعا کرنے لگے یا اللہ خالد بن ولید نے جو کیا میں اس سے بیزار ہوں، دو بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دُعا کی[2]

---

[1] مطلب یہی تھا کہ شرک چھوڑ کر مسلمان ہو گئے تھے ۱۲ منہ [2] تو خالد کا غلط فیصلہ آپؐ نے رد کر دیا اور خالد کو سزا نہ دی کیونکہ وہ مجتہد تھے اور حاکم تھے حاکم اور مجتہد اگر غلطی کرے تو اس پر تاوان لازم نہیں آتا مگر عبد اللہ بن عمرؓ نے جو خالد کا غلط حکم نہ سنا اس سے صاف ثابت ہوا کہ حاکم کا جو حکم خلاف شرع ہو اس کی تعمیل نہ کرنا چاہیے اور پہلے اس حاکم کو نرمی سے سمجھایا جائے کہ تیرا حکم خلاف شرع ہے اس کو واپس لے لے اگر وہ کسی طرح نہ مانے اور اپنی رائے پر جما رہے تب اللہ سے مدد مانگ کر اس کمبخت حاکم سے لڑنا اور اس کو معزول کرنا چاہیے ۱۲ منہ

باب ۳۷۹۵ الْإِمَامِ يَأْتِي قَوْمًا فَيُصْلِحُ بَيْنَهُمْ

۶۶۸۸ ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرٍو فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلَوٰةُ الْعَصْرِ فَأَذَّنَ بِلَالٌ وَأَقَامَ وَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَوٰةِ فَشَقَّ النَّاسَ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ قَالَ وَصَفَّحَ الْقَوْمُ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَوٰةِ لَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْرُغَ فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيحَ لَا يُمْسَكُ عَلَيْهِ الْتَفَتَ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْضِهْ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ هُنَيَّةً يَحْمَدُ اللَّهَ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرَى فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ تَقَدَّمَ

باب امام (یا بادشاہ) کا لوگوں میں صلح کرانا عہ

(از ابوالنعمان از حماد از ابوحازم مدینی) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے لوگ آپس میں لڑ پڑے، اس کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نماز ظہر کے بعد ان میں صلح کرانے تشریف لے گئے، اتنے میں نماز عصر کا وقت آگیا (آپ ابھی واپس نہ آئے) بلال رضی اللہ عنہ نے اذان اور اقامت کہی، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نماز پڑھانے کو کہا چنانچہ وہ امامت کے لئے آگے بڑھے (نماز شروع کردی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت آئے جب نماز شروع ہو چکی تھی، آپ صفیں چیر کر اس صف میں شریک ہوئے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قریب تھی (یعنی پہلی صف میں) له سہل کہتے ہیں لوگوں نے یہ حال دیکھ کر (عین نماز میں) دستک دینا شروع کیا (حضرت ابوبکر رضہ کو اطلاع دینے کیلئے تالی بجائی) مگر ابوبکر رضہ کی عادت تھی وہ جب نماز شروع کرتے تو نماز سے فراغت تک کسی طرف خیال نہ کرتے جب دستک پر دستک ہوتی بند نہ ہوئی تو انہوں نے نگاہ پھیر کر دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے کھڑے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا (عین نماز میں) کہ نماز پڑھائے جاؤ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنی جگہ رہو، لیکن انہوں نے ذراسی دیر ٹھیر کر اللہ کا شکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری نسبت ایسا فرمایا (مجھے امامت کے لائق سمجھا) بعد ازاں اُلٹے پاؤں صف میں آگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

له یہ آپ کے لئے جائز تھا اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں کہ صفوں کو چیر کر آگے کی صف میں مِلا جائے بعضوں نے کہا ہر امام اور بادشاہ کو ایسا کرنا درست ہے ابو داؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ چلتے وقت بلال سے فرما گئے تھے اگر نماز کا وقت آجائے اور میں لوٹ کر نہ آؤں تو ابوبکر سے کہیو وہ نماز پڑھائیں گے ۱۲ منہ

عہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بذات خاص لوگوں میں ملاپ کرانے کے لئے تشریف لے گئے ۱۲ منہ

فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى صَلَوٰتَهُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَا تَكُونَ مَضَيْتَ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَؤُمَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِلْقَوْمِ إِذَا رَابَكُمْ أَمْرٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ لَمْ يَقُلْ هٰذَا الْحَرْفَ غَيْرُ حَمَّادٍ يَا بِلَالُ مُرْ أَبَا بَكْرٍ۔

یہ حال دیکھ کر آگے بڑھ گئے، آپؐ نے نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ابوبکر میں نے تمہیں اشارہ بھی کیا جب بھی تم اپنی جگہ نہ ٹھہرے نماز نہ پڑھائی، انہوں نے عرض کیا بھلا ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ مناسب ہے کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا امام بنے۔ پھر آپؐ نے لوگوں سے فرمایا سنو جب نماز میں کوئی اس طرح کا واقعہ پیش آجائے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں۔ ابو عبداللہ (بخاری) نے فرمایا یہ الفاظ نہیں کہے مگر حماد نے کہ اے بلال تو ابوبکر کو حکم دے۔

بَابٌ ۳۷۹ يُسْتَحَبُّ لِلْكَاتِبِ أَنْ يَكُونَ أَمِينًا عَاقِلًا۔

باب کاتب (تحریر کنندہ) کو ایماندار اور عقلمند ہونا چاہیئے۔

۶۷۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ أَبُو ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ لِمَقْتَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبَ قُرْآنٌ كَثِيرٌ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ

(از محمد بن عبید اللہ ابو ثابت از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از عبید بن سباق) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یمامہ کی لڑائی (مسیلمہ کذاب کے ساتھ) ہوئی (اور اس میں بہت سے قاری شہید ہوئے) تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے (میں گیا) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ عمر میرے پاس آئے کہتے ہیں جنگ میں قاری قرآن بڑی تعداد میں شہید ہو گئے ہیں مجھے اندیشہ ہے اگر دوسری لڑائیوں میں بھی قاری شہید ہو جائیں تو کہیں قرآن کا ایک بڑا حصہ نہ اٹھ جائے[1] میری رائے یہ ہے کہ تم قرآن کو (ایک مصحف) میں جمع کرنے کا حکم دے دو، یہ سن کر میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا بھلا میں ایسا کام کیسے کروں جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ لیکن عمر رضؓ نے کہا خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے[2] اور عمر رضی اللہ عنہ برابر مجھ سے یہی کہتے رہے یہاں تک کہ

---

[1] کیونکہ اس وقت تک قرآن لوگوں کے سینے میں تھا اور کچھ کچھ لکھا ہوا بھی تھا مگر متفرق جا بجا قطعوں میں سب ایک مصحف میں جمع نہ تھا ۱۲ منہ سہ اس قول سے صاف نکلتا ہے کہ صحابہ رضؓ کو دین کی اس بات کے کرنے میں تامل ہوتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی پس جس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ اور تابعینؒ کسی نے نہ کیا ہو مثلاً مجلس میلاد یا عرس یا سوم یا چہلم یا نیانات اور رفاتحے وغیرہ ان میں سچے مسلمانوں کو ضرور تامل ہوگا اور اگر ان باتوں کو بدعت سمجھ کر ان سے باز رہیں تو مستحق ثواب ہوں گے نہ قابل ملامت اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے ۱۲ منہ

[2] اس میں دین کی بڑی حفاظت اور مصلحت ہے ۱۲ منہ

يُرَاجِعُنِي فِي ذَلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَإِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ قَالَ زَيْدٌ فَوَاللهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا كَلَّفَنِي مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يَحُثُّ مُرَاجَعَتِي حَتَّى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَيَا فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَالرِّقَاعِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ إِلَى آخِرِهَا مَعَ خُزَيْمَةَ أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ فَأَلْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا وَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَيَاتَهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ اللِّخَافُ يَعْنِي الْخَزَفَ۔

اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہی ڈال دیا کہ عمر رضی اللہ عنہ سچ کہتے ہیں اور ان کی میری رائے ایک ہو گی ۔ زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا تم ایک جوان عقلمند آدمی ہو ہم تمہیں جھوٹا نہیں سمجھتے (یعنی ایماندار بھی ہو) اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی قرآن لکھا کرتے تھے، تم قرآن کی (مختلف جگہوں پر) تلاش کر کے اسے جمع کرو، زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھے ایک پہاڑ منتقل کرنے کے لئے کہتے تو وہ بھی مجھ پر اتنا سخت نہ ہوتا جتنا یہ کام مجھ پر سخت گذرا اور میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ دونوں سے عرض کیا آپ دونوں ایسا کام کیوں کرتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم یہ کام بہت عمدہ ہے اور برابر مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں بھی وہی ڈال دیا جو ابوبکر رضا اور عمر رضی اللہ عنہما کے دل میں ڈالا تھا، میری رائے ان کی رائے کے مطابق ہو گئی آخر میں نے قرآن کی تلاش شروع کی ہر جگہ سے جمع کرنا شروع کیا کہیں کھجور کی چھڑیوں پر کہیں پرچوں پر کہیں چوڑے پتھروں پر (یا ٹھیکریوں پر) مجھے لکھا ہوا ملا، اور لوگوں کو زبانی یاد تھا سورہ توبہ کی آخری آیت لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ الآیہ خزیمہ بن ثابت یا ابوخزیمہ کے پاس (لکھی ہوئی) ملی (اگرچہ یاد بہتوں کو تھی) اب یہ مصحف جو تیار ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زندگی بھر ان کے پاس رہا پھر جب اللہ نے انہیں اٹھا لیا تو عمر رض کی زندگی بھر ان کے پاس رہا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کے بعد ان کی بیٹی ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہا۔ محمد بن عبید اللہ کہتے ہیں حدیث میں لِخَافٌ کے لفظ سے ٹھیکریاں مراد ہیں۔

۱؎ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ ۲؎ قاضی کا عملہ جیسے ناظر امین مہتمم تعمیل داروغہ محبس کوتوال وغیرہ ۱۲ منہ

باب ۳۷۹ کتاب الحاکم
الی عماله والقاضی الی امنائه

۶۷۹۰ - حدثنا عبد الله بن یوسف
اخبرنا مالک عن ابی لیلی ح وحدثنا
اسمعیل حدثنی مالک عن ابی لیلی بن
عبد الله بن عبد الرحمن بن سهل عن
سهل بن ابی حثمة انه اخبره هو و
رجال من کبراء قومه ان عبد الله
ابن سهل ومحیصة خرجا الی خیبر
من جهد اصابهم فاخبر محیصة ان
عبد الله قتل وطرح فی فقیر او عین
فاتی یهود فقال انتم والله قتلتموه
قالوا ما قتلناه والله ثم اقبل حتی
قدم علی قومه فذکر لهم واقبل
هو واخوه حویصة وهو اکبر منه
وعبد الرحمن بن سهل فذهب لیتکلم
وهو الذی کان بخیبر فقال النبی صلی
الله علیه وسلم لمحیصة کبر کبر یرید
السن فتکلم حویصة ثم تکلم محیصة
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اما ان یدوا صاحبکم واما ان یؤذنوا
بحرب فکتب رسول الله صلی الله علیه
وسلم الیهم به فکتب ما قتلناه
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم

باب امام یا بادشاہ کا اپنے نائبوں کو
اور قاضی کا اپنے عملے کو لکھنا۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابولیلی)

دوسری سند (از اسماعیل از مالک از ابولیلی بن
عبداللہ بن عبدالرحمن بن سہل از سہل بن ابی حثمہ) ابولیلی کو سہل
اور ان کی قوم کے دوسرے بڑے لوگوں نے اطلاع دی کہ عبداللہ
ابن سہل اور محیصہ بن مسعود دونوں تنگدستی اور بھوک کی وجہ سے
خیبر کی طرف روانہ ہوئے (تاکہ وہاں سے کچھ کھجوریں لے کر آئیں) جب
وہاں پہنچے (اور الگ الگ ہوگئے) تو محیصہ کو اطلاع آئی کہ عبداللہ
بن سہل کو کسی نے قتل کرکے پانی کے چشمے میں ڈال دیا ہے[1]۔ یہ حال
دیکھ کر محیصہ (خیبر کے) یہودیوں کے پاس گئے اور ان سے کہنے
لگے خدا کی قسم تم ہی لوگوں نے اس کا خون کیا، انہوں نے انکار کیا
کہنے لگے خدا کی قسم ہم نے انہیں نہیں مارا۔ آخر محیصہ (خیبر سے)
لوٹ کر اپنی قوم کے پاس آئے ان سے یہ واقعہ بیان کیا، پھر وہ
ان کے بڑے بھائی حویصہ اور عبدالرحمان بن سہل یہ تینوں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے محیصہؓ نے چاہا میں گفتگو شروع کروں کیونکہ
وہی عبداللہ کیساتھ خیبر گئے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا بڑے کو بات کرنے دے جو
عمر میں بڑا ہے پہلے اسے بولنے دے تب حویصہؓ نے (جو عمر میں سب سے بڑے
تھے) گفتگو کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا تو یہودی تمہارے ساتھی
(عبداللہ) کی دیت دیں ورنہ انہیں لڑائی کا الٹی میٹم دیا جائے پھر آپؐ
نے یہودیوں کو اس مقدمے کے متعلق لکھا انہوں نے جواب میں
یہ لکھا کہ ہم نے اسے نہیں مارا۔ آپؐ نے حویصہ، محیصہ اور
عبدالرحمان سے فرمایا اب تم لوگ قسم کھاؤ (کہ یہودیوں نے
اسے مارا ہے) تو تمہارے ساتھی کا خون ان پر ثابت ہوجائے

[1] ان کی گردن توڑ کر پانی میں ڈال دیا تھا ۱۲ منہ

لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ أَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتّٰى أُدْخِلَتِ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ فَرَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ۔

گا۔ انہوں نے کہا ہم قسم نہیں کھائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر یہودیوں سے قسم لی جائے گی (کہ ہم نے اسے نہیں مارا) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو مسلمان نہیں[1] آخر عبداللہ کی دیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے سو اونٹنیاں دیں۔

سہل کہتے ہیں یہ سب اونٹنیاں ہمارے گھر میں لائی گئیں (مجھے یاد ہے) ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی[2]

باب ۳۷۹۸ هَلْ يَجُوزُ لِلْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ رَجُلًا وَحْدَهُ لِلنَّظَرِ فِي الْأُمُورِ۔

باب کیا حاکم صرف ایک شخص کو کسی بات کی دریافت کے لئے بھیج سکتا ہے[3]؟

۶۶۹۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ فَقَالُوا لِي عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ

(از آدم از ابن ابی ذئب از زہری از عبیداللہ بن عبداللہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ دونوں صاحبان کہتے ہیں ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ کی کتاب کے مطابق ہمارے مقدمہ کا فیصلہ فرمائیے یہ سن کر اس کا حریف کھڑے ہو کر کہنے لگا بے شک سچ کہا یا رسول اللہ اللہ کی کتاب کے مطابق ہمارے جھگڑے کا فیصلہ فرمائیے! اب وہ اعرابی کہنے لگا یا رسول اللہ مقدمہ یہ ہے کہ میرا بیٹا اس شخص کے یہاں مزدوری کر رہا تھا اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا لوگ مجھ سے کہنے لگے تیرا بیٹا سنگسار کئے جانے کے قابل ہے میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی دیت میں دے دی اور اپنے لڑکے کو بری کرا لیا۔ بعدازاں یہ مسئلہ علمائے دین کے سامنے رکھا تو انہوں نے کہا تیرا بیٹا (سنگسار نہ ہوگا) سو کوڑے کھائے گا

---

[1] کافر ہیں ان کو قسم کھانے میں کیا باک وہ تو ہم سب کو مار ڈالیں گے اور پھر قسم کھا لیں گے ہم نے نہیں مارا ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ حدیث میں یہ ذکر کہاں ہے کہ آپ نے اپنے نائب کو لکھا یا امین کو بعضوں نے کہا جب یہودیوں کو لکھا وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رعایا تھے تو اپنے نائب یا امین کا جواز بطریق اولیٰ نکل آیا بعضوں نے کہا آنحضرت نے جو خط بھیجا تھا وہ کسی ایک خاص یہودی کے نام ہوگا جو سارے خیبر کے یہودیوں کا سردار ہوگا وہی گویا نائب کے مثل ہوا ۱۲ منہ [3] یعنی بطور حاکم کے نہ بطور گواہ کے کیونکہ ایک شخص کی گواہی پر قاضی کو کوئی حکم دینا جائز نہیں ۱۲ منہ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا۔

ایک برس کے لئے جلا وطن کیا جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کرتا ہوں بکریاں اور لونڈی اپنی واپس لے لے، تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے، ایک برس کے لئے جلا وطن ہوگا آپ نے (اُنیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا) اے اُنیس تو کل اس دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جا (اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو) اسے سنگسار کر۔ چنانچہ اُنیس رضی اللہ عنہ صبح کو اس عورت کے پاس گئے (اس عورت نے زنا کا اقرار کیا تو اُنیس نے) اُسے سنگسار کر ڈالا[1]

بَابُ ۳۷۹۹ تَرْجَمَةِ الْحُكَّامِ وَهَلْ يَجُوزُ تُرْجُمَانٌ وَاحِدٌ

باب حاکم کے سامنے ترجمان یا مترجم کا رہنا نیز کیا ایک ترجمان کافی ہے[2]؟

وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُودِ حَتّٰى كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتُبَهُ وَأَقْرَأْتُهُ كُتُبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ وَعِنْدَهُ عَلِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَعُثْمَانُ مَاذَا تَقُولُ هٰذِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَاطِبٍ

خارجہ بن زید بن ثابت، زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہودیوں کی تحریر سیکھنے کا حکم دیا تو زید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خط جو آپ یہود کو لکھواتے تھے لکھتے اور یہود کے خطوط جو آپ کی خدمت میں آتے زید رضی اللہ عنہ وہ پڑھ کر آپ کو سناتے[3]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (عبدالرحمن بن حاطب سے) کہا یہ لونڈی (نوبیہ) کیا کہتی ہے؟ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بیٹھے

---

[1] تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس کو اپنا نائب بنا کر بھیجا تھا اور انیس کے سامنے اس کے اقرار کا وہی حکم ہوا جیسے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اقرار کرتی اگر انیس گواہ بنا کر بھیجے گئے ہوئے ہوتے تو ایک شخص کی گواہی پر اقرار کیسے ثابت ہو سکتا ہے حافظ نے کہا امام بخاری نے یہ باب لا کر امام محمد کے اختلاف کی طرف اشارہ کیا ان کا مذہب یہ ہے کہ قاضی کسی شخص کے اقرار پر کوئی حکم نہیں دے سکتا جب تک دو عادل شخصوں کو جو قاضی کی مجلس میں رہا کرتے ہیں اس کے اقرار پر گواہ نہ بنا دے اور جب وہ دونوں اس کے اقرار پر گواہی دیں تب قاضی ان کی شہادت کی بنا پر حکم دے ۱۲ منہ [2] جب وہ ثقہ اور عادل ہو امام مالک کا یہی قول ہے اور (امام ابوحنیفہ) اور امام احمد بھی اسی کے قائل ہیں امام بخاری کا بھی یہی قول معلوم ہوتا ہے لیکن شافعی نے کہا جب حاکم فریقین یا ایک فریق کی زبان نہ سمجھتا ہو تو دو شخص عادل بطور مترجم کے ضروری ہیں جو حاکم کو اس کا بیان ترجمہ کر کے سنائیں ۱۲ منہ [3] اس کو امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا کہتے ہیں زید بن ثابت ایسے ذہین تھے کہ پندرہ دن کی محنت میں یہود کی کتابت پڑھنے لگے اور لکھنے لگے اس سے حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کافروں کی زبان اور تحریر دونوں سیکھنا درست ہیں خصوصاً جب ضرورت ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید سے فرمایا تھا مجھ کو یہودیوں سے لکھوانے میں اطمینان نہیں ہوتا ۱۲ منہ

فَقُلْتُ تُخْبِرُكَ بِصَاحِبِهَا الَّذِي صَنَعَ بِهَا وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا بُدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ مُتَرْجِمَيْنِ

۶۷۹۲ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ لِلتُّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ ۔

تھے (انہوں نے (عبدالرحمٰن بن حاطب نے) کہا کہ یہ کہتی ہے کہ فلاں غلام نے مجھ سے زنا کیا[۵۱]

ابوجمرہ کہتے ہیں[۵۲] میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عوام کے درمیان ترجمانی کا کام کیا کرتا بعض لوگ[۵۳] (امام محمد اور امام شافعی) کہتے ہیں حاکم کے سامنے ترجمہ کرنے کے لئے کم سے کم دو مترجموں کا ہونا ضروری ہے[۵۴]

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عبیداللہ بن عبداللہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما) ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ھرقل (بادشاہ روم) نے انہیں قریش کے اور کئی سواروں کے ساتھ بلا بھیجا پھر اپنے ترجمان سے کہنے لگا ان لوگوں سے کہہ میں اس شخص (یعنی ابوسفیان سے) کچھ باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں اگر یہ جھوٹ بولے تو تم کہہ دینا یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اور مکمل حدیث روایت کی (جو کتاب کے آغاز میں گذر چکی ہے) آخر میں ھرقل نے اپنے ترجمان سے کہا اس شخص (یعنی ابوسفیان) سے کہہ اگر تو نے جو بیانات دئے وہ سچے ہیں (اس پیغمبر کا یہی حال ہے) تو وہ عنقریب اس ملک کا بھی مالک ہو جائے گا جو اس وقت میرے دونوں پاؤں کے نیچے ہے[۵۵]

بَابُ ۳۸ مُحَاسَبَةِ الْإِمَامِ عُمَّالَهُ ۔

باب حاکم اعلے کا اپنے عمال سے محاسبہ کرنا۔

۶۷۹۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ

(از محمد از عبدہ از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[۵۱] حاملہ ہوں اس کو عبدالرزاق اور سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۲] یہ حدیث اوپر کتاب العلم میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۵۳] تو ترجمہ کو انہوں نے شہادت پر قیاس کیا یہاں سے ان لوگوں کا جواب ہو گیا جو کہتے ہیں امام بخاری نے بعض الناس کے لفظ سے امام ابوحنیفہ کی تحقیر کی ہے کیونکہ بعض الناس کوئی تحقیر کا کلمہ نہیں اگر تحقیر کا کلمہ ہوتا تو امام شافعی کے لئے کیونکر استعمال کرتے ۱۲ منہ [۵۴] یہاں یہ اعتراض ہوا ہے کہ ہرقل کا فعل کیا حجت ہے وہ تو کافر تھا نصرانی اس کا جواب یوں دیا ہے کہ گو ہرقل کافر ہو مگر اگلے پیغمبروں کی کتابوں اور ان کے حالات سے خوب واقف تھا تو گویا اگلی شریعتوں میں بھی ایک ہی مترجم کا ترجمہ کرنا کافی سمجھا جاتا تھا بعضوں نے کہا ہرقل کے فعل سے غرض نہیں بلکہ ابن عباسؓ نے جو اس امت کے عالم تھے اس قصے کو نقل کیا اور اس پر یہ اعتراض نہ کیا کہ ایک شخص کا ترجمہ غیر کافی تھا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک شخص کی ترجمی کافی سمجھتے تھے ۱۲ منہ [۵۵] اور جو سرکاری روپیہ انہوں نے کھایا ہو وہ ان سے وصول کر سکتا ہے ۱۲ منہ

عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْاُتْبِيَّةِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ فَلَمَّا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاسَبَهُ قَالَ هٰذَا الَّذِي لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ اَبِيْكَ وَبَيْتِ اُمِّكَ حَتّٰى تَاْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِنْكُمْ عَلٰى اُمُوْرٍ مِمَّا وَلَّانِي اللّٰهُ فَيَاْتِي اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ هٰذَا الَّذِي لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِي فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ اَبِيْهِ وَبَيْتِ اُمِّهٖ حَتّٰى تَاْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ اِنْ كَانَ صَادِقًا فَوَاللّٰهِ لَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ هِشَامٌ بِغَيْرِ حَقِّهٖ اِلَّا جَاءَ اللّٰهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلَا فَلَاَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللّٰهَ رَجُلٌ بِبَعِيْرٍ لَهُ رُغَاءٌ اَوْ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةٍ تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ۔

عبداللہ بن اُتبیہ کو بنی سلیم کی زکوۃ وصول کرنے کے لئے تحصیلدار مقرر کیا جب وہ (زکوۃ وصول کرکے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے اس سے حساب لیا وہ کہنے لگا یہ تو آپؐ کا (یعنی زکوۃ کا) مال ہے اور یہ مجھے بطور تحفہ ملا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہتا اور پھر یہ تحفہ تجھے ملتا (تب ہم مانتے) چنانچہ آپؐ کھڑے ہوئے خطبہ ارشاد فرمایا اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا اما بعد میں تم لوگوں میں سے بعض افراد کو عامل (حاکم) بناتا ہوں اور وہ خدمات ان سے لیتا ہوں جن کا والی اور سرپرست اللہ تعالیٰ نے مجھے بنایا ہے، جب وہ واپس آتے ہیں تو کہتے ہیں یہ مال تو آپؐ کا ہے (بیت المال کا ہے) اور یہ مجھے بطور تحفہ ملا ہے بھلا اگر وہ سچا ہے تو اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہتا پھر یہ تحفے اس کے پاس آتے تو خیر۔ خدا کی قسم زکوۃ کے مال میں سے اگر کوئی شخص کوئی چیز لے گا، ہشام راوی نے یہ لفظ زیادہ کیا ہے "ناحق" تو وہ قیامت کے دن اسے لادے ہوئے آئے گا۔ یاد رکھو میں اسے پہچان لوں گا۔ اگر اس وقت اونٹ لے کر آئے گا تو وہ بربڑا رہا ہوگا، یا اگر گائے لئے ہوئے آئے گا تو وہ بھی خاص آواز نکال رہی ہوگی، یا ایک بکری لئے ہوئے آئے گا تو وہ میں میں کر رہی ہوگی، اس کے بعد آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے کہ میں نے سفیدی بغل دیکھ لی اور فرمایا سنو میں نے تمہیں (خدا کا حکم) پہنچا دیا

باب ۳۸ ـ بِطَانَةُ الْاِمَامِ وَاَهْلِ مَشُوْرَتِهِ الْبِطَانَةُ

باب امام (بادشاہ یا حاکم) کا خاص مشیر (یعنی رازدار دوست)

اللّٰہُ خُلَفَاءُ۔

۶۶۹۴۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰہُ مِنْ نَّبِیٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِیْفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَیْهِ وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَیْهِ فَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَقَالَ سُلَیْمَانُ عَنْ یَحْیٰی اَخْبَرَنِی ابْنُ شِهَابٍ بِهٰذَا وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ عَتِیْقٍ وَّمُوْسٰی عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِّثْلَهٗ وَقَالَ شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَوْلَهٗ وَقَالَ الْاَوْزَاعِیُّ وَمُعٰوِیَةُ ابْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ حُسَیْنٍ وَّسَعِیْدُ بْنُ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَوْلَهٗ وَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِیْ صَفْوَانُ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

(از اصبغ از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از ابوسلمہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی یا اس کا خلیفہ ایسا نہیں بھیجا جس کے دو طرح کے رفیق نہ ہوں، ایک رفیق تو اسے اچھی باتیں کرنے کا مشورہ دیتا ہے ان کو رغبت دلاتا ہے اور ایک رفیق بری باتیں کرنے کا مشورہ اور ترغیب دیتا ہے لیکن جسے اللہ بری باتوں سے بچائے وہ بچا رہتا ہے[1]۔

سلیمان بن بلال نے اس حدیث کو بحوالہ یحییٰ بن سعید انصاری از ابن شہاب روایت کیا۔ نیز اس حدیث کو ابن ابی عتیق اور موسیٰ[2] نے بحوالہ زہری از ابن شہاب روایت کیا۔ شعیب بن ابی حمزہ نے بحوالہ ابوسلمہ از ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (موقوفاً) نقل کیا کہ یہ ابوسعید رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

اوزاعی اور معاویہ بن سلام نے بحوالہ زہری از ابوسلمہ بن عبدالرحمان از ابوہریرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین اور سعید بن زیاد نے بحوالہ ابوسلمہ از ابوسعید خدری موقوفاً نقل کیا (کہ یہ ابوسعید کا قول ہے۔

عبیداللہ بن ابی جعفر نے بحوالہ صفوان بن سلیم از ابوسلمہ از ابوایوب از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کو بھی شیطان بہکانا چاہتا ہے مگر وہ اس کے دام میں نہیں آتے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو معصوم رکھنا چاہتا ہے باقی دوسرے خلیفے اور بادشاہ بھی بدکار مشیر کے دام میں پھنس جاتے ہیں اور برے کام کرنے لگتے ہیں بعضوں نے کہا نیک رفیق سے فرشتے اور برے رفیق سے شیطان مراد ہے بعضوں نے کہا نفس امارہ اور نفس مطمئنہ ۱۲ منہ [2] اوزاعی کی روایت کو امام احمد نے اور معاویہ کی روایت کو امام نسائی نے وصل کیا ان دونوں نے راوی حدیث ابوہریرہ کو قرار دیا اور باقی راویوں میں ابوسعید کو رکھتے ۱۲ منہ [3] سلیمان بن بلال کی روایت کو اسمٰعیلی نے وصل کیا، ابن ابی عتیق اور موسیٰ بن عقبی کی روایت کو بیہقی نے وصل کیا، عبیداللہ بن ابی جعفر کی روایت کو [illegible] نے وصل کیا ۱۲ منہ

بَابٌ ۲۸۰۲ كَيْفَ يُبَايِعُ الْإِمَامُ النَّاسَ

باب امام لوگوں سے کن باتوں پر بیعت لے؟

۶۶۹۵ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُومَ أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

(از اسماعیل از مالک از یحییٰ بن سعید از عبادہ بن ولید از والدش) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ان امور پر بیعت کی تھی کہ خوشی اور ناخوشی دونوں حالتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سنیں گے اور مانیں گے اور جو شخص سرداری کے لائق ہوگا اس کی سرداری قبول کریں گے اس سے جھگڑا نہ کریں گے اور جہاں کہیں رہیں گے وہاں حق پر قائم رہیں گے یا حق بات کہیں گے اور اللہ کی راہ میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے

۶۶۹۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ۔ فَأَجَابُوهُ

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

(از عمرو بن علی از خالد بن حارث از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو سردی کے وقت تشریف لائے دیکھا تو مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے ہیں آپؐ نے یہ اشعار پڑھے۔ ترجمہ" اے اللہ حقیقی بھلائی آخرت والی ہے، پس انصار و مہاجرین کو بخش دے"۔

صحابہ کرام نے جواباً یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ ہم وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعتِ جہاد کی ہے جب تک زندہ رہیں گے ہمیشہ جہاد کرتے رہیں گے۔

۶۶۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از عبداللہ بن دینار) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر پر بیعت کرتے تھے کہ آپؐ کا حکم سنیں گے اور مانیں گے، تو آپؐ فرماتے ہاں کہو جہاں تک ممکن ہوگا یعنی (حتی الاستطاعت) یعنی جہاں تک ہو سکے گا۔[۱]

---

[۱] یہ آپ کی کمال شفقت اور مہربانی تھی اپنی امت پر تاکہ وہ جھوٹے نہ ہوں ۱۲ منہ

۶۶۹۸ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ حَيْثُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ كَتَبَ إِنِّي أُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ مَا اسْتَطَعْتُ وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِمِثْلِ ذٰلِكَ۔

(از مسدد از یحییٰ از سفیان) عبداللہ بن دینار کہتے ہیں میں اس وقت موجود تھا جب لوگوں نے عبدالملک بن مروان پر[1] اتفاق کر لیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیعت کا خط اس مضمون کا لکھا "میں اللہ کے بندے عبدالملک بن مروان کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں، اللہ کی شریعت اور اس کے رسول کی سُنت کے مطابق جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا اور میرے بیٹے بھی ایسا ہی اقرار کرتے ہیں"[1]

۶۶۹۹ ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

(از یعقوب بن ابراہیم از ہشیم از سیار از شعبی) جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سمع والطاعت پر بیعت کی تو آپ نے مجھے یہ کلمہ سکھایا فرمایا یوں کہہ اور جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا" اور میں نے اس امر پر بھی آپ سے بیعت کی کہ ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

۶۷۰۰ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ عَبْدَ الْمَلِكِ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللهِ وَسُنَّةِ

(از عمرو بن علی از یحییٰ از سفیان) عبداللہ بن دینار کہتے ہیں جب لوگوں نے عبدالملک بن مروان سے بیعت لی تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسے یوں خط لکھا "اللہ کے بندے امیرالمومنین عبدالملک بن مروان کو معلوم ہو کہ میں اللہ کی شریعت اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق تیرا حکم سننے اور ماننے کا اقرار کرتا ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا اور میرے بیٹے بھی یہی اقرار کرتے ہیں۔"

[1] عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد ۱۲ منہ [2] ہوا یہ کہ جب یزید خلیفہ ہوا تو عبداللہ بن زبیر نے اس کی بیعت نہیں کی یزید کے مرتے ہی عبداللہ بن زبیرؓ نے خلافت کا دعویٰ کیا ادھر معاویہ بن یزید بن معاویہ خلیفہ ہوا کچھ لوگوں نے عبداللہ بن زبیر سے کچھ لوگوں نے معاویہ بن یزید سے بیعت کی لیکن یہ معاویہ تین ماہ خلافت کر کے مر گیا ادھر مروان خلیفہ بن بیٹھا چھ ماہ کے بعد وہ بھی مر گیا اور اپنے بیٹے عبدالملک کو خلیفہ کر گیا عبدالملک نے حجاج بن یوسف ظالم کو عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑنے کے لئے روانہ کیا جب حجاج غالب ہوا اور عبداللہ بن زبیرؓ شہید ہوئے تو اب سب لوگوں کا اتفاق عبدالملک پر ہو گیا اس وقت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے بیٹوں سمیت اس سے بیعت کر لی عبداللہ بن عمر کے بیٹوں کے نام یہ ہیں عبداللہ، ابوبکر، ابوعبیدہ، بلال اور عمر یہ سب صفیہ بنت ابی عبید کے بطن سے تھے اور عبدالرحمٰن ان کی ماں علقمہ بنت نافس تھی اور سالم، عبیداللہ اور حمزہ ان کی ماں لونڈی تھی اسی طرح زید ان کی بھی ماں لونڈی تھی ۱۲ منہ

رَسُوْلِهٖ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ وَاِنَّ بَنِيَّ قَدْ اَقَرُّوْا بِذٰلِكَ۔

۶۷۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از حاتم) یزید بن ابی عبید کہتے ہیں میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ کے دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا (جہاد و قتال کرتے ہوئے) مرجانے اور شہید ہوجانے پر (یعنی تمام عمر قتال و جہاد فی سبیل اللہ کریں گے)

۶۷۰۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ وَلَّاهُمْ عُمَرُ اجْتَمَعُوْا فَتَشَاوَرُوْا قَالَ لَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَسْتُ بِالَّذِيْ اُنَافِسُكُمْ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ وَلٰكِنَّكُمْ اِنْ شِئْتُمُ اخْتَرْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ فَجَعَلُوْا ذٰلِكَ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمَّا وَلَّوْا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَمْرَهُمْ فَمَالَ النَّاسُ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى مَا اَرٰى اَحَدًا مِنَ النَّاسِ يَتْبَعُ اُولٰئِكَ الرَّهْطَ وَلَا يَطَاُ عَقِبَهٗ وَمَالَ النَّاسُ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُشَاوِرُوْنَهٗ تِلْكَ اللَّيَالِيَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ اَصْبَحْنَا مِنْهَا فَبَايَعْنَا عُثْمَانَ قَالَ الْمِسْوَرُ طَرَقَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَعْدَ هَجْعٍ مِنَ اللَّيْلِ فَضَرَبَ الْبَابَ حَتّٰى

(از عبداللہ بن محمد بن اسماء از جویریہ از مالک از زہری از حمید بن عبدالرحمان) مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (شہادت کے وقت) جن چھ آدمیوں کو خلافت کے لئے نامزد کر گئے تھے وہ سب جمع ہوئے انہوں نے مشورہ کیا (کون خلیفہ بنے) آخر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے خلافت کی کوئی خواہش نہیں لیکن اگر آپ کہیں تو میں آپ صاحبان میں سے کسی کو خلافت کے لئے منتخب کرسکتا ہوں (میری رائے پر انحصار کرلو) چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا؎ عبدالرحمن رض کو اختیار دے دیا کہ وہ جسے چاہئیں چن لیں) اب سب لوگ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی طرف مائل ہوگئے، ایک آدمی بھی ان باقی آدمیوں کے ساتھ نہ رہا، نہ ان کے پیچھے چلتا تھا اور جسے دیکھو وہ راتوں کو عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے مشورہ کر رہا ہے (کسے خلیفہ بنانا چاہیئے) مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب وہ رات آئی جس کی صبح کو ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت کی تو تھوڑی رات گئے عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے، دروازہ کھٹکھٹایا میں سوئے ہوئے جاگ اٹھا، مجھ سے فرمانے لگے تم سو رہے ہو میں اس رات (یا ان تین راتوں)

؎ معلوم ہوا صحابۂ کرام خلافت کے لئے حریص نہ تھے ورنہ سب یہ کہتے کہ آپ کا انتخاب ہم تسلیم نہیں کرتے۔ عبدالرزاق

اسْتَيْقَظْتُ فَقَالَ أَرَاكَ نَائِمًا فَوَاللّٰهِ مَا اكْتَحَلْتُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ اللَّيْلَةَ بِكَثِيرِ نَوْمٍ انْطَلِقْ فَادْعُ الزُّبَيْرَ وَسَعْدًا فَدَعَوْتُهُمَا لَهُ فَشَاوَرَهُمَا ثُمَّ دَعَانِي فَقَالَ ادْعُ لِي عَلِيًّا فَدَعَوْتُهُ فَنَاجَاهُ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ عَلٰى طَمَعٍ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَخْشٰى مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي عُثْمَانَ فَدَعَوْتُهُ فَنَاجَاهُ حَتّٰى فَرَّقَ بَيْنَهُمَا الْمُؤَذِّنُ بِالصُّبْحِ فَلَمَّا صَلَّى النَّاسُ الصُّبْحَ وَاجْتَمَعَ أُولٰئِكَ الرَّهْطُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ فَأَرْسَلَ إِلٰى مَنْ كَانَ حَاضِرًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَأَرْسَلَ إِلٰى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ وَكَانُوا وَافَوْا تِلْكَ الْحَجَّةَ مَعَ عُمَرَ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا تَشَهَّدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَلِيُّ إِنِّي قَدْ نَظَرْتُ فِي أَمْرِ النَّاسِ فَلَمْ أَرَهُمْ يَعْدِلُونَ بِعُثْمَانَ فَلَا تَجْعَلَنَّ عَلٰى نَفْسِكَ سَبِيلًا فَقَالَ أُبَايِعُكَ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالْخَلِيفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِهِ فَبَايَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

میں کچھ زیادہ نہیں سویا جاؤ زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاصؓ کو بلا لاؤ" چنانچہ میں انہیں بلا لایا۔ عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے مشورہ کرتے رہے پھر مجھے بلایا اور کہا جاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا لاؤ۔ میں انہیں بھی بلا لایا۔ آدھی رات تک ان سے سرگوشی کرتے رہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے اٹھے تو نہیں یہی امید تھی کہ عبدالرحمان انہی کو خلیفہ منتخب کریں گے مگر بات یہ تھی کہ عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کے دل میں ذرا حضرت علی رضؓ کی طرف سے کچھ اندیشہ[1] تھا پھر انہوں نے مجھ سے کہا اب حضرت عثمان رضؓ کو بلا لاؤ۔ میں انہیں بلا لایا ان سے اس وقت تک سرگوشی ہوتی رہی کہ صبح کی اذان ہو گئی۔ اذان کے وقت دونوں جدا ہوئے جب لوگوں نے صبح کی نماز پڑھی اور یہ چھ حضرات منبر کے پاس جمع ہو گئے تو عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے تمام مہاجرین وانصار جو مدینے میں حاضر تھے اور جتنے فوجوں کے سردار وہاں موجود تھے، نیز جو اتفاق سے اس سال حج کے لئے آئے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ انہوں نے حج کیا تھا سب کو بلا بھیجا جب سب لوگ جمع ہو گئے تو عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے اس وقت تشہد پڑھا اور کہنے لگے" علی رضی اللہ عنہ آپ برا نہ ماننا میں نے سب لوگوں سے اس معاملے میں گفتگو کی (میں کیا کروں) وہ عثمان رضی اللہ عنہ کو مقدم رکھتے ہیں ان کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے" پھر عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا میں تم سے اللہ کے دین اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپؐ کے بعد

[1] عبدالرحمٰن یہ ڈرتے تھے کہ حضرت علی کے مزاج میں ذرا سختی ہے اور عام لوگ ان سے خوش نہیں ہیں ان سے خلافت سنبھلتی ہے یا نہیں ایسا نہ ہو کوئی فتنہ کھڑا ہو جائے بعضے کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مزاج شریف میں ظرافت اور خوش طبعی بہت تھی عبدالرحمٰن کو یہ ڈر ہوا کہ اس مزاج کے ساتھ خلافت کا کام اچھی طرح سے چلے گا یا نہیں چنانچہ ایک شخص نے حضرت علیؓ سے اسی ظرافت اور خوش طبعی کی نسبت کہا ہٰذا الذی اخرک الی الرابعۃ ۱۲ منہ

[2] معلوم ہوا تمام صحابہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو چاہتے تھے تو تمام صحابہ کو خیانت سے منسوب کرنا شیعوں کی بہت بڑی غلطی ہے عبدالرزاق

وَبَايَعَهُ النَّاسُ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَأُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ وَالْمُسْلِمُونَ۔

خلیفوں (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کے طریق پر بیعت کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر عبد الرحمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان سے بیعت کرلی اور جتنے انصار و مہاجرین اور سرداران افواج اور عامۃ المسلمین وہاں موجود تھے انہوں نے بھی بیعت کرلی [1]

باب ۳۸۰۳ مَنْ بَايَعَ مَرَّتَيْنِ

باب دو بار بیعت کرنا۔

۳۔۶۷ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ أَلَا تُبَايِعُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ قَالَ وَفِي الثَّانِي

(از ابو عاصم از یزید بن ابی عُبَید) سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حدیبیہ کے مقام شجرۂ بیعت رضوان کے نیچے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر آپؐ نے فرمایا سلمہ! کیا تو بیعت نہیں کرتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں پہلی بار ہی بیعت کر چکا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا دوسری بار پھر سہی [2]

باب ۳۸۰۴ بَيْعَةِ الْأَعْرَابِ

باب اعراب (دیہاتیوں) کا (اسلام اور جہاد پر) بیعت کرنا۔

۴۔۶۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَعْكٌ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طِيبَهَا۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از محمد بن منکدر) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی پھر اسے بخار آگیا اس نے کہا یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے! آپؐ نے انکار کیا پھر کہنے لگا میری بیعت فسخ کر دیجئے آپؐ نے انکار فرمایا آخر وہ مدینے سے نکل کر اپنے جنگل کی طرف چل دیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "مدینہ بھٹی کی طرح ہے پلید چیز (میل کچیل) کو دور کر دیتا ہے اور خالص پاکیزہ کو رکھ لیتا ہے [3]

---

[1] یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی بیعت کرلی امر الٰہی یہی تھا کہ پہلے حضرت عثمان خلیفہ ہوں اور اخیر میں علی رضی اللہ عنہ کو خلافت ملے اگر حضرت علیؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہی خلافت مل جاتی جب بھی آپ اس کے اہل تھے مگر حق تعالیٰ جل شانہ، کو ان چاروں بزرگوں کو خلافت کا شرف یکے بعد دیگرے دینا منظور تھا وکان امر اللہ مفعولاً ۱۲ منہ [2] سلمہ بن اکوع بڑے بہادر اور لڑنے والے شخص تھے خصوصاً تیر اندازی اور دوڑ میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی فضیلت ظاہر کرنے کے لئے ان سے دو بار بیعت لی ۱۲ منہ [3] بے شک آپؐ کا فرمانا صحیح ہے مدینہ طیبہ ایسا ہی شہر ہے بُرے لوگ وہاں ٹھہرنے نہیں پاتے خود بخود نکل کر چل دیتے ہیں مدینہ میں وہی لوگ اقامت کرتے ہیں جو نیک اور صالح ہوتے ہیں۔ اللھم ارزقنا شہادۃ فی سبیلک واجعل موتنا ببلد رسولک ۱۲ منہ

بَابُ ۳۸۰ بَيْعَةِ الصَّغِيْرِ

۶۷۰۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ وَّهُوَ ابْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَقِيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ وَّكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهٖ اُمُّهٗ زَيْنَبُ ابْنَةُ حُمَيْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَغِيْرٌ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ وَدَعَا لَهٗ وَكَانَ يُضَحِّيْ بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيْعِ اَهْلِهٖ۔

باب نابالغ لڑکے کا بیعت کرنا

(از علی بن عبداللہ از عبداللہ بن یزید از سعید بن ابی ایوب از ابوعقیل از زہرہ بن معبد) عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (بچپن میں) دیکھا تھا کہتے ہیں کہ ان کی والدہ زینب بنت حمید انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں تھیں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سے (عبداللہ بن ہشام) سے بیعت کر لیجئے آپ نے فرمایا کہ یہ ابھی بچہ ہے[1] آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت دی۔

عبداللہ بن ہشام کا دستور تھا کہ وہ اپنے سب گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کیا کرتے تھے[2]

بَابُ ۳۸۱ مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ۔

۶۷۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَتَى الْاَعْرَابِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهٗ

باب بیعت کے بعد اس کا فسخ کرنا

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از محمد بن منکدر) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی پھر مدینے میں اسے بخار آنے لگا۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے! آپ نے انکار کیا پھر دوبارہ آپ کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے۔ آپ نے انکار کیا آخر وہ مدینے سے نکل گیا تو آپ نے فرمایا مدینہ بھٹی کے مثل ہے پلید اور میل کچیل کو چھانٹ

---

[1] یہاں سے یہ نکلا کہ نابالغ کی بیعت صحیح نہیں ہے ۱۲ منہ [2] یہی سنت ہے کہ ہر ایک گھر کی طرف سے عید الاضحیٰ میں ایک بکری قربانی کی جائے سارے گھر والوں کی طرف سے ایک ہی بکری کافی ہے اب یہ جو رواج ہو گیا ہے کہ بہت سی بکریاں قربانی کرتے ہیں یہ سنت نبوی کے خلاف ہے اور صرف فخر کے لئے لوگوں نے ایسا کرنا اختیار کر لیا ہے جیسے کتاب الاضحیہ میں گذر چکا ہے حافظ نے کہا کہ عبداللہ بن ہشام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے بہت مدت تک زندہ رہے ۱۲ منہ

فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طِيبُهَا

ڈالتا ہے اور ستھرا خالص مال رکھ لیتا ہے ۔

بَابٌ ۳۸۰۷ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا۔

باب محض دنیا کمانے کی نیت سے بیعت کرنے والا شخص ۔

۶۷۰۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا إِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفٰى لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ يُبَايِعُ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ فَأَخَذَهَا وَلَمْ يُعْطَ بِهَا۔

(از عبدان از ابوحمزہ از ابواعمش از ابوصالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے بات تک نہ کرے گا نہ انہیں (گناہوں سے) پاک صاف کرے گا، بلکہ انہیں دردناک عذاب ملے گا۔ ایک تو وہ شخص جس کے پاس رستے میں بے ضرورت پانی ہو (اس کی ضروریات سے زیادہ) پھر بھی وہ مسافر کو نہ دے[1]۔ دوسرے جو شخص محض دنیا کمانے کی غرض سے کسی امام (بادشاہ حاکم) سے بیعت کرے اگر اسے دنیا کا روپیہ پیسہ دے تب تو بیعت پوری کرے ورنہ پوری نہ کرے تیسرے وہ شخص جو بعد نماز عصر بازار میں کچھ سامان فروخت کرنے کے لئے نکلے اور خدا کی جھوٹی قسم کھائے کہ اس مال کی مجھے اتنی قیمت ملتی تھی اور اس کی قسم کے اعتبار پر کوئی وہ سامان خرید لے حالانکہ وہ جھوٹا ہو اسے اتنی قیمت نہیں ملتی تھی [2]

[1] جس کو پانی کی احتیاج ہو معاذ اللہ یہ کیسی سخت دلی اور قساوت قلبی ہے بزرگوں نے تو یہ کیا ہے کہ مرتے وقت بھی خود پانی نہ پیا اور دوسرے بھائی مسلمان کے پاس بھیج دیا چنانچہ جنگ یرموک میں جس میں بہت سے صحابہ شریک تھے ایک صاحب بیان کرتے ہیں میں اپنے چچا زاد بھائی کے پاس جو زخمی ہو کر گر پڑا تھا پانی لے کر گیا اتنے میں اس کے پاس ایک اور مسلمان زخمی پڑا تھا اس نے پانی مانگا میرے بھائی نے اشارے سے کہا پہلے اسے پلاؤ جب میں اس کو پلانے گیا تو ایک اور زخمی نے پانی مانگا اس نے اشارے سے کہا اس کے پاس لے جاؤ مگر جب تک میں پانی لے کر اس کے پاس پہنچا وہ میاں بحق ہو گیا لوٹ کر آیا تو وہ شخص بھی مر چکا تھا جس کے پلانے کے لئے میرے بھائی نے کہا تھا آگے جو بڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرا بھائی بھی مر چکا تھا رضی اللہ عنہم جب ادنیٰ مسافر کو پانی نہ دینے کی یہ سزا ہو تو خیال کر لینا چاہیے کہ جن اشقیا ونے امام حسین علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے فرات دریا کا پانی روک دیا اور ان کو پیاسا شہید کیا ان کو کتنا عذاب ہوگا منہ

[2] کی روایت میں تین آدمی اور ہیں ایک بڈھا حرام کار دوسرے جھوٹا بادشاہ تیسرے مغرور فقیر ایک روایت میں ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکانے والا دوسرا خیرات دے کے احسان جتلانے والا تیسرا جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والا مذکور ہے ایک روایت میں قسم کھا کر کسی کا مال چھین لینے والا مذکور ہے ۱۲ منہ

بَاب ۳۸ - بَيْعَةِ النِّسَاءِ

رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۷۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ وَحَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ ابْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذٰلِكَ۔

۶۷۰۹ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

باب عورتوں سے بیعت لینا۔

اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری)

(دوسری سند۔ از لیث از یونس از ابن شہاب از ابوادریس خولانی) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے تھے ہم مجلس میں بیٹھے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تم مجھ سے ان امور پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو مت شریک کروگے، چوری نہ کروگے، زنا نہ کروگے، اپنی اولاد کا خون ناحق نہ کروگے، اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان بہتان تراشی نہ کروگے[1] معروف (اچھی بات) میں نافرمانی نہ کروگے پس جو شخص ان شرائط کو پورا کرے اس کا اجر اللہ دے گا اور جس سے ان گناہوں میں سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے (ماسوائے شرک کے) پھر دنیا میں اس کی سزا مل جائے (اس پر حد لگ جائے) تو وہ سزا اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے گی اگر سزا نہ ہو، اللہ تعالیٰ (دنیا میں) اس کا گناہ چھپائے رکھے، تو (قیامت کے دن) اللہ کو اختیار ہوگا چاہے اسے عذاب دے چاہے معاف کر دے۔

عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے انہی شرطوں پر آپ[2] سے بیعت کی۔

(از محمود از عبدالرزاق از معمر از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رض

---

[1] اکثر گناہ ہاتھ اور پاؤں ہی سے صادر ہوتے ہیں اس لئے افترا میں انہی کا بیان کیا بعضوں نے کہا یہ محاورہ ہے جیسے کہتے ہیں بما کسبت ایدیکم اور پاؤں کا ذکر محض تاکید کے لئے ہے بعضوں نے کہا بین ایدیکم وارجلکم سے قلب مراد ہے افترا پہلے قلب سے کیا جاتا ہے آدمی دل میں اس کی نیت کرتا ہے پھر زبان سے نکالتا ہے ۱۲ منہ

[2] بظاہر اس حدیث کا تعلق ترجمہ باب سے سمجھ میں نہیں آتا مگر امام بخاری کی باریک بینی اللہ اکبر یہ ہے کہ یہ شرطیں سورہ ممتحنہ میں قرآن شریف میں عورتوں کے باب میں مذکور ہیں يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اخیر آیت تک تو امام بخاری نے عبادہ کی حدیث بیان کر کے اس آیت کی طرف اشارہ کیا جس میں صراحتاً عورتوں کا ذکر ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا اس میں صاف یوں مذکور ہے کہ عبادہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ان شرطوں پر بیعت لی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے چوری نہ کریں گے اخیر آیت تک ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النِّسَاءَ بِالْكَلَامِ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا قَالَتْ وَمَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَاَةٍ اِلَّا امْرَاَةً يَّمْلِكُهَا۔

کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے زبانی بیعت لیا کرتے اس آیت کے مطابق (جو سورہ ممتحنہ میں ہے) لَا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا (الخ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی (غیر) عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا، البتہ اس عورت کو آپؐ نے ہاتھ لگایا جو آپ کی بیوی یا لونڈی تھی[1]

۶۷۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ عَلَيَّ اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتِ امْرَاَةٌ مِّنَّا يَدَهَا فَقَالَتْ فُلَانَةُ اَسْعَدَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَجْزِيَهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ فَمَا وَفَتِ امْرَاَةٌ اِلَّا اُمُّ سُلَيْمٍ وَّاُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ اَبِيْ سَبْرَةَ امْرَاَةُ مُعَاذٍ اَوِ ابْنَةُ اَبِيْ سَبْرَةَ وَامْرَاَةُ مُعَاذٍ۔

(از مسدد از عبدالوارث از ایوب از حفصہ بنت سیرین) اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپؐ نے ہمیں سورہ ممتحنہ کی یہ آیت سُنائی یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا الخ نیز ہمیں میت پر نوحہ کرنے (رونے پیٹنے) سے منع فرمایا۔ ایک عورت نے بیعت کے وقت اپنا ہاتھ کھینچ لیا[2] اور کہنے لگی یا رسول اللہ فلاں عورت نے میری میّت میں میری مدد کی تھی (میرے ساتھ مل کر نوحہ کیا تھا) میں چاہتی ہوں اس کا بدلہ دوں (پھر نوحہ سے توبہ کرلوں) آپؐ نے اس سے کچھ نہیں فرمایا[3] وہ چلی گئی اور پھر لوٹ کر آئی۔

ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر ان شرائط کو اُم سُلیم اُم علاء، ابوسبرہ کی بیٹی یعنی معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی یا ابوسبرہ کی بیٹی اور معاذ رضؓ کی بیوی کے سوا اور کسی عورت نے پورا نہیں کیا[4]

باب ۳۸۰ مَنْ نَّكَثَ بَيْعَةً وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ

باب بیعت توڑنا گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے (سورہ فتح میں) فرمایا اے

[1] نسائی اور طبری کی روایت میں یوں ہے امیمہ بنت رقیقہ کئی عورتوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور کہنے لگی ہاتھ لائیے ہم آپ سے مصافحہ کریں آپنے فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا یحیی بن سلام نے اپنی تفسیر میں شعبی سے نکالا کہ عورتیں کپڑا رکھ کر آپ کا ہاتھ تھامتیں یعنی بیعت کے وقت ۱۲ منہ [2] اس سے یہ نکلتا ہے کہ عورتیں بھی بیعت کے وقت آپ سے ہاتھ ملاتیں مگر کپڑا رکھ کر ملاتی تھیں لیکن بلاواسطہ ہاتھ نہیں ملاتی تھیں۔ بعضوں نے کہا ہاتھ کھینچنے سے مراد یہ ہے کہ بیعت کی شرطیں قبول کرنے میں اس نے توقف کیا ۱۲ منہ [3] نسائی کی روایت میں صاف یوں ہے آپ نے فرمایا جا اس کا بدلہ کر آ وہ گئی اور پھر آئی اور آپ سے بیعت کی شاید یہ نوحہ اس قسم کا نہ ہوگا جو قطعًا حرام ہے یا یہ اجازت خاص طور سے اس عورت کے لئے ہوگی بعضے مالکیہ کا یہ قول ہے کہ نوحہ حرام نہیں ہے مگر نوحہ میں جاہلیت کے افعال حرام ہیں جیسے کپڑے پھاڑنا منہ یا بدن نوچنا خاک اڑانا بعضوں نے کہا اس وقت نوحہ حرام نہیں ہوا تھا قسطلانی نے کہا صحیح یہ ہے کہ پہلے نوحہ جائز تھا پھر مکروہ تنزیہی ہوا پھر مکروہ تحریمی ۱۲ منہ [4] یہ راوی کو شک ہے کہ ابوسبرہ کی بیٹی وہی معاذ کی جورو تھی یا معاذ کی جورو اس کے سوا تھی حافظ نے کہا صحیح واؤ عطف کے ساتھ ہے کیونکہ معاذ کی جورو ام عمرو بنت خلاد تھی ۱۲ منہ

إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا

رسول جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں درحقیقت وہ خدا سے بیعت کر رہے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے پس جو شخص بیعت کر کے اپنا اقرار توڑ دے وہ اپنا آپ نقصان کرے گا۔ اور جو شخص اس اقرار کو پورا کرے جو اس نے اللہ کے ساتھ کیا اسے اللہ تعالیٰ بہت زیادہ اجر دے گا۔

۷۲۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَايِعْنِي عَلَى الْإِسْلَامِ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ جَاءَ الْغَدَ مَحْمُومًا فَقَالَ أَقِلْنِي فَأَبَى فَلَمَّا وَلَّى قَالَ الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طِيبَهَا۔

(از ابو نعیم از سفیان از محمد بن منکدر) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ مجھ سے اسلام پر بیعت لیجئے آپ نے اس سے بیعت لے لی، اتفاق سے دوسرے دن وہ بخار میں مبتلا ہو کر آیا کہنے لگا میری بیعت فسخ کر دیجئے آپ نے انکار کیا (بیعت فسخ نہیں کی) جب وہ پیٹھ موڑ کر چلنے لگا تو فرمایا مدینہ بھٹی کی مانند ہے پلید اشیاء (میل کچیل) کو چھانٹ ڈالتا ہے اور صاف ستھرا مال رکھ لیتا ہے۔

بَابُ ۳۸۱ الِاسْتِخْلَافِ

باب ایک خلیفہ کے انتقال کے وقت دوسرے کو خلیفہ بنایا جانا۔

۷۲۱۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَا رَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ

(از یحییٰ بن یحییٰ از سلیمان بن بلال از یحییٰ بن سعید از قاسم ابن محمد) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سر میں درد ہوا کہنے لگیں ہائے "سر پھٹا جاتا ہے" یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر ایسا ہوا (تو میرے سامنے مر گئی) اور میں زندہ رہا تو تیرے لئے میں مغفرت کی دعا کروں گا"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہائے مصیبت خدا کی قسم میں سمجھتی ہوں کہ آپ میری موت چاہتے ہیں میں مر جاؤں تو آپ اسی دن شام کو دوسری عورت سے

وَاثُكْلَيَاهُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِيْ وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ اٰخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا وَارَاْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُّ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّابْنِهٖ فَاَعْهَدَ اَنْ يَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ۔

شادی کرلیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نہیں میں کہتا ہوں میرا سر پھٹا جاتا ہے (آپؐ کو بذریعہ وحی معلوم ہو گیا تھا کہ میں پہلے وصال کر جاؤں گا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بہت عرصے تک زندہ رہیں گی) میں نے یہ ارادہ کیا کہ ابوبکرؓ اور ان کے بیٹے کو بلا بھیجوں، ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دوں ایسا نہ ہو (میرے وصال کے بعد) لوگ کچھ اور کہنے لگیں (کہیں خلافت ہمارا حق ہے) یا تمنا کرنے والے کچھ اور تمنا کریں (خود خلیفہ بننا چاہیں) پھر میں نے (اپنے دل میں) کہا اللہ تعالیٰ کو خود ابوبکرؓ کے سوا اور کسی کی خلافت منظور نہیں ہے نہ مسلمان اور کسی کو خلیفہ ہونے دیں گے (اس لئے بنانا اور خلیفہ بنانا بیکار ہے)[1]

۶۷۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قِيْلَ لِعُمَرَ اَلَا تَسْتَخْلِفُ قَالَ اِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ اَبُوْبَكْرٍ وَّاِنْ اَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ رَاغِبٌ رَّاهِبٌ وَدِدْتُّ اَنِّيْ نَجَوْتُ مِنْهَا كَفَافًا

(از محمد بن یوسف از سفیان از ہشام بن عروہ از والدش) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو ان سے کہا گیا آپ کسی کو خلیفہ متعین نہیں کر جاتے؟ انہوں نے کہا اگر میں کسی کو خلیفہ متعین کر جاؤں (تو یہ بھی ممکن ہے) جو شخص مجھ سے بہتر تھے یعنی ابوبکرؓ خلیفہ متعین کر گئے تھے اور اگر میں کسی کو خلیفہ متعین نہ کروں (مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دوں تو یہ بھی ہو سکتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خلیفہ نہیں بنا گئے جو مجھ سے بہتر تھے۔[2] پھر لوگوں نے ان کی تعریف شروع کی، انہوں نے کہا کوئی تو واقعی دل سے میری تعریف کرتا ہے کوئی مجھ سے[3] ڈر کر، میں یہی غنیمت سمجھتا ہوں

---

[1] دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے مرض موت میں فرمایا عائشہ اپنے باپ اور بھائی کو بلا لے تاکہ میں ان کے لئے لکھ دوں یعنی ابوبکرؓ کی خلافت لکھ دوں اسکے اخیر میں یہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور مسلمان لوگ ابوبکر کے سوا اور کسی کی خلافت نہیں ماننے کے اس حدیث میں صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکرؓ کی خلافت ارادۂ الٰہی اور مرضی نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق تھی اور جو لوگ ایسے پاک نفس خلیفہ کو غاصب اور ظالم جانتے ہیں وہ خود ناپاک اور پلید ہیں ۱۲ منہ

[2] سبحان اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی احتیاط انہوں نے جب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کسی کو خلیفہ نہیں کیا مسلمانوں کی رائے پر چھوڑا اور ابوبکر صدیق خلیفہ کر گئے تو وہ ایسے رستے چلے جس میں دونوں کی پیروی ہو جاتی ہے یعنی کچھ مشورہ پر چھوڑا کچھ مقرر کر دیا انہوں نے چھ آدمیوں کو جو اس وقت افضل اور اعلیٰ تھے معین کیا پھر ان چھ میں سے کسی کی تعیین مسلمانوں کی رائے پر چھوڑی گویا دونوں سنتوں پر عمل کیا دوسرے تقوٰی شعاری دیکھئے کہ عشرہ مبشرہ میں سے سعید بن زید بھی زندہ تھے مگر ان کا نام تک نہ لیا اس خیال سے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کچھ رشتہ رکھتے تھے۔ ہائے حضرت عمرؓ کی طرح مسلمانوں میں کون بے نفس اور عادل اور منصف پیدا ہوا ہے ان کا ایک ایک کام ایسا ہے جو ان کی فضیلت پہچاننے کے لئے کافی ہے اور افسوس ہے ان عقل کے اندھوں پر جو ایسے فرد فرید کو جس کا نظیر اسلام میں نہیں ہوا برا جانتے ہیں ۱۲ منہ

[3] یا کوئی شخص خلافت کو رغبت کے ساتھ چاہتا ہے کوئی اس سے ڈرتا ہے کیونکہ خلافت بڑے مؤاخذہ کا کام ہے ۱۲ منہ

لَا لِیْ وَلَا عَلَیَّ لَا اَتَحَمَّلُهَا حَیًّا وَّلَا مَیِّتًا | کہ خلافت کے مقدمے میں بری ہو جاؤں نہ مجھے ثواب ملے نہ عذاب

میں نے خلافت کا بوجھ اپنی زندگی بھر اٹھایا اب مرتے ہوئے یہ بوجھ میں اپنی گردن پر نہیں اٹھاتا [1]

۶۷۱۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْاٰخِرَةَ حِيْنَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذٰلِكَ الْغَدَ مِنْ يَّوْمٍ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ وَ اَبُوْ بَكْرٍ صَامِتٌ لَّا يَتَكَلَّمُ قَالَ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ يَّعِيْشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَدْبُرَنَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ اٰخِرَهُمْ فَاِنْ يَّكُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ نُوْرًا تَهْتَدُوْنَ بِهٖ هَدَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ثَانِيْ اثْنَيْنِ وَاِنَّهٗ اَوْلَى الْمُسْلِمِيْنَ بِاُمُوْرِكُمْ فَقُوْمُوْا فَبَايِعُوْهُ وَ كَانَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ قَدْ بَايَعُوْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَ كَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَّوْمَئِذٍ اصْعَدِ الْمِنْبَرَ فَلَمْ يَزَلْ بِهٖ حَتّٰى صَعِدَ

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر از زہری) حضرت انس بن مالک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوسرا خطبہ سنا جب وہ منبر پر بیٹھے، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے دوسرے دن انہوں نے ارشاد فرمایا (پہلے خطبے میں تو انہوں نے کہا تھا کہ آنحضرت کا وصال نہیں ہوا جو کوئی ایسا کہے گا میں اس کی گردن اُڑا دوں گا) انہوں نے تشہد پڑھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش بیٹھے رہے کوئی بات نہیں کی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مجھے تو یہ اُمید تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک زندہ رہیں گے کہ ہم سب دنیا سے اٹھ جائیں گے آپ ہم سب کے بعد وصال فرمائیں گے۔ خیر اب جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم وصال کر گئے تو اللہ تعالیٰ نے تم میں ایک نور باقی رکھا ہے (قرآن) جس کے ذریعے تم راستہ پاتے رہو گے۔ اسی نور سے اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی راہ بتلائی اور دیکھو (مسلمانو) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص رفیق ہیں ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ تمام مسلمانوں میں انہیں خلافت کا زیادہ حق ہے۔ اٹھو اور ان سے بیعت کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خطبہ اس وقت سنایا جب مسلمانوں کا ایک گروہ پہلے ہی سقیفہ بنی ساعدہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کر چکا تھا (لیکن وہ خاص بیعت تھی) یہ عام بیعت منبر پر (وصال کے دوسرے دن) ہوئی۔

اسی سند سے زہری نے بحوالہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس روز ابوبکر رضی اللہ عنہ سے برابر یہی کہتے رہے۔ اٹھئے منبر پر تشریف لائیے (آخر وہ منبر پر

[1] اس لئے میں کسی معین شخص کو خلیفہ نہیں کرتا کیونکہ زندگی میں خلافت کے بوجھ کے ساتھ موت کے بعد یہ بوجھ جمع نہیں کرنا چاہتا ۱۲ منہ

الْمِنْبَرِ فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً۔

تشریف لائے) اور عامۃ المسلمین نے بھی ان سے بیعت کر لی [1]

۶۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم بن سعد از والدش از محمد بن جبیر بن مطعم) جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کوئی مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا پھر کسی وقت آنا، اس نے کہا اگر میں پھر آؤں اور زیارت نصیب نہ ہو (آپ کا وصال ہو جائے تو کیا کروں) آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پا سکے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آجانا [2]

۶۷۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ لِوَفْدِ بُزَاخَةَ تَتْبَعُونَ أَذْنَابَ الْإِبِلِ حَتَّى يُرِيَ اللهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ أَمْرًا يَعْذِرُونَكُمْ بِهِ۔

(از مسدد از یحییٰ از سفیان از قیس بن مسلم از طارق بن شہاب) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قبیلہ بزاخہ کے وفد سے فرمایا تم (جنگل میں) اونٹ چراتے رہو، جب تک اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کے خلیفہ اور دوسرے مہاجرین کو کوئی ایسا امر بتائے جس کی وجہ سے وہ تمہارا قصور معاف کر دیں [3]

---

[1] باب کی مناسبت اس سے نکلی کہ حضرت عمرؓ نے ابوبکر صدیق کی نسبت فرمایا وہ تم سب میں خلافت کے زیادہ مستحق اور زیادہ لائق ہیں معترض کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت حضرت عمرؓ ہی کے زور اور اصرار سے ہوئی ورنہ حضرت صدیق بالکل درویش صفت اور منکسر المزاج تھے اور خلافت سے متنفر تھے ہم کہتے ہیں اگر ایسا ہی ہو تو بھی کیا قباحت ہے حضرت عمرؓ نے اپنے نزدیک جس کو خلافت کے لائق سمجھا اس کے لئے زور دیا اور حق پسند لوگوں کا یہی قاعدہ ہوتا ہے اگر حضرت عمرؓ کی یہ رائے غلط ہوتی تو دوسرے لاکھوں صحابہ جو وہاں موجود تھے وہ کیوں اتفاق کرتے غرض باجماع صحابہ ابوبکر صدیق خلافت کے اہل اور قابل ٹھہرے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث صاف دلیل ہے اس بات کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ آپ کے بعد ابوبکرؓ خلیفہ ہوں گے دوسری روایت میں جس کو طبرانی اور اسمٰعیلی نے نکالا یوں ہے کہ آنحضرتؐ سے ایک گنوار نے بیعت کی پوچھا اگر آپ کی وفات ہو جائے تو کس کے پاس آؤں آپ نے فرمایا ابوبکر کے پاس پوچھا اگر وہ بھی گزر جائیں فرمایا عمر کے پاس ۱۲ منہ [3] یہ بزاخہ والے بہت سے لوگ تھے طے اور اسد اور غطفان قبیلوں کے انہوں نے کیا کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے اور طلیحہ بن خویلد اسدی پر ایمان لائے جس نے آنحضرتؐ کے بعد پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا خالد بن ولید جب مسیلمہ کے قتل وقمع سے فارغ ہوئے تو ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے آخر ان پر غالب آئے انہوں نے عاجز ہو کر توبہ کی اور اپنی طرف سے چند لوگوں کو معافی قصور کیلئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا ابوبکر نے فرمایا یا تو جنگ اختیار کرو مال اسباب گھر بار اہل وعیال سے ہاتھ دھوؤ یا ذلت کی صلح قبول کرو انہوں نے پوچھا کہ ذلت کی صلح کیا ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہتھیار اور سامان جنگ ہم سب تم سے لے لیں گے اور جو لوٹ کا مال ہاتھ آیا ہے وہ مسلمانوں میں تقسیم ہو جائے گا جو لوگ ہم سے ملے تھے ان کی دیت دو تم میں سے جو لوگ مارے گئے ان کو داخل جہنم سمجھو اور تم غریب رعیت کی طرح جنگل میں اونٹ چراتے رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کے خلیفہ اور مہاجرین کو وہ بات بتلائے جس سے وہ تمہارا قصور معاف کریں ۱۲ منہ

باب ۳۸۱۱

۶۷۱۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ اَسْمَعْهَا فَقَالَ اَبِيْ اِنَّهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

باب

(از محمد بن مثنیٰ از غندر از شعبہ از عبدالملک) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرماتے تھے (میری اُمت میں) بارہ امیر (سردار) ہوں گے۔ اس کے بعد ایک کلمہ فرمایا مگر میں وہ نہ سن سکا، میرے والد سمرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ آپؐ نے فرمایا تھا یہ سب قریش میں سے ہوں گے[۱]

باب ۳۸۱۲ اِخْرَاجِ الْخُصُوْمِ وَاَهْلِ الرِّيَبِ مِنَ الْبُيُوْتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَقَدْ اَخْرَجَ عُمَرُ اُخْتَ اَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ نَاحَتْ

باب جھگڑا اور فسق و فجور کرنے والوں کو جب ان کا علم ہو جائے گھروں سے نکلوا دینا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق کی بہن کو گھر سے نکلوا دیا جب انہوںؓ نے نوحہ کیا[۲]

۶۷۱۸ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ يُحْتَطَبُ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْ

(از اسماعیل از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے یہ ارادہ کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر نماز کی اذان دینے کا اذان ہونے کے بعد میں ایک شخص سے کہوں کہ وہ نماز پڑھائے اور میں خود (جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں) کے گھروں پر جا کر جلا دوں۔ قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ان لوگوں میں سے (جو جماعت میں نہیں آتے) کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اسے کو یہ معلوم ہو جائے کہ اسے گوشت

---

[۱] دوسری روایت میں ہے یہ دین برابر عزت سے رہے گا بارہ خلیفوں کے زمانے تک ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے یہ دین برابر قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلیفے ہوں گے اور سب پر امت اتفاق کرے گی یہ بارہ خلیفے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں گذر چکے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے لیکر عمر بن عبدالعزیز تک چودہ شخص حاکم ہوئے ہیں ان میں دو کا زمانہ بہت قلیل رہا ایک معاویہ بن یزید دوسرے مروان کا ان کو نکال ڈالو تو وہی بارہ خلیفے ہوتے ہیں جنہوں نے بہت زور شور سے خلافت کی عمر بن عبدالعزیز کے بعد پھر زمانہ کا رنگ بدل گیا اور امام حسن رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن زبیر پر گو سب لوگ جمع نہیں ہوئے تھے مگر اکثر لوگ تو جمع ہو گئے تھے ان دونوں صاحبوں کی خلافت حق اور صحیح ہے امامیہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ بارہ امام مراد ہیں [۲] اپنے بھائی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات پر ۱۲ منہ [۳] اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنے مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ

مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ يُونُسُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مِرْمَاةٌ مَا بَيْنَ ظِلْفِ الشَّاةِ مِنَ اللَّحْمِ مِثْلُ مِنْسَاةٍ وَمِيضَاةٍ اَلْمِيْمُ مَخْفُوضَةٌ۔

کی ایک موٹی ھڈی یا بکری کے دو اچھے کھر ملیں گے تو عشاء کی جماعت میں (حالانکہ وہ رات کو ہوتی ہے) ضرور شریک ہو۔

محمد بن یوسف نے بحوالہ یونس از محمد بن سلیمان کہتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا مرماۃ وہ گوشت ہے جو بکری کے کھروں میں ہوتا ہے یہ منساۃ اور میضاۃ کے وزن پر ہے۔

باب ۳۸۱۳ هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَمْنَعَ الْمُجْرِمِينَ وَأَهْلَ الْمَعْصِيَةِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَهُ وَالزِّيَارَةِ وَنَحْوِهِ۔

باب کیا امام کے لئے یہ روا ہے کہ مجرموں اور گنہگاروں کو اپنے پاس آنے اور بات کرنے سے ممانعت کر دے۔

۶۷۱۹ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَذَكَرَ حَدِيثَهُ وَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَبِثْنَا عَلَى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَآذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک) عبداللہ بن کعب بن مالک جو اپنے والد کعب کو ان کے نابینا ہو جانے کے بعد لے کر چلا کرتے کہتے ہیں میں نے کعب رضی اللہ عنہ سے وہ واقعہ سنا جب وہ غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہ گئے تھے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے سارا واقعہ سنایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمانوں کو منع کر دیا ہم سے کوئی بات تک نہ کرے ہم نے پچاس راتیں اسی طرح بسر کیں پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول فرمائی ہے [1]

[1] معلوم ہوا بوجہ شرعی مسلمان سے تین دن سے زیادہ ترک ملاقات کر سکتے ہیں بلا وجہ شرعی تین دن سے زیادہ منع ہے ۱۲ منہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ التَّمَنِّيْ

بَابُ ۱۳۸۴ مَا جَاءَ فِي التَّمَنِّيْ وَمَنْ تَمَنَّى الشَّهَادَةَ

۶۷۲۰ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا يَكْرَهُوْنَ أَنْ يَتَخَلَّفُوْا بَعْدِيْ وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ مَا تَخَلَّفْتُ وَلَوَدِدْتُّ أَنِّيْ أُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ۔

۶۷۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ وَدِدْتُّ أَنِّيْ لَأُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ فَكَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُهُنَّ ثَلَاثًا أَشْهَدُ بِاللّٰهِ۔

بَابُ ۱۳۸۵ تَمَنِّي الْخَيْرِ

کتاب آرزوؤں کا بیان

باب شہادت کی آرزو کرنا۔

(از سعید بن عفیر از لیث از عبدالرحمٰن بن خالد از ابن شہاب از ابوسلمہ وسعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے قسم اس پروردگار کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ بعض لوگوں کو میرے ساتھ غزوات میں شامل نہ ہوکر گھروں میں رہ جانا ناگوار گذرتا ہے[1] اور میں ان کے لئے سواریاں مہیا نہیں کرسکتا تو میں فوج کے ہر دستے کے ساتھ جنگ میں شریک ہوتا[2] اور میری تو یہ آرزو ہے کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابوالزناد از اعرج) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے یہ آرزو ہے کہ میں اللہ کی راہ میں لڑوں پس مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں۔ راوی کہتے ہیں میں خدا کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ کلمہ تین بار کہتے تھے۔

باب نیک کام (جیسے خیرات وغیرہ) کی آرزو

---

[1] اور ان لوگوں کو اتنا مقدور نہیں کہ ہر لڑائی میں میرے ساتھ جائیں اتنی سواریاں اور سامان کہاں سے آئے گا ۱۲ منہ [2] ہر لڑائی میں شریک ہوتا ۱۲

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِيْ أُحُدٌ ذَهَبًا

کرنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہوتا۔

۶۷۲۲ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ عِنْدِيْ أُحُدٌ ذَهَبًا لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيَّ ثَلٰثٌ وَعِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ لَيْسَ شَيْءٌ أَرْصُدُهُ فِيْ دَيْنٍ عَلَيَّ أَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهُ۔

(از اسحاق بن نصر از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو میری آرزو یہ ہے کہ میں تین دن نہ گذرنے دوں، سب خرچ کر ڈالوں ایک اشرفی بھی جسے کوئی لینا قبول کرے نہ رہنے دوں (بلکہ دے ڈالوں) البتہ کسی کا قرض مجھ پر ہو اُس کے ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں تو یہ اور بات ہے۔[1]

بَابٌ ۳۸۱۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا جو لبعد میں معلوم ہوا۔

۶۷۲۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ وَلَحَلَلْتُ مَعَ النَّاسِ حِيْنَ حَلُّوْا۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنا حال پہلے سے معلوم ہوتا جو لبعد میں معلوم ہوا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا (عمرہ کر کے) دوسرے لوگوں کی طرح جب انہوں نے احرام کھولا میں بھی احرام کھول ڈالتا۔

۶۷۲۴ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

(از حسن بن عمر از یزید از حبیب از عطاء) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (حجۃ الوداع میں) ہم

---

[1] بس اصل درویشی یہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ہے کہ کل کے لئے کچھ نہ رکھ چھوڑے جو روپیہ یا مال متاع آئے وہ غربا اور مستحقین کو فوراً تقسیم کر دے اگر کوئی شخص خزانہ اپنے لئے جمع کرے اور تین دن سے زیادہ روپیہ پیسہ اپنے پاس رکھ چھوڑے تو اس کو درویش نہ کہیں گے بلکہ دنیا دار کہیں گے ایک بزرگ کے پاس روپیہ آیا انہوں نے پہلے چالیسواں حصہ اس میں سے زکوٰۃ کا نکالا پھر باقی ۳۹ حصے بھی تقسیم کر دیئے اور کہنے لگے میں نے زکوٰۃ کا ثواب حاصل کرنے کے لئے پہلے چالیسواں حصہ نکالا اگر سب ایکبارگی خیرات کر دیتا تو اس فرض کے ثواب سے محروم رہتا حیدرآباد میں بہت سے مشائخ اور درویش ایسے نظر آتے ہیں کہ دنیا داران سے بمراتب بہتر ہیں افسوس ان کو اپنے تئیں درویش کہتے ہوئے شرم نہیں آتی وہ تو ساہوکاروں کی طرح مال و دولت اکٹھا کرتے ہیں ان کو مہاجن یا ساہوکار کا لقب دینا چاہیئے نہ کہ شاہ و فقیر کا ۱۲ منہ

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَ قَدِمْنَا مَكَّةَ لِاَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاَنْ نَّجْعَلَهَا عُمْرَةً وَّنَحِلَّ اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ مَّعَ اَحَدٍ مِّنَّا هَدْيٌ غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَجَآءَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِمَآ اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا نَنْطَلِقُ اِلٰى مِنًى وَذَكَرُ اَحَدِنَا يَقْطُرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَآ اَهْدَيْتُ وَلَوْلَآ اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَحَلَلْتُ قَالَ وَلَقِيَهٗ سُرَاقَةُ وَهُوَ يَرْمِيْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَنَا هٰذِهٖ خَاصَّةً قَالَ لَا بَلْ لِاَبَدٍ قَالَ وَ كَانَتْ عَآئِشَةُ قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِيَ حَآئِضٌ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَنْسُكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنَّهَا لَا تَطُوْفُ وَلَا تُصَلِّيْ حَتّٰى تَطْهُرَ فَلَمَّا نَزَلُوا الْبَطْحَآءَ قَالَتْ عَآئِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنْطَلِقُوْنَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ وَّاَنْطَلِقُ بِحَجَّةٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم لوگوں نے حج کی نیت سے لبیک کہا اور مکے میں ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ پہنچے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کر کے ہم اپنے حج کو (جس کی نیت کر چکے تھے) عمرہ میں تبدیل کر دیں اور احرام کھول دیں البتہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو وہ احرام نہ کھولے (جب تک حج سے فارغ نہ ہو) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے سوا ہم میں سے کسی کے ساتھ قربانی کا جانور نہ تھا، اتنے میں حضرت علی رضہ بھی یمن سے تشریف لائے اُن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے، وہ کہنے لگے میں نے تو احرام باندھتے وقت وہی نیت کی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی غرض جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو یہ حکم دیا وہ کہنے لگے کیا ہم مِنا میں بحالت جنابت جائیں (یعنی جماع پر کچھ دن نہ گذرے ہوں)[1] یہ سن کر آپؐ نے فرمایا اگر مجھے وہ بات معلوم ہوتی جواب معلوم ہوئی تو میں بھی اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہ لاتا اگر قربانی کے جانور میرے ساتھ نہ ہوتے تو میں بھی (تمہاری طرح) احرام کھول ڈالتا اور سراقہ بن مالک بن جعشم (اس حجۃ الوداع میں) آپؐ سے اس وقت ملے جب آپؐ بڑے شیطان کو کنکریاں مار رہے تھے انہوں نے پوچھا یارسول اللہ (یہ حج کو عمرے میں تبدیل کرنا) خاص ہم لوگوں کے لئے ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں ہمیشہ کے لئے یہی حکم ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکے پہنچیں تو حائضہ ہوگئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ حج کے سب کام (دوسرے حاجیوں کی طرح) ادا کریں، صرف بیت اللہ کا طواف اور نماز نہ پڑھیں جب تک طہارت نہ ہو جائے۔ خیر جب لوگ حج سے فارغ ہو کر محصب میں اترے (مدینے کو جانے لگے) تو

[1] کہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالو عورتوں سے صحبت کرو ۱۲ منہ [2] حج تو بالکل قریب آ لگا ہے ۱۲ منہ

قَالَ ثُمَّ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ اَنْ یَّنْطَلِقَ مَعَهَا اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاعْتَمَرَتْ عُمْرَةً فِیْ ذِی الْحِجَّةِ بَعْدَ اَیَّامِ الْحَجِّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ لوگ تو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لے کر واپس ہو رہے ہیں اور میرا تو فقط حج ہی ہوا چنانچہ آپؐ نے ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے کہا تم انہیں تنعیم میں لے جاؤ (عمرہ کرالاؤ) انہوں نے ذوالحجہ کے مہینے ہی میں حج کے بعد عمرہ[1] کیا۔

بَابٌ ۳۸۱۷ قَوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْتَ کَذَا وَکَذَا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ کاش ایسا ہوتا۔

۶۷۲۵ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اَرِقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَقَالَ لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ اَصْحَابِیْ یَحْرُسُنِی اللَّیْلَةَ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ قَالَ مَنْ هٰذَا قِیْلَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ اَحْرُسُکَ فَنَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَمِعْنَا غَطِیْطَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ بِلَالٌ

اَلَا لَیْتَ شِعْرِیْ هَلْ اَبِیْتَنَّ لَیْلَةً
بِوَادٍ وَّحَوْلِیْ اِذْخِرٌ وَّجَلِیْلٌ

فَاَخْبَرْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

(از خالد بن مخلد از سلیمان بن بلال از یحییٰ بن سعید از عبداللہ ابن عامر بن ربیعہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی (نیند اچاٹ ہوگئی) آپؐ نے فرمایا کاش میرے صحابہ میں سے کوئی نیک بخت شخص اس رات میری نگہبانی کرے (پہرہ دے) اتنے میں ہم نے ہتھیار کی آواز سنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ؟ جواب ملا سعد! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پہرہ دینے آیا ہوں[2] چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔ میں نے آپؐ کے خراٹے کے آواز سنی[3]

امام بخاری رحمۃ اللہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بلال رضی اللہ عنہ جب نئے نئے مدینے میں آئے (اور بخار میں مبتلا ہوئے) تو یہ اشعار پڑھتے تھے۔ (ترجمہ کاش میں ایسے جنگل میں یہ رات گذارتا جسکے اردگرد اذخر اور جلیل گھاس ہے یعنی مکے میں)، میں نے (بلال کا) یہ واقعہ آنحضرتؐ سے بیان کیا۔

بَابٌ ۳۸۱۸ تَمَنِّی الْقُرْاٰنِ وَالْعِلْمِ۔

باب قرآن اور علم کی تمنا۔

---

[1] اس حدیث کی پوری بحث کتاب الحج میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یہ اس وقت کا ذکر ہے جب آپ شروع شروع میں مدینہ میں تشریف لائے تھے دشمنوں کا ہجوم تھا آپؐ کی دعا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں قبول ہوئی ۱۲ منہ [3] کہ بلال یہ شعر پڑھتے ہیں ان کے کلام میں کاش کا لفظ تھا تو باب کا مطلب ثابت ہوا یہ حدیث کتاب الہجرۃ میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ

۶۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسُدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از اعمش از ابو صالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی پر رشک کرنا اچھا نہیں مگر دو شخصوں پر ایک تو اس پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا ہے وہ رات اور دن کے اوقات میں (حسب توفیق) پڑھتا ہے (مطالعہ کرتا ہے) اس پر کوئی شخص رشک کرتے ہوئے یہ کہہ سکتا ہے کاش مجھے بھی یہ نعمت ملتی تو میں بھی اس کی طرح کیا کرتا دوسرا قابل رشک وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے (حلال) دولت دی ہے وہ اسے نیک امور میں جن میں خرچ کرنا چاہیئے خرچ کرتا ہے اس پر کوئی شخص اسطرح رشک کر سکتا ہے اگر مجھے بھی اس طرح مال و دولت ملتا تو میں بھی اس طرح (نیک مصارف میں) خرچ کرتا جیسے یہ شخص کر رہا ہے۔

۶۷۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بِهَذَا۔

(از قتیبہ از جریر) یہی حدیث منقول ہے۔

باب ۳۸۱۹ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّي وَقَوْلِ اللَّهِ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

باب ممنوع تمنائیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اللہ نے جو تم میں سے کسی کو دوسرے سے زیادہ (مال) دیا ہے تو اس کی ہوس نہ کرو۔ مرد اپنی کمائی کا ثواب حاصل کریں گے عورتیں اپنی کمائی کا۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو (لوگوں کو ہوس کرنے کی کیا ضرورت ہے) بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے (ہر ایک کی حالت سے واقف ہے اسنے جتنا جسے دیا ہے اسی میں حکمت ہے)[ع]

۶۷۲۸۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از حسن بن ربیع از ابو الاحوص از عاصم) نضر بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ موت کی آرزو نہ کرو تو میں موت کی آرزو کرتا۔

ع ہو سکتا ہے بعض غریبوں کو زیادہ دولت دنیا دیتا تو وہ دولت ایمان سے اور عمل صالح سے محروم ہو جاتے۔ عبد الرزاق

يَقُولُ لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ۔

۶۷۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنِ ابْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ اَتَيْنَا خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ نَعُودُهُ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ۔

(از محمد از عبدہ از ابن ابی خالد) قیس کہتے ہیں ہم لوگ خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گئے اپنے جسم میں انہوں نے سات داغ لگوائے تھے وہ کہنے لگے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دعائے موت[1] سے منع نہ کیا ہوتا تو میں دعائے موت کرتا۔

۶۷۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ يَزْدَادُ وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ يَسْتَعْتِبُ۔

(از عبداللہ بن محمد از ہشام بن یوسف از معمر از زہری) ابو عبید[2] جو عبدالرحمان بن ازہر کے غلام تھے کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک شخص ہے (تو زندگی میں) مزید نیکیاں کرے گا۔ اگر گنہگار ہے تو شاید توبہ کرلے

باب ۳۸۲۔ قَوْلِ الرَّجُلِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا۔

باب یہ کہنا اگر خدا نہ ہوتا تو ہمیں ہدایت نہ ہوتی

۶۷۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ وَارٰى

(از عبدان از والدش از شعبہ از ابواسحاق) حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خندق کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی (بنفس نفیس) ہم لوگوں کے ساتھ مٹی ڈھو رہے تھے میں نے دیکھا کہ مٹی نے آپؐ کے شکم مبارک پر سفیدی کو ڈھانپ لیا تھا آپؐ یہ اشعار پڑھ رہے تھے ترجمہ

---

[1] حضرت انس رضی اللہ عنہ کی عمر طویل ہوئی تھی انہوں نے طرح طرح کے فتنے اور فساد مسلمانوں میں دیکھے مثلاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت امام حسین رضی کی شہادت خارجیوں کا تدد ظلم اس وجہ سے موت کو پسند کرنے لگے قسطلانی نے کہا اگر آدمی کو دین کی خرابی اور فتنے میں پڑنے کا ڈر ہو تب تو موت کی آرزو کرنا بلا کراہت جائز ہے میں کہتا ہوں ایک حدیث میں ہے اِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ دوسری حدیث میں ہے ایسے وقت میں یوں دعا کرنا بہتر ہے اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ ۱۲ منہ

[2] امام بخاری نے کہا ابو عبید کا نام سعد بن عبید ہے وہ عبدالرحمٰن بن ازہر کا غلام تھا ۱۲ منہ

التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ يَقُوْلُ

لَوْ لَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا

إِنَّ الْأُوْلٰى وَرُبَّمَا قَالَ الْمَلَأَ

قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا أَبَيْنَا

يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ ۔

اے خدا اگر تو نہ ہوتا[1] تو نجات کیسے ملتی (نہ ملتی) نہ ہم نماز زکوۃ ادا کرتے۔ ہم پر تسکین نازل کر[2]۔ بلا وجہ یہ دشمن ہم پر چڑھائی کر آئے ہیں، جب یہ لوگ فتنہ و فساد کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم ان کی بات نہیں سنتے۔ آپ بلند آواز سے یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

بَابُ ۳۸۲۱ كَرَاهِيَةِ التَّمَنِّيْ لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَرَوَاهُ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو کرنا منع ہے۔

اسے اعرج نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرتؐ سے نقل کیا (کتاب الجہاد میں گذر چکی ہے)

۶۷۳۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهٗ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أَبِيْ أَوْفٰى فَقَرَأْتُهٗ فَإِذَا فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ

(از عبداللہ بن محمد از معاویہ بن عمرو از ابواسحاق از موسیٰ بن عقبہ) سالم ابوالنضر جو عمر بن عبیداللہ کے غلام اور منشی تھے کہتے ہیں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے عمر بن عبیداللہؓ کو ایک خط لکھا تھا میں نے اسے پڑھا اس میں یہ متن تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو نہ کرو (اگر ہو جائے تو استقلال دکھاؤ) اللہ سے عافیت طلب کیا کرو۔

بَابُ ۳۸۲۲ مَا يَجُوْزُ مِنَ اللَّوْ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى لَوْ أَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً

باب لو (اگر) کا لفظ کہنا کہاں درست ہے؟[3]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ لَوْ أَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً ۔

---

[1] یعنی تو ہدایت نہ کرتا ۱۲ منہ [2] اس کا مصرع ثانی اس روایت میں متروک ہے بارھویں پارے میں گذر چکا ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے "پاؤں جموا دے لڑائی میں تو دے ہم کو ثبات" ۱۲ منہ [3] امام بخاری نے یہ باب لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ مسلم نے جو ابوہریرہ سے روایت کی کہ اگر مگر کہنا شیطان کا کام کھولتا ہے اور نسائی نے جو روایت کی جب تجھ پر کوئی بلا آئے تو یوں نہ کہہ اگر میں ایسا کرتا اگر یوں ہوتا بلکہ یوں کہہ اللہ کی تقدیر میں یوں ہی تھا اس نے جو چاہا وہ کیا تو ان روایتوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر مگر کہنا مطلقاً منع ہے اگر ایسا ہوتا تو اللہ اور رسول کے کلام میں اگر کا لفظ کیوں آتا بلکہ ان روایتوں کا مطلب یہ ہے کہ اپنی تدبیر پر نازاں ہو کر اور اللہ کی مشیت سے غافل ہو کر اگر مگر کہنا منع ہے ۱۲ منہ

۶۷۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَکَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ الْمُتَلَاعِنَیْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ شَدَّادٍ اَھِیَ الَّتِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتُ رَاجِمًا امْرَاَۃً مِّنْ غَیْرِ بَیِّنَۃٍ قَالَ لَا تِلْکَ امْرَاَۃٌ اَعْلَنَتْ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از ابوالزناد) قاسم بن محمد کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لعان کرنے والوں کا واقعہ بیان کیا تو عبداللہ بن شداد نے دریافت کیا کیا یہ وہی عورت تھی جس کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا؟ انہوں نے جواب دیا نہیں یہ دوسری عورت تھی جس کی بدکاری عیاں ہوگئی تھی (مگر قاعدے کے مطابق ثبوت نہ تھا)

۶۷۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ اَعْتَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلٰوۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالصِّبْیَانُ فَخَرَجَ وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ یَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ اَوْ عَلَی النَّاسِ وَقَالَ سُفْیٰنُ اَیْضًا عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالصَّلٰوۃِ ھٰذِہِ السَّاعَۃَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَخَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ وَھُوَ یَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّہٖ یَقُوْلُ اِنَّہُ الْوَقْتُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ وَقَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا عَطَاءٌ لَیْسَ فِیْہِ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ رَاْسُہٗ یَقْطُرُ وَقَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ یَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّہٖ وَقَالَ عَمْرٌو لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ وَقَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اِنَّہٗ

(از علی از سفیان از عمرو بن دینار) عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھانے میں تاخیر فرمائی، آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے عرض کیا یارسول اللہ نماز پڑھائیے، عورتیں اور بچے سونے لگے ہیں۔ چنانچہ آپؐ (حجرے سے) باہر تشریف لائے، آپؐ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے (غسل کر کے باہر تشریف لائے) فرمانے لگے اگر میری اُمت پر یا یوں فرمایا لوگوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں اس وقت (اتنی رات گئے) انہیں یہ نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔

سُفیان بن عیینہ کہتے ہیں میری امت کا لفظ فرمایا تھا (اسی سند سے) ابن جریج نے بحوالہ عطاء از ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز (یعنی نماز عشاء) میں دیر کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے کہنے لگے کہ یارسول اللہ عورتیں اور بچے سو گئے، یہ سن کر آپؐ باہر تشریف لائے اپنے سر کی ایک جانب سے پانی پونچھ رہے تھے فرمایا اس نماز کا (عمدہ) وقت یہی ہے، اگر میری اُمت پر شاق نہ ہو عمرو بن دینار نے اس حدیث میں یوں نقل کیا ہم سے عطاء نے بیان کیا، اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں

لَلُوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا لیکن عمرو نے یوں کہا آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ ابن جریج کی روایت میں یوں ہے آپ سر کی ایک جانب سے پانی پونچھ رہے تھے عمرو کہتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا۔ ابن جریج کہتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میری اُمت پر شاق نہ ہوتا تو یہی نماز کا (افضل) وقت تو یہی ہے ابراہیم بن منذر بحوالہ معن بن عیسٰی از محمد بن مسلم از عمرو بن دینار از عطاء بن ابی رباح از ابن عباس از آنحضرت صلعم (یہی حدیث نقل کرتے ہیں[1])

۶۷۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از جعفر بن ربیعہ از عبدالرحمٰن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اپنی اُمت پر میں اس بات کو دشوار محسوس نہ کرتا تو انہیں مسواک کا حکم دے دیتا (واجب کر دیتا)

۶۷۳۶۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَاصَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ الشَّهْرِ وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ ابْنُ مُغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از عیاش بن ولید از عبدالاعلیٰ از حمید از ثابت)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کے آخری حصے میں آٹھ پہرے روزے رکھے، دوسرے چند لوگوں نے بھی ایسا کیا، اس کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی، آپ نے فرمایا اگر رمضان کا مہینہ کچھ دن اور رہتا (عید کا چاند نہ ہو جاتا) تو میں اتنے آٹھ پہرے روزے رکھتا کہ ہوس کرنے والے اپنی ہوس کو چھوڑ دیتے[2]۔ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے تو میرا مالک کھلاتا پلاتا رہتا ہے[3]۔

حمید کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن مغیرہ نے بھی بحوالہ ثابت از انس از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔

[1] بعض نسخوں میں اتنی عبادت زیادہ ہے تابعہ سلیمان بن مغیرہ عن ثابت عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حافظ نے کہا یہ غلطی ہے ۱۲ منہ
[2] یعنی جو عبادت میں خلاف سنت تشدد اور سختی کرنا چاہتے ہیں ۱۲ منہ [3] یعنی حقیقۃً بہشت کا کھانا پانی تو اس صورت میں آپ کا وصال ظاہری ہوگا نہ حقیقۃً یا کھلانے پینے سے مجازی معنی مراد ہے یعنی وہ قوت مجھ کو دیتا رہتا ہے جو تم کو کھانے پینے سے حاصل ہوتی ہے ۱۲ منہ

٦٧٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ أَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ.

(از ابوالیمان از شعیب از زہری) دوسری سند (از لیث از عبدالرحمن از عبدالرحمان بن خالد از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملا کے (آٹھ پہرے) روزے رکھنے سے منع فرمایا لوگوں نے عرض کیا آپؐ تو رکھتے ہیں فرمایا تم میں میری طرح کون ہے؟ میں تو رات کو اپنے پروردگار کے پاس رہتا ہوں وہ مجھے کھلا پلا دیتا ہے، چنانچہ جب صحابہؓ نے کسی طرح نہ مانا (آٹھ پہرے روزے رکھنا نہ چھوڑے) تو آپؐ نے ان کے ساتھ ملے کا روزہ رکھا ایک دن کچھ نہ کھایا دوسرے دن بھی کچھ نہ کھایا تیسرے دن عید کا چاند ہو گیا آپؐ نے فرمایا اگر چاند نہ ہوتا تو میں اور کئی دن نہ کھاتا[1]۔ گویا آپؐ نے انہیں متنبہ کرنے کے لئے ایسا فرمایا[2]۔

٦٧٣٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذَاكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ

(از مسدد از ابوالاحوص از اشعث از اسود بن یزید) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا حطیم بھی خانہ کعبہ میں شامل ہے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا پھر چہار دیواری کے اندر کیوں نہ شامل کیا گیا؟ تو فرمایا تمہاری قوم کے پاس پیسہ نہ رہا تھا[3] میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کعبے کا دروازہ اتنا اونچا کیوں رکھا گیا؟ (کہ آدمی بغیر سیڑھی کے اندر نہیں جا سکتا) آپؐ نے فرمایا یہ تیری قوم والوں (قریش) نے کیا ان کا مطلب (دروازہ اونچا رکھنے سے) یہ تھا کہ جسے چاہیں اندر لے جائیں اور جسے چاہیں اندر نہ آنے دیں[4]۔ اگر تیری قوم کی جہالت کا

---

[1] دیکھتا تم میرے ساتھ کہاں تک طے کر سکتے ہو ۱۲ منہ [2] کہ میری ریس کی سزا تم کو ملتی ۱۲ منہ [3] اس لئے حطیم کو کعبے کی عمارت میں شریک نہ کر سکے ۱۲ منہ
[4] اگر دروازے کی نہ نیچے ہوتی تو ہر شخص بلا تکلف گھس جاتا کہاں تک روکتے اب تک یہ ہوتا ہے کہ داخلی کے وقت ایک سیڑھی لگائی جاتی ہے

حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ فِي الْأَرْضِ۔

زمانہ ابھی حال ہی میں نہ گذرا ہوتا اور مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ لوگ اسے ناپسند سمجھیں گے تو میں حطیم کو خانہ کعبہ میں شامل کر لیتا اور اس کا دروازہ نیچا زمین پر لگاتا[1]

۶۷۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں نے مکے سے مدینے میں ہجرت نہ کی ہوتی تو میرا شمار بھی انصاریوں میں[2] ہوتا اور (مجھے انصار سے اتنی محبت ہے) اگر لوگ ایک رستے پر چلیں اور انصار دوسرے رستے یا گھاٹی میں تو میں انصار کے ساتھ والا رستہ اختیار کروں۔

۶۷۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهَا تَابَعَهُ أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشِّعْبِ

(از موسیٰ از وہیب از عمرو بن یحییٰ از عباد بن تمیم) عبداللہ بن زید سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں نے ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار کا فرد ہوتا۔ نیز اگر لوگ ایک رستے یا گھاٹی میں چلیں (اور انصار دوسرے رستے یا گھاٹی میں) تو میں انصار کی گھاٹی اور رستے کو اختیار کروں۔ عباد کے ساتھ اس حدیث کو ابوالتیاح نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں گھاٹی کا لفظ ہے (کتاب المغازی میں یہ حدیث موصولاً گذر چکی)

---

[1] دوسری روایت میں یوں ہے اس کے دو دروازے رکھتا ایک مشرقی ایک مغربی عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنی خلافت میں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سن کر جیسا منشا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اسی طرح کعبہ کو بنا دیا مگر خدا حجاج ظالم سے سمجھے اس کمبخت نے عبداللہ بن زبیرؓ کی ضد سے پھر کعبہ توڑ واکر جیسا جاہلیت کے زمانے میں تھا ویسا ہی کر دیا اگر کعبہ میں دو دروازے رہتے تو داخلہ کے وقت کیسی راحت رہتی ہوا آتی اور نکلتی رہتی اب ایک ہی دروازہ ہے اور روشندان بھی ندارد اُدھر لوگوں کا ہجوم داخلہ کے وقت وہ تکلیف ہوتی ہے کہ معاذ اللہ اور گرمی اور گھمس کے مارے نماز بھی اچھی طرح اطمینان سے نہیں پڑھی جاتی ۱۲ منہ [2] میں بھی ایک انصاری گنا جاتا اس حدیث سے انصار کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اپنا خاندان یا نسب بدل ڈالتا کیونکہ یہ حرام ہے اور قطع نظر اس کے آپ کا خاندان اور نسب تو سارے عرب میں عمدہ اور افضل اور اعلیٰ تھا ۱۲ منہ [3] اس باب میں امام بخاری نے ان حدیثوں کو جمع کیا جن میں اگر کا لفظ ہے (بقیہ برصفحہ آئندہ)

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ أَخْبَارِ الْآحَادِ

بَابُ ٣٨٢٣ مَا جَاءَ فِي إِجَازَةِ خَبَرِ الْوَاحِدِ الصَّدُوْقِ فِي الْأَذَانِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْفَرَائِضِ وَالْأَحْكَامِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوْا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ وَيُسَمَّى الرَّجُلُ طَائِفَةً لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَلَوِ اقْتَتَلَ رَجُلَانِ دَخَلَ فِي مَعْنَى الْآيَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

کتاب۔ خبر واحد کا بیان

باب ایک سچے شخص کی خبر پر اذان نماز، روزے، فرائض تمام احکام میں عمل ہونا۔ اللہ تعالیٰ (سورہ توبہ میں) فرماتے ہیں ایسا کیوں نہیں کرتے ہر فرقے میں سے کچھ لوگ نکلیں تاکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس پر اپنی قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ تباہی سے بچے رہیں[1]۔ ایک شخص پر بھی طائفہ کا لفظ صادق آتا ہے جیسے (سورہ حجرات کی) اس آیت میں فرمایا اگر مسلمانوں کے دو طائفے لڑ پڑیں اور اس میں وہ دو مسلمان بھی داخل ہیں جو آپس میں لڑیں (گویا ایک ایک شخص بھی طائفہ ہوا) اور (اسی سورت میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا مسلمانو (جلدی مت کیا کرو) اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو[2]۔ اور اگر خبر واحد مقبول نہ ہوگی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص

(بقیہ صفحہ سابقہ) تو معلوم ہوا کہ اگر مگر کہنا مطلقاً منع نہیں ہے اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے اگر مگر سے بچا رہ وہ خاص مقاموں پر محمول ہے یعنی جب کسی کام خیر کا ارادہ کرے اور اس پر قدرت ہو تو اسے کر ڈالے اس میں اگر مگر نہ نکالے دوسرے جب کوئی مصیبت پیش آئے کچھ نقصان ہو جائے تو اللہ کی تقدیر اور اسی کے ارادے سے سمجھے اس میں بھی اگر مگر نکالنا اور یوں کہنا اگر ہم ایسا کرتے تو یہ آفت نہ آتی، منع ہے کیونکہ اس میں تقدیر الٰہی پر بے اعتمادی اور اپنی تدبیر پر بھروسہ نکلتا ہے ۱۲ منہ

(حواشی متعلقہ صفحہ ہٰذا) [1] جن کو اصطلاح محدثین میں خبر واحد کہتے ہیں اکثر صحیح حدیثیں اسی قسم کی ہیں کہاں کو ایک یا دو صحابہ یا ایک یا دو تابعیوں نے روایت کیا ہے خبر واحد کا جب راوی سچا اور ثقہ اور معتبر ہو تو اس کا قبول کرنا تمام اماموں نے واجب رکھا ہے اور ہمیشہ قیاس کو ایسی حدیث کے مقابل ترک کر دیا ہے بلکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے تو اور زیادہ احتیاط کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ مرسل اور ضعیف حدیث یہاں تک کہ صحابی کا قول بھی حجت ہے اور قیاس کو اس کے مقابلے میں ترک کر دیں گے اللہ تعالیٰ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو جزائے خیر دے وہ سچے اور صحیح اہل سنت کے پیشوا تھے ۱۲ منہ [2] اس آیت سے خبر واحد کا حجت ہونا نکلتا ہے کیونکہ طائفہ ایک شخص کو بھی کہہ سکتے ہیں اور بعضے فرقہ میں صرف تین ہی آدمی

إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ وَكَيْفَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَرَاءَهُ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ فَإِنْ سَهَا أَحَدٌ مِنْهُمْ رُدَّ إِلَى السُّنَّةِ۔

کو حاکم بنا کر[2] اور اس کے بعد دوسرے شخص کو کیوں بھیجتے اور یہ کیوں فرماتے کہ اگر پہلا حاکم کچھ بھول جائے تو دوسرا حاکم اسے مسنون طریقے پر لگا دے[1]۔

۶۷۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيقًا فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

(از محمد بن مثنیٰ از عبد الوہاب از ایوب از ابو قلابہ) مالک ابن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم چند نوجوان ہم عمر (اپنی قوم کی جانب سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے بیس راتیں آپؐ کے مہمان رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت نرم دل تھے آپؐ جب یہ سمجھے کہ ہم اپنے گھروں کو جانا چاہتے ہیں تو دریافت فرمایا کہ تم لوگ (گھروں میں) کس قسم کے عزیز چھوڑ آئے ہو؟ ہم نے بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا اب تم اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ وہیں جا کر رہو اور اپنے لوگوں کو تعلیم اسلام دو، فرائض واجبات نیک اعمال کا حکم دو ابوقلابہ کہتے ہیں مالک بن حویرث نے اور کئی باتیں بیان کیں جن میں سے کچھ یاد ہیں کچھ یاد نہیں۔ آپؐ نے فرمایا "جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھتے رہنا اور جب نماز کا وقت آجائے اس وقت تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے[3]۔

۶۷۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ

(از مسدد از یحییٰ از تیمی از ابی عثمان) ابن مسعود رضؓ

---

[1] اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ اگر نیک اور سچا اور معتبر شخص کوئی خبر لائے تو اس کو مان لینا چاہیئے اس میں تحقیق کی ضرورت نہیں کیونکہ اگر اس کی خبر کا بھی یہی حکم ہو جو بدکار کی خبر کا ہے تو نیکوکار اور بدکار دونوں کا یکساں ہونا لازم آئے گا ابن کثیر نے کہا آیت سے یہ بھی نکلا کہ فاسق اور بدکار شخص کی روایت کی ہوئی حدیث حجت نہیں اسی طرح مجہول الحال کی ۱۲ منہ [2] اور اس کی غلطی ظاہر کرے اگر خبر واحد قبول کے لائق نہ ہوتی تو ایک شخص واحد کو حاکم بنا کر بھیجنا یا ایک شخص واحد کا دوسرے کی غلطی ظاہر کرنا اس کو ٹھیک رستے پر لگانا اس کے کچھ معنی نہ ہوتے ۱۲ منہ [3] ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص اذان دے تو معلوم ہوا کہ ایک شخص کے اذان دینے پر لوگوں کو عمل کرنا اور نماز پڑھ لینا درست ہے آخر یہ بھی خبر واحد ہے ۱۲ منہ

النَّبِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمٰنَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سُحُوْرِهٖ فَإِنَّهٗ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِيْ لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَّقُوْلَ هٰكَذَا وَجَمَعَ يَحْيٰى كَفَّيْهِ حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَمَدَّ يَحْيٰى إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ۔

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کی اذان سن کر سحری کا کھانا بند نہ کیا کرو کیونکہ وہ اذان اس لئے جلدی دیتے ہیں کہ جو شخص نماز شب میں کھڑا ہے وہ (ذرا آرام یا کھانے پینے کے لئے) لوٹ جائے اور جو سو رہا ہے وہ (تہجد کے لئے) جاگ اٹھے اور فجر (صبح صادق) اس طرح (لمبی دھاری) نہیں ہوتی یحییٰ بن سعید نے اپنی دونوں ہتھیلیاں ملا کر بتایا جب تک اس طرح سے روشنی نہ ہو جائے[1] یحییٰ نے کلمے کی دونوں انگلیوں کو پھیلا کر بتایا

٦٧٤٣ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُّنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبد العزیز بن مسلم از عبد اللہ بن دینار) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال تو رات رہے ہی اذان کہہ دیتے ہیں تم اس وقت تک کھا پی سکتے ہو جب تک عبد اللہ ابن مکتوم اذان دے[2]

٦٧٤٤ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ أَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از حکم از ابراہیم از علقمہ) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھولے سے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھائیں (جب سلام پھیرا) تو لوگوں نے کہا کیا نماز بڑھ گئی (چار سے پانچ رکعتیں ہو گئیں) آپ نے فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے عرض کیا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں چنانچہ آپ نے سلام کے بعد (سجدہ سہو) دو سجدے کئے[3]

---

[1] یعنی جو ڑے آسمان کے کنارے کنارے پھیلی ہوئی ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آپ نے صرف ایک شخص بلال یا عبد اللہ بن ام مکتوم کی اذان کو کافی سمجھا ۱۲ منہ [3] اگرچہ اس روایت کی تطبیق ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ یہ کہنے والے کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں کئی آدمی معلوم ہوتے ہیں لیکن امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو خود انہوں نے کتاب الصلوٰۃ باب اذا صلّٰی خمسًا میں روایت کیا اس میں یہ صیغہ مفرد یوں ہے قال صلیت خمسًا تو باب کی مطابقت حاصل ہو گئی اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے کہنے پر عمل کیا حافظ نے کہا اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

۶۷۴۵- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَیْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْیَدَیْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِیْتَ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُوالْیَدَیْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ اُخْرَیَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ ثُمَّ رَفَعَ۔

(از اسماعیل از مالک از ایوب از محمد بن سیرین) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز (خدا کی جانب سے) کم کر دی گئی یا آپؐ بھول گئے آپؐ نے لوگوں سے پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں تب آپؐ نے کھڑے ہو کر مزید دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام (ایک طرف) پھیرا پھر اللہ اکبر کہہ کر حسب معمول ایک سجدہ کیا یا اس سے کچھ لمبا پھر سجدے سے سر اُٹھایا پھر اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ ویسا ہی کیا پھر سر اُٹھایا یا[1]

۶۷۴۶- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَیْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ جَاءَ هُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اللَّیْلَةَ قُرْاٰنٌ وَّقَدْ اُمِرَ اَنْ یَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَی الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَی الْكَعْبَةِ۔

(از اسماعیل از مالک از عبداللہ بن دینار) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگ صبح کی نماز مسجد قبا میں پڑھ رہے تھے، اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا اور آپؐ کو (نماز میں) کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا ہے یہ سنتے ہی (عین نماز میں) انہوں نے کعبے کی طرف منہ کر لیا پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے چنانچہ گھوم کر کعبے کی طرف منہ کر لیا[2]

۶۷۴۷- حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ

(از یحییٰ از وکیع از اسرائیل از ابواسحاق) براء بن

[1] ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کیوں کہ آپ نے ذوالیدین اکیلے ایک شخص کا بیان منظور کر لیا اور دوسرے لوگوں سے پوچھا تو تاکید اور مضبوطی کے لئے اگر ایک شخص کی خبر قابل لحاظ نہ ہوتی تو آپ ذوالیدین کے کہنے پر کچھ خیال ہی نہ فرماتے ۱۲ منہ

[2] باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ ایک شخص کی خبر پر مسجد قبا والوں نے عمل کیا ۱۲ منہ

[3] صحابہ کرام میں باہمی جذبۂ اعتماد اس قدر مضبوط تھا کہ نماز ہی میں ایک شخص کے کہنے پر منہ پھیر لیا صحابہ کرام کی شان ہی نرالی تھی رضی اللہ عنہم اجمعین ۱۲ عبدالرزاق۔

عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَصَلّٰى مَعَهٗ رَجُلٌ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهٗ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ.

عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (مکے سے ہجرت کرکے) مدینے میں تشریف لائے تو سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہے مگر آپؐ کی خواہش یہ تھی کہ کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہو جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ کی) یہ آیت نازل کی، ہم آپؐ کا آسمان کیطرف متواتر منہ اٹھانا دیکھ رہے ہیں آپؐ جو قبلہ پسند کرتے ہیں ہم وہی عنایت کریں گے (غرض کعبے کی طرف رُخ کرنے کا حکم ہو گیا) ایک شخص نے آپؐ کے ساتھ نماز عصر پڑھی (جو کعبے کیطرف رُخ کرکے پڑھی گئی) پھر انصار کے کچھ لوگوں کے پاس سے اس کا گذر ہوا (جو نماز عصر بیت المقدس کی طرف پڑھ رہے تھے) رکوع میں تھے اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ کو کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہو چکا، یہ سنتے ہی رکوع ہی کی حالت میں وہ کعبے کی طرف پھر گئے [1]

۶۷۴۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِّنْ فَضِيخٍ وَّهُوَ تَمْرٌ فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَنَسُ قُمْ إِلٰى هٰذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلٰى مِهْرَاسٍ

(از یحییٰ بن قزعہ از مالک از اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (شراب حرام ہونے سے پہلے) ابوطلحہ انصاری، ابوعبیدہ بن جراح اور ابی بن کعب کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا، اتنے میں ایک شخص آیا کہنے لگا بیشک شراب حرام قرار دے دی گئی، چنانچہ اسی وقت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا انس اٹھ اور شراب کے یہ سب مٹکے توڑ ڈال۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک ہاون دستہ لے کر اٹھا اور نیچے کی طرف اس سے مار مار کر سب مٹکے توڑ ڈالے (شراب بہ گیا) [2]

[1] یہ واقعہ تحویل قبلہ کے پہلے دن مسجد بنی حارثہ یعنی مسجد قبلتین کا ہے بعض روایتوں میں ظہر کی نماز مذکور ہے اور اگلی حدیث کا واقعہ دوسرے روز کا مسجد قبا کا ہے تو دونوں روایتوں میں اختلاف نہیں رہا ۱۲ منہ [2] مطابقت باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲ منہ مطابقت باب یہ ہے کہ خبر واحد پر اعتبار کیا ۱۲ منہ

لَمَّا قَضَرْبَتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى انْكَسَرَتْ۔

۶۷۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ بن حجاج از ابواسحاق از صلہ) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران[1] سے فرمایا میں تمہارے پاس ایک ایسے امین کو بھیجوں گا جیسا کہ امین ہونا چاہیئے یعنی انتہائی دیانتدار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام منتظر رہے دیکھیں آپؐ کسے بھیجتے ہیں چنانچہ آپؐ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا[2]

۶۷۵۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از خالد از ابوقلابہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اُمت کا ایک امین (معتمد علیہ) شخص ہوتا ہے اور اس اُمت کا امین ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہے۔

۶۷۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از یحییٰ بن سعید از عُبید بن حنین از ابن عباس رضی اللہ عنہما) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک انصاری جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے غیر حاضر رہتا تو میں حاضر رہتا اور جو بات آپؐ کی سُنتا یا دیکھتا اسے مطلع کر دیتا، اس طرح میں جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے غیر حاضر ہوتا تو وہ (انصاری) موجود رہتا اور جو بات آپؐ کی سُنتا یا دیکھتا اس سے مجھے مُطلع کر دیتا۔

[1] جب انہوں نے درخواست کی کسی ایماندار شخص کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے ۱۲ منہ [2] یہ ایمانداری اور امانتداری میں فرد فرید تھے گو اور سب صحابہ بھی ایماندار تھے مگر ان کا درجہ اس خاص صفت میں بہت بڑھا ہوا تھا جیسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا درجہ حیا و شرم میں اور حضرت علیؓ کا شجاعت میں رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ آتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ [1]

۶۷۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا فَقَالَ آخَرُونَ إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا لَوْ دَخَلُوهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ لِلْآخَرِينَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةٍ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از زبید از سعد بن عبیدہ از ابو عبدالرحمٰن) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار لشکر کا سردار ایک شخص کو متعین فرما کر روانہ فرمایا اس نے وہاں پہنچ کر آگ روشن کی اور لشکر کو حکم دیا کہ اس میں کود پڑیں، بعض تو ان میں سے تیار ہو گئے اور بعض نے کہا ہم تو آگ سے محفوظ رہنے کے لئے ہی اسلام لائے ہیں، چنانچہ بارگاہ نبوت میں یہ اطلاع ہوئی آپ نے آگ میں کودنے کا ارادہ کرنے والوں سے فرمایا اگر تم لوگ کہیں کود پڑتے تو قیامت تک اس میں جلتے رہتے (قبر میں ہی عذاب ہوتا رہتا) اور جو لوگ نہیں کودنا چاہتے تھے ان سے فرمایا اللہ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کرنی چاہئے اطاعت اسی کام میں ضروری ہے جو شرع کے موافق ہو [2]

۶۷۵۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ

(از زہیر بن حرب از یعقوب بن ابراہیم از والد از صالح از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ) حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ دو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مقدمہ پیش کیا

دوسری سند (از ابوالیمان از شعیب از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود رض) حضرت ابوہریرہ رض

[1] یہ حدیث اوپر کتاب العلم اور کتاب التفسیر میں طول کے ساتھ گذر چکی ہے یہاں اس لئے لائے کہ اس سے خبر واحد کا حجت ہونا نکلتا ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی خبر پر اعتماد کرتے اور وہ ان کی خبر پر اعتماد کرتا ۱۲ منہ [2] باقی خدا و رسول کے حکم کے خلاف کسی کا حکم نہ ماننا چاہیے بادشاہ ہو یا وزیر سب ہیچ بیچ ہیں ہمارا بادشاہ حقیقی اللہ ہے یہ دنیا کے جھوٹے بادشاہ گویا گڑیوں کے بادشاہ ہیں یہ کیا کر سکتے ہیں بہت ہوا تو دنیا کی چند روزہ زندگی لے لیں گے وہ بھی جب بادشاہ حقیقی چاہے گا ورنہ ایک بال بھی ان سے بیکا نہیں ہو سکتا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں نکلتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز باتوں میں سردار کی اطاعت کا حکم دیا حالانکہ وہ ایک شخص ہوتا ہے دوسرے یہ کہ بعض صحابہ نے اس کی بات سنی اور آگ میں بھی گھسنا چاہا ۱۲ منہ [3] کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سردار کی اطاعت کرنے کا حکم دیا تھا ۱۲ منہ

قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اقْضِ لِي بِكِتَابِ اللهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ اقْضِ لَهُ بِكِتَابِ اللهِ وَأْذَنْ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ وَإِنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرُدُّوهَا وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ وَّأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ مِّنْ أَسْلَمَ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

کہتے ہیں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھے، اتنے میں ایک اعرابی آکر کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ کی کتاب کے مطابق اس کا فیصلہ فرما دیجئے پھر اس کا حریف کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ کی کتاب کے مطابق اس کا فیصلہ فرما دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ مقدمہ کی تفصیل بیان کروں، آپؐ نے فرمایا بیان کر۔ عرض کیا یا رسول خدا، میرا بیٹا اس کے پاس ملازم تھا اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا، لوگوں نے کہا کہ تیرا بیٹا سنگسار کئے جانے کے قابل ہے چنانچہ میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی اسے دیکر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا بعد ازاں میں نے علماء سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ اس کی بیوی سنگسار کی جائے گی اور تیرے بیٹے پر سو دُرے پڑیں گے، ایک سال کے لئے جلاوطن بھی کیا جائے گا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تفصیل سن کر فرمایا خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق کرتا ہوں اور وہ یہ کہ بکریاں اور لونڈی تو واپس لے لے اور تیرے بیٹے پر سو دُرے پڑیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن بھی ہو گا آپؐ نے (اُنیس رضؓ سے) فرمایا اے اُنیس صبح اس دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جاکر پوچھ اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر ڈال، اُنیسؓ صبح کو اس عورت کے پاس گئے، اس عورت نے زنا کا اقرار کیا، اُنیس رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کر ڈالا [1]

[1] باب کی مطابقت اس سے نکلی کہ آپؐ نے ایک شخص واحد انیس کو حکم دیا اس نے حکم شرعی یعنی رجم جاری کیا بعضوں نے کہا آپ نے ہر فریق کی جو ایک تن تنہا تھا بات قبول کی اس کی تصدیق فرمائی امام ابن قیم نے فرمایا خبر واحد تین قسم کی ہے ایک یہ کہ قرآن کے موافق ہو دوسرے یہ کہ اس میں قرآن کی تفصیل ہو تیسرے یہ کہ اس میں ایک نیا حکم ہو جو قرآن میں نہیں ہے ہر حال میں اس کا اتباع واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے علاوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جداگانہ حکم دیا پس اگر خبر واحد وہی قابل قبول ہو جو قرآن کے موافق ہے

باب ۳۸۴ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ طَلِيعَةً وَحْدَهُ

۶۷۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثَلَاثًا فَقَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ لَهُ أَيُّوبُ يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَإِنَّ الْقَوْمَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَقَالَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ سَمِعْتُ جَابِرًا فَتَابَعَ بَيْنَ أَحَادِيثَ سَمِعْتُ جَابِرًا قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ كَذَا حَفِظْتُهُ مِنْهُ كَمَا أَنَّكَ جَالِسٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ يَوْمٌ وَاحِدٌ وَتَبَسَّمَ سُفْيَانُ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زبیر کو کفار کی خبر لانے کے لئے تنہا بھیجنا۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از ابن منکدر) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن لوگوں کو بلایا تو سب سے پہلے زبیر حاضر اور تیار ہوئے۔ پھر بلایا تو وہی پہلے آئے سہ بارہ بلایا تو وہی پہلے آئے، تین بار ایسا ہی ہوا آخر آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق زبیر ہے۔

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو محمد بن منکدر سے یاد کیا اور محمد بن منکدر سے ایوب سختیانی نے کہا اے ابوبکر (یہ محمد بن منکدر کی کنیت ہے) آپ جابرؓ کی نقل کردہ احادیث لوگوں کو سنائیے لوگوں کو یہ بات بہت پسند ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کی احادیث آپ سے سنیں انہوں نے اس محفل میں بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ پے در پے (چار) احادیث بیان کیں ان میں کہا میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔

علی بن مدنی کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا سفیان ثوری اس حدیث میں یوں روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے دن ایسا فرمایا (لوگوں کو بلایا تو پہلے زبیرؓ آئے) سفیان بن عیینہ نے کہا میں تو محمد بن منکدر سے اسطرح سنا جیسے تم اسوقت میرے سامنے بیٹھے ہو محمد بن منکدر نے یہی لفظ کہا خندق کے دن پھر سفیان بن عیینہ نے کہا خندق کا اور بنی قریظہ کا دن ایک ہی ہے اور مسکرائے۔

ل۱ بنی قریظہ کے دن سے وہ دن مراد ہے جب جنگ خندق میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی خبر لانے کے لئے فرمایا تھا وہ دن مراد نہیں ہے جب بنی قریظہ کا محاصرہ کیا اور ان سے جنگ شروع کی کیونکہ یہ جنگ جنگ خندق کے بعد ہوئی جو کئی دن تک جاری رہی تھی باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے ایک شخص زبیر کو خبر لانے کے لئے بھیجا اور ایک شخص کی خبر قابل اعتماد سمجھی ۱۲ منہ

باب ۳۸۲۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ إِلَّآ أَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ فَإِذَا أَذِنَ لَهٗ وَاحِدٌ جَازَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ احزاب میں) ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں بغیر اجازت نہ جایا کرو۔ ظاہر ہے کہ اجازت کے لئے ایک شخص کا بھی اذن دینا کافی ہے[1]

۶۷۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ عُثْمٰنَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَّأَمَرَنِيْ بِحِفْظِ الْبَابِ فَجَآءَ رَجُلٌ يَّسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا أَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ جَآءَ عُمَرُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ جَآءَ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ۔

(از سلیمان بن حرب از حماد از ایوب از ابوعثمان) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا تم پہرہ دو (بغیر اجازت کوئی نہ آئے) اتنے میں ایک شخص آئے اجازت طلب کی آپ نے فرمایا انہیں اجازت دے اور جنت کی بشارت سُنا دے۔ وہ شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے (ان کے لئے بھی) آپ نے فرمایا انہیں بھی اجازت دے اور بہشت کی خوشخبری سُنا دے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے آپ نے فرمایا انہیں بھی اجازت دے اور بہشت کی خوشخبری سنا دے[2]

۶۷۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ جِئْتُ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ وَغُلَامٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلٰى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ قُلْ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِيْ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از سفیان بن بلال از یحییٰ از عبید بن حنین از ابن عباس رضی اللہ عنہما) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ بالاخانے پر تشریف فرما تھے، ایک حبشی غلام سیڑھی پر دربانی کر رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا جا کر عرض کر کہ عمر (رضی اللہ عنہ) حاضر ہے چنانچہ آپ نے اجازت دی[3]

---

[1] جمہور کا یہی قول ہے کیونکہ آیت میں کوئی قید نہیں کہ ایک شخص یا اتنے شخص اجازت دیں بلکہ اذن کے لئے شخص غیر عادل کا بھی اجازت دینا کافی ہے کیونکہ ایسے معاملوں میں جھوٹ بولنے کا دستور نہیں ہے ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ ان لوگوں نے ایک شخص یعنی ابوموسیٰ کی اجازت کو کافی سمجھا[4] [3] یہ خبر سن کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کو طلاق دے دی ۱۲ منہ [4] تو ایک شخص کی اجازت کافی ہوئی اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۳۸۲۶ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ مِنَ الْأُمَرَآءِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ بِكِتَابِهٖ إِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى اَنْ يَّدْفَعَهٗ إِلٰى قَيْصَرَ۔

۶۷۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ إِلٰى كِسْرٰى فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ إِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ إِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَهٗ كِسْرٰى مَزَّقَهٗ فَحَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یکے بعد دیگرے نائب اور قاصد بھیجتے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ کلبی کو اپنا خط دے کر رئیس بُصریٰ کی طرف بھیجا تاکہ وہ قیصر روم کے پاس پہنچا دے[1]

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط کسریٰ کے نام بھیجا، آپ نے عبد اللہ بن حذافہؓ سے فرمایا یہ خط رئیس بحرین کو پہنچا تاکہ وہ کسرے کے پاس پہنچا دے چنانچہ جب یہ خط کسریٰ کے پاس پہنچا اس نے پڑھ کر پھاڑ ڈالا۔

زہری کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں سعید بن مسیب نے اس حدیث میں اتنا اضافہ کیا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایرانیوں کے لئے بد دعا کی الٰہی انہیں بھی بالکل ٹکڑے ٹکڑے کر دے[3]

---

[1] اس کا نام حارث بن ابی شمر تھا ۱۲ منہ [2] اور حاطب بن ابی بلتعہ کو خط دے کر مقوقس بادشاہ اسکندریہ کے پاس بھیجا یہ خط اب تک موجود ہے اس کی عکسی تصویریں اس زمانے میں شائع ہوئی ہیں اور شجاع بن ابی شمر کو بلقار کے حاکم کے پاس بھیجا ۱۲ منہ [3] ٹکڑے ٹکڑے کر دے ان کی حکومت کا نام و نشان نہ رہے چنانچہ ایسا ہی ہوا ایران والوں کی سلطنت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بالکل نیست و نابود ہو گئی اور پھر آج تک پارسیوں کو سلطنت نصیب نہیں ہوئی جہاں ہیں دوسروں کی رعیت ہیں ان کی شہزادیاں تک قید ہو کر مسلمانوں کے تصرف میں آئیں اس سے بڑھ کر اور کیا ذلت ہوگی کسریٰ پرویز ایک چھوٹے سے ٹکڑے زمین کا بادشاہ ہو کر یہ دماغ رکھتا تھا کہ پروردگار عالم کے محبوب کا خط جو آنکھوں پر رکھتا تھا اس نے حقیر جان کر پھاڑ ڈالا جس کی سزا یہ ملی۔ دنیا کے بادشاہ درحقیقت طاغوت ہیں معلوم نہیں اپنے تئیں کیا سمجھتے ہیں کہو جیسے تم ویسے ہی خدا کی دوسری مخلوق تم میں کیا لعل لگے ہیں جوں جوں دنیا میں علم کی ترقی ہوتی جاتی ہے توں توں بادشاہوں کے ناک کے کیڑے جھڑتے جاتے ہیں اور اب زمانہ ایسا آ پہنچا ہے کہ کوئی ان جاہل بادشاہوں کو ایک کوڑی برابر بھی نہیں پوچھنے کا عظمت اور عزت کا تو کیا ذکر ہے ۱۲ منہ

۶۷۵۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ أَذِّنْ فِي قَوْمِكَ أَوْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ۔

(از مسدد از یحییٰ از یزید بن ابی عُبید) سلمہ بن اکوع رضؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی اسلم کے ایک شخص سے عاشورے کے دن فرمایا لوگوں میں یہ منادی کر دے آج جس نے کچھ کھالیا وہ بقیہ دن کچھ نہ کھائے (احترام کرے) اور جس نے نہ کھایا ہو وہ روزے کی نیت کرے۱؎

بَاب ۳۸۲۷ وَصَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُفُودَ الْعَرَبِ أَنْ يُبَلِّغُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ قَالَهُ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عرب کے ایلچیوں کو یہ حکم دینا کہ جنہیں تم اپنے مُلک میں چھوڑ آئے ہو انہیں (دین کی باتیں) پہنچا دینا۔ اسے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے نقل کیا (یہ حدیث موصولاً گزر چکی ہے۔)

۶۷۵۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُقْعِدُنِي عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوا رَبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ وَالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ

(از علی بن جعد از شعبہ)

دوسری سند (از اسحاق از نضر از شعبہ) ابوجمرہ کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما مجھے اپنے پلنگ پر بٹھا لیتے ایک بار مجھ سے کہنے لگے کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا تم کس قوم سے تعلق رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا قبیلہ ربیعہ سے (قبیلہ عبدالقیس اس کی شاخ ہے) آپؐ فرمایا مرحبا (خوش آمدید) تم نہ رسوا ہوئے نہ شرمندہ ۲؎

۱؎ ترجمہ باب اس سے یہ نکلا کہ آپ نے ایک ہی شخص کو اپنی طرف سے ایلچی مقرر کیا ۱۲ منہ ۲؎ اپنی خوشی سے مسلمان ہوگئے ورنہ ذلیل ہوتے قید ہوتے ۱۲ منہ
۳؎ ہم ہر وقت آپ کے پاس آ نہیں سکتے ۱۲ منہ

تَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَآءَنَا فَسَأَلُوا عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ وَّأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللّٰهِ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَأَظُنُّ فِيهِ صِيَامُ رَمَضَانَ وَتُؤْتُوا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ قَالَ احْفَظُوهُنَّ وَأَبْلِغُوهُنَّ مَنْ وَّرَاءَكُمْ

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کفار کا علاقہ ہے اس لئے ہمیں ایسی چیز فرما دیجئے جس پر عمل کر کے ہم مستحق جنت ہو جائیں اور جو لوگ ہمارے پیچھے (ہمارے گھروں یا وطن میں) ہیں انہیں بھی اس کی اطلاع دیں بعد ازاں انہوں نے شراب کے برتنوں کے بارے میں[1] دریافت کیا چنانچہ آپ نے چار باتوں سے انہیں منع فرمایا اور چار باتوں کا حکم دیا۔ ایمان کا حکم دیا اور فرمایا جانتے ہو ایمان باللہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی فرمایا رمضان کے روزے رکھنا، مال غنیمت کا پانچواں حصہ داخل کرنا۔ نیز آپ نے انہیں کدو کے برتن، سبز لاکھی، رال کے برتن اور کریدی ہوئی لکڑی کے برتن کے استعمال سے منع فرمایا بعض روایات میں نقیر کی بجائے مقیر کا لفظ ہے (یعنی قار لگا ہوا قار وہ روغن ہے جو کشتیوں پر ملا جاتا ہے) آپ نے فرمایا ان باتوں کو یاد رکھو اور اپنے اہل وطن کو بھی سمجھا دو[2]۔

بَابُ ۳۸۲۸ خَبَرِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ۔

باب ایک عورت کا کوئی خبر دینا[3]

۶۷۶۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاعَدْتُّ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِّنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ

(از محمد بن ولید از محمد بن جعفر از شعبہ) توبہ عنبری کہتے ہیں مجھ سے عامر بن شعبی نے کہا آپ کو معلوم ہے امام حسن بصری رحمہ اللہ کتنی احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسلاً) نقل کرتے ہیں؟ میں تو دو اڑھائی برس عبداللہ بن عمرؓ کی صحبت میں رہا میں نے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث روایت کرتے نہیں سنا صرف یہی حدیث سنی کہ

---

[1] کہ ان میں کھانا پینا کیسا ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی شرح کئی بار اوپر گذر چکی ہے ترجمہ باب اسی فقرے سے نکلتا ہے کہ اپنے ملک والوں کو پہنچا دو کیونکہ یہ عام ہے ایک شخص بھی ان میں کا یہ باتیں دوسروں کو پہنچا سکتا ہے ۱۲ منہ [3] اگر یہ عورت ثقہ ہو تو وہ بھی واجب القبول ہے ۱۲ منہ [4] یعنی ہر وقت آنا مشکل ہے

وَنِصْفٍ فَلَمْ اَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ سَعْدٌ فَذَهَبُوْا يَاْكُلُوْنَ مِنْ لَّحْمٍ فَنَادَتْهُمُ امْرَاَةٌ مِّنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَحْمُ ضَبٍّ فَاَمْسَكُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا اَوِ اطْعَمُوْا فَاِنَّهٗ حَلَالٌ اَوْ قَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ شَكَّ فِيْهِ وَلٰكِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ طَعَامِيْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ جن میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے ایک گوشت کھانے کو تھے کہ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ (ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا) نے پکار کر کہا یہ گوہ کا گوشت ہے، یہ سن کر وہ رک گئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ گوہ حلال ہے یا یوں فرمایا اس کے کھانے میں کوئی قباحت نہیں۔ بات یہ ہے کہ یہ جانور میری خوراک نہیں (مجھے اس کے کھانے سے کچھ نفرت آتی ہے)۔ [1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

قرآن وسنت پر مضبوطی سے عمل کرنا

بَابُ ۳۸۲۹ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ۔

باب کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر سختی سے عمل پیرا ہونا۔

۶۷۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مِّسْعَرٍ وَّغَيْرِهٖ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ اَنَّ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ

(از حمیدی از سفیان از مسعر وغیرہ [2] از قیس بن مسلم) طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ایک یہودی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا امیر المومنین آپ کے قرآن میں الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ ایک آیت ہے اگر یہ آیت یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس کے یوم نزول کو یوم عید مقرر کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے معلوم ہے یہ آیت عرفہ کے دن جمعہ کے روز نازل ہوئی۔

---

[1] شعبی کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ حسن بصری جھوٹے ہیں بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ حسن بصری حدیث بیان کرنے میں بہت جرأت کرتے ہیں حالانکہ وہ تابعی ہیں عبداللہ صحابی ہو کر بہت کم حدیثیں بیان کرتے تھے ۱۲ منہ [2] وغیرہ سے شاید سفیان ثوری مراد ہوں کیونکہ امام احمد نے اس حدیث کو انہی کے طریق سے نکالا ۱۲ منہ

نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ سَمِعَ سُفْيٰنُ مِسْعَرًا وَّمِسْعَرٌ قَيْسًا وَّقَيْسٌ طَارِقًا۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں سفیان بن عیینہ نے بحوالہ مسعر از قیس از طارق روایت کی ہے۔

٦٧٦٢۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ الْغَدَ حِينَ بَايَعَ الْمُسْلِمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَّاسْتَوٰى عَلٰى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَهَّدَ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَاخْتَارَ اللّٰهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ وَهٰذَا الْكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللّٰهُ بِهِ رَسُولَكُمْ فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا لِمَا هَدَى اللّٰهُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ خطبہ سنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے دوسرے روز انہوں نے ارشاد فرمایا جب مسلمانوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی تھی حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر چڑھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خطبہ سنانے سے پہلے انہوں نے تشہد پڑھا پھر کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لئے وہ نعمتیں زیادہ پسند کیں جو اس کے پاس ہیں (یعنی آخرت کی) بہ نسبت ان نعمتوں کے جو تمہارے پاس دنیا میں ہیں اور یہ قرآن وہ کتاب ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سیدھا رستہ دکھایا تو اسے (مضبوط) پکڑے رہو تم سیدھا رستہ حاصل کرلو گے یعنی وہ راستہ جو اللہ نے اپنے رسول کو بتایا ہے[3]

---

[1] تو اس دن مسلمانوں کی دو عیدیں یعنی عرفہ اور جمعہ تھیں اور اتفاق سے یہود و نصاریٰ اور مجوس کی عیدیں بھی اسی دن آگئی تھیں اس سے پیشتر کبھی ایسا نہیں ہوا تھا ۱۲ منہ [2] حدیث میں عن عن کے ساتھ روایت تھی اس لئے امام بخاری نے سماع کی تصریح کردی اس حدیث کی مناسبت باب سے یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ پر اس آیت میں احسان جتایا کہ میں نے آج تمہارا دین پورا کردیا اپنا احسان تم پر تمام کردیا یہ جب ہی ہوگا کہ امت اللہ اور رسول کے احکام پر قائم رہے قرآن و حدیث کی پیروی کرتی رہے ۱۲ منہ [3] اگر قرآن کو چھوڑ دوگے تو گمراہ ہوجاؤ گے قرآن کا مطلب حدیث سے کھلتا ہے تو قرآن اور حدیث یہی دین کی اصلیں ہیں ہر مسلمان کو ان دونوں کو تھامنا یعنے سمجھ کر پڑھنا اور انہی کے موافق اعتقاد اور عمل کرنا ضرور ہے جس شخص کا اعتقاد یا عمل قرآن یا حدیث کے موافق نہ ہو وہ کبھی اللہ کا ولی اور مقرب بندہ نہیں ہوسکتا اور جس شخص میں جتنا اتباع قرآن و حدیث زیادہ ہے اتنا ہی ولایت میں اس کا درجہ بلند ہے مسلمانو! خوب سمجھ رکھو کہ موت سر پر کھڑی ہے اور آخرت میں پروردگار اور اپنے پیغمبر کے سامنے حاضر ہونا ہے ایسا نہ ہو کہ تم وہاں شرمسار ہو اور اس وقت کی شرمندگی کچھ فائدہ نہ دیگی۔ دیکھو یہی قرآن اور حدیث کی پیروی تم کو نجات دلوانے والی اور تمہارے بچاؤ کے لئے ایک عمدہ دستاویز ہے

۶۷۶۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ۔

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از وہیب از خالد از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور یوں دعا کی یا اللہ! اسے قرآن کا علم دے[1]۔

۶۷۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفًا أَنَّ أَبَا الْمِنْهَالِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُغْنِيكُمْ أَوْ نَعَشَكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از عبداللہ بن صباح از معتمر از عوف از ابوالمنہال) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے تمہیں غنی یا عظیم الشان بنا دیا (ورنہ اسلام اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل تم ذلیل و محتاج تھے)[2]

۶۷۶۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهُ وَأُقِرُّ لَكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ

(از اسمٰعیل از مالک از عبداللہ بن دینار) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالملک بن مروان کو ایک خط لکھا، اس میں عبدالملک کی بیعت قبول کرنے کا ذکر کیا اور لکھا میں حتی الامکان آپ کے ان احکام کو سنوں اور تسلیم کرونگا جو اللہ کی شریعت اور سنت رسول کے مطابق ہوں گے

بَابٌ ۳۸۳- قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے"

۶۷۶۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس امت کے بڑے عالم ہوئے خصوصاً علم تفسیر میں تو وہ بے نظیر تھے ۱۲ منہ [2] بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے یُنْظَرُ فِي أَصْلِ كِتَابِ الْاِعْتِصَامِ جو میں نے ایک علیحدہ کتاب لکھی ہے اس کو دیکھو۔ یہ کتاب بھی امام بخاری کی ہے ۱۲ منہ [3] جن کے الفاظ قلیل اور با دلیل ہوتے ہیں جیسے دوسری حدیث میں ہے خیر الکلام ما قل و دل

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُوْتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَدْ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَلْغَثُوْنَهَا أَوْ تَرْغَثُوْنَهَا أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا۔

سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور میرا رعب دشمنوں کے دلوں میں ڈال کر میری مدد کی گئی ہے، ایک بار میں سو رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا زمین کے خزانوں کی چابیاں لاکر میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ حضرت ابوہریرہؓ اس حدیث کو روایت کرکے کہتے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عقبیٰ کی طرف تشریف لے گئے اور تم (اے صحابہ و مسلمین) اس دنیا کے مال واسباب کو مزے سے چکھتے یا چوستے ہو یا ایسا کوئی اور لفظ کہا۔[1]

۶۷۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ أُوْمِنَ أَوْ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوْتِيْتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللّٰهُ إِلَيَّ فَأَرْجُوْ أَنِّي أَكْثَرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از لیث از سعید از والدش) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کو کچھ آیات (معجزے) دیئے گئے جن کے ذریعے خلق خدا کو ایمان نصیب ہوا یا خلق خدا ایمان لائی اور مجھے (بڑا) معجزہ قرآن نصیب ہوا ہے جو اللہ نے مجھ پر نازل فرمایا ہے (قرآن ہمیشہ زندہ رہے گا دوسرے انبیاء کے معجزات اب ظاہر نہیں) اس لئے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میری امت سب سے بڑی ہوگی۔[2]

بَاب ۱۳۸۳ الْاِقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاجْعَلْنَا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فرقان میں) فرمایا (کہ مسلمانوں کی

---

[1] حدیث میں تلغثونہا ہے یہ لفظ لغیث سے نکلا ہے لغیث کہتے ہیں کھانے کو جس میں جو ملے ہوں یعنی جس طرح اتفاق پڑے اس کو کھاتے ہو یا ترغثونہا ہے جو رغث سے نکلا ہے عرب لوگ کہتے ہیں رغثت الجدی أمّہ یعنی بکری کے بچے نے اپنی ماں کا دودھ پی لیا ۱۲ منہ

[2] قرآن ایسا معجزہ ہے جو قیامت تک باقی ہے آج قرآن کو اترے ہوئے چودہ سو برس سے زیادہ ہو چکے ہیں لیکن کسی سے قرآن کی ایک سورہ نہ بن سکی باوجودیکہ قرآن کے قرنوں میں صدہا مخالف اور دشمن گذر چکے اب کوئی یہ نہ کہے کہ مردم شماری کی رو سے نصاریٰ کی تعداد بہ نسبت مسلمانوں کے زیادہ ہے تو مسلمانوں کا شمار آخرت میں کیونکر زیادہ ہوگا اس لئے کہ نصاریٰ جو حضرت عیسیٰؑ کی امت کہلانے کے لائق ہیں وہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک گذر چکے۔ ان میں بھی وہ نصاریٰ جو حضرت عیسیٰؑ کی سچی شریعت پر قائم تھے یعنی توحید الٰہی کے قائل اور حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بندہ اور پیغمبر سمجھتے تھے ان نصاریٰ سے قیامت کے دن مسلمان تعداد میں زیادہ ہوں گے اس زمانہ کے نصاریٰ درحقیقت حضرت عیسیٰؑ کی امت اور سچے نصاریٰ نہیں ہیں وہ صرف حضرت عیسیٰؑ کے نام لیوا ہیں انہوں نے اپنا دین بدل ڈالا اور دین کے بڑے رکن یعنی توحید ہی کو خراب کر دیا۔ افسوس اسی طرح نام کے مسلمانوں نے بھی اپنا دین بدل ڈالا اور شرک کرنے لگے اس قسم کے مسلمان بھی درحقیقت مسلمان نہیں ہیں نہ امت محمدیہ میں ان کا شمار ہو

لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا قَالَ اَئِمَّةً نَقْتَدِيْ بِمَنْ قَبْلَنَا وَيَقْتَدِيْ بِنَا مَنْ بَعْدَنَا وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ ثَلٰثٌ اُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِيْ وَلِاِخْوَانِيْ هٰذِهِ السُّنَّةُ اَنْ يَّتَعَلَّمُوْهَا وَيَسْاَلُوْا عَنْهَا وَالْقُرْاٰنُ اَنْ يَّتَفَهَّمُوْهُ وَيَسْاَلُوْا عَنْهُ وَيَدَعُوا النَّاسَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ۔

دعا یہ بھی ہوتی ہے) "اے پروردگار ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا دے"۔ مجاہد کہتے ہیں امام سے مراد یہ ہوئی کہ ہم اسلاف کی پیروی کریں اور ہماری پیروی اخلاف کریں[1]۔ ابن عونؒ کہتے ہیں تین باتیں ایسی ہیں جنہیں میں خاص طور پر اپنے اور دوسرے مسلمان بھائیوں کے لئے پسند کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (حدیث قولی و فعلی) سیکھیں اور علماء سے پڑھتے اور پوچھتے رہیں۔ دوسرے قرآن کو سمجھ کر پڑھیں[2] اور علماء سے قرآن کے مطالب کی تحقیق کرتے رہیں تیسرے یہ کہ مسلمانوں کا ذکر نہ کریں مگر خیر اور بھلائی کے ساتھ[3]۔

۶۷۶۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ وَّاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى شَيْبَةَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ قَالَ جَلَسَ اِلَيَّ عُمَرُ فِيْ مَجْلِسِكَ هٰذَا فَقَالَ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَدَعَ فِيْهَا صَفْرَآءَ وَلَا بَيْضَآءَ اِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ قُلْتُ مَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ لِمَ قُلْتُ لَمْ يَفْعَلْهُ صَاحِبَاكَ قَالَ هُمَا الْمَرْاٰنِ يُقْتَدٰى بِهِمَا۔

(از عمرو بن عباس از عبد الرحمٰن از سفیان از واصل) حضرت ابو وائل کہتے ہیں میں ایک دن شیبہ بن عثمان (جو کعبے کے کلید بردار تھے) کے پاس اس مسجد (مسجد حرام) میں بیٹھا تھا وہ کہنے لگے جہاں تم بیٹھے ہو یہیں (ایک دن) حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس بیٹھے تھے کہنے لگے میں چاہتا ہوں کہ کعبے میں جو اشرفیاں اور روپے (بطور نذر اللہ کے آتے ہیں) وہ ایک نہ چھوڑوں سب مسلمانوں میں تقسیم کر دوں۔ میں نے ان سے کہا آپ ایسا نہیں کر سکتے انہوں نے پوچھا کیوں؟ میں نے کہا اس لئے کہ آپ سے پہلے جو دو حضرات[4] تھے انہوں نے ایسا نہیں کیا تھا[5]۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک یہ دونوں حضرات ایسے تھے جن کی پیروی ضروری ہے۔

۶۷۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ سَاَلْتُ الْاَعْمَشَ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از اعمش از زید بن وہب) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے تھے ہم سے آنحضرت

---

[1] اس کو محمد بن نصر مروزی نے کتاب السنۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] مطلب میں غور کر کے ۱۲ منہ [3] غیبت نہ کریں یا مسلمانوں کو خیر اور بھلائی کی طرف بلاتے رہیں وعظ و نصیحت کرتے رہیں یہ دوسرا ترجمہ اس وقت ہے جب حدیث میں ویدعوا الناس الی خیر ہو ۱۲ منہ [4] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [5] بلکہ اس روپے کو کعبے ہی کے لئے چھوڑ دیا کہ وہاں کی مرمت اور درستی وغیرہ میں صرف ہو ۱۲ منہ [6] اسے فریابی اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ

فَقَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَقَرَءُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ ایمانداری (دیانتداری) آسمان سے لوگوں کے دلوں کی جڑ پر نازل ہوتی ہے (آدمی کی فطرت میں داخل ہے)، قرآن بھی (آسمان سے) نازل ہوا۔ پھر لوگوں نے اسے پڑھا اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کا مطلب سمجھا (لہ) (تو قرآن و سنت دونوں سے اس امانت و دیانت فطری کو پوری قوت حاصل ہوگئی)

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَإِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ وَّمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ۔

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از عمرو بن مُرّہ از مُرّہ ہمدانی) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تمام کلاموں سے اچھا کلام اللہ تعالیٰ کا کلام ہے (قرآن حکیم) اور سب طریقوں سے عمدہ طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور سب کاموں میں بُرے کام وہ ہیں جو (دین میں) نئے نکالے جائیں (یعنی بدعات (لہ)) اور جن باتوں کا (آخرت میں) تم سے وعدہ ہے (حشر و نشر و عذاب قبر وغیرہ) وہ سب واقع ہونے والی ہیں اور تم خدا سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے۔

لہ قرآن کی تفسیر حدیث شریف ہے بغیر حدیث کے قرآن کا صحیح مطلب معلوم نہیں ہوتا جتنے گمراہ فرقے اس امت میں ہیں وہ کیا کرتے ہیں قرآن کو لے لیتے ہیں اور حدیث کو چھوڑ دیتے ہیں اور چونکہ قرآن کی بعض آیتیں گول مول ہیں ان میں اپنی رائے کو دخل دیکر گمراہ ہو جاتے ہیں اس لئے مسلمانوں کو لازم ہے کہ قرآن کو حدیث کے ساتھ ملا کر پڑھیں اور جو تفسیر حدیث کے موافق ہو اسی کو اختیار کریں اللہ کے فضل و کرم سے اس آخری زمانہ میں جب طرح طرح کے فتنے مسلمانوں میں نمودار ہو رہے ہیں اور دجال و شیطان کے نائب ہر جگہ پھیل رہے ہیں اس کے عام مسلمانوں کا ایمان بچانے کیلئے قرآن کی ایک مختصر اور صحیح تفسیر یعنی تفسیر موضح القرآن مرتب کروا دی اب ہر مسلمان بڑی آسانی کے ساتھ قرآن کا صحیح مطلب سمجھ سکتا ہے اور ان دجالی اور شیطانی پھندوں سے اپنے تئیں بچا سکتا ہے وللہ الحمد ۱۲ منہ ۔ لہ دوسری مرفوع حدیث میں جابرؓ کی کل بدعۃ ضلالۃ اور حضرت عائشہؓ کی حدیث میں ہے من احدث من امرنا ہذا مالیس منہ فھو رد اور عرباض بن ساریہ کی حدیث میں ہے ایاکم و محدثات الامور فان کل بدعۃ ضلالۃ اس کو ابن ماجہ اور حاکم اور ابن حبان نے صحیح کہا حافظ نے کہا بدعت شرعی وہ ہے جو دین میں نئی بات نکالی جائے جس کی اصل شرع میں نہ ہو ایسی ہر بدعت مذموم اور قبیح ہے لیکن لغت میں بدعت ہر نئی بات کو کہتے ہیں اس میں بعضی بات اچھی ہوتی ہے بعضے بری امام شافعیؒ نے کہا ایک بدعت محمود ہے جو سنت کے موافق ہو دوسری مذموم جو سنت کے خلاف ہو اور امام بیہقی نے مناقب شافعی میں ان سے نکالا انہوں نے کہا نئے کام دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جو کتاب و سنت اور آثار صحابہ و اجماع کے خلاف ہو وہ بدعت ضلالت ہیں دوسرے وہ جو انکے خلاف نہیں ہیں وہ گو محدث ہوں مگر مذموم نہیں ہیں میں کہتا ہوں بدعت کی تحقیق میں علماء کے مختلف اقوال ہیں اور انہوں نے اس باب میں جداگانہ رسائل اور کتابیں تصنیف کی ہیں اور بہتر رسالہ مولانا اسمٰعیل صاحب کا ہے ایضاح الحق ابن عبدالسلام نے کہا بدعت پانچ قسم ہے بعضی بدعت واجب ہے جیسے علم صرف اور نحو کا حاصل کرنا جس سے قرآن و حدیث کا مطلب سمجھ میں آئے بعضے مستحب ہیں جیسے تراویح میں جمع ہونا مدرسے بنانا سرائیں بنانا بعضے حرام ہیں جو خلاف سنت ہیں جیسے قدریہ مرجیہ مشبہ کے بدعات بعضے مباح ہیں جیسے مصافحہ نماز فجر یا نماز عصر کے بعد اور کھانے پینے کی لذتیں وغیرہ بعضے مکروہ اور خلاف اولیٰ ہیں

٦٧١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ۔

(از مسدد از سفیان از زہری از عبید اللہ) حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود تھے آپ نے فرمایا میں تم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا۔[1]

٦٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَنْ يَّاْبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى۔

(از محمد بن سنان از فلیح از ہلال بن علی از عطاء بن یسار) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے تمام لوگ (ایک نہ ایک دن) جنت میں داخل ہو جائیں گے مگر جو میری نافرمانی کرے (وہ داخل نہ ہوگا) صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ نافرمانی کرنے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا جس نے میری بات سنی (اطاعت کی) وہ بہشت میں جائیگا نہ ماننے والا دوزخ میں جائیگا

٦٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا اَوْ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ جَاءَتْ مَلٰٓئِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا

(از محمد بن عبادہ از یزید از سلیم بن حیان (یزید نے سلیم کی تعریف کی) از سعید بن میناء) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (نیند میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتے آئے ایک کہنے لگا وہ سو رہے ہیں دوسرے نے کہا کیا ہوا ان کی آنکھ بظاہر سو رہی ہے مگر دل بیدار اور ہوشیار ہے۔ پھر کہنے لگے اس پیغمبر کی ایک مثال ہے تو وہ مثال اس کے لئے بیان کرو۔ ایک کہنے لگا (مثال سے کیا فائدہ؟) وہ سو رہے ہیں دوسرے نے کہا ان کی آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار ہے، پھر انہوں نے کہا اس کی مثال اس شخص جیسی ہے کہ ایک گھر بنایا پھر کھانا تیار کرایا اب ایک شخص کو دعوت دینے کے لئے بھیجا جس نے دعوت دینے والے کی بات سنی وہ گھر میں آیا کھانا

[1] یہ حدیث مفصل طور سے اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ

مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَّجَعَلَ فِيْهَا مَادُبَةً وَّبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَادُبَةِ فَقَالُوْٓا اَوِّلُوْهَا لَهٗ يَفْقَهْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوْا فَالدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ تَابَعَهٗ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ جَابِرٍ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٦٧٧٤۔ حَدَّثَنَآ اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّآءِ اسْتَقِيْمُوْا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا فَاِنْ اَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا۔

٦٧٧٥۔ حَدَّثَنَآ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھایا اور جس نے اس کی بات نہ سُنی وہ نہ گھر آیا نہ کھانا کھایا۔ پھر کہنے لگے اس مثال کی شرح تو بیان کرو تا کہ یہ پیغمبر اسے سمجھ لیں اس پر ایک فرشتہ بولا (کیا فائدہ؟) وہ تو سو رہے ہیں دوسرے نے کہا بھائی (کہہ تو دیا کہ) ان کی آنکھ (بظاہر) سو رہی ہے مگر دل بیدار اور ہوشیار ہے۔ چنانچہ اس فرشتے نے کہا گھر سے مراد بہشت ہے دعوت دینے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (گھر کا مالک اللہ تعالیٰ ہے) پس جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سُنی اور مانی اس نے اللہ کی بات سنی اور مانی اور جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ مانی اس نے اللہ تعالیٰ کی بھی بات نہ مانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گویا اچھے کو بُرے سے جدا کرنے والے ہیں محمد بن عبادہ کے ساتھ اس حدیث کو قتیبہ بن سعید نے بحوالہ لیث از خالد بن یزید مصری از سعید بن ابی ہلال از جابر رضی اللہ عنہ روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے پھر یہی حدیث نقل کی۔

(از ابونعیم از سفیان از اعمش از ابراہیم از ہمام) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اے قُرّا، تم استقامت اختیار کرو تو سبقت حاصل کر جاؤ گے[1] اگر تم (قرآن وسنت کے علاوہ) دائیں بائیں راستے کو اختیار کیا[2] تو یقیناً انتہائی گمراہ ہو جاؤ گے۔

(از ابوکریب از ابواسامہ از برید از ابوبردہ) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور مجھے جو کچھ خدا نے دے کر مبعوث فرمایا ہے

[1] یعنی ان لوگوں سے کہیں افضل ہوگے جو تمہارے بعد آئیں گے یہ ترجمہ اس وقت ہے جب حدیث میں فَقَدْ سَبَقْتُمْ بصیغہ معروف ہو لیکن اگر بصیغہ مجہول یعنی فَقَدْ سُبِقْتُمْ ہو تو ترجمہ یہ ہوگا تم حدیث اور قرآن پر جم جاؤ کیونکہ دوسرے لوگ حدیث اور قرآن کی پیروی کرنے میں تم سے بہت آگے بڑھ گئے ہیں یعنی وہ نکل گئے ہیں ۱۲ منہ [2] دوسرے لوگوں کی رائے پہ چلو گے ۱۲ منہ

قَالَ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمًا فَقَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَہٗ طَائِفَۃٌ مِّنْ قَوْمِہٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَھَلِھِمْ فَنَجَوْا وَکَذَّبَتْ طَائِفَۃٌ مِّنْھُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَھُمْ فَصَبَّحَھُمُ الْجَیْشُ فَاَھْلَکَھُمْ وَاجْتَاحَھُمْ فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَاتَّبَعَ مَاجِئْتُ بِہٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ۔

اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص کسی قوم کے پاس جاکر یہ کہے میں نے دشمن کا لشکر دونوں آنکھوں سے دیکھا اور میں تمہیں عریاں طور پر[1] ڈرانے آیا ہوں تو بھاگو بھاگو (اپنے کو بچالو) چنانچہ کچھ لوگوں نے اس کا کہا مانا وہ رات ہی رات اطمینان سے بھاگ کر چل دیئے اس کے برعکس کچھ لوگوں نے کہا یہ جھوٹا معلوم ہوتا ہے اور وہ اپنے ٹھکانوں ہی میں پڑے رہے آخر صبح سویرے (دشمن کا) لشکر ان پر آپڑا انہیں مار ابرباد کیا۔ بس یہی مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے میرا کہنا سنا اور جو حکم میں لے کر آیا اسے تسلیم کیا[2] اور ان لوگوں نے جنہوں نے میرا کہنا نہ مانا اور جو حکم میں لے کر آیا اسے جھٹلایا (تو شیطان کے لشکر انہیں غفلت میں آلیا تباہ وبرباد کردیا دوزخ میں ڈلوا دیا)

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ بَعْدَہٗ وَکَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَہٗ وَنَفْسَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ

(از قتیبہ بن سعید از لیث از عقیل از زہری از عبید اللہ ابن عبد اللہ بن عتبہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلافت پر متمکن ہوئے اور عرب کے کئی قبیلے مرتد ہوگئے (حضرت ابوبکرؓ نے ان سے لڑنا چاہا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکرؓ سے کہنے لگے آپ ان سے کیسے لڑینگے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے اس وقت تک لڑنے کا حکم ہوا ہے جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں چنانچہ جس نے یہ کلمہ کہہ دیا اس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے بچالی البتہ کسی حق کے بدلے (جان یا مال اس سے لے لیا جائے تو مستثنیٰ ہے)[3]

---

[1] عرب میں قاعدہ تھا جب دشمن نزدیک آن پہنچتا اور کوئی شخص اس کو دیکھ لیتا اس کو یہ ڈر ہوتا کہ میرے پہنچنے سے پہلے یہ لشکر میری قوم پر پہنچ جائے گا تو ننگا ہو کر جلدی جلدی چیختا چلاتا بھاگتا بعض کہتے ہیں اپنے کپڑے اتار کر جھنڈے کی طرح ایک لکڑی پر لگاتا اور چلاتا ہوا بھاگتا ۱۲ منہ [2] انہوں نے شیطان کے شر سے اپنے تئیں بچالیا ۱۲ منہ
[3] وہ لوگ کلمہ گو ہیں صرف زکوٰۃ نہیں دیتے ۱۲ منہ

وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ فَقَالَ وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللهِ لَوْ مَنَعُوْنِي عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ وَقَالَ لِي ابْنُ بُكَيْرٍ وَعَبْدُ اللهِ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عُقَيْلٍ عَنَاقًا وَهُوَ أَصَحُّ

اس کے باقی اعمال کا حساب اللہ کے حوالے ہے ابوبکرؓ نے یہ سن کر جواب دیا میں تو خدا کی قسم اس شخص سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے[1] زکوٰۃ مال کا حق ہے[2]۔ خدا کی قسم اگر وہ ایک رسی (جس سے جانور باندھتے ہیں) روک لی جو آنحضرت ص کے زمانے میں دیا کرتے تھے تو میں ان سے جنگ کروں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر جو میں نے غور کیا تو سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ ہی نے قتال کے لئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر کیا ہے اور انہی کی رائے حق ہے۔
ابن بکیر اور عبداللہ بن صالح نے بحوالہ لیث اس حدیث میں بجائے عقالاً کے عناقاً روایت کیا۔ (یعنی بکری کا بچہ) وہی زیادہ صحیح ہے[3]

۶۷۷ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُوْلًا كَانُوْا أَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيْهِ يَا ابْنَ

(از اسماعیل از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر (مدینے میں) آیا اور اپنے بھتیجے حر بن قیس بن حصن کے پاس قیام کیا۔ حر بن قیس ان لوگوں میں سے تھے جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قرب حاصل تھا[4] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقرب اور مشیر وہ لوگ ہوتے کہ جو قرآن کے قاری (یعنی عالم) ہوتے جوان ہوں یا بوڑھے[5] ایک بار عیینہ نے حر سے کہا بھتیجے تمہیں امیرالمومنین کے پاس وجاہت اور عزت حاصل ہے مجھے بھی ان کے پاس اجازت

---

[1] نماز پڑھے لیکن زکوٰۃ نہ دے دونوں برابر کے فرض ہیں ۱۲ منہ [2] جیسے نماز سلامتی جسم کا حق ہے ۱۲ منہ [3] کیونکہ زکوٰۃ میں بکری کا بچہ تو کبھی آ جاتا ہے مگر رسی زکوٰۃ میں نہیں دی جاتی بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب محمد بن مسلمہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تو وہ ہر شخص سے زکوٰۃ کے جانوروں کے ساتھ ایک رسی بھی ان کے باندھنے کے لئے لیتے اس طرح گویا رسی بھی تبعاً زکوٰۃ میں دی جاتی ہے ۱۲ منہ [4] یہ عیینہ بن حصن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسلمان ہو گیا تھا پھر جب طلیحہ اسدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا تو عیینہ بھی اس کے معتقدین میں شریک ہو گیا ابوبکرؓ کی خلافت میں طلیحہ پر مسلمانوں نے حملہ کیا وہ تو بھاگ گیا لیکن عیینہ قید ہو گیا اس کو مدینہ میں لیکر آئے ابوبکرؓ نے اس سے کہا توبہ کر اس نے توبہ کی ۱۲ منہ [5] سبحان اللہ علم کی قدر دانی جب ہی ہوتی ہے جب بادشاہ اور رئیس عالموں کو مقرب رکھتے ہیں علم ایسی ہی چیز ہے کہ جوان میں ہو یا بوڑھے میں ہر طرح اس سے افضل و بہتر ہوتی ہے ایک جوان عالم درجہ اور مرتبہ میں اس سو برس کے بوڑھے سے کہیں زائد ہے جو کم بخت جاہل لٹھ ہو (بقیہ برصفحہ آئندہ)

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

أَخِي هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْأَمِيرِ فَتَسْتَأْذِنَ لِي عَلَيْهِ فَقَالَ سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَأْذَنَ لِعُيَيْنَةَ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزْلَ وَمَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ بِأَنْ يَقَعَ بِهٖ فَقَالَ الْحُرُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ فَوَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ۔

مانگ کر لے چلو۔ حُر نے کہا اچھا میں اجازت لوں گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں پھر حُر نے عیینہ کو لانے کی اجازت (حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے) لی۔ عُیینہ جونہی پہنچا تو کیا کہنے لگا ابن خطاب نہ تو آپ ہمیں بے شمار دولت دیتے ہیں نہ انصاف کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ (بے بُنیاد گفتگو) سن کر غصے ہوئے اور قریب تھا کہ عیینہ کو مار بیٹھیں، حُر نے عرض کیا امیرالمومنین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا "معافی کا شیوہ اختیار کر، اچھی بات کا حکم کر اور جاہلوں کی گفتگو سے چشم پوشی کر" حُر نے جونہی یہ آیت پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ بے حرکت ہو گئے (سہم گئے) ان کی عادت مبارکہ تھی کہ اللہ کی کتاب پر فوراً عمل کرتے [1]

۶۷۷۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالنَّاسُ قِيَامٌ وَهِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ آيَةٌ قَالَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از ہشام بن عروہ از فاطمہ بنت منذر) اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی دیکھا تو وہ نماز میں کھڑی ہیں لوگ بھی کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے نماز ہی میں) ان سے پوچھا لوگوں کو کیا ہوا (کیا آفت آئی جو ایسے پریشان ہیں) انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہنے لگیں سُبحان اللہ میں نے کہا کیا اللہ کی قدرت کی کوئی نشانی ہے (یا عذاب کی نشانی ہے) انہوں نے سر کے اشارے سے کہا

(بقیہ صفحہ سابقہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں جہاں اور فضیلتیں جمع تھیں وہاں علم کی قدردانی بھی بدرجہ کمال ان میں تھی اب ہمارے زمانہ کے بادشاہوں کو دیکھو عالموں کی قدردانی تو کجا عالموں کے جانی دشمن اور جاہل پرست ہیں جہاں کسی عالم کا نام سنا فوراً اس کو نکلوایا موقوف کیا ذلیل کیا اور جاہلوں کے لئے وزارت عدالت مال سب صیغے کھلے ہوئے ہیں ہنسی تو ان بیوقوفوں پر آتی ہے جو کہتے ہیں جہاں آدمی عالم ہوا پھر وہ دنیا کے انتظامی کاموں اور سیاست کے اعلیٰ عہدوں کے لائق نہیں رہتا ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) [1] سبحان اللہ خلافت ایسے لوگوں کو سزاوار ہے جو قرآن و حدیث کے ایسے تابع اور مطیع ہوں۔ عیینہ بن حصن اگر ذرا بھی علم رکھتا ہوتا تو ایسی بے ادبی اور بدتمیزی کی بات منہ سے نہ نکالتا۔ حر بن قیس جو عالم تھے ان کی وجہ سے اس جاہل کی عزت بھی بچ گئی ورنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے وہ مار کھاتا کہ چھٹی کا دودھ یاد آجاتا ۱۲ منہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ لَمْ اَرَہٗ اِلَّا وَقَدْ رَاَیْتُہٗ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا حَتَّی الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ قَرِیْبًا مِّنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُسْلِمُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِکَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَیِّنَاتِ فَاَجَبْنَا وَاٰمَنَّا فَیُقَالُ نَمْ صَالِحًا عَلِمْنَا اَنَّکَ مُوْقِنٌ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِکَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُلْتُہٗ۔

ہاں۔ بہر حال جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نمازِ خسوف سے) فارغ ہوئے تو اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا دنیا و آخرت کی کوئی چیز باقی نہ رہی جسے آج میں نے اس جگہ نہ دیکھ لیا ہو حتیٰ کہ جنت دجہنم کو بھی دیکھ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بتایا کہ قبر میں تم لوگوں کا امتحان ہوگا اتنا سخت امتحان جتنا دجال کے سامنے ہوگا۔ پس جو شخص مومن ہے یا مسلمان ہے۔ فاطمہ کہتی ہیں مجھے یاد نہیں رہا کہ اسماء نے کونسا لفظ کہا (مومن یا مسلم) وہ[1] کہے گا۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اللہ تم کے واضح دلائل اور معجزات لے کر ہمارے پاس آئے، ہم نے ان کا کہنا مان لیا، ان پر ایمان[2] لائے۔ فرشتے اس سے کہیں گے تو نیک ہے آرام سے قبر میں سو جا، ہمیں تو پہلے ہی علم تھا کہ تو صاحب ایمان ویقین ہے اور منافق یا شکی اس سوال کے جواب میں جو فرشتے کریں گے کہے گا لا ادری میں نہیں جانتا میں نے لوگوں سے جیسے سنا وہی کہہ دیا راوی کہتا ہے معلوم نہیں منافق یا شکی میں کون سا لفظ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے

۶۷۷۹ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ اِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِسُؤَالِھِمْ وَاخْتِلَافِھِمْ عَلٰی اَنْبِیَاءِھِمْ فَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْہُ وَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

(از اسماعیل از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بات کا ذکر تم سے نہ کروں وہ مجھ سے مت پوچھو (بلا ضرورت سوالات مت کرو) اس لئے کہ سابقہ اُمتیں اسی (بے فائدہ) پوچھنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی بنا پر تباہ ہو چکی ہیں، جب کسی کام سے تمہیں منع کروں تو اس سے بچے رہو اور جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک تم سے ہو سکے اسے بجا لاؤ[3]

بَابُ ۳۸۳۲ مَا یُکْرَہُ مِنْ

باب بے فائدہ بہت سوالات کرنا منع ہے

[1] جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں اس سے پوچھیں گے یہ کون شخص ہیں ۱۲ منہ [2] یہ حدیث کتاب العلم اور کتاب الکسوف میں گذر چکی ہے اس باب کا مطلب اس فقرے نکلتا ہے کہ ہم نے ان کا کہنا مان لیا ان پر ایمان لائے ۱۲ منہ [3] اور جب نہ ہو سکے تو مؤاخذہ نہ ہوگا مثلاً کوئی گناہ کے کام پر مجبور کیا گیا یا حلق میں نوالہ اٹک گیا پانی نہیں تو شراب سے اتار لیا ۱۲ منہ

كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَتَكَلُّفِ مَا لَا يَعْنِيهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

بے فائدہ سختی اٹھانا اور وہ باتیں بنانا جن میں کوئی فائدہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے مسلمانو ایسی باتیں نہ پوچھو کہ اگر بیان کی جائیں تو تمہیں بُری محسوس ہوں [1]

۶۷۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ۔

(از عبداللہ بن یزید مقری از سعید از عقیل از ابن شہاب از عامر بن سعد بن ابی وقاص) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں مجرم ترین وہ شخص ہے جو ایک بات (خواہ مخواہ) پوچھے وہ حرام نہ ہو لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام کر دی جائے [2]

۶۷۸۱ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيَالِيَ حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صُنْعِكُمْ حَتَّى خَشِيتُ

(از اسحاق از عفان از وہیب از موسیٰ بن عقبہ از ابو النضر از بُسر بن سعید) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی گھیر کر ایک حجرہ بنا لیا اور رمضان کی راتوں میں اس میں نماز (تراویح) پڑھتے رہے کئی لوگ بھی جمع ہونے لگے (وہ آپ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے) ایک رات لوگوں نے آپ کی آواز نہ سُنی تو سوچا کہ آج غالباً آپؐ سو گئے یہ خیال کر کے بعض لوگوں نے (اطلاعًا) کھانسنا شروع کر دیا تاکہ آپؐ باہر تشریف لائیں آپؐ نے فرمایا میں تمہارے حال سے واقف ہوا میں اس خیال سے نہ نکلا مبادا یہ نماز تم پر فرض ہو جائے پھر تم اسے بجا نہ لا سکو۔ لوگو تم یہ نماز اپنے گھروں میں

[1] اور بعضوں نے اس ممانعت کو عام رکھا ہے ہر زمانے کے لئے اور کہا ہے جب تک کوئی حادثہ واقع نہ ہو تو خواہ مخواہ فرضی سوالات کرنا منع ہے بعضوں نے کہا یہ ممانعت زمانہ وحی سے خاص تھی کیونکہ اس وقت یہ ڈر تھا کہیں سوال کی وجہ سے وہ حرام نہ ہو جائے ۱۲ منہ [2] گو سوال تحریم کی علت نہیں مگر جب اس کی حرمت کا حکم سوال کے بعد اترا تو گویا سوال ہی اس کی حرمت کا باعث ہوا ۱۲ منہ

أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ۔

یہ نماز پڑھلیا کرو۔ افضل نماز وہی ہے جو گھر میں ہو۔ صرف فرض نماز مسجد میں پڑھنا افضل ہے[۱]۔

۶۷۸۲۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ الْمَسْئَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ سَلُونِي فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلٰى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأٰى عُمَرُ مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ

(از یوسف بن موسٰی از ابواسامہ از برید بن ابی بردہ از ابوبردہ) حضرت ابوموسٰی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے چند باتیں ایسی دریافت کیں جن کا پوچھنا آپؐ کو ناگوار گذرا۔ جب لوگ برابر سوالات کرتے رہے (باز نہ آئے) تو آپؐ خفا ہوئے فرمانے لگے (اچھی بات تو یوں ہی سہی) اب پوچھتے جاؤ! اتنے میں ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا؟ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا۔ پھر دوسرا شخص اٹھا اور پوچھنے لگا یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا؟ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ سالم تھا[۲] شیبہ بن ربیعہ کا غلام۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب غصے کے تیور دیکھے تو عرض کیا ہم لوگ بارگاہِ خداوندی میں (آپ کو غصہ دلانے سے) توبہ کرتے ہیں۔

۶۷۸۳۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعٰوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ

(از موسٰی از ابوعوانہ از عبد الملک) حضرت وراد کاتبِ مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا "آپنے کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو مجھے لکھ

---

[۱] یا جو نماز جماعت سے ادا کی جاتی ہے جیسے عیدین گہن کی نماز وغیرہ یا تحیۃ المسجد کہ وہ خاص مسجد ہی کی تعظیم کے لئے ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ ان لوگوں کو مسجد میں اس نماز کا حکم نہیں دیا تھا مگر انہوں نے اپنے نفس پر سختی کی آپ نے اس سے باز رکھا معلوم ہوا کہ سنت کی پیروی افضل ہے اور خلاف سنت عبادت کے لئے سختی اٹھانا تیدین لگانا کوئی عمدہ بات نہیں ہے ۱۲ منہ

[۲] کسی نے یہ پوچھا میری اونٹنی اس وقت کہاں ہے کسی نے پوچھا قیامت کب آئیگی کسی نے پوچھا کیا ہر سال حج فرض ہے ۱۲ منہ

مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَقَالَ وَ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةِ الْمَالِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ وَمَنْعٍ وَّهَاتِ۔

بھیجیے" انہوں نے جواب میں لکھوایا۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہ دعا ، پڑھا کرتے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ" یہ بھی لکھوایا کہ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے فائدہ گفت گو، بہت سوالات کرنے اور مال و دولت کو ضائع کرنے ، ماں کی نافرمانی (یا ستانے) لڑکیوں کو زندہ در گور کرنے ، دوسروں کا حق نہ دینے اور (بے ضرورت) مانگنے سے منع فرماتے تھے۔[1]

۶۷۸۴ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ قَالَ نُهِيْنَا عَنِ التَّكَلُّفِ

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ثابت)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو ہمیں تکلف[2] سے منع کیا گیا۔[3]

۶۷۸۵ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری)

دوسری سند (از محمود از عبدالرزاق از معمر از زہری) انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زوال شمس کے بعد باہر تشریف لائے اور نماز ظہر پڑھائی۔ جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا۔[4] فرمایا قیامت سے پہلے کئی اہم امور ہیں پھر فرمایا جو پوچھنا ہو مجھ سے پوچھ سکتے ہو، خدا کی قسم جب تک میں

---

[1] امام بخاری نے کہا عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں بیٹیوں کو مار ڈالتے پھر اللہ نے ان کو حرام کر دیا ۱۲ منہ [2] یعنی سختی اور تشدد اپنانے اور بے فائدہ ایک بات کے پیچھے لگ جانے ۱۲ منہ [3] ابو نعیم نے مستخرج میں نکالا انس سے کہ ہم حضرت عمرؓ کے پاس تھے وہ " پیوند لگے ہوئے ایک کرتہ پہنے تھے اتنے میں انہوں نے یہ آیت پڑھی وَفَاكِهَةً وَّاَبًّا تو کہنے لگے فاکہہ تو ہم کو معلوم ہے لیکن اب کیا چیز ہے پھر کہنے لگے نہیں ہم کو تکلف سے منع کیا گیا اور اپنے تئیں آپ پکارنے لگے کہنے لگے اے عمر کی ماں کے بیٹے یہی تو تکلف ہے اگر تجھ کو یہ معلوم نہ ہوا اب کیا چیز ہے تو کیا نقصان ہے ۱۲ منہ [4] آپ کو یہ خبر پہنچی تھی کہ چند منافق لوگ آپ کو تنگ

وَذَكَرَ اَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْاَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْاَلْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا قَالَ اَنَسٌ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ وَاَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِي قَالَ اَنَسٌ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ اَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النَّارُ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ قَالَ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِي سَلُوْنِي قَالَ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِيْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ وَاَنَا اُصَلِّيْ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

۶۷۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا

اس جگہ ہوں گا جو بات تم دریافت کرو گے میں بتاؤں گا۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ سن کر لوگ بہت رونے لگے (آپؐ کے غصّے سے ڈر گئے کہیں عذاب نہ نازل ہو) اور آپؐ بار بار یہی فرماتے رہے خوب سوالات کرو دریافت کرو۔ آخر ایک شخص اٹھا پوچھنے لگا یا رسول اللہ میرا مقام کیا ہوگا؟ فرمایا دوزخ۔[1] پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ! میرا (حقیقی) باپ کون تھا؟ (لوگ اور کچھ بتاتے ہیں) آپؐ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا پھر آپؐ بار بار یہی فرمانے لگے پوچھے جاؤ سوالات کرتے رہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (آپؐ کا غصّہ) دیکھ کر (ادب سے) دو زانو ہو بیٹھے اور کہنے لگے ہم اپنے پروردگار کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر آپ خاموش ہو گئے (آپؐ کا غصّہ جاتا رہا) جب آپؐ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ بات سنی۔[2] اس کے بعد فرمایا تم خوش نہیں (یا یوں فرمایا اولیٰ یعنی تم پر افسوس) قسم اس پروردگار کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ابھی بہشت اور دوزخ (کی تصویریں) دونوں میرے سامنے اس دیوار کے عرض میں دکھائی گئیں اس وقت میں نماز پڑھ رہا تھا میں نے آج کے دن کی طرح نہ کبھی کوئی اچھی چیز دیکھی (یعنی بہشت) نہ بُری چیز (یعنی دوزخ)

(از محمد بن عبدالرحیم از روح بن عبادہ از شعبہ از موسیٰ بن انس) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

[1] شاید یہ شخص منافق ہوگا حافظ نے کہا شاید صحابہ نے اس کا نام عمداً بیان نہیں کیا تاکہ اس کا پردہ چھپا رہے ۱۲ منہ [2] دوسری روایت میں ہے حضرت عمرؓ اٹھے آپ کے پاؤں چومے اس میں اتنا زیادہ ہے اور قرآن کے امام ہونے سے یا رسول اللہ معاف فرمایئے اللہ تعالیٰ آپؐ کو معاف کرے گا برابر یہی کہتے رہے یہاں تک کہ آپ خوش ہو گئے ۱۲ منہ [3] ایک اور شخص نے پوچھا میں کہاں جاؤں گا کیا بہشت میں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں بہشت میں (طبرانی) ۱۲

شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا نَبِيَّ اللهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فُلَانٌ وَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمُ الْآيَةَ

کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا فلاں شخص اور یہ آیت (سورۂ مائدہ کی) نازل ہوئی "اے ایمان والو! ایسی اشیاء کے متعلق نہ دریافت کرو کہ اگر بیان کی جائیں تو تمہیں بُری محسوس ہوں۔

۶۷۸۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتّٰى يَقُولُوا هٰذَا اللهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ۔

(از حسن بن صباح از شبابہ از ورقاء از عبداللہ ابن عبدالرحمن) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ برابر سوالات کرتے رہیں گے حتیٰ کہ یہ بھی کہیں گے اللہ تو ہر چیز کا خالق ہے مگر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے[1]۔

۶۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَخْبِرْنَا

(از محمد بن عبید بن میمون از عیسیٰ بن یونس از اعمش از ابراہیم از علقمہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مدینے کے ایک کھیت میں آپ کے ساتھ تھا آپ ایک کھجور کی چھڑی ٹیکتے جا رہے تھے۔ اتنے میں چند یہودی ملے اور وہ (آپس میں) کہنے لگے ان (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) سے پوچھو کہ روح کی کیا حقیقت ہے؟ بعضوں نے کہا نہ پوچھو ایسا نہ ہو وہ کوئی ایسی بات کہیں جو تمہیں ناگوار ہو[2] آخر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آگئے اور کہنے لگے ابوالقاسم بیان تو کیجئے کہ روح کیا چیز ہے؟ آپ ایک گھڑی

---

[1] معاذ اللہ شیطان ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالے گا دوسری روایت میں ہے جب ایسا وسوسہ آئے تو اعوذ باللہ پڑھو یا آمنت باللہ کہو یا اللہ احد اللہ الصمد اور بائیں طرف تھوکو اعوذ باللہ پڑھو ۱۲ منہ [2] ان یہودیوں نے آپس میں یہ صلاح کی تھی کہ ان سے روح کی پوچھو اگر یہ روح کی کچھ حقیقت بیان کریں جب تو سمجھ جائیں گے کہ یہ حکیم ہیں پیغمبر نہیں ہیں چونکہ کسی پیغمبر نے روح کی حقیقت بیان نہیں کی اگر یہ بھی بیان نہ کریں تو معلوم ہوگا کہ پیغمبر ہیں اس پر بعضوں نے کہا نہ پوچھو اس لئے کہ اگر انہوں نے بھی روح کی حقیقت بیان نہ کی تو ان کی پیغمبری کا ایک اور ثبوت پیدا ہوگا اور تم کو ناگوار گذرے گا ۱۲ منہ

عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَتَأَخَّرْتُ عَنْهُ حَتَّى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي۔

تک خاموش (آسمان کی طرف) دیکھتے رہے، میں سمجھ گیا کہ آپؐ پر وحی نازل ہو رہی ہے اور پیچھے سرک گیا یہاں تک کہ وحی موقوف ہو گئی پھر آپؐ نے (سورہ بنی اسرائیل کی) یہ آیت سُنائی لوگ تجھ سے روح کے متعلق دریافت کرتے ہیں کہہ دیجئے! روح میرے مالک کا حکم ہے[1]

بَاب ۳۸۳ الِاقْتِدَاءِ بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کی پیروی کرنا۔

۶۷۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ وَقَالَ إِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

(از ابونعیم از ابوسفیان از عبداللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی لوگوں نے بھی (آپؐ کی اتباع میں) سونے کی انگوٹھیاں بنوا لیں، آپؐ نے فرمایا میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی (تو تم سب نے بنوا لیں) چنانچہ آپؐ نے اتار کر اسے پھینک دیا اور فرمایا اب میں کبھی نہیں پہننے کا۔ یہ دیکھا تو سب نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے انگوٹھیاں اُتار ڈالیں[2]

بَاب ۳۸۴ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ

باب کسی امر میں تشدد اور سختی کرنا یا علمی بات میں (بے موقع) جھگڑا کرنا دین یا بدعات

---

[1] روح کی حقیقت میں حضرت آدمؑ سے لیکر تا ایں دم ہزارہا حکیموں نے غور کیا اور اب تک اس کی حقیقت معلوم نہیں ہوئی اب مغربی بڑے بڑے حکیم روح کے پیچھے پڑے ہیں لیکن ان کو بھی اب تک پوری حقیقت دریافت نہ ہو سکی پر اتنا تو معلوم ہو گیا کہ بیشک روح ایک جوہر ہے جس کی صورت ذی روح کی صورت کی سی ہوتی ہے مثلاً آدمی کی روح اس کی صورت پر، کتے کی روح اس کی صورت پر اور یہ جوہر ایک لطیف جوہر ہے جس کا ہر جزو جسم حیوانی کے ہر جزو میں سما جاتا ہے اور بوجہ شدت لطافت کے اس کو نہ پکڑ سکتے ہیں نہ بند کر سکتے ہیں روح کی لطافت اس درجہ ہے کہ شیشہ میں سے بھی پار ہو جاتی ہے حالانکہ ہوا اور پانی اور دوسرے اجسام لطیفہ اس میں سے نہیں نکل سکتے یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ اس نے روح کو اپنی ذات مقدس کا ایک نمونہ اس دنیا میں رکھا ہے تاکہ جو لوگ صرف محسوسات کو مانتے ہیں وہ روح پر غور کر کے مجردات یعنی جنوں اور فرشتوں اور پروردگار کو بھی مانیں کیونکہ روح کے وجود سے انکار کرنا ممکن نہیں ہے ہر آدمی جانتا ہے کہ ساٹھ برس ادھر میں فلاں ملک میں گیا تھا میں نے یہ یہ کام کئے تھے حالانکہ اس ساٹھ برس میں اس کا بدن کئی بار بدل گیا یہاں تک کہ اس کا کوئی جزو قائم نہ رہا پھر وہ چیز کیا ہے جو نہیں بدلی اور جس پر "میں" کا اطلاق ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کا عجز دکھانے کے لئے روح کی حقیقت پوشیدہ کر دی پیغمبروں کو بھی اتنا ہی بتلایا گیا کہ وہ پروردگار کا امر یعنی حکم ہے مثلاً ایک آدمی کہیں کا حاکم ہو تعلقدار یا تحصیلدار یا ڈپٹی کلکٹر پھر اس کی موقوفی کا حکم بادشاہ کے پاس سے صادر ہو جائے تو دیکھو وہ شخص وہی رہتا ہے جو پہلے تھا اس کی کوئی چیز نہیں بدلتی لیکن موقوفی کے بعد اس کو تعلقدار یا تحصیلدار یا ڈپٹی کلکٹر نہیں کہتے آخر کیا چیز اس میں سے جاتی رہی وہی حکم بادشاہ کا جاتا رہا اسی طرح روح بھی پروردگار کا ایک حکم ہے یعنی حیات کی صفت کا ظہور ہے جہاں یہ حکم اٹھ گیا حیوان مر گیا اس کا جسم وغیرہ سب ویسا ہی رہتا ہے ۱۲ منہ

[2] یہیں سے ترجمہ باب (بقیہ صفحہ آئندہ)

وَالْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ وَالْبِدَعِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى يَآ اَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ

میں غلو کرنا (حد سے بڑھ جانا) منع ہے۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اے اہل کتاب اپنے دین میں حد سے زیادہ مت بڑھو۔ [1]

۶۷۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ قَالَ فَوَاصَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ اَوْ لَيْلَتَيْنِ ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَاَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ۔

(از عبداللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صوم وصال (بغیر سحری روزہ) مت رکھا کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ فرمایا میں تمہاری طرح نہیں، میں تو رات کو اپنے پروردگار کے پاس رہتا ہوں وہ مجھے کھلا پلا دیتا ہے صحابہ کرام صوم وصال رکھنے سے باز نہ آئے چنانچہ آپ نے دو دن یا دو رات پر صوم وصال رکھے پھر اتفاق سے عید کا چاند ہو گیا، آپ نے فرمایا اگر ابھی نہ چاند ہوتا تو میں اور اسی طرح کے روزے رکھتا گویا انہیں تنبیہ کرنا مقصود تھا۔ [2]

۶۷۹۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از ابراہیم

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) نکلتا ہے حضور کا انگوٹھی کو پہننا یا نہ پہننا دین کے فرائض، واجبات یا ضروریات میں سے نہ تھا مگر اس کے باوجود صحابہ کرام رض کا جذبۂ اطاعت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جذبۂ عقیدت اتنا گہرا تھا کہ وہ حضور کے ہر ہر عمل پر نظر رکھتے تھے اور اسی کی پیروی کرتے تھے آج کل کے لوگوں کی طرح وہ کسی کام کے کرنے اور نہ کرنے کے باوجود دریافت نہیں کرتے تھے ۱۲ منہ (حواشی متعلقہ صفحہ ہذا) [1] جیسے یہود نے حضرت عیسیٰ ع کو گھٹایا یہاں تک کہ انکی پیغمبری سے بھی انکار کیا اور نصاریٰ نے بڑھایا یہاں تک کہ خدا بنا دیا دونوں باتیں غلو ہیں۔ غلو اسی کو کہتے ہیں کہ ایک امر مستحب کو فرض بنا دیا یا مباح کو حرام کر دینا یا حرام کو شرک کہہ دینا یہ ہر مسلمانوں میں بھی ہے اللہ رحم کرے ۱۲ منہ [2] گو یہ روایت باب کے مطابق نہیں ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا اس میں صاف یوں مذکور ہے کہ میں اتنی طے کرتا کہ یہ سختی کرنے والے اپنی سختی چھوڑ دیتے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ہر عبادت اور ریاضت اسی طرح دین کے سب کاموں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور آپ کی سنت کی پیروی کرنا ضرور ہے اسی میں زیادہ ثواب ہے باقی کسی بات میں غلو کرنا یا حد سے بڑھ جانا مثلاً ساری رات جاگتے رہنا یا ہمیشہ روزہ رکھنا یہ کچھ افضل نہیں ہے کیا تم نے وہ شعر نہیں سنا ؎ زہد و ورع کوش و صدق و صفا ✽ ولیکن میفزائے بر مصطفیٰ ✽ اسی طرح یہ جو بعض مسلمانوں نے عادت کر لی ہے کہ ذرا سے مکروہ کام کو دیکھا تو اس کو حرام کہہ دیا یا سنت یا مستحب پر فرض واجب کی طرح سختی کی یا حرام یا مکروہ کام کو شرک قرار دے دیا اور مسلمان کو مشرک بنا دیا یہ طریقہ خوب نہیں ہے اور غلو میں داخل ہے وَلَا تَقُوْلُوْا هٰذَا حَلَالٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۱۲ منہ

غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ رض عَلَى مِنْبَرٍ مِّنْ آجُرٍّ وَّ عَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُّعَلَّقَةٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُّقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ فَنَشَرَهَا فَإِذَا فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَإِذَا فِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِّنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَّإِذَا فِيهِ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَّإِذَا فِيهَا مَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔

ابن یزید تیمی) یزید تیمی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں اینٹوں کے منبر پر (کھڑے ہو کر) سنایا تو اس وقت آپؓ کے پاس تلوار تھی اس میں ایک کاغذ لٹک رہا تھا کہنے لگے خدا کی قسم ہمارے پاس قرآن کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جو پڑھی جاتی ہو البتہ یہ ایک کاغذ ہے، پھر اس کاغذ کو کھولا تو اس میں اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا (کہ دیت میں اتنی عمر کے اونٹ دئے جائیں) نیز اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ مدینہ طیبہ کی زمین عَیر سے لے کر یہاں (ثور) تک حرم ہے جو شخص اس جگہ نئی بات (بدعت) نکالے اس پر اللہ، فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرے گا اور نہ نفل، اور اس میں یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کا ذمہ (عہد) ایک ہے۔ ایک ادنیٰ مسلمان اس میں کام کر سکتا ہے۔ چنانچہ جس نے مسلمانوں کا ذمہ توڑا اس پر اللہ فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل، اس میں یہ بھی تھا جس نے اپنے مالکوں کو چھوڑ کر اور کسی کو آقا بنایا تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

۶۷۹۲۔ **حَدَّثَنَا** عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از مسلم از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت

لہ باب کا مطلب یہیں سے نکلا اور گو حدیث میں اس جگہ کی قید ہے مگر بدعت کا حکم ہر جگہ ایک ہے دوسری روایت میں یوں ہے اس میں یہ بھی تھا کہ جو اللہ کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لئے ذبح کرے اس پر اللہ نے لعنت کی اور جو کوئی زمین کا نشان چرالے اس پر اللہ نے لعنت کی اور جو کوئی اپنے باپ پر لعنت کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تَرَخَّصَ فِيهِ وَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً۔

٦٧٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ أَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ وَأَشَارَ الْآخَرُ بِغَيْرِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ إِنَّمَا أَرَدْتَ خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ عَظِيمٌ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَ عُمَرُ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ إِذَا حَدَّثَ النَّبِيَّ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا (مثلاً افطار یا نکاح) اس کی اجازت دی، بعض لوگوں نے اس سے پرہیز کرنا اختیار کیا[1]۔ اس کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی آپ نے (خطبہ ارشاد فرمایا) اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا بعض لوگوں کو کیا ہو گیا ہے میں ایک کام کرتا ہوں وہ اس سے بچتے ہیں، خدا کی قسم میں ان سب لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے واقف[2] اور ان سب سے زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوں[3]۔

(از محمد بن مقاتل از وکیع از نافع بن عمر) ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں یہ دو بہت نیک انسان یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہلاکت کے قریب پہنچ گئے تھے (لیکن اللہ نے بچا لیا) ایک بار کا واقعہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بنی تمیم کے قاصد آئے (انہوں نے یہ درخواست کی کسی کو ہمارا سردار مقرر فرما دیجیے)، تو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما میں سے ایک (عمرؓ) نے یہ کہا اقرع بن حابس حنظلی کو جو بنی مجاشع میں سے تھا سردار بنا دیجیے اور دوسرے (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے کسی اور کو (قعقاع بن سعید ابن زرارہ کو) سردار بنانے کی رائے دی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے "آپ مجھ سے اختلاف کرنا چاہتے ہیں"۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے "نہیں میری نیت اختلاف کی نہیں"۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں۔ آخر (سورہ حجرات کی) یہ آیت نازل ہوئی "مسلمانو! نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز سے اپنی آواز بلند مت کیا کرو" الآیۃ

[1] اس کو اونیٰ درجہ کا سمجھے بعد کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور ہے اللہ نے آپکے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں آپ کو تھوڑی سی ہی عبادت کافی ہے لیکن ہم کو بہت زیادہ محنت اٹھانا چاہیئے ۱۲ منہ [2] اس کی مرضی پہچاننے والا ۱۲ منہ [3] داؤدی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام کیا اس سے بچنا اس کو خلاف تقویٰ سمجھنا بڑا گناہ ہے بلکہ الحاد اور بے دینی ہے میں کہتا ہوں جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کو تقویٰ یا خلاف اولیٰ یا آپ کی عبادت کو بے حقیقت سمجھے اس سے کہنا چاہیئے تجھ کو تقویٰ کہاں سے معلوم ہوا اور تو نے عبادت کیا سمجھی نہ تو نے خدا کو دیکھا نہ خدا سے ملا جو کچھ تو نے علم حاصل کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے پھر خدا کی مرضی کو کیا جانے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا یا بتلایا اسی میں خدا کی مرضی ہے۔ خلاف پیمبر کسے رہ گزید ؎ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثٍ حَدَّثَهُ كَأَخِي السِّرَارِ لَمْ يُسْمِعْهُ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهُ

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں عبد اللہ بن زبیر کہتے تھے کہ "اس آیت کے نزول کے بعد حضرت عمرؓ نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرتے تو اتنی آہستگی سے جیسے کوئی کان میں بات کرتا ہے یہاں تک کہ آنحضرتؐ کو ان کی بات سنائی نہ دیتی تو آپؐ دوبارہ دریافت فرماتے تھے۔ ابن زبیرؓ نے اپنے نانا یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ نہیں بتایا کہ وہ اس آیت کے نزول کے بعد کس طرح گفتگو کرتے تھے۔

۶۷۹۴ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا۔

(از اسمٰعیل از مالک از ہشام بن عروہ از والدش) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں یہ حکم دیا "ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکرؓ (بڑے نرم طبع آدمی ہیں) وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہونگے تو آپ کی یاد میں) روتے روتے ان کی آواز بھی نہ نکل سکے گی آپ عمر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیجئے۔ آپؐ نے پھر یہی حکم دیا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو نماز پڑھائیں چنانچہ میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا اب تم عرض کرو کہ ابوبکرؓ جب آپؐ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو روتے روتے ان کی آواز تک نہیں نکلے گی عمر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیجئے غرض حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا "تم تو یوسف علیہ السلام کے زمانے والی عورتیں ہو ابوبکر رضی اللہ سے کہو وہ نماز پڑھائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہنے لگیں "مجھے تم سے کچھ بھلائی پہنچے یہ نہیں ہو سکتا"[1]

---

[1] اس حدیث کی مطابقت باب سے یہ ہے کہ اس میں جھگڑا کرنے کا ذکر ہے کیونکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ دونوں اولیت کے باب میں جھگڑ رہے تھے یعنی کس کو حاکم بنایا جائے یہ ایک علم کی بات تھی ۱۲ عینی [2] تم نے بھڑکا کہ مجھ سے ایک بات کہلوائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھ پر غصہ کرایا یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے اس باب میں اس لئے لائے کہ اس سے اختلاف کرنے کی یا بار بار ایک ہی مقدمہ میں عرض کرنے کی جھگڑا کرنے کی برائی نکلتی ہے ۱۲ منہ [3] اگر صحابہ کا عقیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ ہوتا کہ آپ عالم الغیب ہیں تو یہاں آپ پوچھتے کیوں مجھے کیا کہا ؟ استفہام کیونکر کرتے تھے۔ نیز ابن زبیر کا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق علم الغیب کا عقیدہ نہیں تھا ورنہ وہ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهُ کا لفظ نہ کہتے ۱۲ عبد الرزاق

۶۷۹۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ جَاءَ عُوَیْمِرٌ اِلٰی عَاصِمِ بْنِ عَدِیٍّ قَالَ اَرَاَیْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَیَقْتُلُهٗ اَتَقْتُلُوْنَهٗ بِهٖ سَلْ لِیْ یَا عَاصِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَکَرِهَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَ فَرَجَعَ عَاصِمٌ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَرِهَ الْمَسَائِلَ فَقَالَ عُوَیْمِرٌ وَّاللّٰهِ لَاٰتِیَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی الْقُرْاٰنَ خَلْفَ عَاصِمٍ فَقَالَ لَهٗ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْکُمْ قُرْاٰنًا فَدَعَا بِهِمَا فَتَقَدَّمَا فَتَلَاعَنَا ثُمَّ قَالَ عُوَیْمِرٌ کَذَبْتُ عَلَیْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَکْتُهَا فَفَارَقَهَا وَلَمْ یَاْمُرْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِی الْمُتَلَاعِنَیْنِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَحْمَرَ قَصِیْرًا مِّثْلَ وَحَرَةٍ فَلَا اُرَاهُ اِلَّا قَدْ کَذَبَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ

(از آدم بن ابی الیاس از محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب از زہری) سہل بن ساعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عویمر عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آکر پوچھنے لگا بتلایئے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو (ناجائز حالت میں) دیکھے تو کیا کرے اسے مار ڈالے تو تم (قصاص میں) مار ڈالو گے[1]۔ عاصم! آپ ایسا کیجئے میرے لئے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا۔ آپ نے ایسے سوالات کو ناپسند اور معیوب قرار دیا۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے واپس آکر عویمر سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے سوالات کو ناپسند کیا (اور جواب نہیں دیا) عویمر نے کہا بخدا میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر پوچھوں گا۔ چنانچہ عویمر آنحضرت صلی اللہ کے پاس آئے۔ اللہ تعالیٰ پہلے ہی عاصم رضی اللہ عنہ کے واپس جانے کے بعد آیات لعان نازل کر چکے تھے۔ آپ نے عویمر سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے متعلق قرآن میں آیات نازل کی ہیں۔ پھر آپ نے عویمر اور اسکی بیوی کو بلوایا، ان میں لعان کرایا۔ لعان کرنے کے بعد عویمر نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اب اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو گویا پہلے میں نے اس پر تہمت لگائی ہے، غرض عویمر نے اسے جدا کر دیا اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑنے کا حکم نہیں دیا۔ بعد ازاں لعان کرنے والوں میں دستور جاری ہو گیا کہ لعان ہوتے ہی میاں بیوی الگ الگ ہو جاتے ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (عویمر کی بیوی کے متعلق) یہ بھی فرمایا کہ دیکھنا اگر اس کا بچہ سرخ رنگ، پست قد یا ہمنی کی طرح پیدا ہو تو سمجھوں گا کہ عویمر نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی اور اگر سیاہ رنگ، موٹی آنکھوں والا بڑے

[1] یہ ترجمہ ملا رہے تو ایسی بے غیرتی پر صبر بھی مشکل ہے ۱۲ منہ

أَسْحَمَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُوهِ۔

۶۷۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ النَّصْرِيُّ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ ذَلِكَ فَدَخَلْتُ عَلَى مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَأَذِنَ لَهُمَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ الظَّالِمِ اسْتَبَّا فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ فَقَالَ اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ

سرین والا بچہ پیدا ہو تو سمجھوں گا عویمر سچا ہے چنانچہ اس عورت کا بچہ اسی مکروہ صورت کا (جس مرد سے بدنام ہوئی تھی) اسی صورت کا پیدا ہوا[1]۔

(از عبد اللہ بن یوسف از عقیل) ابن شہاب کہتے ہیں مالک ابن اوس نصری سے پہلے اس حدیث کا کچھ حصہ محمد بن جبیر بن مطعم بھی مجھ سے بیان کر چکے ہیں پھر میں مالک بن اوس کے پاس گیا، ان سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا ایک بار میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ میں ان کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ان کا دربان یرفا نامی آیا اور کہنے لگا آپ سے عثمان بن عفان، عبد الرحمٰن بن عوف، زبیر بن عوام اور سعد بن وقاص رضی اللہ عنہم ملنا چاہتے ہیں اجازت مانگ رہے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں آنے دو وہ آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے اس کے بعد پھر یرفا آیا اور کہنے لگا آپ سے علی بن ابی طالب اور عباس رضی اللہ عنہما ملنا چاہتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی اجازت دی (وہ بھی آئے) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے امیر المومنین میرا اور اس ظالم (حضرت علیؓ) کا فیصلہ کر دیجئے دونوں صاحبان نے آپس میں سخت گفتگو کی[2]۔ حاضرین یعنی عثمانؓ وغیرہ کہنے لگے ہاں بہتر ہے امیر المومنین ان کا فیصلہ کر دیجئے تاکہ دونوں کو راحت نصیب ہو[3]۔ حضرت عمرؓ نے کہا ٹھیرو (ذرا صبر کرو) میں تمہیں اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں تمہیں معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے حاضرین

[1] یہ حدیث لعان کے باب میں گذر چکی ہے ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آنحضرتؐ نے ایسے سوالات کو برا جانا ان پر عیب کیا ۱۲ منہ [2] مسلم کی روایت میں بھی ہے کہ حضرت عباسؓ نے اپنے بھتیجے حضرت علیؓ کے بارے میں سخت لفظ کہے حضرت عباسؓ بزرگ تھے انہوں نے شفقت اور غصے کی راہ سے جیسے اپنے چھوٹے پر کیا کرتے ہیں یہ کلمات حضرت علیؓ کی نسبت کہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ حضرت عباسؓ حضرت علیؓ کو ایسا ہی سمجھتے تھے ۱۲ منہ [3] رات دن کے ٹنٹے بکھیڑے سے نجات ملے ۱۲ منہ

قَالَ ذٰلِكَ فَاَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰی عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَاِنِّيْ مُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ الْاٰيَةَ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَاْثَرَهَا عَلَيْكُمْ وَقَدْ اَعْطَاكُمُوْهَا وَبَثَّهَا فِيْكُمْ حَتّٰی بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰی اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حَيَاتَهٗ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَفَّی اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ فِيْهَا

نے کہا بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں حضرات (حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ) کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا میں تم دونوں کو پروردگار کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے ؟ انہوں نے کہا بے شک فرمایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں اب تم سے اس معاملے کی پوری حقیقت بیان کرتا ہوں یہ جو مال فَے بغیر لڑے بھڑے ہاتھ آئے وہ اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے پیغمبر کو دیا تھا دوسرے کسی کو نہیں دیا تھا۔ چنانچہ (سورۂ حشر میں) فرماتے ہیں مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ الْاٰيَةَ تو یہ مال خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا مگر آپؐ نے اسے بھی اپنے اوپر خرچ نہیں کیا نہ اپنی ذاتی جائیداد بنایا بلکہ تم ہی لوگوں کو دیا تم ہی لوگوں میں تقسیم کیا تقسیم کے بعد یہ بچ رہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے اپنی بیویوں کا سال بھر کا خرچ نکال لیتے اور باقی جو رہتا وہ بیت المال میں (مسلمانوں کی عام ضرورتوں کے لئے) شامل کر دیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندگی بھر ایسا ہی کرتے رہے میں تمام حاضرین کو خدا کی قسم دیتا ہوں سچ کہنا تمہیں یہ معلوم ہے یا نہیں ؟ انہوں نے کہا بے شک معلوم ہے پھر علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے کہا تمہیں خدا کی قسم یہ معلوم ہے کہ نہیں ؟ انہوں نے کہا بے شک معلوم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کیا (ابو بکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے) وہ کہنے لگے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی (کارپرداز) ہوں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس جائیداد کو اپنے قبضے میں رکھا اور جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے ویسا ہی کیا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهَا كَذَا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَأَتَانِي هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيثَاقَهُ تَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا

(انہی مصارف میں خرچ کرتے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کرتے تھے) بعد ازاں حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے تم دونوں اس وقت یہ سمجھتے ہو کہ ابوبکر اس معاملے میں خطا وار ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اس معاملے میں حق پر سچے اور ایمان دار تھے۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دنیا سے اٹھا لیا (میں خلیفہ ہوا) میں نے کہا اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دونوں کا ولی ہوں میں نے دو برس تک اس جائیداد کو اپنے قبضے میں رکھا اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس فیٔ کا تصرف کرتے تھے ویسے ہی کرتا پھر تم دونوں مل کر میرے پاس آئے اس وقت تم دونوں کی ایک ہی بات تھی تمہارے درمیان کوئی اختلاف نہ تھا۔ عباسؓ آپ آئے اپنے بھتیجے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کا ترکہ طلب کیا اور علیؓ آپ بھی آئے اپنی بیوی کا ترکہ ان کے والد سے طلب کیا میں نے تم سے یہ کہا (یہ جائیداد تو تقسیم نہیں ہو سکتی) تم چاہتے ہو تو (اس کا اہتمام) انتظام تمہارے قبضے میں دے دیتا ہوں لیکن اس شرط سے آپ پر اللہ کا عہد پیمان کہ اس جائیداد کی آمدنی میں سے وہی تمام کام کرتے رہو گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور (ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتے رہے اور جو میں اپنی خلافت کے آغاز سے اب تک کرتا رہا ورنہ اس جائیداد کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کرو آپ نے کہا اسی شرط پر یہ جائیداد ہمارے حوالے کر دیجئے چنانچہ میں نے اسی شرط پر آپ کے حوالے کر دی حاضرین! تمہیں خدا کی قسم اسی شرط پر میں نے انہیں یہ جائیداد سپرد کر دی یا نہیں؟ حاضرین نے کہا بیشک سچ ہے حضرت عمرؓ پھر حضرت

بِذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا۔

علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کیوں تمہیں خدا کی قسم اسی شرط پر میں نے تمہیں یہ جائیداد سپرد نہیں کی؟ انہوں نے کہا بے شک۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر اب اس کے سوا اور کونسا فیصلہ مجھ سے کرانا چاہتے ہو، اس ذات کی قسم جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں میں اس فیصلے کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ قیامت تک نہیں کر سکتا، البتہ یہ ہو سکتا ہے اگر تم سے اس جائیداد کا انتظام نہیں ہو سکتا تو پھر میرے حوالے کر دو[1] میں اس کا بھی انتظام کر لوں گا[2]۔

بَابُ ۳۸۳۵ إِثْمِ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا

رَوَاهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب بدعتی کو پناہ دینے والے پر گناہ

اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[3]۔

۶۷۹۷۔ **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَحَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا إِلٰى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ عَاصِمٌ فَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ أَوْ آوٰى مُحْدِثًا

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از عبدالواحد) عاصم بن سلیمان کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کی زمین کو بھی حرم قرار دیا؟ انہوں نے کہا ہاں یہاں (عیر) سے لیکر وہاں (ثور) تک، آپؐ نے فرمایا اس جگہ کا درخت کوئی نہ کاٹے اور جو شخص یہاں بدعت پیدا کرے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔

عاصم نے بحوالہ موسیٰ بن انس یہ حدیث بیان کی اس میں اتنا زیادہ ہے یا بدعت نکالنے والے کو جگہ دے (وہاں رکھے)[4]

---

[1] جہاں اور ہزاروں خلافت کے کام دیکھتا ہوں ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اور ترجمہ باب کی مطابقت اس طرح سے ہے کہ حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں نے حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کے تنازع اور اختلاف کو برا سمجھا جب تو حضرت عمرؓ سے کہا کہ ان دونوں کا فیصلہ کر کے ان کو آرام دیجئے ۱۲ منہ [3] جو اوپر کے باب میں موصولاً گذر چکی ہے اور نیز باب الجزیہ میں ۱۲ منہ [4] معاذ اللہ بدعت سے آنحضرتؐ کو کتنی نفرت تھی کہ فرمایا جو کوئی بدعتی کو اپنے پاس آتارے جگہ دے اس پر بھی لعنت

باب ۳۸۳۶ مَا يُذْكَرُ مِنْ ذَمِّ الرَّأْيِ وَتَكَلُّفِ الْقِيَاسِ وَقَوْلِ اللّٰهِ وَلَا تَقْفُ لَا تَقُلْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ۔

۶۷۹۸ **حَدَّثَنَا** سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ شُرَيْحٍ وَّغَيْرُهٗ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَجَّ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ اَنْ اَعْطَاكُمُوْهُ انْتِزَاعًا وَّلٰكِنْ يَّنْتَزِعُهٗ عَنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ فَيَبْقٰى نَاسٌ جُهَّالٌ يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتُوْنَ بِرَاْيِهِمْ فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ فَحَدَّثْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو حَجَّ بَعْدُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِيْ انْطَلِقْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَاسْتَثْبِتْ لِيْ مِنْهُ الَّذِيْ حَدَّثْتَنِيْ عَنْهُ فَجِئْتُهٗ فَسَاَلْتُهٗ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ كَنَحْوِ مَا حَدَّثَنِيْ فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ فَاَخْبَرْتُهَا فَعَجِبَتْ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو۔

باب دین کے مسائل میں رائے پر عمل کرنے نیز بے ضرورت قیاس کرنے کی مذمت[1]۔

ارشادِ الٰہی ہے اس بات کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہیں۔

(از سعید بن تلید از وہب از عبدالرحمٰن بن شریح وغیرہ از ابوالاسود) عروہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص حج کے لئے آئے تھے، ہم سے ملے، میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ (قیامت کے قریب) ایسا نہیں کریگا کہ علم دے کر چھین لے (بھلادے) بلکہ اس طرح اٹھالے گا کہ علماء مرجائیں گے، ان کے ساتھ علم بھی چلا جائیگا پھر چند لوگ جاہل رہ جائیں گے، ان سے کوئی مسئلہ دریافت کریگا تو اپنی رائے سے بیان کریں گے[2] خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اپنی خالہ) سے بیان کی، اتنے میں عبداللہ بن عمرو[رض] پھر حج کے لئے آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میرے بھانجے دوبارہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس جا اور جو حدیث ان سے سن کر تو نے مجھ سے بیان کی اسے دوبارہ ان سے سن کر خوب یاد کرلے چنانچہ میں ان کے پاس گیا انہوں نے دوبارہ بھی اس حدیث کو اسی طرح بیان کیا جس طرح پہلی بار بیان کیا تھا میں نے آکر حضرت عائشہ[رض] کو اطلاع دی، انہیں تعجب ہوا فرمانے لگیں خدا کی قسم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حدیث کو خوب یاد رکھا[3]۔

---

[1] یا تکلف کے ساتھ قیاس کرنے کی یعنی قیاس جلی کے خلاف ایک باریک علت کو لینا ہماری شریعت میں ان باتوں کو کسی صحابی نے پسند نہیں کیا بلکہ ہمیشہ کتاب اور سنت پر عمل کرتے رہے جس مسئلہ میں کتاب و سنت کا حکم نہ ملا اس میں اپنی رائے کو دخل دیا وہ بھی سیدھے سادے طور سے اور پیچیدہ وجہوں سے ہمیشہ پرہیز کیا ترجمہ باب میں رائے کی مذمت سے وہی رائے مراد ہے جو نص ہوتے ساتھ ہی دی جائے ۱۲ منہ [2] باوجود اس کے کہ وہ مسئلہ حدیث و قرآن میں موجود ہوگا ۱۲ منہ [3] کہ اتنی مدت کے بعد بھی حدیث میں ایک لفظ کا فرق نہیں کیا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ایک زمانہ ایسا آسکتا ہے جس میں کوئی مجتہد نہ ہو جمہور کا یہی قول ہے لیکن حنابلہ نے اس کو جائز نہیں رکھا کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ایک گروہ میری امت کا ہمیشہ حق پر قائم رہے گا جب تک اللہ کا حکم یعنی قیامت آئے ۱۲ منہ

۶۷۹۹ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ هَلْ شَهِدْتَّ صِفِّيْنَ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَّقُوْلُ ح وَحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَّا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوْا رَأْيَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ يَوْمَ أَبِيْ جَنْدَلٍ وَّلَوْ أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُّهُ وَمَا وَضَعْنَا سُيُوْفَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا إِلٰى أَمْرٍ يُّفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلٰى أَمْرٍ نَّعْرِفُهُ غَيْرَ هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ وَقَالَ أَبُوْ وَائِلٍ شَهِدْتُّ صِفِّيْنَ وَبِئْسَتْ صِفُّوْنَ۔

(از عبدان از ابوحمزہ از اعمش) میں نے ابووائل سے پوچھا آپ جنگ صفّین میں موجود تھے انہوں نے کہا ہاں میں نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے (اسی جنگ میں) سنا دوسری سند (از موسیٰ بن اسمٰعیل از ابوعوانہ از اعمش از ابووائل) سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "لوگو! اپنی رائے کو دین کے معاملے میں غلط سمجھو میں نے (صلح حدیبیہ میں) خود کو دیکھا جب ابوجندل رضی اللہ عنہ (زنجیروں میں جکڑے ہوئے) آگئے تھے اگر مجھے بھی کچھ گنجائش ہوتی تو میں اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف کرتا[1]۔ پہلے ہم نے جب بھی کسی مہم میں اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر رکھیں تو ان تلواروں کی بدولت ہمیں ایک سہولت میسر ہوئی جسے ہم جانتے تھے۔ البتہ یہ ایک ایسی مہم[2] ہے (کہ پہلی سی کیفیت اس میں نہیں)

(اعمش کہتے ہیں ابووائل نے کہا میں صفین میں موجود تھا اور صفین کی جنگ بُری جنگ تھی (مسلمان آپس میں کٹ مرے)[3]

بَابُ ۸۳۷ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ مِمَّا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ أَوْلَمْ يُجِبْ حَتّٰى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَلَمْ يَقُلْ بِرَأْيٍ وَّلَا بِقِيَاسٍ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مسئلہ رائے یا قیاس سے نہیں بتایا بلکہ جب آپؐ سے کوئی ایسی بات دریافت کی جاتی جس کے متعلق وحی نازل نہ ہوئی ہو تو آپؐ فرماتے "مجھے معلوم نہیں" یا وحی کے نزول تک خاموش رہتے کوئی جواب نہ دیتے۔

[1] جب آپؐ نے ابوجندل رضی اللہ عنہ کو قریش کے حوالے کر دیا میں قریش سے لڑتا لیکن حکم رسولؐ کے سامنے ہم لوگوں نے کچھ دم نہ مارا ۱۲ منہ

[2] یعنی جنگ صفین میں ہم مشکل میں گرفتار ہیں دونوں طرف والے اپنے دلائل پیش کرتے ہیں ۱۲ منہ

[3] امام بخاری نے کہا اتہموا رأیکم جو سہل کے کلام میں ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر مسئلہ میں جب تک کتاب وسنت سے کوئی دلیل نہ ہو تو اپنی رائے کو صحیح نہ سمجھو اور رائے پر فتویٰ نہ دو بلکہ کتاب و سنت میں غور کر کے ان میں سے اس کا حکم نکالو ابن عبدالبر نے کہا رائے مذموم سے وہی رائے مراد ہے کہ کتاب و سنت کو چھوڑ کر آدمی قیاس پر عمل کرے ۱۲ منہ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى بِمَآ اَرٰكَ اللّٰهُ ۔ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّوْحِ فَسَكَتَ حَتّٰى نَزَلَتْ

ارشاد الٰہی ہے " اللہ جیسے آپ کو بتلائے اس کے مطابق حکم دے" حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا روح کیا چیز ہے، آپؐ خاموش رہے حتّٰی کہ آیت نازل ہوئی[۱]

۶۸۰۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَجَآءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّهُمَا مَاشِيَانِ فَاَتَانِيْ وَقَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوْءَهُ عَلَيَّ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيٰنُ فَقُلْتُ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ قَالَ فَمَآ اَجَابَنِيْ بِشَيْءٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از محمد بن منکدر) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں بیمار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدل چل کر میرے پاس آئے، میں بے ہوش پڑا تھا۔ آپؐ نے وضوء کیا، اور وضوء کا پانی مجھ پر ڈالا، مجھے ہوش آگیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ (راوی سفیان نے کبھی یوں کہا اے رسول اللہ، دونوں کا مفہوم ایک ہے) میں اپنے مال کا فیصلہ کس طرح کروں؟ آپؐ نے جواب نہ دیا، حتّٰی کہ آیت میراث نازل ہوئی[۲]

بَاب ۳۸۳۸ تَعْلِيْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ لَيْسَ بِرَاْيٍ وَّلَا تَمْثِيْلٍ ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے مردوں، عورتوں کو انہی باتوں کی تعلیم دیتے جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو سکھائی تھیں۔ باقی رائے و تمثیل[۳] آپؐ نے نہیں سکھائی۔

۱؎ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ یہ حدیث ابھی موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۲؎ اس حدیث سے آپ کا سکوت نکلا وحی اترنے تک لیکن یہ فرمانا کہ میں نہیں جانتا ابن حبان کی روایت میں ہے ایک شخص نے آپؐ سے پوچھا کون سی جگہ افضل ہے آپؐ نے فرمایا میں نہیں جانتا دارقطنی اور حاکم کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا میں نہیں جانتا حدود گناہ کرنے والوں کا کفارہ ہیں یا نہیں مطلب یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض مشکل مقامات میں سکوت فرمایا لیکن آپؐ ہی نے اپنی امت کو قیاس کی تعلیم فرمائی ایک عورت سے فرمایا اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی یا نہیں اس نے کہا ہاں ضرور ادا کرتی آپؐ نے فرمایا تو اللہ کا حق ضرور ادا کرنا ہوگا یہ عین قیاس ہے اور امام بخاری کا یہ مطلب نہیں کہ بالکل قیاس نہ کرنا چاہئیے بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ ایسا قیاس جو اصول شرعیہ کے خلاف ہو یا کسی دلیل شرعی پر مبنی نہ ہو صرف ایک خیالی بات ہو نہ کرنا چاہئیے اور یہ مسئلہ تو علماء کا اجماعی ہے کہ نص موجود ہوتے ہوئے قیاس جائز نہیں اور جو شخص حدیث کا خلاف کرے حالانکہ وہ دوسری حدیث سے اس کا (بقیہ برصفحہ آئندہ)

۶۸۰۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اثْنَيْنِ قَالَ فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ۔

(از مسدد از ابوعوانہ از عبدالرحمٰن بن اصبہانی از ابوصالح ذکوان) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگی یا رسول اللہ آپ کی تمام احادیث تو مردوں نے ہی اکٹھی کر لی ہیں (یاد کر لی ہیں) ایک دن تو ہم عورتوں کے لئے بھی مقرر فرمائیے اس دن ہم آپؐ کے پاس آیا کریں تاکہ ہمیں بھی وہ باتیں آپؐ سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو سکھائیں۔ آپؐ نے فرمایا ٹھیک ہے فلاں دن فلاں جگہ تم جمع ہو جایا کرو! چنانچہ وہ (حسب تعیین) جمع ہوئیں آپؐ ان کے پاس تشریف لے گئے اور جو باتیں اللہ نے آپؐ کو سکھائی تھیں وہ انہیں سکھائیں[۱]۔ پھر فرمایا دیکھو جو عورت اپنے تین بچوں کو (اللہ کے پاس) آگے بھیج چکی ہو تو قیامت کے دن وہ اس کے لئے دوزخ سے آڑ (اور اس کی نجات کا سبب) بن جائیں گے۔ ایک عورت عرض کرنے لگی یا رسول اللہ "اگر دو بچے بھیجے ہوں تو" اس عورت نے دو کا لفظ دو بار کہا۔ آپؐ نے فرمایا" اور دو اور دو اور دو بھی"

بَابُ ۳۸۳۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ يُقَاتِلُونَ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر اور غالب ہو کر مصروف جہاد رہے گا"۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں اس گروہ سے مراد علمائے دین ہیں۔

۶۸۰۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى

(از عبیداللہ بن موسیٰ از اسمٰعیل از قیس)

(بقیہ صفحہ سابقہ) معارضہ نہ کرتا ہو نہ اس کے نسخ کا دعویٰ کرے نہ اس کی سند میں قدح کرے تو اس کی عدالت جاتی رہے گی وہ لوگوں کا امام کہاں ہو سکتا ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو وہ تو سر آنکھوں پر ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے مختلف قولوں میں سے کوئی قول چن لیں گے ۱۲ منہ ۵ یعنی ایک چیز کا حکم دوسری چیز کی مثل قرار دینا بوجہ علت جامعہ کے جس کو قیاس کہتے ہیں ۱۲ منہ

(حواشی متعلقہ صفحہ ہذا) [۱] باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے کرمانی نے کہا اس قول سے کہ وہ اس کے لئے دوزخ سے آڑ ہوں گے کیونکہ یہ امر بغیر خدا کے بتلائے قیاس اور رائے سے معلوم نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

عَنْ اِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ ایسا (دنیا میں) موجود رہے گا جو (باطل پر) غالب ہوگا تا آنکہ قیامت قائم ہو جائے وہ اس وقت تک غالب رہے گا۔[1]

۶۸۰۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ مُعٰوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيٰنَ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَآ اَنَا قَاسِمٌ وَّيُعْطِي اللّٰهُ وَلَنْ يَّزَالَ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مُسْتَقِيْمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ اَوْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ۔

(از اسمٰعیل از ابن وہب از یونس از ابن شہاب) حُمید کہتے ہیں میں نے معٰویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما سے سنا وہ خطبے میں ارشاد فرما رہے تھے "میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے اللہ جس کی بھلائی کرنا چاہتا ہے اُسے دین کی سمجھ عنایت کرتا ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں دینے والا اللہ ہے۔ اور اس امت کا کام برابر قائم رہیگا یا یوں فرمایا جب تک اللہ کا حکم آجائے"۔[2]

بَاب ۳۸۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یا تمہارے کئی فرقے بنا دے"۔ (سورۂ انعام)

۶۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو) حضرت جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب یہ آیت (سورہ انعام کی) نازل ہوئی قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ (کہہ دیجئے کہ وہ (اللہ) اس بات پر قادر ہے کہ تم پر اوپر سے عذاب بھیج دے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ میں تیری ذات سے پناہ چاہتا ہوں" اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ (یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے (عذاب بھیج دے) سُن کر فرمایا "اے اللہ میں تیری ذات سے پناہ چاہتا ہوں" لیکن

[1] یہ دوسری حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ ہے کہ قیامت بدترین خلق اللہ پر قائم ہوگی کیونکہ یہ بدترین لوگ ایک مقام میں ہوں گے اور وہ گروہ دوسرے مقام میں ہوگا یا اس حدیث میں امر اللہ سے یہ مراد ہے یہاں تک کہ قیامت قریب آن پہنچے تو قیامت سے کچھ پہلے ہی فرقہ والے مر جائیں گے اور بُرے بُرے لوگ رہ جائیں گے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ قیامت کے قریب ایک ہوا چلے گی جس سے ہر مومن کی روح قبض ہو جائے گی ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا اسلام کا دین قیامت تک قائم رہے

بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْ أَيْسَرُ۔

جب یہ آیت نازل ہوئی أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ۔ یا کہ تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو بھڑا دے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھا دے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ دونوں باتیں (ان پہلی دو باتوں کی نسبت) سہل اور آسان ہیں[1]

باب ۳۸۱ مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَّعْلُومًا بِأَصْلٍ مُّبَيَّنٍ قَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ حُكْمَهُمَا لِيُفْهِمَ السَّائِلَ۔

باب ایک امر معلوم کو دوسرے امر واضح سے تشبیہ دینا جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا ہے تاکہ دریافت کرنے والا سمجھ جائے[2]

۶۸۰۵۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنّٰى تُرٰى ذٰلِكَ جَاءَهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ وَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ۔

(از اصبغ بن فرج از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا میری بیوی نے ایک سیاہ رنگ بچہ جنا ہے جسے میں اپنا نہیں سمجھتا (دل میں اگرچہ زبان سے انکار نہیں کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ بولا ہاں آپ نے فرمایا ان کا رنگ کیسا ہے؟ کہنے لگا سرخ ہیں آپ نے فرمایا کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے؟ کہنے لگا ہاں ہے آپ نے فرمایا پھر یہ خاکی رنگ کہاں سے آیا؟ (جب ماں باپ دونوں سرخ تھے) کہنے لگا کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا شاید تیرے بچے کا بھی رنگ کسی رگ نے کھینچ لیا ہوگا۔ غرض آپ نے اسے یہ اجازت نہ دی کہ وہ اس بچے کے متعلق یوں کہے کہ "یہ بچہ میرا نہیں ہے"۔

---

[1] یہ حدیث تفسیر سورۂ انعام میں گذر چکی ہے مِنْ فَوْقِكُمْ سے پتھروں یا بارش کا عذاب مراد ہے اور مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ سے زلزلہ اور دھنسنا مراد ہے ۱۲ منہ

[2] اسی کو قیاس کہتے ہیں باب کی دونوں حدیثوں سے قیاس کا جواز نکلتا ہے لیکن ابن مسعودؓ نے صحابہ میں سے اور عامر شعبی اور ابن سیرین نے فقہاء میں سے قیاس کا انکار کیا ہے باقی تمام فقہاء نے قیاس کے جواز پر اتفاق کیا ہے جب اس کی ضرورت ہو اور جمہور صحابہ اور تابعین سے قیاس منقول ہے اور اوپر جو امام بخاری نے ترائے اور قیاس کی مذمت بیان کی ہے اس سے مراد وہی قیاس ہے جو فاسد ہو لیکن قیاس صحیح شرائط کے ساتھ وہ بھی جب حدیث اور قرآن میں وہ مسئلہ صراحت کے ساتھ نہ ملے اکثر علماء نے جائز رکھا ہے اور بغیر اس کے کام چلتا ... ۱۲ منہ

۶۸۰۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَحُجَّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُوا الَّذِي لَهُ فَإِنَّ اللهَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ۔

(از مسدد از ابوعوانہ از ابوبشر از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی لیکن وہ حج کرنے سے پہلے مر گئی کیا میں اس کی طرف سے حج کر دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس کی طرف سے حج کر۔ یہ بتا اگر تیری ماں پر قرض ہو تو تو ادا کرے گی؟ اس نے کہا "بے شک ادا کروں گی" آپ نے فرمایا "تو پھر اللہ تعالیٰ تو سب سے زیادہ اس کا حقدار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے لہٰذا اللہ کا بھی قرض ادا کرو

باب ۳۸۴۲ مَا جَاءَ فِي اجْتِهَادِ الْقُضَاةِ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى

لِقَوْلِهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ وَمَدَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الْحِكْمَةِ حِينَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا لَا يَتَكَلَّفُ مِنْ قِبَلِهِ وَمُشَاوَرَةِ الْخُلَفَاءِ وَسُؤَالِهِمْ أَهْلَ الْعِلْمِ۔

باب قاضیوں کو کوششوں کے ساتھ اللہ کی کتاب کے مطابق حکم دینا چاہیئے

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" جو لوگ خدا کے نازل کردہ قوانین کے مطابق حکم اور فیصلے نہ دیں وہی لوگ ظالم ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس علم و حکمت والے کی تعریف فرمائی جو علم و حکمت کیمطابق قضاء و فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے نیز اپنی طرف سے کوئی بات نہیں بناتا خلفائے راشدین اہل علم کے مشورے سے حکومت کے کام اور مقدمات کے فیصلے سرانجام دیتے تھے اور ان سے مسائل پوچھتے تھے۔

۶۸۰۷- حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسُلِّطَ

(از شہاب بن عباد از ابراہیم بن حمید از اسمٰعیل از قیس) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس دو شخص قابل رشک ہیں ایک تو وہ جسے اللہ نے مال و دولت عنایت کی اور وہ اچھے کاموں میں اس کے ہاتھ سے خرچ

عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَّ اٰخَرُ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَ يُعَلِّمُهَا۔

۶۸۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْمُعٰوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَاَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ اِمْلَاصِ الْمَرْاَةِ هِيَ الَّتِيْ يُضْرَبُ بَطْنُهَا فَتُلْقِيْ جَنِيْنًا فَقَالَ اَيُّكُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ فَقَالَ لَا تَبْرَحُ حَتّٰى تَجِيْئَنِيْ بِالْمَخْرَجِ فِيْمَا قُلْتَ فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَجِئْتُ بِهٖ فَشَهِدَ مَعِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ تَابَعَهُ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ۔

کراتا ہے۔ دوسرے وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت[1] عطا فرمائی وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

(از محمد از ابومعاویہ از ہشام از والدش) مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا "اگر کوئی شخص حاملہ عورت کے پیٹ پر مارے اور اس کا بچہ گر پڑے تو اس کے متعلق کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی ہے؟" میں نے کہا جی ہاں میں نے سنا ہے انہوں نے کہا بیان کرو میں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمایا کرتے تھے اس میں غلام یا لونڈی دینا لازمی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم بری نہیں ہو سکتے جب تک کہ اس حدیث پر کوئی دوسرا گواہ نہ لاؤ[2] چنانچہ میں باہر آیا تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ مل گئے۔ انہیں ساتھ لایا انہوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ انہوں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے آپ فرماتے تھے اس میں ایک بردہ خواہ غلام ہو یا لونڈی دینا ضروری ہے۔

ہشام بن عروہ کے ساتھ اس حدیث کو ابن ابی الزناد از والدش از عروہ از مغیرہ روایت کیا[3]۔

بَابُ ۳۸۴۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "تم لوگ (مسلمان) سابقہ امتوں کے طریقوں پر چل پڑو گے۔"

۶۸۰۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ

(از احمد بن یونس از ابن ابی ذئب از سعید مقبری) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت

---

[1] یعنی دین کا علم قرآن اور حدیث کا ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب اس سے نکلا کہ حضرت عمرؓ خلیفہ وقت تھے مگر انہوں نے دوسرے صحابہ سے یہ مسئلہ پوچھا اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ حضرت عمرؓ نے جو صرف مغیرہؓ کا بیان قبول نہ کیا تو خبر واحد کیونکر حجت ہوگی حالانکہ وہ حجت ہے جیسے اوپر گذر چکا ہے کیونکہ حضرت عمرؓ نے مزید احتیاط اور مضبوطی کیلئے دوسری گواہی طلب کی نہ اس لئے کہ خبر واحد ان کے پاس حجت نہ تھی کیونکہ محمد بن مسلمہ کی شہادت کے بعد بھی یہ خبر واحد ہی رہی ۱۲ منہ [3] اسے محاملی نے وصل کیا ۱۲ منہ

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ كَفَارِسَ وَالرُّومِ قَالَ وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولٰئِكَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک میری امت کے لوگ سابقہ امتوں کے بالشت بالشت اور ہاتھ ہاتھ (پوری طرح اعمال میں) برابر نہ ہو جائیں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ اگلی امتوں سے کون لوگ مراد ہیں پارسی اور نصرانی؟ آپ نے فرمایا تو اور کون!

۶۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ مِنَ الْيَمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا وَّذِرَاعًا ذِرَاعًا حَتّٰى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ۔

(از محمد بن عبد العزیز از ابو عمر صنعانی یمنی از زید بن اسلم از عطاء بن یسار) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ سابقہ لوگوں کے طریقے اختیار کر لو گے[1] بالشت بالشت[5] ہاتھ ہاتھ حتی کہ اگر سابقہ لوگ گوہ کے بل میں بھی گئے ہوں گے تو تم بھی اس میں جاؤ گے[2]۔ ہم لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سابقہ لوگوں سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا (ہاں وہی نہیں تو) اور کون؟

بَابٌ ۳۸۴۴ إِثْمِ مَنْ دَعَا إِلَى الضَّلَالَةِ أَوْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ۔

باب جو شخص گمراہی کی دعوت دے اس کا گناہ اس شخص کی طرح ہے جو رسم بد ایجاد کرے[3]۔

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نحل میں) فرمایا "ان لوگوں کا بھی بوجھ اٹھائینگے جنہیں بے علمی کی وجہ سے گمراہ کرتے ہیں"

---

[1] جب مسلمانوں کی سلطنت ہوئی پہلے انہوں نے ایرانیوں کی چال ڈھال وضع قطع اختیار کی پھر بعد کے زمانہ میں مغلیہ سلاطین کی سلطنت سنہ ۱۲۷۳ھ تک رہی تو انہیں کی سب باتیں جاری ہوئیں یہاں تک کہ دین الٰہی جاری ہو گیا اس کے بعد انگریزوں کی حکومت ختم ہوئی مگر اکثر مسلمان ان کی مشابہت کر رہے ہیں کھانے پینے لباس معاشرت نشست و برخاست سب رسموں میں انہی کی پیروی کر رہے ہیں ۱۲ منہ

[2] گوہ کے بل میں گھسنے کا مطلب یہ ہے کہ انہی کی ہی چال ڈھال اختیار کر دی تھے اچھی ہو یا بری ہر حال میں ان کی چال چلنا پسند کرو گے آج یہی حال ہے مسلمانوں سے قوت اجتہادی اور اختراعی کا مادہ بالکل سلب ہو گیا ہے بس جیسے مغرب والوں کو کرتے دیکھتے ہیں وہی کرنے لگتے ہیں کچھ سوچتے ہی نہیں کہ آیا یہ کام ہمارے ملک اور ہماری آب و ہوا کے لحاظ سے مناسب اور قرین عقل بھی ہے یا نہیں ۔ اللہ مسلمانوں کے حال پر رحم کرے ۱۲ منہ

[3] اس باب میں صریح حدیثیں وارد ہیں مگر امام بخاری اپنی شرط پر نہ ہونے سے شاید ان کو نہ لا سکے امام مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی نے ابو ہریرہ سے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گمراہی کی طرف بلائے گا اس پر اس کا اپنا گناہ اور ان لوگوں کا جو اس پر عمل کرتے رہیں گے پڑتا رہیگا عمل کرنے والے کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا اور امام مسلم نے جریر بن عبد اللہ بجلی سے روایت کیا جو شخص اسلام میں بری رسم قائم کرے اس پر اس کا بوجھ اور عمل کرنے والوں کا بوجھ پڑتا رہے گا عمل کرنے والوں کا بوجھ کچھ کم نہ ہوگا ۱۲ منہ

[5] سبحان اللہ آپ نے بالشت بالشت اور ہاتھ ہاتھ سے یہ بھی اشارہ کر دیا کہ لباس اور وضع قطع بھی یہود و نصاریٰ کی اختیار کریں گے۔ اب ٹائی کوٹ پتلون کا حال دیکھئے کہ مسلمان بالکل برابر وضع قطع رکھتے ہیں ٹخنوں کے اوپر سے پتلون اس لئے نہیں ہٹاتے کہ یہ مغرب کے فیشن کے خلاف ہے گھٹنوں سے نیچے نیکر نہیں بناتے کہ فیشن کے خلاف ہے اور ٹائی تو بالکل بیکار چیز ہے مگر انگریز یہود و نصاریٰ کے مطابق مسلمان بھی جز و لازم سمجھتے ہیں۔ عبد الرزاق

۶۸۱۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ أَوَّلًا۔

(از حمیدی از سفیان از اعمش از عبداللہ بن مرہ از مسروق) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلماً (ناحق) قتل کیا جاتا ہے اس کے گناہ ایک حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) پر ڈالا جاتا ہے (جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا) کیونکہ قتل کی بنیاد اور رسم اس نے قائم کی تھی[1] بعض اوقات سفیان راوی نے اس حدیث میں یہ لفظ مِنْ دَمِهَا یعنی اس کے خون کے گناہ کا ایک حصہ۔

تَمَّ الْجُزْءُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ وَيَتْلُوْهُ الْجُزْءُ الثَّلٰثُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اللہ کے فضل و کرم سے انتیسواں پارہ تمام ہوا اب تیسواں پارہ خدا چاہے تو شروع ہوگا۔

[1] ظالم بدنہاد کرنے والے کو اس حدیث سے ڈرنا چاہیے اس کو ہلکا نہ سمجھے قیامت تک اس کم بخت پر بوجھ پڑتا رہے گا ۱۲ منہ

تیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب ۳۸۵ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَّ عَلَى اتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْحَرَمَانِ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ وَمَا كَانَ بِهَا مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علماء کو اتفاق کی ترغیب دینا۔ علماء مکہ و مدینہ کا اجماع[1]۔ مدینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و مہاجرین و انصار کے متبرک مقامات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کا مقام، آپ کا منبر اور قبر اقدس کا بیان۔

۶۸۱۲ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ

(از اسمٰعیل از مالک از محمد بن منکدر) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی

[1] اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ اجماع جب معتبر ہوتا ہے کہ تمام جہان کے مجتہدین اسلام اس مسئلہ پر اتفاق کریں ایک کا بھی اختلاف نہ ہو اور امام مالک نے اہل مدینہ کا اجماع بھی حجت رکھا ہے۔ امام بخاری کے کلام سے یہ نکلتا ہے کہ اہل مکہ اور اہل مدینہ دونوں کا اجماع بھی حجت ہے مگر حافظ نے کہا امام بخاری کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اہل مدینہ اور اہل مکہ کا اجماع حجت ہے بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ اختلاف کے وقت اس جانب کو ترجیح ہوگی جس پر اہل مکہ اور مدینہ اتفاق کریں۔ بعضے لوگوں نے اہل بیت اور خلفائے اربعہ کا اتفاق بعضوں نے آئمہ اربعہ کا اتفاق اجماع سمجھا ہے مگر جمہور کا وہی قول ہے کہ ایسے اتفاقات اجماع نہیں ہوسکتے جب تک تمام جہان کے مجتہدین اسلام اتفاق نہ کریں۔ امام شوکانی نے کہا اجماع کا دعویٰ ایک ایسا دعویٰ ہے کہ طالب حق کو اس سے کچھ خوف نہ کرنا چاہیئے۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعْكٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَجَاءَ الْاَعْرَابِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَةُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طِیْبُهَا۔

اتفاقاً وہ اعرابی مدینے میں بخار میں مبتلا ہوگیا وہ حاضر خدمت ہوکر کہنے لگا یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کردیجئے آپ نے انکار کیا۔ دوبارہ آکر کہنے لگا یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کردیجئے آپ نے انکار کیا وہ اعرابی سہ بارہ آکر کہنے لگا میری بیعت فسخ کردیجئے آپ نے انکار کیا آخر وہ مدینہ سے نکل کر (اپنے جنگل کو) چلا گیا، تب آپ نے فرمایا مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح میل کچیل کو چھانٹ ڈالتا ہے اور خالص اور پاکیزہ چیز کو رکھ لیتا ہے[1]۔

۶۸۱۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ اُقْرِئُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا کَانَ اٰخِرُ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بِمِنًی لَوْ شَهِدْتَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا یَقُوْلُ لَوْ مَاتَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ لَبَایَعْنَا فُلَانًا فَقَالَ عُمَرُ لَاَقُوْمَنَّ الْعَشِیَّةَ فَاُحَذِّرُ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّغْصِبُوْهُمْ

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از عبدالواحد از معمر از زہری از عبیداللہ بن عبداللہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو قرآن پڑھایا کرتا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنی خلافت میں) آخری حج کیا تو عبدالرحمٰن بن عوف منیٰ میں مجھ سے کہنے لگے ابن عباس کاش تم (آج کے دن) امیرالمؤمنین کے پاس ہوتے، ہوا یہ کہ ایک شخص ان کے پاس آکر کہنے لگا، فلاں شخص کہتا ہے اگر عمر رضی اللہ عنہ انتقال کر جائیں تو ہم فلاں شخص سے بیعت کرلیں گے یہ سن کر امیرالمؤمنین نے فرمایا آج سہ پہر کو کھڑے ہوکر خطبہ سناؤں گا اور ان لوگوں کو ڈراؤں گا جو (عام مسلمانوں کا حق) غصب کرنا چاہتے ہیں[2]۔

---

[1] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ جب مدینہ سب شہروں سے افضل ہوا تو وہاں کے علماء کا اجماع ضرور معتبر ہوگا کیونکہ مدینہ میں بُرے اور بدکار لوگ ٹھہر ہی نہیں سکتے وہاں کے علماء سب اچھے اور نیک اور صالح ہی ہوں گے۔ میں کہتا ہوں یہ حکم خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات سے ورنہ بعد آپ کی وفات کے بہت سے اجلائے صحابہ مدینہ سے نکل گئے اور دوسرے ملکوں میں جاکر مرے جیسے حضرت علی اور ابن مسعود اور ابوموسیٰ اور ابوذر اور عمار اور حذیفہ اور عبادہ بن صامت وغیرہم رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ مگر یہ بعضوں کی ذاتی رائے غلط ہے کیونکہ جو صحابہ بعد میں دوسرے شہروں میں رہائش پذیر ہوئے ان کو مدینہ نے اس اعرابی کی طرح نہیں نکالا اس لئے یہ حدیث مدینہ کی فضیلت میں قیامت تک کے لئے ہے ۱۲ عبدالرزاق

[2] طلحہ بن عبیدہ یا حضرت علیؓ ۱۲ منہ [3] یا اپنی حیثیت سے زیادہ باتیں بناتے ہیں چھوٹا منہ بڑی بات حضرت عمرؓ کا مطلب یہ ہے کہ خلافت میں رائے دینے کا حق تمام مسلمانوں کو ہے پس جس پر اکثر لوگ اتفاق کریں اس سے بیعت کرنا چاہیئے یہ کیا بات ہے کہ ہم فلانے سے بیعت کرلیں گے فلانے سے بیعت کرلیں گے اک تم ہی تھوڑے ہو ۱۲ منہ

قُلْتُ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ يَغْلِبُونَ عَلَى مَجْلِسِكَ فَأَخَافُ أَنْ لَّا يُنَزِّلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا فَيُطِيرُ بِهَا كُلُّ مُطِيرٍ فَأَمْهِلْ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ دَارَ الْهِجْرَةِ وَدَارَ السُّنَّةِ فَتَخْلُصَ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوا مَقَالَتَكَ وَيُنَزِّلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأَقُومَنَّ بِهِ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ آيَةُ الرَّجْمِ۔

میں نے عرض کیا امیر المومنین! ایسا نہ کیجئے یہ حج کا موسم ہے یہاں ہر قسم کے لوگ جمع ہیں یہ سب کثرت سے آپ کی مجلس میں جمع ہو جائیں گے اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں آپ کی بات کا مطلب غلط نہ اڑائیں پھریں آپ توقف فرمائیے جب آپ مدینے میں پہنچیں جو ہجرت اور سنت نبوی کا مقام ہے وہاں آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مہاجرین اور انصار خالص ایسے لوگ ملیں گے جو آپ کا کلام یاد رکھیں گے اور اس کا مطلب بھی درست بیان کریں گے۔ امیر المومنین نے کہا خدا کی قسم مدینے پہنچتے ہی سب سے پہلے یہی کام کروں گا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اب جو ہم مدینے پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آتے ہی خطبہ دیا اے لوگو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اور آپ پر قرآن بھیجا اس قرآن میں آیت رجم بھی تھی [۱]

۶۸۱۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فَقَالَ بَخٍ بَخٍ أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي وَيُرَى أَنِّي مَجْنُونٌ وَمَا بِي مِنْ

(از سلیمان بن حرب از حماد از ایوب) محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے اس وقت ان پر کتان کے دو کپڑے گیرو سے رنگے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس کپڑے سے ناک صاف کی۔ خود ہی کہنے لگے واہ واہ ابو ہریرہ کو دیکھو کتان (جیسے قیمتی کپڑوں) سے ناک صاف کرتا ہے (ایسا مالدار ہو گیا) میں نے ایک وہ زمانہ بھی دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان (جہاں اب روضۂ نبوی ہے) بیہوش پڑا رہتا تھا کبھی کوئی آنے والا آتا تو اپنا پاؤں

---

[۱] اس روایت کی مطابقت باب سے یہ ہے کہ اس میں مدینے کی فضیلت مذکور ہے کہ وہ دار السنت ہے یعنی حدیث شریف کا گھر ہے تو وہاں کے علماء کا اجماع بہ نسبت اور شہر والوں کے اجماع کے زیادہ معتبر ہو گا ۱۲ منہ

جُنُوْنٍ مَّا بِیْ اِلَّا الْجُوْعُ۔

میری گردن پر رکھ دیتا۔ وہ سمجھتا میں دیوانہ ہوں (کہ راستے میں بے ہوش پڑا ہوں) حالانکہ میں دیوانہ نہ تھا بھوک کے باعث میری یہ کیفیت ہو جاتی[1]۔

۶۸۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشَهِدْتَ الْعِيْدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَنْزِلَتِيْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنَ الصِّغَرِ فَاَتَى الْعَلَمَ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَذَانًا وَّلَا اِقَامَةً ثُمَّ اَمَرَ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَ النِّسَآءُ يُشِرْنَ اِلٰى اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَتَاهُنَّ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از محمد بن کثیر از سفیان) عبدالرحمان بن عابس کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کیا آپ نے کوئی نماز عید بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، میں اس وقت بچہ تھا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا اتنا قریبی رشتہ نہ ہوتا اور میں کم عمر نہ ہوتا تو آپ کے ساتھ کبھی نہ رہ[2] سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے گھر کے قریب ہے وہاں نماز عید پڑھائی اس کے بعد خطبہ سنایا ابن عباس رضؓ نے نماز عید میں اذان و اقامت کا بیان نہیں کیا۔ خطبے کے بعد آپ نے مستورات کو وعظ کرتے ہوئے حکم فرمایا کہ وہ صدقہ کریں[3] چنانچہ وہ عورتیں اپنے گلے اور کانوں کی جانب ہاتھ بڑھانے لگیں۔ آپ نے بلال رضؓ کو حکم دیا وہ عورتوں کے[4] پاس آئے بعد ازاں بلال رضؓ واپس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے[5]۔

۶۸۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِيْ قُبَآءً مَّاشِيًا وَّرَاكِبًا۔

(از ابو نعیم از سفیان از عبداللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں (کبھی) پیدل اور (کبھی) سوار ہو کر (دونوں طرح) تشریف لایا کرتے

۶۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

(از عبید بن اسماعیل از ابو اسامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انتقال کے وقت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کی کہ مجھے میری سوکنوں کے

---

[1] بیہوش رہنے میں گر جاتا تن بدن کا کچھ خیال نہ رہتا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ یا تو ایسے افلاس اور تنگی میں گرفتار رہتے کہ کھانے کو روٹی کا ایک ٹکڑا نہ ملتا یا ایسے مالدار ہیں کہ کتان کے کپڑوں میں جو بہت قیمتی ہوتے ہیں ناک سنکتے ہیں اس حدیث کا تعلق ترجمہ باب سے یہ ہے کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کا بیان ہے اور قبر شریف کا ۱۲ منہ [2] کیونکہ آپ عورتوں کو بھی وعظ سنانے گئے تھے ۱۲ منہ [3] عورتوں نے خیرات کا زیوران کے کپڑے میں ڈال دیا ۱۲ منہ [4] اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ اس میں آنحضرت کا کثیر بن صلت کے گھر کے پاس تشریف لیجانا

الزُّبَيْرِادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي وَلَا تَدْفِنِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُزَكَّى وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ ائْذَنِي لِي أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ فَقَالَتْ إِي وَاللهِ قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَتْ لَا وَاللهِ لَا أُوثِرُهُمْ بِأَحَدٍ أَبَدًا۔

ساتھ (بقیع میں) دفن کر دینا، اور حجرے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن نہ کرنا، میں نہیں چاہتی کہ آپؐ کی دوسری ازواج مطہرات سے زیادہ لوگ میری تعریف کریں[1]

(اسی سند سے) ہشام بحوالہ والدش روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیجا اور اپنے دونوں ساتھیوں[2] کے پاس دفن ہونے کی اجازت طلب کی انہوں نے کہا ہاں خدا کی قسم میں اجازت دیتی ہوں۔ عروہ کہتے ہیں دوسرے صحابہ کرام جب حضرت عائشہؓ سے اس کی اجازت طلب کرتے تو وہ فرماتیں نہیں خدا کی قسم میں ان کے ساتھ کسی اور کو دفن ہونے کی اجازت نہیں دوں گی۔

۶۸۱۸۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَزَادَ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ وَبُعْدُ الْعَوَالِي أَرْبَعَةُ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةٌ۔

(از ایوب بن سلیمان از ابوبکر بن ابی اویس از سلیمان بن بلال از صالح بن کیسان از ابن شہاب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر پڑھتے پھر آپ (بعد نماز عصر) ان گاؤں میں تشریف لے جاتے جو مدینے کی بلندی پر واقع ہیں۔ وہاں جب پہنچ جاتے تو آفتاب اس وقت تک بلند ہوا کرتا[3]

لیث نے بھی اس حدیث کو بحوالہ یونسؒ روایت کیا اس میں اتنا اضافہ ہے کہ یہ گاؤں مدینے سے تین چار میل دور ہیں۔

۶۸۱۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ سَمِعْتُ السَّائِبَ ابْنَ يَزِيدَ يَقُولُ كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از عمرو بن زرارہ از قاسم بن مالک از جعید) سائب بن یزید کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صاع ایسا تھا جیسے تمہارے وقت کا ایک مد اور تہائی مد پھر صاع کی مقدار بڑھ گئی

[1] لوگ کہیں کہ وہ بقیع میں دفن ہیں یہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو ان کا درجہ بہت بڑا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ ۱۲ منہ [3] ترجمہ باب سے مطابقت اس طرح ہے کہ مدینہ کے بلند محاول جن کو عوالی کہتے ہیں ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ہیں تو وہ متبرک مقامات میں سے ہیں ۱۲ منہ [4] انہوں نے زہری سے۔ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ

مُدًّا أَوْ ثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيدَ فِيهِ

امام بخاری کہتے ہیں قاسم بن مالک نے جعید بن عبدالرحمٰن سے سنا ہے[1]

۶۸۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کو دُعا دی فرمایا اے اللہ ان کے پیمانوں میں برکت عطا فرما ان کے صاع و مُد میں برکت عطا فرما۔

۶۸۲۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ۔

(از ابراہیم بن مُنذر از ابوضمرہ از موسیٰ بن عقبہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد اور ایک عورت کو لائے جنہوں نے زنا کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا چنانچہ وہ دونوں مسجد کے قریب اس مقام پر سنگسار کئے گئے جہاں جنازے رکھے جاتے ہیں[2]

۶۸۲۲- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا تَابَعَهُ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

(از اسماعیل از مالک از عمرو غلام مُطّلب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (سفر سے واپسی پر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوہ اُحد دکھائی دیا تو آپؐ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، یا اللہ ابراہیم علیہ السلام نے مکے کو حرم بنایا تھا میں مدینے کو دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان حرم مقرر کرتا ہوں۔

---

[1] یعنی عمر بن عبدالعزیز رح کی خلافت میں، وہ چار مد کا ہوگیا مد ایک رطل اور تہائی رطل عراقی کا ہوتا ہے۔ اس حدیث کی مطابقت باب سے اس طرح ہے کہ باوجود یکہ عمر بن عبدالعزیز رح کی خلافت میں صاع کی مقدار بڑھ گئی لیکن احکام شرعیہ میں جیسے صدقہ فطر وغیرہ ہے اسی صاع کا اعتبار رہا جو اہل مدینہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا ۱۲ منہ [2] باب کی مطابقت اس طرح سے کہ مسجد کے قریب یہ مقام متبرک ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہیں کھڑے ہو کر جنازے کی نماز پڑھاتے ہوں گے ۱۲ منہ

سَلَّمَ فِیْ اُحُدٍ۔

انس بن مالک کے ساتھ اس حدیث کو سہل بن سعدؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا مگر اس میں صرف کوہ اُحد کا ذکر ہے (یہ دعا مذکور نہیں یہ روایت پہلے معلقاً گذر چکی ہے)

۶۸۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ اَنَّهُ كَانَ بَيْنَ جِدَارِ الْمَسْجِدِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَبَيْنَ الْمِنْبَرِ مَمَرُّ الشَّاةِ۔

(از ابن ابی مریم از ابو غسان از ابو حازم) سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد کے قبلے کی دیوار اور منبر کے درمیان صرف ایک بکری نکل جانے کے برابر فاصلہ تھا۔[1]

۶۸۲۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰى حَوْضِیْ

(از عمرو بن علی از عبدالرحمان بن مہدی از مالک از خبیب ابن عبدالرحمان از حفص بن عاصم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حجرے اور میرے منبر کے درمیان بہشت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر (قیامت کے دن) حوض کوثر پر رکھا جائے گا۔[2]

۶۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَابَقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَاُرْسِلَتِ الَّتِیْ ضُمِّرَتْ مِنْهَا وَاَمَدُهَا اِلَى الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَالَّتِیْ لَمْ تُضَمَّرْ اَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَيْقٍ وَّاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ فِيْمَنْ سَابَقَ

(از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از نافع) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ کرائی چنانچہ جو گھوڑے شرط کے لئے تیار کرائے گئے تھے ان کی دوڑ حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک کرائی گئی اور جو شرط کے لئے تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ان لوگوں میں تھے جنہوں نے شرط کے گھوڑے دوڑائے تھے۔

۶۸۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ لَّيْثٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ قَالَ

(از قتیبہ از لیث از نافع از ابن عمر رضی اللہ عنہما) دوسری سند (از اسحاق از عیسیٰ و ابن ادریس از

[1] یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] یعنی یہ منبر جو دنیا میں ہے یا آخرت کا منبر ۱۲ منہ

اَخْبَرَنَا عِيْسَى وَابْنُ اِدْرِيْسَ وَابْنُ اَبِيْ غَنِيَّةَ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن ابی غنیہ از ابوحیان از شعبی) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر سُنا [1]

۶۸۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي السَّائِبُ ابْنُ يَزِيْدَ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ خَطَبَنَا عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری) سائب بن یزید نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھتے سُنا۔

۶۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ حَسَّانَ اَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يُوْضَعُ لِيْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْمِرْكَنُ فَنَشْرَعُ فِيْهِ جَمِيْعًا۔

(از محمد بن بشار از عبدالاعلی از ہشام بن حسان از ہشام ابن عروہ از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لئے یہ ایک ہی بالٹی رکھی جاتی تھی ہم دونوں ساتھ ساتھ اس میں سے پانی لے کر غسل کرتے۔

۶۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْاَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ فِيْ دَارِيَ الَّتِيْ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَاءٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ۔

(از مسدد از عباد بن عباد از عاصم احول) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے مدینے والے گھر میں بھائی چارہ کرا دیا، نیز آپ ایک مہینے تک (نماز میں) قنوت پڑھتے رہے جس میں بنی سلیم کے چند قبائل کے لئے بددعا ہوتی تھی [2]

۶۸۳۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ اَبِيْ

(از ابوکریب از ابواسامہ از بُرید) ابوبُردہ کہتے ہیں میں مدینے پہنچا تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ملے کہنے

[1] یہ حدیث مختصر ہے اوپر کتاب الاشربہ میں تفصیل سے گذر چکی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا شراب وہ ہے جو عقل کو چھپالے ۱۲ منہ
[2] جنہوں نے قاریوں کو دغا سے مار ڈالا تھا۔ یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ

بُرْدَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لِيْ انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَسْقِيَكَ فِيْ قَدَحٍ شَرِبَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدٍ صَلَّى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَسَقَانِيْ سَوِيْقًا وَّ أَطْعَمَنِيْ تَمْرًا وَّصَلَّيْتُ فِيْ مَسْجِدِهٖ۔

لگے میرے ساتھ گھر چلو میں تمہیں اس پیالے میں پلاؤں گا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا ہے اور تم اس جگہ نماز بھی پڑھنا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی، یہ سن کر میں ان کے ساتھ گیا، انہوں نے مجھے ستو پلائے اور کھجوریں کھلائیں اور ان کی (گھریلو) مسجد میں نماز پڑھی ہے

۶۸۳۱۔ **حَدَّثَنَا** سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهٗ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَهُوَ بِالْعَقِيْقِ أَنْ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ وَّحَجَّةٌ وَّ قَالَ هٰرُوْنُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ۔

(از سعید بن ربیع از علی بن مبارک از یحییٰ بن ابی کثیر از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو خدا کی جانب سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا اسوقت میں عقیق[1] میں تھا فرشتے نے کہا اس وادی مبارک میں نماز پڑھئے اور کہئے میں عمرہ وحج (دونوں) کی نیت کرتا ہوں۔

ہارون بن اسماعیل کہتے ہیں ہم سے علی بن مبارک نے بیان کیا۔ (پھر یہی حدیث نقل کی) اس میں یہ عبارت ہے کہ عمرہ حج میں شریک ہوگیا[2]

۶۸۳۲۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْنًا لِّأَهْلِ نَجْدٍ وَّالْجُحْفَةَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَذَا الْحُلَيْفَةِ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ سَمِعْتُ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از محمد بن یوسف از سفیان از عبداللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والوں کا میقات قرن، شام والوں کا جحفہ اور اہل مدینہ کا ذوالحلیفہ مقرر کیا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے ان تین مقامات کے لئے تو میں نے خود سنا ہے اور دوسرے شخص

[1] عقیق ایک میدان ہے مدینہ کے باہر یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے کہ آپ ہجرت کے نویں سال حج کے لئے چلے جب اس میدان میں پہنچے جس کا نام عقیق تھا تو یہ حدیث فرمائی ۱۲ منہ [2] اس کو عبد بن حمید نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ

وَبَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ وَذُكِرَ الْعِرَاقُ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ

کے ذریعے مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپؐ نے اہل یمن کا میقات یلملم مقرر فرمایا۔ ابن عمرؓ کے سامنے عراق والوں کا ذکر ہوا تو انہوں نے کہا عراق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہاں فتح ہوا تھا[1]

۶۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ

(از عبدالرحمان بن مبارک از فضیل از موسیٰ بن عُقبہ از سالم بن عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ذوالحلیفہ میں مقیم تھے، خواب میں آپؐ سے کہا گیا آپؐ برکت والے میدان میں ہیں[2]

بَاب ۳۸۴۶ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

باب ارشاد باری تعالیٰ آپؐ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں۔

۶۸۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فِي الْأَخِيرَةِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَ

(از احمد بن محمد از عبداللہ از معمر از زہری از سالم) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ نے نماز فجر میں آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھا کر یوں فرمایا اللّٰہم ربنا ولک الحمد۔ یا اللہ فلاں کافر پر لعنت کر فلاں کافر پر لعنت کر اس وقت یہ آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شی

---

[1] یعنی کسی نے عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا عراق والے کہاں سے احرام باندھیں ۱۲ منہ [2] حافظؒ نے کہا امام بخاری نے اس باب میں جو حدیثیں بیان کیں ان سے مدینے کی فضیلت ظاہر فرمائی ہے اور اس کی فضیلت میں کیا شک ہے وہاں وحی اترتی رہی وہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے اور منبر ہے جو بہشت کی ایک کیاری ہے کلام اس میں ہے کہ مدینہ کے عالم کیا دوسرے ملکوں کے عالموں پر مقدم ہیں؟ تو اگر یہ مقصود ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا اس کے بعد میں جب تک صحابہ کرام مدینہ میں جمع تھے تو یہ مسلّم ہے اگر یہ مراد ہو کہ ہر زمانہ میں تو اس میں نزاع ہے (یہ نزاع غیر مقلدین کا کلام ہے جو کہتے ہیں کہ کوئی وجہ نہیں کہ مدینہ کے عالم ہر زمانہ میں دوسرے ملکوں کے عالموں پر مقدم ہوں اس لئے کہ ائمہ مجتہدین کے بعد پھر مدینہ میں ایک بھی عالم نہیں ہوا جو دوسرے ملکوں کے کسی عالم سے بھی زیادہ علم رکھتا ہو چہ جائیکہ دوسرے ملکوں کے سب عالموں سے بڑھ کر ہو

فائدہ: بعض لوگوں نے اپنی مرضی سے امام بخاری پر تنقید کی ہے اگر امام اعظم یا کوئی اور مجتہد کسی حدیث کا معنی کسی دوسری حدیث سے خاص کر دے یعنی تعمیم سے تخصیص کر دے تو مولانا موصوف برس پڑتے ہیں اور حدیث کا مفہوم عام رہنے دیتے ہیں مثلاً اللہ میاں کے کان، آنکھیں، ہاتھ پاؤں کے متعلق ظاہر معنیٰ لیتے ہیں اسی طرح اور کئی بے شمار مقامات ہیں جن میں مجتہدین نے اختلاف کیا ہے۔ یہ غیر مقلد حضرات اپنی مرضی سے بغیر کسی حدیث کی شہادت و ثبوت کے جہاں چاہیں جو مفہوم کر یں جتنا ذلیل کریں انہیں یہ نہیں سوجھتا کہ وہ کیا کر رہے ہیں لیکن اگر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کسی حدیث کو کسی دوسری حدیث پر ترجیح دیں تو یہ اتنی غلط بات اڑاتے ہیں کہ امام صاحب نے یا ان کے مقلدین نے حدیث کو چھوڑ دیا ہے اور اپنی رائے پر عمل کیا ہے اور نا قابل معافی گناہ کیا ہے۔ یہاں پر مدینہ کی فضیلت ابدی ثابت ہے جو ہر زمانہ میں اہل مدینہ کے لئے ثابت ہے مگر اس کو خاص کیا ہے عبدالرزاق

فَلَانًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ۔

بَابُ ۳۸۴۷ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا تُجَادِلُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

باب ارشاد الٰہی انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے (سورہ کہف) اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) سے عمدہ طریقے سے جھگڑا کرو[1]

۶۸۳۵ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهٗ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ اَلَا تُصَلُّوْنَ فَقَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَاِذَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهٗ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعَهٗ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مَا اَتَاكَ لَيْلًا فَهُوَ طَارِقٌ وَ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری)

دوسری سند (از محمد بن سلام از عقاب بن بشیر از اسحاق از زہری از علی بن حسین از حسین بن علی رضی اللہ عنہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور اپنی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے فرمایا تم (تہجد کی) نماز نہیں پڑھتے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری جانیں سب اللہ کے ہاتھ میں ہیں جب وہ چاہے گا تو ہمیں جگا دے گا (ہم نماز پڑھیں گے) جونہی میں نے یہ کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس جانے لگے اور کچھ جواب نہ دیا میں نے سنا آپ اپنی ران پر ہاتھ مارتے اور کہتے جا رہے تھے انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں رات کو آنے والے شخص کو طارق کہتے ہیں۔ قرآن میں طارق سے مراد ستارہ ہے ثاقب کا معنی درخشاں، چمک دار چنانچہ عربی میں اثقب نارک کا معنی ہے آگ روشن کر۔

[1] یعنی نرمی کے ساتھ اللہ کے پیغمبروں اور اس کی کتابوں کا ادب ملحوظ رکھ کر ۱۲ منہ

يُقَالُ الطَّارِقُ النَّجْمُ وَالثَّاقِبُ الْمُضِيءُ يُقَالُ أَثْقِبْ نَارَكَ لِلْمُوقِدِ۔[1]

۶۸۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ۔

(از قتیبہ از لیث از سعید از والدش) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم مسجد نبوی میں بیٹھے تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے تشریف لائے فرمایا آؤ یہودیوں کے پاس چلیں چنانچہ ہم آپؐ کے ساتھ روانہ ہوئے، جب ان کے مدرسے پہنچے تو آپؐ کھڑے ہوگئے انہیں آواز دی فرمایا یہودیو! دیکھو مسلمان ہوجاؤ تو سلامتی سے رہوگے، وہ کہنے لگے ابوالقاسم آپؐ نے (اللہ کا) پیغام پہنچادیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا مقصد بھی یہی تھا (کہ تم اقرار کرلو کہ میں نے اللہ کا حکم تمہیں پہنچادیا) پھر آپؐ نے فرمایا دیکھو مسلمان ہوجاؤ سلامتی سے رہوگے وہ کہنے لگے ابوالقاسم آپؐ نے پیغام پہنچادیا آپؐ نے فرمایا میرا یہی مقصد تھا۔ پھر تیسری بار ان سے فرمایا دیکھو مسلمان ہوجاؤ سلامتی سے رہوگے، بعدازاں فرمایا تمہیں معلوم ہونا چاہیئے ساری دنیا اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں اس ملک سے نکال دینا چاہتا ہوں اگر تم میں سے کسی شخص کو اس کی جائیداد کی قیمت ملتی ہو تو اسے فروخت کر دے (ورنہ چھوڑ کر جانا ہوگا)

بَاب ۳۸۴۸ قَوْلِهِ تَعَالَى وَ

باب ارشاد باری تعالیٰ "مسلمانو ہم نے

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ جواب بطریق انکار نہیں دیا بلکہ ان سے نیند کی حالت میں یہ کلام نکل گیا۔ اس میں شک نہیں کہ اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر اٹھ کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے تو یہ افضل اور بہتر ہوتا اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کہا وہ بھی اپنی جگہ درست تھا کہ اللہ ہی کے کرنے سے سب کچھ ہوتا ہے حضرت علیؓ کا اس موقع پر یہ کہنا کہ جب اللہ ہم کو جگائے گا تو اٹھیں گے آپؐ کو پسند نہ آیا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت پڑھتے ہوئے باہر تشریف لے گئے اور تہجد کی نماز کچھ فرض نہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مجبور کرتے دوسرے ممکن ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بعد میں اٹھے ہوں اور تہجد کی نماز پڑھ لی ہو ۱۲ منہ

كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا وَّمَآ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ وَهُمْ اَهْلُ الْعِلْمِ۔

تمہیں ایک میانہ رو اُمت بنایا (یعنی معتدل اور سیدھی راہ پر چلنے والی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ جماعت کے ساتھ رہو۔ جماعت سے مُراد عُلماء ہیں۔

۶۸۳۷۔ حَدَّثَنَآ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَآ اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَآ اَبُوْصَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوْحٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهٗ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسْئَلُ اُمَّتُهٗ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا جَآءَنَا مِنْ نَّذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُوْنَ ثُمَّ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا وَّعَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

(از اسحاق بن منصور از ابواُسامہ از اعمش) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن فرشتے حضرت نوح علیہ السلام کو میدان قیامت میں لائیں گے ان سے کہا جائے گا کیا تم نے اللہ کا پیغام اپنی اُمت کو پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے جی ہاں اسے پروردگار۔ پھر ان کی اُمت سے پوچھا جائے گا تو وہ کہے گی (دنیا میں) ہمارے پاس کوئی نذیر (ڈرانے والا) آیا ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام سے پوچھے گا تمہارے گواہ کون ہیں؟ وہ عرض کریں گے میرے گواہ حضرت محمدؐ اور ان کی امت کے لوگ ہیں چنانچہ پھر تم مسلمانوں کو فرشتے حاضر کریں گے اور تم گواہی دو گے"۔ بعد ازاں آنحضرتؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وکذالک جعلنٰکم اُمۃ الآیہ یعنی ہم نے تمہیں عادل اور میانہ رو امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر تم پر گواہ بنے [1]۔

اسحاق بن منصور نے اس حدیث کو نیز بحوالہ جعفر بن عون از اعمش از ابوصالح از ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔

بَاب ۳۸۴۹ اِذَا اجْتَهَدَ

باب اگر قاضی یا حاکم یا اور کوئی عہدیدار

[1] حالانکہ امت محمدیہ نے حضرت نوح علیہ السلام کو دنیا میں نہیں دیکھا نہ ان کی امت والوں کو مگر یقین کے ساتھ گواہی دیں گے کیونکہ جو بات اللہ اور رسول کے فرمانے سے اور تواتر کے ساتھ سنی جائے وہ مثل سنی ہوئی بات کے یقینی ہوتی ہے اور دنیا میں بھی ایسی گواہی لی جاتی ہے مثلاً ایک شخص کسی کا بیٹا ہو اور سب لوگوں میں مشہور ہو تو یہ گواہی دے سکتے ہیں کہ فلاں شخص کا بیٹا ہے حالانکہ اس کو پیدا ہوتے وقت آنکھ سے نہیں دیکھا۔ اس آیت سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ اجماع حجت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو امت عادلہ فرمایا اور یہ ممکن نہیں کہ ساری امت کا اجماع ناحق اور باطل پر ہو جائے ۱۲ منہ

الْعَامِلُ اَوِ الْحَاكِمُ فَاَخْطَاَ خِلَافَ الرَّسُوْلِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ فَحُكْمُهٗ مَرْدُوْدٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

کسی مقدمے میں کوشش کر کے رائے دے لیکن اس کی کم علمی کی وجہ سے وہ رائے خلاف حدیث ثابت ہو تو منسوخ کر دی جائے گی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسا کام کرے جس کا حکم ہم نے نہیں دیا تو وہ مردود ہے [۱]

۶۸۳۸ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ وَاَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَخَا بَنِيْ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَلَهٗ عَلٰى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوْا وَلٰكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ اَوْ بِيْعُوْا هٰذَا وَاشْتَرُوْا بِثَمَنِهٖ مِنْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ الْمِيْزَانُ۔

(ہم سے اسماعیل از برادرش از سلیمان بن بلال از عبدالمجید ابن سہیل بن عبدالرحمان بن عوف از سعید بن مسیب) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی کے ایک شخص انصاری کو خیبر کا عامل مقرر کیا وہ ایک عمدہ قسم کی کھجور لایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی (عمدہ) ہوتی ہیں اس نے عرض کیا نہیں یارسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم ہم اس کھجور کا ایک صاع دو صاع ہلکی قسم کی کھجوریں دے کر خرید کرتے ہیں. آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو کھجور جب کھجور کے عوض بیچو تو برابر برابر یا یوں کرو معمولی کھجور نقد دام پر فروخت کرو پھر یہ کھجور اس کے عوض خرید لو اسی طرح ہر وہ چیز جو تول کر خرید و فروخت کی جائے اس کے لئے یہی طریق ہونا چاہیئے۔

بَابٌ ۳۸۵ اَجْرُ الْحَاكِمِ اِذَا اجْتَهَدَ فَاَصَابَ اَوْ اَخْطَاَ

باب اگر کوئی حاکم حق کی کوشش کر کے غلطی بھی کرے تب بھی وہ ثواب کا مستحق ہے۔

[۱] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

۶۸۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

(از عبداللہ بن یزید از حیوہ از یزید بن عبداللہ ابن ہادی از محمد بن ابراہیم بن حارث از بُسر بن سعید از ابوقیس غلام عمرو بن عاص) عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب حاکم اجتہاد کر کے کوئی حکم دے پھر وہ حکم دُرست ہو تو اسے دو اَجر ملیں گے اور جب حاکم اجتہاد کر کے کوئی حکم دے اس میں غلطی کرے تو اسے ایک اَجر ملے گا۔

یزید بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابوبکر بن[1] محمد بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو کہنے لگے مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی حدیث روایت کی۔

عبدالعزیز بن مطلب نے اس حدیث کو بحوالہ عبداللہ ابن ابی بکر[2] از ابوسلمہ رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔

بَابُ ۳۸۵ الْحُجَّةِ عَلَى مَنْ قَالَ إِنَّ أَحْكَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ ظَاهِرَةً وَمَا كَانَ يَغِيبُ بَعْضُهُمْ مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ

باب

اس شخص کا جو یہ سمجھتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام ہر ایک صحابی کو معلوم رہتے تھے۔ اس باب میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ بعض صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود نہ رہتے تھے اور انہیں

---

[1] جو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کا بیٹا تھا یہ ہی مدینہ کا قاضی تھا ۱۲ منہ [2] یعنی مرسلاً روایت کی اس کے والد نے موصولاً روایت کی تھی اس حدیث سے یہ نکلا کہ ہر مسئلہ میں حق ایک ہی امر ہوتا ہے لیکن اگر مجتہد غلطی کرے تو بھی اس سے مؤاخذہ نہ ہوگا بلکہ اس کو اجر و ثواب ملے گا۔ یہ اس صورت میں ہے جب مجتہد جان بوجھ کر نص یا اجماع کا خلاف نہ کرے ورنہ گناہگار ہوگا اور اس کی عدالت جاتی رہے گی جیسے اوپر گزر چکا ہے اس حدیث سے بعضوں نے یہ بھی نکالا ہے کہ ہر قاضی مجتہد ہونا چاہیئے ورنہ اس کی قضا صحیح نہ ہوگی۔ اور حنفیہ نے مقلد قاضی کی بھی قضا جائز رکھی ہے اور یہ کہا ہے کہ مقلد کو اپنے امام کے حکم کے برخلاف حکم دینا جائز نہیں ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُوْرِ الْاِسْلَامِ.

اسلام کی کئی باتوں کی خبر نہ ہوتی تھی[1]

۶۸۴۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَآءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ اَبُوْمُوْسٰى عَلٰى عُمَرَ فَكَاَنَّهٗ وَجَدَهٗ مَشْغُوْلًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ اَلَمْ اَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوْا لَهٗ فَدُعِيَ لَهٗ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ اِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا قَالَ فَاْتِنِيْ عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ اَوْلَاَفْعَلَنَّ بِكَ فَانْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَا يَشْهَدُ اِلَّا اَصَاغِرُنَا فَقَامَ اَبُوْسَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ قَدْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ.

(از مسدد از یحیٰی از ابن جریج از عطاء) عُبید بن عُمیر سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کی اجازت طلب کی (لیکن اجازت نہ ملی) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ یہ سمجھ کر کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی کام میں مشغول ہیں لوٹ کر چل دیئے (تھوڑی دیر کے بعد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (لوگوں سے) کہا عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کی آواز آئی تھی انہیں اندر آنے کی اجازت دو (دیکھا تو وہ چل دیئے ہیں) آخر انہیں بلا کر لائے۔ جب آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا آپ نے ایسا کیوں کیا؟ (یعنی واپس کیوں چلے گئے انتظار کیوں نہ کیا) انہوں نے کہا ہمیں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) یہی حکم ملا ہے[2]۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ اس پر کسی اور کو گواہ لائیے ورنہ میں آپ کو سزا دوں گا[3]۔

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ یہ سن کر انصار کی مجلس میں گئے اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا اس وقت انصار نے کہا ہم میں سے سب سے کم عمر آدمی گواہی دیگا پھر ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ کھڑے ہوئے انہوں نے بھی جاکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا بے شک (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) ہمیں ایسا ہی حکم ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نہیں سنی مجھ پر پوشیدہ رہی۔ بازاروں میں خرید و فروخت کرنیکی وجہ سے اس حدیث کے سننے میں قاصر رہا[4]۔

---

[1] تو بعضی باتیں اکابر صحابہ پر جیسے حضرت عمرؓ یا عبداللہ بن مسعودؓ تھے پوشیدہ رہ جاتیں جب دوسرے صحابہ سے سنتے تو فوراً اس پر عمل کرتے اور اپنی رائے سے رجوع کر لیتے صحابہ تابعین آئمہ دین سب کے زمانوں میں یہی ہوتا رہا کہ کچھ حدیثیں ان کو پہنچیں کچھ نہ پہنچیں کیونکہ اس زمانہ میں حدیث کی کتابیں جمع نہ تھیں ۱۲ منہ [2] کہ تین بار اجازت مانگو اگر اجازت نہ ملے تو لوٹ جاؤ ۱۲ منہ [3] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مزید احتیاط کے لئے فرمایا تاکہ لوگ حدیث بیان کرنے میں احتیاط کریں ابوموسیٰ رضی اجلائے صحابہ میں تھے یہ نہیں کہ خبر واحد قبول کرنے کے لائق نہیں ہے خود حضرت عمرؓ نے عبدالرحمٰن بن عوف کی خبر واحد طاعون و مجوس کے جزیے کے باب میں اور عمرو بن حزم کی خبر واحد دیت کے باب میں قبول کی ہے اس حدیث کے مطابق باب سے ظاہر ہے کہ اس حدیث کی خبر حضرت عمرؓ کو نہ تھی جب حدیث سن لی تو اپنی رائے سے رجوع کیا۔ مسلمانو! دیکھو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حدیث میں ایسی احتیاط برتتے تھے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جیسے ثقہ صحابی کے نقل کرنے پر بھی انہوں نے اکتفا نہ کی اور ایک دوسرے صحابی کی شہادت چاہی۔ پھر تمہارے سامنے ہر ایک ابوالفضول ہرزہ گو جو حدیث بیان کر دے تم اس کے بیان پر (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

۶۸۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الْأَعْرَجِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ مَنْ يَبْسُطْ رِدَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضْهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ ۔

(از علی از سفیان از زہری از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی لوگوں سے کہتے تھے تم سمجھتے ہو کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں نقل کی ہیں[1]. حالانکہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک روز جانا ہے (اس روز جھوٹ سچ سب معلوم ہو جائے گا) بات یہ ہے کہ میں ایک فقیر محتاج آدمی تھا، صرف پیٹ بھر کھانے کے سہارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ہر وقت رہا کرتا۔ مہاجرین بازاروں میں اپنے اپنے کاروبار میں اور انصار اپنے کھیتوں میں مصروف رہتے، ایک روز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا آپ نے فرمایا جب تک میں اپنی تقریر ختم نہ کروں اس وقت تک اگر کوئی اپنی چادر بچھائے رکھے اور میری تقریر ختم ہونے پر اسے سمیٹ لے تو وہ کوئی بات جو مجھ سے سنی ہو نہیں بھولے گا۔ میں نے یہ سن کر اپنی چادر بچھا دی[2]۔ خدا کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات نہیں بھولا جو آپ سے سنی تھی[3]۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) بھروسہ نہ کیا کرو بلکہ جب کوئی حدیث بیان کرے تو اس سے پوچھو کہ یہ حدیث کس محدث نے باسناد روایت کی ہے اور اس کے راویوں کو رجال کی کتاب سے جانچو اور یہ بھی دیکھو کہ حدیث کے اماموں نے اس کو صحیح اور معتبر کہا ہے کہ نہیں۔ اس زمانے میں یہ عجیب وباء پھیلی ہوئی ہے کہ جاہل صوفی اور درویش اور واعظ عوام کو بہکانے کے لئے جھوٹ موٹ بیان کر دیتے ہیں کہ حدیث میں یہ آیا ہے یہ آیا ہے اور اس قصہ گوئی کو لوگ حدیث بیانی کہتے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ بھی یاد رکھو کہ تصوف کی کتابوں میں یا انکے درویشوں کے ملفوظات وغیرہ میں جو حدیثیں بلا سند ملیں ان پر ہرگز اعتبار نہ کریں جب تک حدیث کی کتابوں میں ان کی سند نہ ملے پھر سند مسلسل ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک موصول ہو راوی سب ثقہ اور معتبر ہوں ۱۲ منہ

ؔ۵ یہ ایک عام بات ہے جو شخص غزوہ، جہاد اور دین کے اہم امور میں مصروف ہو وہ تمام افعال و اقوال نبوی سے باخبر نہیں رہ سکتا تمام اقوال سے تو وہی واقف ہو سکتا ہے جس نے بالالتزام آپ کے اقوال و افعال دیکھے اور سنے ہوں اور ہر وقت صحبت میں رہا ہو تقریباً ہر صحابی کا یہی حال تھا کہ وہ کئی حدیثیں نہیں سن سکا کئی افعال نہیں دیکھ سکا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول انکساری کی بنا پر تھا کہ بازاروں میں خرید و فروخت کا عذر بیان کیا۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بے شمار حدیثیں نہیں سن سکے تھے ۱۲ عبدالرزاق

(حاشیہ متعلقہ صفحہ ہٰذا) [1] دوسرے صحابہ نے اتنی حدیثیں نقل نہیں کیں اس لئے ان کی حدیثوں میں شبہ رہتا ہے ۱۲ منہ [2] پھر آپ کی تقریر ختم ہونے پر سمیٹ لی ۱۲ منہ [3] قسطلانی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ کبھی بڑے درجے کے صحابی پر جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت صحبت رہی ہو اور علم رکھتا ہو دین کی کوئی کوئی بات پوشیدہ رہتی اور دوسرے صحابی کو معلوم ہوتی جیسے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جدہ کی میراث محمد بن مسلمہ اور مغیرہ سے حدیث سن کر معلوم کی اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استیذان کا مسئلہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سن کر معلوم کیا ۱۲ منہ

باب ۳۸۵۲ مَنْ رَّأَى تَرْكَ النَّكِيْرِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةً لَّا مِنْ غَيْرِ الرَّسُوْلِ

۶۸۴۲ - **حَدَّثَنَا** حَمَّادُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ أَنَّ ابْنَ الصَّائِدِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بات کی جائے اور آپ اس پر انکار نہ کریں تو یہ حجت ہے آنحضرتؐ کے سوا اور کسی کی تقریر حجت نہیں[ل]

(از حماد بن حمید از عبید اللہ بن معاذ از والدش از شعبہ از سعد بن ابراہیم) محمد بن منکدر کہتے ہیں میں نے جابر بن عبد اللہ کو دیکھا وہ اس بات پر قسم کھا رہے تھے کہ ابن صائد وہی دجال ہے۔ میں نے کہا تم اس بات پر قسم کیوں کھاتے ہو؟ انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات پر قسم کھاتے تھے اور آپ نے انکار نہیں کیا[ت]

باب ۳۸۵۳ الْأَحْكَامِ الَّتِيْ تُعْرَفُ بِالدَّلَائِلِ وَكَيْفَ مَعْنَى الدَّلَالَةِ وَتَفْسِيْرُهَا۔

باب دلائل شرعیہ سے احکام کا حاصل کرنا۔ نیز دلالت کا مفہوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں وغیرہ

ل۔ کیونکہ آپ خطا سے معصوم اور محفوظ تھے اور آپ کا انکار نہ کرنا اس فعل کے جواز کی دلیل ہے دوسرے لوگوں کا سکوت جواز کی دلیل نہیں ہو سکتا بعضوں نے کہا ہے اگر ایک صحابی نے دوسرے صحابی کے سامنے یا ایک مجتہد نے ایک بات کہی اور دوسرے صحابہ نے یا دوسرے مجتہدوں نے اس کو سن کر اس پر سکوت کیا تو یہ اجماع سکوتی کہلائے گا پھر بھی حجت ہے جیسے حضرت عمرؓ نے متعہ کی حرمت برسر منبر بیان کی اور دوسرے صحابہ نے اس پر انکار نہیں کیا تو گویا اس کی حرمت پر اجماع سکوتی ہو گیا ۱۲ منہ ت۔ معلوم نہیں شاید دجال ابن صیاد نہ ہو اور کوئی شخص ہو مگر ابن صیاد دجال نہ ہوتا تو آپ ضرور حضرت عمرؓ کو اس پر قسم کھانے سے منع فرماتے یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ اوپر کتاب الجنائز میں گذر چکا ہے کہ حضرت عمرؓ نے اس کی گردن مارنا چاہی تو آپ نے فرمایا اگر وہ دجال ہے تو تو اس کی گردن نہ مار سکے گا اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کا مارنا تیرے حق میں بہتر نہ ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے دجال ہونے میں شبہ تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کے قسم کھانے پر انکار کیوں نہ کیا اس کا جواب یہ ہے کہ شاید پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے دجال ہونے میں شبہ ہو پھر جب حضرت عمرؓ نے قسم کھائی اس وقت معلوم ہو گیا کہ وہی دجال ہے ابوداؤد نے ابن عمرؓ سے نکالا وہ قسم کھاتے تھے اور کہتے تھے کہ بیشک ابن صیاد وہی مسیح دجال ہے اور ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اس لئے انکار نہ کیا کہ ابن صیاد بھی ان تیس دجالوں میں کا ایک دجال ہو جن کے نکلنے کا ذکر دوسری حدیث میں ہے اس معنی کر اس کا دجال ہونا یقینی ہوا اور مسلم نے تمیم داری کا قصہ نکالا کہ انہوں نے دجال کو ایک جزیرے میں دیکھا اور آنحضرت نے یہ قصہ نقل کیا اور مسلم نے ابو سعید سے نکالا کہ ابن صیاد کا اور میرا مکہ تک ساتھ ہوا وہ کہنے لگا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے مجھ کو دجال کہتے ہیں کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا کہ دجال مکہ اور مدینہ میں نہیں جائے گا میں نے کہا بیشک سنا ہے اس نے کہا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا کہ اس کی اولاد نہ ہوگی میں نے کہا بیشک سنا ہے ابن صیاد نے کہا میری تو اولاد بھی ہوئی ہے اور میں مدینہ میں پیدا ہوا اور مکہ جا رہا ہوں اور ابوداؤد نے جابرؓ سے روایت کیا کہ ابن صیاد واقعہ حرہ میں گم ہو گیا بعضوں نے کہا وہ مدینہ میں مرا اور لوگوں نے اس پر نماز جنازہ پڑھی ایک روایت میں ہے کہ ابن صیاد نے کہا۔ البتہ یہ تو ہے میں دجال کو پہچانتا ہوں اور اسکے پیدا ہونے کی جگہ جانتا ہوں یہ بھی جانتا ہوں اب وہ جہاں ہے یہ سنتے ہی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

وَاَخْبَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَ الْخَيْلِ وَغَيْرِهَا ثُمَّ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ فَدَلَّهُمْ عَلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَسُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَآ اٰكُلُهٗ وَلَآ اُحَرِّمُهٗ وَاُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ فَاسْتَدَلَّ ابْنُ عَبَّاسٍ ؓ بِاَنَّهٗ لَيْسَ بِحَرَامٍ۔

کے حکم بیان کئے، پھر آپ سے گدھوں وغیرہ کے بارے میں حکم پوچھا گیا تو یہ آیت بتائی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ضَب (گوہ) کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا نہ میں اسے کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں مگر دوسرے صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر اسے کھایا، اس سے ابن عباس ؓ نے یہ ثابت کیا کہ وہ حرام نہیں ہے۔ (یہ بھی دلالت کی مثال ہے اور آگے حدیث میں آئے گی)

۶۸۴۳ — حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَّلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِیْ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ فِیْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَآ اَصَابَتْ فِیْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَّلَوْ اَنَّهَا

(از اسماعیل از مالک از زید بن اسلم از ابو صالح سمان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین طرح کے ہیں کسی کے لئے تو باعث ثواب ہیں، کسی کے لئے نہ ثواب نہ عذاب اور کسی کے لئے باعث عذاب ہیں۔ جو شخص گھوڑوں کی جہاد فی سبیل اللہ کے لئے پرورش کر رہا ہو اور اسے باغ یا کھیت میں چرنے کے لئے چھوڑ دے تو وہ جتنی دور دور چرے گا اتنا ہی ثواب اسے ملے گا۔ اگر اس گھوڑے نے رسی توڑ کر کسی دوسری طرف

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) ارے کمبخت تیری تباہی ہو سارے دن یعنی تونے پھر شبہ ڈال دیا۔ ایک روایت میں عبدالرزاق کی بہ سند صحیح ابن عمرؓ سے یوں روایت ہے کہ ابن صیاد کی ایک آنکھ پھول گئی تھی میں نے اس سے پوچھا تیری آنکھ کب سے پھولی اس نے کہا میں نہیں جانتا میں نے کہا تو جھوٹا ہے آنکھ تیری تیرے سر میں ہے تو کیسے کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا یہ سن کر اس نے اپنی آنکھ پر ہاتھ پھیرا اور تین بار گدھے کی سی آواز نکالی میں نے اس کا ذکر ام المومنین حضرت حفصہؓ سے کیا انہوں نے کہا تو اس سے بچا رہ کیونکہ میں نے لوگوں سے سنا ہے کہ دجال کو غصہ دلایا جائے گا اس وقت وہ نکل پڑے گا پھر صحابہ کو اس میں شبہ ہی رہا کہ ابن صیاد دجال ہے یا نہیں۔ امام احمد نے ابوذر سے نکالا اگر میں دس بار یہ قسم کھاؤں کہ ابن صیاد دجال ہے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ میں ایک بار قسم کھاؤں کہ وہ دجال نہیں ہے ۱۲ منہ

قطعت طيلها فاستنت شرفا أو شرفين كانت آثارها وأرواثها حسنات له ولو أنها مرت بنهر فشربت منه ولم يرد أن يسقي به كان ذلك حسنات له وهي لذلك الرجل أجر ورجل ربطها تغنيا وتعففا ولم ينس حق الله في رقابها ولا ظهورها فهي له ستر ورجل ربطها فخرا ورياء فهي على ذلك وزر وسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحمر قال ما أنزل الله علي فيها إلا هذه الآية الفاذة الجامعة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره۔

۶۸۴۴۔ **حدثنا** يحيى قال حدثنا ابن عيينة عن منصور بن صفية عن أمه عن عائشة أن امرأة سألت النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثني محمد هو ابن عقبة حدثنا الفضيل بن سليمان النميري البصري قال حدثنا منصور بن عبد الرحمن بن شيبة قال حدثتني أمي عن عائشة رض أن امرأة سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن

کا رخ کیا اور چند قدم چلا تو اس کے ٹاپوں کے نشان اور ان کی لیدیں سب اس کے لئے نیکیاں شمار ہوں گی اگر کسی ندی پر جا کر پانی پی لے حالانکہ اس کے مالک کی نیت پانی پلانے کی نہ ہو، جب بھی اس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو شخص گھوڑے اپنی ضرورت اور کام کاج کے لئے پالے تاکہ دوسروں سے سواری مانگنے کی ضرورت نہ پڑے اور اللہ کا جو حق ان کی گردن اور پیٹھ میں ہے[1] اسے فراموش نہ کرے[2] تو اس کے لئے نہ ثواب ہے نہ عذاب اور جو شخص فخر، تکبر اور دکھاوے کے لئے گھوڑے باندھے اس کیلئے وہ عذاب کا موجب ہیں نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا گدھوں کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا[3] صرف یہ تنہا اور جامع آیت ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ و من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔

(از یحیٰی از ابن عیینہ از منصور بن صفیہ از والدہ اش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔

دوسری سند (از محمد ابن عقبہ از فضیل بن سلیمان نمیری بصری از منصور بن عبدالرحمٰن بن شیبہ از مادرش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے متعلق دریافت کیا کہ حیض ختم ہونے پر غسل کیسے کرے، تو آپ نے فرمایا خوشبودار کپڑا

[1] یعنی کسی مسافر درماندے کو سوار کر لینا یا ضرورت کے وقت کسی مسلمان کو مانگے پر دینا یا مجاہدین کو جہاد کرنے کے لئے دینا ۱۲ منہ [2] یعنی زکوٰۃ دے ۱۲ منہ [3] گدھوں کے باب میں تو کوئی خاص حکم نہیں اترا ۱۲ منہ

الْحَيْضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ تَأْخُذِينَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِي قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَفْتُ الَّذِي يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَعَلَّمْتُهَا -

لے کر اس سے پاکی کرے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ پاکی کیسے کروں؟ آپ نے پھر فرمایا کہ ایک کپڑا لے کر اس سے پاکی کرلے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ پاکی کیسے کروں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب سمجھ گئی میں نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا اور غسل حیض کا طریقہ بتا دیا[1]

۶۸۴۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا فَدَعَا بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُتَقَذِّرِ لَهُ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ -

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از ابو عوانہ از ابو بشر از سعید ابن جبیر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ام حفید بنت الحارث بن حزن رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر اور گوہ تحفے کے طور پر پیش کیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کے لئے دستر خوان پر رکھے جانے کا حکم دیا چنانچہ حاضرین نے کھایا آپؐ نے نفرت کے باعث نہ کھایا (یہ نفرت طبعی تھی) اگر گوہ حرام ہوتی تو آپؐ کے دستر خوان پر نہ کھائی جاتی نہ آپ (دوسرے صحابہؓ کو) اس کے کھانے کا حکم دیتے[2]

۶۸۴۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ

(از احمد بن صالح از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از یونس از ابن شہاب از عطاء بن ابی رباح) حضرت جابر بن

[1] کہ پاکی سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ اس لتے کو خون کے مقاموں پر پھیر تاکہ خون کی بدبو دفع ہو جائے ترجمہ باب سے اس سے نکلتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بدلالت عقل سمجھ گئیں کہ لتے سے وضو تو ہو نہیں سکتا تو لا محالہ آپ کی مراد یہ ہے کہ اس کو بدن پر پھیر کر پاکی کرے ۱۲ منہ

[2] گھوڑ پھوڑ تو حرام ہو ہی نہیں سکتا وہ تو عربوں کی اصل غذا ہے خصوصاً ان عربوں کی جو صحرا نشین ہیں چنانچہ فردوسی کہتا ہے ؎ ز شیر شتر خوردن و سوسمار ٭ عرب را بجائے رسید است کار ٭ اس حدیث سے امام بخاری نے دلالت شرعیہ کی مثال دی کہ جب گھوڑ پھوڑ آنحضرت کے دستر خوان پر دوسرے لوگوں نے کھائے تو معلوم ہوا کہ حلال ہیں اگر حرام ہوتے تو آپ اپنے دستر خوان پر رکھنے بھی نہ دیتے چہ جائیکہ کھانا ۱۲ منہ گوہ کو گھوڑ پھوڑ بھی کہتے ہیں

ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَإِنَّهُ أُتِيَ بِبَدْرٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ عَنْهَا فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا فَقَرَّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي وَقَالَ ابْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (کچا) لہسن پیاز کھائے وہ ہم میں سے دور رہے یا فرمایا ہماری مسجد سے الگ رہے اپنے گھر میں بیٹھا رہے (جمعہ اور جماعت میں شریک نہ ہو جب تک اس کے منہ میں بو ہے) جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک طباق لایا گیا اس میں کچھ سالن تھے۔ آپؐ نے دیکھا کہ اس میں سے کچھ بدبو آرہی تھی دریافت فرمانے پر معلوم ہوا کہ فلاں فلاں ترکاریاں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ ان کے پاس لے جاؤ (یعنی ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس) وہ آپؐ کے ساتھ رہتے تھے[1]۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا تو انہوں نے بھی اسے کھانا پسند نہیں کیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم کھالو (میرا معاملہ دوسرا ہے) میں ان سے سرگوشی کرتا ہوں جن سے تم سرگوشی نہیں کرتے۔

سعید بن کثیر بن عفیر نے عبداللہ بن وہب سے اس حدیث میں یوں روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہانڈی گئی جس میں ترکاریاں تھیں۔

لیث اور صفوان نے بھی اس حدیث کو یونس سے روایت کیا ہے مگر انہوں نے ہانڈی کا ذکر نہیں کیا معلوم نہیں کہ ہانڈی کا واقعہ حدیث میں داخل ہے یا زہری نے بڑھا دیا ہے[2]۔

۶۸۴۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَعَمِّي قَالَا حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ

(از عبیداللہ بن سعد بن ابراہیم از والدش وعمش[3] او از والد ایشان از والدش از محمد بن جبیر بن مطعم) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک انصاری عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کسی معاملے میں کچھ بات چیت کی

---

[1] کیونکہ آپ جب مدینہ میں آئے تو انہی کے مکان میں اترے تھے ۱۲ منہ [2] لیث کی روایت کو زہریات میں ذہلی نے وصل کیا اور ابو صفوان کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الاطعمہ میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [3] یعقوب بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف ۱۲ منہ

اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ فَقَالَتْ اَرَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ اَجِدْكَ قَالَ اِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ كَاَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ

آپؐ نے کچھ ارشاد فرمایا پھر وہ کہنے لگی یا رسول اللہ اگر میں پھر آؤں اور آپؐ موجود نہ ہوں (تو کیا کروں؟) آپؐ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حمیدی نے اس روایت میں ابراہیم بن سعد سے اتنا اضافہ کیا ہے کہ "آپؐ موجود نہ ہوں" سے مراد یہ ہے کہ آپ کا وصال ہو جائے[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَاب ۳۸۵۴ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْاَلُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے دین کی کوئی بات دریافت نہ کرو۔

وَقَالَ اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعَ مُعٰوِيَةَ يُحَدِّثُ رَهْطًا مِّنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَذَكَرَ كَعْبَ الْاَحْبَارِ فَقَالَ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْدَقِ هٰؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِيْنَ الَّذِيْنَ يُحَدِّثُوْنَ عَنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَاِنْ كُنَّا مَعَ ذٰلِكَ لَنَبْلُوْ عَلَيْهِ الْكَذِبَ۔

ابوالیمان بحوالہ شعیب از زہری از حمید بن عبدالرحمن روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ کے چند افراد قریش سے حدیث نقل کرتے تھے[2]۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کعب احبار رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور کہنے لگے جتنے لوگ اہل کتاب سے حدیثیں نقل کرتے ہیں ان سب میں کعب احبار بہت سچے تھے اور باوجود اس کے کبھی کبھی ان کی بات جھوٹ نکلتی تھی (یعنی غلط ثابت ہوتی تھی یہ مطلب نہیں کہ کعب رضی اللہ عنہ جھوٹ بولتے تھے)

---

[1] اس حدیث کو امام بخاری دلالت کی مثال کے طور پر لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے یہ کہنے سے اگر میں آپ کو نہ پاؤں یہ سمجھ لیا کہ مراد اس کی موت ہے بعضوں نے کہا کہ اس میں دلالت ہے ابوبکر صدیق رضؓ کے خلیفہ ہونے کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہیں کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ صراحت کے ساتھ باقی اشارے کے طور پر آپ کئی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کرنا چاہتے تھے مثلاً یہ حدیث اور مرض الموت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کی حدیث اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ حدیث کہ اپنے بھائی اور باپ کو بلا بھیج میں لکھ دوں ایسا نہ ہو کوئی آرزو کرنے والا کچھ اور آرزو کرے۔ اور وہ حدیث کہ صحابہ نے آپ سے پوچھا ہم آپ کے بعد کس کو خلیفہ کریں فرمایا ابوبکر رضی اللہ کو خلیفہ کرو گے تو وہ ایسے ہیں عمرؓ کو کرو گے تو وہ ایسے ہیں علیؓ کو کرو گے تو وہ ایسے ہیں مگر مجھ کو امید نہیں کہ تم علیؓ کو کرو گے اس حدیث میں بھی ابوبکرؓ کو پہلے بیان کیا اور شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں اس بحث کو بہت تفصیل

۶۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمُ الْآيَةَ۔

(از محمد بن بشار از عثمان بن عمر از علی بن مبارک از یحییٰ ابن ابی کثیر از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اہل کتاب (یہودی) تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور عربی میں ترجمہ وتفسیر کر کے مسلمانوں کو سمجھاتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ان کی تصدیق کرو نہ تکذیب (نہ انہیں سچا کہو نہ جھوٹا) یوں کہو" ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کتاب پر جو ہم پر نازل ہوئی (یعنی قرآن) اور اس کتاب پر جو تم پر نازل ہوئی (یعنی تورات وغیرہ) آخر آیت تک (جو سورۂ بقرہ میں ہے)

۶۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ تَقْرَءُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا كِتَابَ اللَّهِ وَغَيَّرُوهُ وَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ وَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ۔

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از ابراہیم از ابن شہاب از عبیداللہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تم اہل کتاب سے کیا پوچھتے ہو تمہاری کتاب (قرآن) تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے تازہ نازل ہوئی ہے، تم اسے خالص پڑھتے ہو اس میں کچھ ملاوٹ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے فرما دیا کہ اہل کتاب نے اپنا دین بدل ڈالا ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے ایک کتاب لکھتے ہیں (اپنی طرف سے آمیزش کرتے ہیں) پھر کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ ان کا یہ مطلب تھا کہ دنیا کا تھوڑا سا فائدہ حاصل کر لیں۔ دیکھو تمہیں جو اللہ تعالیٰ نے علم دیا (قرآن وحدیث) اس نے، اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ تم اہل کتاب سے (دین کی باتیں) پوچھو۔ خدا کی قسم [۱] ہم نے اہل کتاب میں سے ایک شخص کو بھی ایسا نہیں دیکھا جو وہ باتیں پوچھے جو تم پر نازل ہوئیں (پھر تم کیوں ان سے پوچھتے ہو؟) [۲]۔

---

[۱] یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ تم ان سے پوچھو ۱۲ منہ [۲] بہت سے عالموں نے اس حدیث کی رُو سے تورات اور انجیل اور اگلی آسمانی کتابوں کا مطالعہ کرنا مکروہ لکھا ہے کہ ان میں تحریف اور تبدیل ہوئی ہے ایسا نہ ہو ضعیف الایمان لوگوں کا اعتقاد بگڑ جائے لیکن جس شخص کو یہ ڈر نہ ہو اور وہ اہل کتاب سے مباحثہ کرنا چاہے اور اسلام پر اعتراضات وہ کرتے ہیں ان کا جواب دینا تو اس کے لئے مکروہ نہیں ہے بلکہ باعث اجر ہے۔ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ۱۲ منہ

باب ۳۸۵۵ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيْمِ إِلَّا مَا يُعْرَفُ إِبَاحَتُهُ وَكَذٰلِكَ أَمْرُهُ نَحْوَ قَوْلِهِ حِيْنَ أَحَلُّوْا أَصِيْبُوْا مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس کام سے منع کریں وہ حرام ہوگا مگر جس کا مباح ہونا (قرائن یا دیگر دلائل سے) معلوم ہو جائے (وہ حرام نہ ہوگا) اسی طرح آپؐ جس کام کا حکم کریں[1] (جیسے حجۃ الوداع میں) آپؐ نے صحابہ کرام سے جب وہ احرام کھول چکے تھے فرمایا تم اپنی بیویوں سے مباشرت کرو جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مباشرت کو واجب نہیں کر دیا بلکہ مطلب یہ ہوگا کہ صحبت کرنا تمہارے لئے مباح ہے[2]۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم عورتوں کو جنازوں کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا لیکن حرام نہیں ہوا۔

۶۸۵۱ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ أُنَاسٍ مَعَهُ قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ عُمْرَةٌ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحِلَّ وَ

(از مکی بن ابراہیم از ابن جریج از عطاء از جابر) دوسری سند (امام بخاری از محمد بن بکر برسانی از ابن جریج از عطاء بن ابی رباح) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے چند لوگوں کی موجودگی میں بیان کیا ہم صحابہ نے خالص حج کی نیت سے احرام باندھا، عمرے کی نیت نہ تھی۔ عطاء کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی ذی الحجہ صبح کو مدینے میں تشریف لائے۔ جب ہم لوگ مدینے پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں احرام کھول دینے کا حکم دیا اور فرمایا احرام کھول ڈالیں اور اپنی بیویوں سے مباشرت کریں عطاء کہتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت

[1] وہ واجب ہو جائے گا مگر جب قرینہ یا دلیل سے معلوم ہو جائے کہ واجب نہیں ہے ۱۲ منہ [2] اس اثر کو اسمٰعیلی نے وصل کیا مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ اصل میں امر وجوب کے لئے اور نہی تحریم کے لئے موضوع ہے مگر جہاں قرائن یا دوسرے دلائل سے معلوم ہو جائے کہ وجوب یا تحریم مقصود نہیں ہے تو وہاں امر اباحت کے لئے اور نہی کراہت کے لئے ہو سکتی ہے ۱۲ منہ

قَالَ اَحِلُّوْا وَاَصِيْبُوْا مِنَ النِّسَآءِ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ جَابِرٌ وَّلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَبَلَغَهٗ اَنَّا نَقُوْلُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ اِلٰى نِسَآئِنَا فَنَأْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَذْيَ اَوِ الْمَنِيَّ قَالَ وَيَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَحَرَّكَهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَصْدَقُكُمْ وَاَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّوْنَ فَحِلُّوْا فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے مباشرت کرنا واجب نہیں کیا (بلکہ مباح قرار دیا) پھر آپ کو اطلاع ملی کہ اصحاب میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں کہ اب صرف پانچ دن عرفے سے پہلے ہمیں مباشرت کا حکم دیا جا رہا ہے اور جب ہم عرفے پہنچیں گے تو ہمارے عضو تناسل سے مذی یا منی ٹپک رہی ہوگی۔

عطاء کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ ہلاتے ہوئے اشارہ کیا (کہ اس طرح مذی ٹپک رہی ہو) چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے) کھڑے ہوئے۔ فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تم سب میں اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور تم سب میں زیادہ سچا اور زیادہ نیک ہوں، اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی تمہاری طرح احرام کھول ڈالتا اور اگر مجھے پہلے سے وہ معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں قربانی اپنے ساتھ نہ لاتا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر ہم لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور آپ کا حکم سن لیا اور مان لیا۔[1]

۶۸۵۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً

(از ابومعمر از عبدالوارث از ابن بریدہ) عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغرب کی نماز سے پہلے (نفل کا دوگانہ) پڑھا کرو۔ (تین بار یہی فرمایا) تیسری بار کے بعد فرمایا جو شخص چاہے (وہ پڑھے) آپ کو برا معلوم ہوا کہ کہیں لوگ اسے مؤکدہ سنّت نہ سمجھ لیں۔[2]

بَاب ۳۸۵۶ كَرَاهِيَةِ الْخِلَافِ

باب احکام شرعیہ میں جھگڑا کرنیکی کراہت کا بیان

---

[1] باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ عورتوں سے صحبت کرنے کا جو حکم آپ نے دیا تھا وہ وجوب کے لئے نہ تھا۔ قرآن میں بھی ایسے امر موجود ہیں جیسے فرمایا اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا یعنی جب تم احرام کھول ڈالو تو شکار کرو حالانکہ شکار کرنا کچھ واجب نہیں اسی طرح فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۱۲ منہ

[2] یعنی سنت مؤکدہ جو واجب کے قریب ہوتی ہے اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اصل میں امر وجوب کے لئے ہے جب ہی تو آپ نے تیسری بار میں لِمَنْ شَآءَ فرما کر یہ وجوب رفع کیا ۱۲ منہ

۶۸۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِيْ مُطِيْعٍ عَنْ أَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ

(از اسحٰق از عبدالرحمٰن بن مہدی از سلام بن ابی مطیع از ابو عمران جونی) حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تلاوت کلام پاک اس وقت تک کرو جب تک تمہاری دلچسپی اس کی طرف باقی رہے اور دل ملے رہیں لیکن جب اختلاف کرو تو اٹھ کھڑے ہو۔

۶۸۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ وَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَارُوْنَ الْأَعْوَرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عِمْرَانَ عَنْ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از اسحٰق از عبدالصمد از ہمام از ابو عمران جونی) حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھا کرو جب تک تمہارے دل ملے رہیں پس جب اختلاف واقع ہو تو اٹھ جایا کرو۔[۱]

یزید بن ہارون واسطی نے بحوالہ ہارون اعور از عمران از جندب از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا (دارمی نے اسے وصل کیا)

۶۸۵۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ هَلُمَّ أَكْتُبْ

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر از زہری از عبیداللہ ابن عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت ہوا اس وقت گھر میں چند لوگ موجود تھے جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس (لکھنے کا سامان) لاؤ میں تمہیں ایسی تحریر

---

[۱] یعنی جب کوئی شبہ درپیش ہو اور جھگڑا بڑھے تو اختلاف نہ کرو بلکہ اس وقت قراءت ختم کر کے علیحدہ علیحدہ ہو جاؤ مراد حضرت کی جھگڑے سے ڈرانا ہے نہ قراءت سے منع کرنا کیونکہ نفس قراءت منع نہیں ۱۲ منہ

لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ فَحَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُومُوا عَنِّي قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ۔

لکھ دوں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ حضرت عمر رضی اللہ نے کل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کا غلبہ ہے، آپ لوگوں کے پاس قرآن موجود ہے تو قرآن ہمیں (گمراہی سے بچانے کے لئے) کافی ہے (آپ کو اس وقت لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہیں) جو لوگ گھر میں موجود تھے انہوں نے اختلاف کیا اور آپس میں جھگڑنے لگے، بعض تو کہتے تھے کہ (قلم دوات وغیرہ) آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی تحریر لکھوا دیں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ اور بعض وہی بات کہتے تھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہی۔ جب جھگڑا اور شور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زیادہ ہونے لگا تو آپ نے فرمایا میرے پاس سے اُٹھ جاؤ۔[عہ]

عبید اللہ کہتے ہیں[ملہ] ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے بھاری مصیبت تو وہ تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس تحریر لکھوانے کے درمیان حائل ہوئی یعنی (وقتی) اختلاف اور شور۔[عہ]

بَابُ ۳۸۵ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ وَأَنَّ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ شوریٰ میں) ارشاد

مسلمانوں کا کام آپس کے مشورے سے چلتا ہے۔ اے پیغمبر ان سے متعلقہ امور میں مشورہ لیا کیجئے اور

لہ یہ تعلیق نہیں ہے بلکہ پہلی سند سے موصول ہے ۱۲ منہ عہ قرآن بھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا ہمارے پاس کیا ثبوت ہے کہ یہ خدا کی کتاب ہے ہمارے لئے تو سب سے بڑا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے جب ہم آپ کے کہنے پر یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ قرآن خدا کی نازل کردہ ہے تو اب یہ اعتراض شیعوں کا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم نبیؐ کی تعمیل نہ کی غلط ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کا حوالہ دے رہے ہیں کہ وہ ہمارے پاس موجود ہے اور وہ کافی ہے مقصد یہ ہے کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اب تک احادیث فرما چکے ہیں اور قرآن تو پورا موجود ہے وہ کافی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس خیال سے ایک پوری جماعت متفق تھی اور بالآخر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قوموا عنی فرما کر بات ختم کر دی کوئی تنبیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں کی گئی۔ اس واقعہ کے بعد بھی آپ کافی وقت اس دنیا میں موجود رہے مگر آپ نے نہ تحریر لکھوائی نہ کسی سے کسی کی شکایت کی نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف وصیت کی ۱۲ عبدالرزاق۔ عہ یہ اختلاف وقتی طور پر تھا جو ہو کر اسی وقت ختم ہوگیا بعد ازاں صحابہ کرام میں اس معاملے کا کوئی اثر نہ رہا مدتوں بعد شیعہ فرقے نے از سر نو تمام اختلافات کو عظیم فتنہ بنا کر رکھ چھوڑا اور امت کے اختلافات میں جن میں شدت

الْمُشَاوَرَةَ قَبْلَ الْعَزْمِ وَ
التَّبَيُّنِ لِقَوْلِهِ فَإِذَا عَزَمْتَ
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَإِذَا عَزَمَ
الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمْ يَكُنْ لِبَشَرٍ التَّقَدُّمُ عَلَى
اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَشَاوَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي
الْمُقَامِ وَالْخُرُوْجِ فَرَأَوْا
لَهُ الْخُرُوْجَ فَلَمَّا لَبِسَ
لَأْمَتَهُ وَعَزَمَ قَالُوْا أَقِمْ
فَلَمْ يَمِلْ إِلَيْهِمْ بَعْدَ الْعَزْمِ
وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ يَلْبَسُ
لَأْمَتَهُ فَيَضَعُهَا حَتَّى يَحْكُمَ
اللّٰهُ وَشَاوَرَ عَلِيًّا وَأُسَامَةَ
فِيْمَا رَمَى أَهْلُ الْإِفْكِ
عَائِشَةَ وَسَمِعَ مِنْهُمَا حَتَّى
نَزَلَ الْقُرْآنُ فَجَلَدَ الرَّامِيْنَ
وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى تَنَازُعِهِمْ

یہ بھی بیان ہے کہ مشورہ عزم کرنے اور اس کے بیان
کردینے سے قبل ہونا چاہیئے - ارشاد باری تعالیٰ ہے
جب آپ (مشورہ کے بعد) پختہ ارادہ کرلیں تو خدا
پر بھروسہ کیجئے (اور اسے کر گزریئے)[1] پھر جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم (مشورے کے بعد) ایک کام ٹھہرا
لیں تو اب کسی آدمی کو اللہ اور اس کے رسول سے آگے
بڑھنا درست نہیں (دوسری کوئی رائے قابل قبول نہیں)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اُحد میں اپنے صحابہ
سے مشورہ لیا کہ مدینے میں رہ کر جنگ کریں یا باہر نکل کر،
تو لوگوں نے باہر نکل کر جنگ کرنے کا مشورہ دیا -
چنانچہ جب آپ نے زرہ پہن لی اور باہر نکل کر جنگ
کرنا طے پایا تو بعض لوگ کہنے لگے مدینے ہی میں رہنا
اچھا ہے آپ نے ان کی بات کی طرف توجہ نہ کی کیونکہ
(مشورے سے) آپ ایک ارادہ محکم کر چکے تھے[2] آپ نے فرمایا
جب پیغمبر (جنگ پر مستعد ہو کر) اپنی زرہ پہن لے (ہتھیار
وغیرہ باندھ کر لیس ہو جائے) اب بغیر حکم خداوندی کے
اسے اتار نہیں سکتا - (اس حدیث کو طبرانی نے ابن عباسؓ
سے وصل کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
علی اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مقدمہ افک
برعائشہؓ میں مشورہ لیا اور ان کی رائے سنی، حتیٰ کہ قرآن نازل ہوا اور آپ نے تہمت لگانے والوں کو
کوڑے مارے اور علی اور اسامہ رضی اللہ عنہما میں جو اختلاف رائے تھا اس پر کچھ توجہ نہ کی (حضرت

[1] سبحان اللہ عمدہ اخلاق حاصل کرنے کے لئے قرآن سے زیادہ کوئی کتاب نہیں ہے اس آیت میں وہ طریقہ اختصار کے ساتھ بیان کردیا جو بڑی بڑی یورپ والی کتابوں کا لب لباب ہے حاصل یہ ہے کہ آدمی کو دینی اور دنیاوی کاموں میں صرف اپنی مفرد رائے پر بھروسہ کرنا باعث تباہی اور بربادی ہے ہر کام میں عقلاء اور علماء سے مشورہ لینا چاہیئے پھر بعضے لوگ کیا کرتے ہیں مشورہ ہی لیتے لیتے وہمی مزاج ہو جاتے ہیں ان میں قوت فیصلہ بالکل نہیں ہوتی ایسے آدمیوں سے بھی کوئی کام پورا نہیں ہوتا تو فرمایا جب مشورے کے بعد ایک کام ٹھہرالے اب کوئی وہم نہ کر اور اللہ کے بھروسے پر کر گزر یہی قوت فیصلہ ہے ۱۲ منہ [2] اب اگر پھر اس کو فسخ کر دیتے تو قوت فیصلہ کا ابطال ہوتا اور یہ آدمی میں بڑا عیب گنا جاتا ہے ۱۲ منہ

وَلٰكِنْ حَكَمَ بِمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ
وَكَانَتِ الْأَئِمَّةُ بَعْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَشِيرُونَ
الْأُمَنَاءَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي
الْأُمُورِ الْمُبَاحَةِ لِيَأْخُذُوا
بِأَسْهَلِهَا فَإِذَا وَضَحَ الْكِتَابُ
أَوِ السُّنَّةُ لَمْ يَتَعَدَّوْهُ إِلَى
غَيْرِهِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى
أَبُو بَكْرٍ قِتَالَ مَنْ مَنَعَ الزَّكٰوةَ
فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ
وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ
أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى
يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
فَإِذَا قَالُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا
اللّٰهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ
وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ
مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
تَابَعَهُ بَعْدُ عُمَرُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ
أَبُو بَكْرٍ إِلَى مَشُورَةٍ إِذْ كَانَ

علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو
چھوڑ دیجئے) بلکہ آپ نے ارشاد الٰہی کے مطابق حکم دیا۔[1]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جتنے امام اور خلیفے
ہوئے وہ مباح امور میں امین اور عالم لوگوں سے مشورہ
لیا کرتے تاکہ جو کام آسان ہو[2] اسے اختیار کریں پھر جب
انہیں قرآن و حدیث کا حکم مل جاتا تو اس کے خلاف
کسی کی بات نہ سنتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
اتباع سب پر مقدم ہے۔
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے
جو زکوٰۃ نہیں دیتے تھے جنگ کرنا مناسب سمجھا تو حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ان لوگوں سے کیوں جنگ
کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے
مجھے لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم ہوا یہاں تک کہ وہ
لا الٰہ الا اللہ کہیں جب انہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہہ
لیا تو اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچا لیا۔ ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو ان لوگوں سے ضرور
لڑوں گا جو فرائض میں فرق کریں جنہیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مساوی رکھا تھا۔ چنانچہ
اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس رائے
سے متفق ہوگئے۔ حاصل یہ کہ حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورے
پر توجہ نہ کی، کیونکہ ان کے پاس آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا حکم موجود تھا کہ جو لوگ

[1] یہ قصہ اوپر موصولاً گزر چکا ہے ۱۲ منہ [2] اس میں کسی خرابی کا ڈر نہ ہو ۱۲ منہ

عِنْدَهُ حُكْمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَاَرَادُوْا تَبْدِيْلَ الدِّيْنِ وَاَحْكَامِهٖ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ اَصْحَابَ مَشُوْرَةِ عُمَرَ كُهُوْلًا كَانُوْا اَوْ شُبَّانًا وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۶۸۵۶۔ حَدَّثَنَا الْاُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ ابْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا قَالَتْ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّاُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْاَلُهُمَا وَهُوَ يَسْتَشِيْرُهُمَا فِيْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ فَاَمَّا اُسَامَةُ فَاَشَارَ بِالَّذِيْ يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ اَهْلِهٖ وَاَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ لَمْ

نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں دین کے احکام اور ارکان کو بدل ڈالیں ان سے جنگ کرنی چاہیئے (وہ کافر ہوگئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدل ڈالے (اسلام سے پھر جائے) اسے مار ڈالو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورے میں وہی صحابہ کرام شریک رہتے جو قرآن کے عالم ہوتے جوان ہوں یا بوڑھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ کی کتاب کا کوئی حکم سنتے تو اس پر جم جاتے اس کے مطابق عمل کرتے اس کے خلاف کسی کا مشورہ نہ سنتے[1]

(از اویسی از ابراہیم از صالح از ابن شہاب) حضرت عروہ، ابن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے واقعۂ افک نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو طلب فرمایا کیونکہ وحی نازل ہونے میں تاخیر ہوئی آپ نے ان دونوں سے رائے دریافت کی، ان سے مشورہ لیا "کیا میں اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کرلوں؟" حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو جیسا کہ وہ جانتے تھے کہ آپ کی ازواج مطہرات ایسی ناپاک باتوں سے پاک ہیں ویسا ہی مشورہ دیا[2]۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ کہا اللہ تعالیٰ نے آپ

---

[1] یہ سب حدیثیں اوپر موصولاً گزر چکی ہیں امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ حاکم اور بادشاہ اسلام کو سلطنت کے کاموں میں علماء اور عقلمندوں سے مشورہ لینا چاہیئے لیکن جس کام میں اللہ اور رسول کا حکم صاف صاف موجود ہے اس میں شورہ کی حاجت نہیں اللہ اور رسول کے حکم پر عمل کرنا چاہیئے اگر مشورے والے اس کے خلاف مشورہ دیں تو اس کو گوز شتر سمجھنا چاہیئے اللہ اور رسول پر کسی کی تقدیم جائز نہیں ہے ۱۲ منہ [2] کہنے لگے یا رسول اللہ یہ سب جھوٹ ہے حضرت عائشہؓ بالکل پاک دامن اور معصوم بی بی ہیں ۱۲ منہ

يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا
كَثِيْرٌ وَّسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَدَعَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْرَةَ
فَقَالَ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَّرِيْبُكِ قَالَتْ
مَا رَأَيْتُ أَمْرًا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ
السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي
الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ
يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَّعْذِرُنِي مِنْ رَّجُلٍ
بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ
عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَذَكَرَ بَرَاءَةَ عَائِشَةَ
وَقَالَ أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ ح وَ
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامِ
ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ
فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا تُشِيْرُوْنَ
عَلَيَّ فِي قَوْمٍ يَّسُبُّوْنَ أَهْلِي مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمْ
مِّنْ سُوْءٍ قَطُّ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَمَّا
أُخْبِرَتْ عَائِشَةُ بِالْأَمْرِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَنْطَلِقَ إِلَى أَهْلِي فَأَذِنَ
لَهَا وَأَرْسَلَ مَعَهَا الْغُلَامَ وَقَالَ رَجُلٌ
مِّنَ الْأَنْصَارِ سُبْحَانَكَ مَا يَكُوْنُ لَنَا
أَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ

پر تنگی نہیں کی، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا بہت سی عورتیں
ہیں آپ ذرا بریرہ سے پوچھئے وہ صحیح صحیح عائشہ رضی اللہ عنہا کا
حال بیان کر دے گی چنانچہ آپ نے بریرہؓ کو طلب کیا اور اس سے فرمایا کہ
عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق تو نے کبھی کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے
بدگمانی پیدا ہو وہ کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے کبھی کوئی بدگمانی کی بات
نہیں دیکھی ہیں اتنا جانتی ہوں کہ عائشہؓ نو عمر کمسن لڑکی ہیں آٹا گندھا
چھوڑ کر سو جاتی ہیں، بکری آکر آٹا کھا جاتی ہے[1]۔ یہ سنتے ہی آپ منبر پر کھڑے
ہوئے فرمایا مسلمانو! اگر میں اس شخص سے بدلہ لوں جس نے میری بیوی پر تہمت
لگا کر مجھے ایذا دی ہے تو کون لوگ مجھے معذور تصور کریں گے[2]۔ خدا کی قسم
میں تو اپنی بیوی کو نیک (باعصمت) ہی سمجھتا ہوں اور حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی کا واقعہ بیان کیا[3]۔ ابو اسامہ نے ہشام بن
عروہ سے نقل کیا۔ امام بخاری بحوالہ محمد بن حرب از یحیی بن ابی زکریا غسانی
از ہشام بن عروہ از والدش از عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کیا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا پہلے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر
کہنے لگے تم لوگ کیا رائے دیتے ہو؟ میں ان اشخاص کو کیا سزا دوں
جو میری بیوی کو بدنام کرتے ہیں، میں نے اس کی کوئی برائی نہیں دیکھی

عروہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا کو اس بہتان کا علم ہوا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ
آپ مجھے اپنے ماں باپ کے گھر جانے کی اجازت دیتے ہیں؟
آپؐ نے اجازت دے دی اور ایک لڑکا ان کے ساتھ بھیج
دیا ایک انصاری (حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ)
کہنے لگے سُبْحَانَكَ مَا يَكُوْنُ لَنَا الآية (اللہ تعالیٰ نے
ایسا ہی فقرہ قرآن میں نازل کیا)

[1] بیچاری بالکل بھولی بھالی وہ ایسے برے کاموں کو کیا جانیں ۱۲ منہ [2] میری حمایت اور طرفداری کریں گے ۱۲ منہ [3] جو اللہ نے اپنی کتاب میں اتارا ۱۲ منہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ التَّوْحِيْدِ وَالرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ

کتاب اللہ تعالیٰ کی توحید اس کی ذات و صفات اور جہمیوں وغیرہ کے رد کے بیان میں[1]

بَابُ ۳۸۵۸ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ إِلَى تَوْحِيْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو توحید باری تعالیٰ کی طرف دعوت دینا

۶۸۵۷ - **حَدَّثَنَا** أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُوْلُ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ

(از ابو عاصم از زکریا ابن اسحاق از یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی از ابو معبد) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا۔

دوسری سند (از عبداللہ بن ابو الاسود از فضل بن علاء از اسماعیل بن امیہ از یحییٰ بن محمد بن عبداللہ بن صیفی از ابو معبد غلام عبداللہ بن عباس) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو (حاکم بنا کر) یمن کی طرف بھیجا تو ان سے فرمایا دیکھو تمہیں اہل کتاب کے کچھ لوگ ملیں گے تو پہلے انہیں توحید الٰہی کی طرف دعوت دو[2] جب وہ توحید سمجھ لیں تو پھر انہیں کہہ کہ اللہ نے ان پر دن رات

[1] امام بخاری جب اعمال کے بیان سے فارغ ہوئے تو عقائد کا بیان شروع کیا گویا ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی کی اوپر خوارج اور روافض کا رد ہو چکا ہے اب قدریوں اور جہمیوں کا رد اس کتاب میں کیا یہی چار فرقے بدعتیوں کے سرکردہ ہیں جہمیہ منسوب ہے جہم بن صفوان کی طرف جو ایک بدعتی شخص ہشام ابن عبدالملک کی خلافت میں ظاہر ہوا تھا یہ اللہ کی ان صفات کی جو قرآن و حدیث میں وارد ہیں بالکل نفی کرتا تھا گویا اپنے نزدیک تنزیہہ میں مبالغہ کرتا تھا آخر مسلم بن احوز نے اس کی گردن کاٹی کمبخت کا منہ کالا ہو گیا امام ابو حنیفہؒ نے کہا جہم نے نفی تشبیہ میں یہاں تک مبالغہ کیا کہ اللہ کو لاشئ اور معدوم بنا دیا ۱۲ منہ [2] جو سورۂ اخلاص میں موجود ہے اللہ اکیلا ہے اللہ بے نیاز ہے کسی چیز کا محتاج نہیں نہ اس سے کسی کو جنا ہے نہ جنا گیا اس کے جوڑ کا کوئی دوسرا نہیں ۱۲ منہ

جَبَلٍ نَحْوَ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يُّوَحِّدُوا اللَّهَ تَعَالَى فَإِذَا عَرَفُوا ذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا صَلَّوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فَقِيرِهِمْ فَإِذَا أَقَرُّوا بِذَلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ۔

میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جب وہ نماز بھی پڑھنے لگیں تو اب ان سے کہو کہ اللہ نے ان کے مال میں زکوٰۃ بھی فرض کی ہے ان میں جو مالدار ہیں ان سے زکوٰۃ لی جائے اور ان میں جو حاجت مند ہیں انہیں دی جائے گی۔ جب وہ اسے بھی مان لیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کر اور زکوٰۃ میں عمدہ عمدہ مال لینے سے بچا رہ (متوسط درجے کا مال لے)

۶۸۵۸۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَّالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَّعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابوحصین واشعث ابن سلیم از اسود بن ہلال) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ تو جانتا ہے اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے، آپؐ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں پھر فرمایا معاذ تجھے معلوم ہے کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپؐ نے فرمایا بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ دے

۶۸۵۹۔ **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا

(از اسمٰعیل از مالک از عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ از والدش) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی کو رات کے وقت برابر قل ھو اللہ احد کی تلاوت کرتے سنا۔

يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ زَادَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمٰنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صبح ہونے پر اس نے بارگاہ رسالت میں یہ واقعہ عرض کیا وہ اس سورت کے فضائل سے ناواقف تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، یہ سورت ایک تہائی قرآن کے فضائل اور ثواب کے برابر ہے[1]

اسماعیل بن جعفر نے بحوالہ اپنے والد مالک از عبدالرحمٰن از والدش از ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کیا وہ کہتے ہیں میرے بھائی قتادہ بن نعمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تو قتادہ بن نعمان کا ذکر زیادہ کیا۔

٦٨٦٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ فِي حِجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلٰوتِهِ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ۔

(از محمد از احمد بن صالح از ابن وہب از عمرو از ابن ابی ہلال از ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن از والدہ اش عمرہ بنت عبدالرحمٰن کہ زیر تربیت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک لشکر کا سردار بنا کر بھیجا، وہ نماز میں (ہر رکعت میں) اپنی قراءت قل ھو اللہ احد پر ختم کرتا[2]۔ جب لشکر مدینے واپس آیا تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کا ذکر کیا آپؐ نے فرمایا اس سے معلوم کرو وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ لوگوں نے دریافت کیا وہ کہنے لگا اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی صفات مذکور ہیں مجھے اس سورت سے خاص محبت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے کہو اللہ بھی تجھ سے محبت کرتا ہے۔

[1] قرآن کے تین حصے ہیں، ایک حصہ توحید الٰہی اور اس کی صفات و افعال کا بیان دوسرا قصص کا بیان، تیسرا احکام شریعت کا بیان تو قل ھو اللہ احد میں ایک حصہ موجود ہے اس لئے تہائی قرآن کے برابر ہوا ۱۲ منہ [2] یعنی دوسری سورتوں کے ساتھ قل ھو اللہ احد بھی ضرور پڑھتا تھا ۱۲ منہ

بَابٌ ۳۸۵۹ قَوْلِ اللّٰہِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی۔

باب اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد "اے پیغمبر لوگوں سے کہہ دے خدا تعالیٰ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس نام سے بھی پکارو، اس کے تو سبھی نام حسین و عمدہ ہیں"[1]

۶۸۶۱ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَّاَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ

(از محمد از ابو معاویہ از اعمش از زید بن وہب و ابو ظبیان) جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم نہیں کرتا جو اس کے بندوں پر رحم نہیں کرتے[2]

۶۸۶۲ - **حَدَّثَنَا** اَبُو النُّعْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ عُثْمٰنَ النَّهْدِيِّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَہٗ رَسُوْلُ اِحْدٰی بَنَاتِہٖ يَدْعُوْہُ اِلٰی ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَاَخْبِرْهَا اَنَّ لِلّٰہِ مَآ اَخَذَ وَلَہٗ مَآ اَعْطٰی وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَعَادَ الرَّسُوْلَ اَنَّهَا اَقْسَمَتْ لَتَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَہٗ

(از ابو النعمان از حماد بن زید از عاصم احول از ابو عثمان نہدی) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ کی ایک صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کی طرف سے ایک شخص آپ کو بلانے آیا۔ کہنے لگا ان کا بچہ قریب المرگ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا اور زینب سے کہہ دے اللہ ہی کا سب مال ہے جو چاہے لے اور جو چاہے دے۔ ہر ذی روح کی حیات کا اللہ کے پاس ایک وقت مقرر ہے (وہ اتنا ہی زندہ رہے گا) اسے کہہ دے کہ صبر کرے اور اللہ سے صبر کا ثواب طلب کرے[3] لیکن حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے دوبارہ اسے بھیجا اور قسم دی آپ ضرور تشریف لائیے۔ اس وقت آپ کھڑے ہوئے آپ کے

---

[1] ننانوے نام تو بہت مشہور ہیں ترمذی کی حدیث میں وارد ہیں اور ان کے سوا بھی بہت اسماء اور صفات قرآن و حدیث میں وارد ہیں ان سب سے اللہ کی یاد کر سکتے ہیں لیکن اپنی طرف سے کوئی نام یا صفت تراشنا جائز نہیں حضرات صوفیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے مبارک ناموں میں عجیب آثار ہیں بشرطیکہ آدمی با طہارت کرا دت سے ان کو پڑھا کرے اور یہ بھی ضروری ہے کہ حلال کا لقمہ کھاتا ہو حرام سے پرہیز کرتا ہو مثلاً غنیٰ اور تونگری کے لئے یا غنی یا مغنی کا ورد رکھے شفا اور تندرستی کے لئے یا شافی یا کافی یا معافی کا، حصول مطالب کے لئے یا قاضی الحاجات یا کافی المہمات کا، دشمن پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے یا عزیز یا قہار کا، ازدیاد عزت و آبرو کے لئے یا رافع یا معز کا، علیٰ ہذا القیاس ۱۲ منہ [2] عبادت بجز خدمت خلق نیست بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست۔ اللہ کے بندوں پر رحم کرنا ان کے آرام اور راحت کی فکر کرنا ایسی عبادت ہے جو ہر شریعت میں نجات کا باعث ہے باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ اللہ کی صفت رحم ہے تو رحمٰن اور رحیم کے نام سے اس کو پکار سکتے ہیں ۱۲ منہ [3] یہ سن کر وہ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچایا ۱۲ منہ

سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَدُفِعَ الصَّبِيُّ إِلَيْهِ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنٍّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهٖ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔

ساتھ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی گئے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بچہ (آپؐ کی گود میں ڈال دیا، اس کی جان نکل رہی تھی، جیسے پرانی مشک کا حال ہوتا ہے۔ یہ کیفیت دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ یہ رونا کیسا؟ آپؐ نے فرمایا یہ رحم کی وجہ سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں ڈال دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو (دوسروں پر) رحم کرتے ہیں[1]۔

بَابٌ ۳۸۶۰ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى إِنِّيْ أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ۔

باب ارشاد باری تعالیٰ (سورہ والذاریات میں ہے) میں ہو اللہ روزی دینے والا، صاحب قوت و طاقت ہے[2]۔

۶۸۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرُ عَلٰى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللهِ يَدَّعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ۔

(از عبدان از ابو حمزہ از اعمش از سعید بن جبیر از ابو عبدالرحمٰن سُلمی) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے زیادہ تکلیف کی بات سن کر صبر کرنے والا[3] کوئی نہیں ہے۔ مشرک منحوس کہتے ہیں اللہ کی اولاد ہے[4] باوجود ایسی خرافات کے وہ ان مشرکوں کو اچھا بھلا رکھتا ہے، انہیں روزی دیتا ہے[5]۔

بَابٌ ۳۸۶۱ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ أَحَدًا۔ وَإِنَّ اللهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ۔ وَأَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ

باب ارشاد باری تعالیٰ "وہ عالم غیب ہے وہ اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا" (مگر جس کے متعلق وہ خود چاہے) نیز ارشاد الٰہی "اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے جو اس نے تجھ پر نازل کیا، علم کے ساتھ

---

[1] آپ کی شان کے تو خلاف ہے ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلا کہ اللہ کے لئے رحم کی صفت کا اثبات ہوا ۱۲ منہ [3] قرآن میں یوں ہے ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین۔ امام بخاری نے ترجمہ باب میں یوں لکھا انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین ابن مسعودؓ کی یہی قراءت ہے ۱۲ منہ [4] یعنی مہلت دینے والا عذاب میں دیر کرنے والا ۱۲ منہ [5] حالانکہ وہ اولاد وغیرہ سے پاک و برتر ہے ۱۲ منہ [6] اس حدیث میں صفت رزاقیت کا اثبات ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تکلیف نہیں ہو سکتی مطلب یہ ہے کہ اس کے پیغمبروں اور نیک بندوں کو مشرک ایسی باتیں کر کے تکلیف دیتے ہیں ۱۲ منہ

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ - إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ يَحْيَى الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالْبَاطِنُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا -

نازل کیا، ہر مادینہ کے پیٹ میں جو کچھ ہے کہ بچہ کیسا ہے؟ اور اسی کے علم کے مطابق مادینہ وضع حمل کرتی ہے۔ نیز ارشاد ہے کہ "وقوع قیامت کا علم خدا ہی کے حوالے ہے" یحییٰ بن زیاد کہتے ہیں ہر چیز پر ظاہر ہے یعنی علم کی وجہ سے اور ہر چیز پر باطن ہے یعنی علم کی وجہ سے[1]

۶۸۶۴ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللهُ لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللهُ وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَّا اللهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللهُ -

(از خالد بن مخلد از سلیمان بن بلال از عبد اللہ بن دینار) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غیب کی پانچ چابیاں ہیں جنہیں اللہ ہی جانتا ہے، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ رحم مادر میں کیا ہے؟ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، کل کیا ہوگا؟ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، مینہ کب برسے گا؟ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جاندار کس سرزمین میں مرے گا؟ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب واقع ہوگی؟[2]

۶۸۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَمَنْ

(از محمد بن یوسف از سفیان از اسمٰعیل از شعبی از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جو شخص تجھ سے یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج میں اپنے پروردگار کو دیکھا وہ جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ تو (سورہ انعام میں) فرماتا ہے آنکھیں اس کا ادراک نہیں کرسکتیں[3] اور جو شخص یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ

---

[1] تو صفت علم کا اثبات ہوا ۱۲ منہ [2] اس باب کی دونوں حدیثوں میں صفت علم کا اثبات ہے ۱۲ منہ [3] یہ حضرت عائشہؓ کا اجتہاد تھا دوسرے صحابہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور وہ کہتے ہیں کہ لا تدرکہ الابصار سے یہ مراد ہے کہ دنیا میں اس کو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں اور مطلق رؤیت کی نفی نہیں ہے ورنہ آخرت میں مؤمنوں کو دیدار کیونکر ہوسکے گا جو صحیح حدیثوں سے ثابت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے کلام سے حضرت موسیٰ کو سرفراز فرمایا اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤیت سے سرفراز فرمایا ۱۲ منہ

حَدَّثَكَ اَنَّهٗ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ۔

علیہ وسلم غیب کی بات جانتے تھے وہ جھوٹا ہے[۱] اور اللہ تعالیٰ (سورہ نحل میں) فرماتے ہیں کسی کو علم غیب بجز خدا تعالیٰ نہیں ہے۔[۱]

بَاب ۳۸۶۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ۔

۶۸۶۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

باب ارشاد باری تعالیٰ "السلام المؤمن" خدا تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ہے اور مومن ہے[۲]

(از احمد بن یونس از زہیر از مغیرہ از شفیق بن سلمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے (تشہد میں) یوں کہتے "اللہ پر سلام" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے (سب کو سلامت رکھنے والا) یوں کہا کرو اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

بَاب ۳۸۶۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَلِكِ النَّاسِ، فِيْهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ارشاد باری تعالیٰ "مَلِكِ النَّاسِ" لسانوں کا بادشاہ۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[۳]

[۱] اس پر سب مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ غیب کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہ تھا مگر جو بات اللہ آپ کو بتلا دیتا وہ معلوم ہو جاتی ابن اسحاق نے مغازی میں نقل کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی گم ہوگئی تو ابن صلیت کہنے لگا محمد اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں اور آسمان کے حالات تم سے بیان کرتے ہیں لیکن ان کو اپنے تئیں اونٹنی کی خبر نہیں وہ کہاں ہے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا ایک شخص ایسا ایسا کہتا ہے اور میں تو قسم خدا کی وہی بات جانتا ہوں جو اللہ نے مجھ کو بتائی اور اب اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بتلا دیا ہے وہ اونٹنی فلاں گھاٹی میں ہے ایک درخت سے اٹکی ہوئی ہے آخر صحابہ گئے اور اس کو لے کر آئے ۱۲ منہ [۲] اپنے بندوں کو امن دینے والا یا اپنے وعدے کو سچ کرنے والا ۱۲ منہ [۳] جو آگے موصولاً مذکور ہوگی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمان زمین اپنے ہاتھ میں لے کر فرمائے گا" اَنَا الْمَلِكُ ۱۲ منہ [۴] معلوم نہیں بعضے جاہل حضرات یہ حدیث طلبہ کو کیسے پڑھاتے ہیں اور طلبہ کیسے پڑھتے ہیں۔؟ اتنی واضح بات کی تاویل کی ضرورت اور کوئی صورت بھی نہیں ۱۲ عبدالرزاق۔

۶۸۶۷- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَطْوِی السَّمَآءَ بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَیْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ وَقَالَ شُعَیْبٌ وَّالزُّبَیْدِیُّ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ یَحْیٰی عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ-

(از احمد بن صالح از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از سعید) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے گا اور آسمانوں دائیں ہاتھ پر لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا "میں بادشاہ ہوں اب زمین کے چھوٹے بادشاہ کہاں ہیں"۔

اس حدیث کو شعیب، محمد بن ولید زبیدی اور اسحاق بن یحییٰ کلبی نے بھی بحوالہ زہری از ابوسلمہ روایت کیا[1]۔

بَابٌ ۳۸۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ- وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ- وَمَنْ حَلَفَ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَصِفَاتِهٖ.

باب ارشاد باری تعالیٰ " وہ غالب، حکمت والا ہے"۔

"اے پیغمبر تیرا رب عزت وغلبہ والا ان باتوں سے پاک ہے جو یہ کافر سمجھتے ہیں"۔

"عزت اللہ اور اس کے رسول ہی کے لئے ہے"۔ جو شخص اللہ کی عزت اور دیگر صفات الٰہیہ کی قسم کھائے (تو وہ قسم منعقد ہو جائے گی، قسم کے خلاف کرنے پر کفارہ دینا ہوگا[2])

وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ جَهَنَّمُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبْقٰی رَجُلٌ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب اللہ تعالیٰ دوزخ میں اپنا پاؤں رکھ لے گا تو) دوزخ کہے گی بس بس تیری عزت کی قسم (میں بھر گئی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص دوزخ اور بہشت کے درمیان رہ جائیگا یہ ان دوزخیوں میں سے ہوگا جو سب کے بعد بہشت میں جائے گا، وہ کہے گا:۔

---

[1] شعیب کی روایت کو دارمی نے اور زبیدی کی روایت کو ابن خزیمہ نے اور اسحاق بن یحییٰ کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ

[2] بعضوں نے کہا صفات ذاتیہ جیسے علم قدرت سمع بصر کلام حیٰوۃ کی قسم کھائے تو قسم منعقد ہوگی اگر صفات فعلیہ جیسے استعار نزول صعود، رزق وغیرہ کی قسم کھائے تو حانث نہ ہوگا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث کتاب الرقاق میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ

الْجَنَّةَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَقَالَ أَيُّوْبُ وَعِزَّتِكَ لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ۔

"پروردگار میرا منہ ذرا دوزخ کی طرف سے پھیر دے تیری عزت کی قسم میں اور کوئی سوال تجھ سے نہیں کرنے کا"[1]

اس حدیث میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یوں کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ بھی لے اور اس سے دس گنا (انعامات) مزید لے۔

ایوب علیہ السلام[2] نے عرض کیا تیری عزت کی قسم بھلا میں تیری عنایات سے کبھی بے پروا ہو سکتا ہوں؟[3] (آخر تک)

۶۸۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوْتُوْنَ۔

(از ابومعمر از عبدالوارث از حسین معلم از عبداللہ بن بریدہ از یحییٰ بن یعمر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء کیا کرتے تھے "اس پروردگار کی عزت کی پناہ مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اے اللہ صرف تو ہی موت سے پاک ہے۔ انسان اور جن تو سب موت سے ہمکنار ہوں گے۔"

۶۸۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقٰى فِي النَّارِ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ ح وَعَنْ مُعْتَمِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ

(از ابن ابی الاسود از حرمی از شعبہ از قتادہ از حضرت انس رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں لوگ برابر پڑتے رہیں گے۔

دوسری سند (از خلیفہ از یزید بن زریع از سعید از قتادہ از حضرت انس رضی اللہ عنہ)

تیسری سند (از خلیفہ از معتمر از والدش از قتادہ از حضرت انس رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ

[1] پھر سارا قصہ بیان کیا جو اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [2] جب سونے کی ٹڈیاں ان پر برسیں وہ کپڑے میں بٹورنے لگے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث بھی کتاب الطہارت میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ تَقُولُ قَدْ قَدْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تَفْضُلُ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ۔

علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں گناہ گار لوگ برابر پڑتے رہیں گے اور وہ یہی کہتی رہے گی اور کچھ ہیں اور کچھ ہیں؟[1] آخر پروردگار عالم اپنا قدم (مبارک) اس پر رکھ دے گا، اس وقت وہ سمٹ کر (چھوٹی ہو جائے گی) عرض کرے گی "بس بس تیری عزت اور بزرگی کی قسم (میں بھر گئی اب گنجائش نہیں رہی) اور بہشت کسی طرح نہیں بھرے گی اس میں بہت خالی جگہ رہے گی آخر اللہ تعالیٰ ایک دوسری مخلوق پیدا کریگا اور بہشت کی خالی جگہ میں انہیں رہائش دے گا۔

باب ۳۸۶۵ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ۔

باب ارشادِ الٰہی "وہی خدا ہے جس نے زمین اور آسمانوں کو حق کے ساتھ پیدا کیا"[2]

۷۸۷۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو مِنَ اللَّيْلِ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ

(از قبیصہ از سفیان از ابن جریج از سلیمان از طاؤس) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (تہجد کے وقت) یوں دعا کیا کرتے تھے "اے اللہ تیرے لئے ہی حمد ہے تو آسمانوں اور زمین اور ان کی ہر شئے کا مالک ہے تجھ ہی کو تعریف سزاوار ہے تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور ان کا بھی جو ان دونوں میں رہتے ہیں۔ تیرے لئے ہی حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ تیرا قول حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات (بروز قیامت) حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے، اے اللہ! میں تیرا تابع فرمان ہو گیا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری ہی طرف رجوع کیا، تیری ہی مدد سے میں نے

[1] یعنی ابھی بہت جگہ خالی ہے اور لاؤ اور لاؤ ۱۲ منہ [2] یعنی اپنا وجود پہچاننے کے لئے، اس لئے کہ مصنوع سے صانع پر استدلال ہوتا ہے بعضوں نے کہا مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ اس آیت سے یہ ثابت کریں کہ اس کے کلام پر حق کا اطلاق ہوتا ہے یعنی آسمان اور زمین کو کلمۂ کُن سے جو حق ہے پیدا کیا حق کا اطلاق خود پروردگار پر بھی ہوتا ہے یعنی ہمیشہ قائم اور باقی کبھی فنا ہونے والا نہیں ۱۲ منہ

خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ لِي غَيْرُكَ۔

دشمنوں کا مقابلہ کیا اور تجھ سے ہر جھگڑے میں انصاف چاہتا ہوں۔ میرے اگلے پچھلے چھپے اور کھلے سب گناہ بخش دے تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا میرا کوئی معبود نہیں

۶۸۷۲۔ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ بِهٰذَا وَقَالَ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ۔

(از ثابت بن محمد از سفیان) یہی منقول ہے اس میں یہ عبارت ہے "تو حق ہے، تیرا قول حق ہے الخ"

بَاب ۳۸۶۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا

وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا۔

باب ارشادِ الٰہی "اللہ سمیع و بصیر ہے"

اعمش بحوالہ تمیم از عروہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا "ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام آوازیں سنتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا الخ" اللہ نے سن لی بات اس عورت کی جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں جھگڑتی تھی"

۶۸۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ ارْبَعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا قَرِيْبًا ثُمَّ أَتٰى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُوْلُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ لِي

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ایوب از ابی عثمان) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم جب کسی بلندی پر چڑھتے تو زور سے اللہ اکبر کہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگو اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہو؟ (آہستہ آہستہ اللہ کی یاد کرو) کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے، تم تو اس (خدا) کو پکارتے ہو جو (ہر بات) سنتا اور دیکھتا ہے اور (علم وسمع وبصر کے لحاظ سے) نزدیک ہے، پھر آپ میرے پاس تشریف لائے

يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ بِهِ -

میں دل ہی دل میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ رہا تھا آپؐ نے فرمایا عبداللہ بن قیس لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتے رہا کرو یہ کلمہ بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔
راوی کہتے ہیں یا آپؐ نے یوں فرمایا عبداللہ بن قیس میں تجھے بہشت کا ایک خزانہ بتاؤں[1]؟

۶۸۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلَاتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ -

(از یحیی بن سلیمان از ابن وہب از عمرو از یزید از ابوالخیر) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی دعاء بتائیے جسے میں نماز میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا یہ دعاء پڑھا کرو۔
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ -[2]

۶۸۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ

(از عبداللہ بن یوسف از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

---

[1] وہ بھی لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے اللہ تعالیٰ غائب نہیں ہے اس کا یہ معنی ہے کہ وہ ہر جگہ ہر چیز کو ہر آواز کو دیکھ اور سن رہا ہے آواز کیا چیز ہے وہ تو دلوں تک کی بات جانتا ہے یہ جو کہا کرتے ہیں اللہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اس کا بھی یہی معنی ہے کہ کوئی چیز اس کے علم اور سمع و بصر سے پوشیدہ نہیں ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے جیسے جہمیہ ملاعنہ سمجھتے ہیں کہ اللہ اپنی ذات قدسی صفات سے ہر مکان یا ہر جگہ میں موجود ہے ذات مقدس تو اس کی بالائے عرش ہے مگر اس کا علم اور سمع اور بصر ہر جگہ ہے حضور کا یہی معنی ہے خود امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں اللہ آسمان پر ہے زمین میں نہیں ہے یعنی اس کی ذات مقدس بالائے آسمان اپنے عرش پر ہے اور دین کے کل اماموں کا یہی مذہب ہے جیسے اوپر بیان ہو چکا ہے یہ کلمہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ عجیب پر اثر کلمہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ میں یہ اثر رکھا ہے کہ جو کوئی اس کو ہمیشہ پڑھا کرے وہ ہر شے کے شر سے محفوظ رہتا ہے
حضرت مجددؒ کا ختم روزانہ یہی تھا کہ سوسوا سو بار اول و آخر درود شریف پڑھتے اور پانچ سو مرتبہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور دنیا و آخرت کے تمام مہمات اور مقاصد حاصل ہونے کے لئے یہ بارہ کلمے میں نے تجربہ کئے جو کوئی ان کو ہر وقت جب فرصت ہو بلا قید پڑھتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی کل مرادیں پوری ہونگی سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم استغفر اللہ لا الٰہ الا اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ یا دافع یا معز یا غنی یا مغنی یا حی یا قیوم برحمتک استغیث یا ارحم الراحمین لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔ ایسا ہوا ایک محلے میں ایک شخص دیندار اور اہل علم کا بڑا دشمن تھا اور اس قدر طاقتور ہو گیا تھا کہ اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا اس شخص کو خصوصاً دینداروں کو اس کے شر سے اپنی عزت و آبرو سنبھالنا دشوار ہو گیا تھا اللہ تعالیٰ نے انہی کلموں کے طفیل سے اس کا قلع قمع کر دیا اور اپنے بندوں کو راحت دی جب اس کے فی النار والسقر ہونے کی خبر آئی تو دفعتہً یہ مادہ تاریخ دل میں گزرا چونکہ ابوجہل رفت از دنیا۔ گذشتہ تاریخ او بما ذمہ بلا شبہ یہ شخص گویا فرعون ہذہ الامۃ۔

[2] اس حدیث میں مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اسی وقت فائدہ دے گا جب وہ سنتا دیکھتا ہو تو آپؐ نے جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ دعا مانگنے کا حکم دیا تو معلوم ہوا وہ سنتا دیکھتا ہے میں کہتا ہوں سبحان اللہ امام بخاری کی باریکی فہم (بقیہ برصفحہ آئندہ)

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رض حَدَّثَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَادَانِي قَالَ إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ۔

علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام نے مجھے آواز دی کہنے لگے "آپؐ کی قوم قریش کی باتیں اللہ تعالیٰ نے سن لیں اور جو انہوں نے آپؐ کو جواب دیا وہ بھی سن لیا"

بَاب ۳۸۶۷ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى قُلْ هُوَ الْقَادِرُ۔

باب ارشاد باری تعالیٰ "کہہ دیجئے، وہ پروردگار قدرت والا ہے"

۶۸۷۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ السَّلَمِيُّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

(از ابراہیم بن منذر از معن بن عیسیٰ از عبدالرحمٰن بن ابی الموالی از محمد بن منکدر از عبداللہ بن حسن) جابر بن عبداللہ سلمی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہر (مباح) کام کے لئے استخارہ اسی طرح (احتیاط کے ساتھ) سکھاتے تھے جیسے آپ کوئی سورت سکھاتے تھے، آپؐ فرمایا کرتے جب تم میں سے کوئی کسی کام کا قصد کرے تو پہلے دو رکعتیں نماز نفل پڑھے پھر (سلام کے بعد یا تشہد کے بعد یا سجدے میں) یہ دعا پڑھے "یا اللہ میں تیرے علم کے طفیل اس کام میں خیر طلب کرتا ہوں اور تیری ہی قدرت کے طفیل تجھ سے قدرت چاہتا ہوں اور تیرا فضل چاہتا ہوں اور تو ہی قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو ہی مستقبل کا علم رکھتا ہے۔ مجھے علم نہیں، تو ہی غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس دعا میں اللہ تعالیٰ کو مخاطب کیا ہے بصیغہ امر اور بکاف خطاب اور اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرنا اسی وقت صحیح ہوگا جب وہ سنتا دیکھتا اور حاضر ہو ورنہ غائب شخص کو کون مخاطب کرے گا پس اس دعا سے باب کا مطلب ثابت ہو گیا دوسرے یہ کہ حدیث میں وارد ہے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو اپنے پروردگار سے سرگوشی کرتا ہے اور سرگوشی کی حالت میں کوئی بات کہنا اسی وقت مؤثر ہوگی جب مخاطب بخوبی سنتا ہو تو اس حدیث کے ساتھ ملانے سے یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کا سمع بے انتہا ہے وہ عرش پر رہ کر بھی نمازی کی سرگوشی سن لیتا ہے اور یہی باب کا مطلب ہے ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا الْأَمْرَ ثُمَّ يُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ خَيْرًا لِّي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ قَالَ أَوْ فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ اللّٰهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرٌّ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ۔

یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (یہاں پر اس کام کا بیان کرے جس کے لئے استخارہ کرتا ہے زبان سے اس کام کا نام لے یا دل میں تصور کرے) میرے لئے فی الحال یا آئندہ کے لئے بہتر ہے راوی کہتا ہے یا یوں فرمایا میرے دین و دنیا اور انجام کے لئے بہتر ہے تو اسے میری قسمت میں (مقدر میں) کر دے اور اسے آسان بنا دے پھر اس میں برکت دے۔ یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین و دنیا اور انجام کے لئے بُرا ہے یا یوں فرمایا فی الحال یا آئندہ کے لئے بُرا ہے تو اسے مجھ سے ہٹا دے (دور کر دے کہ میں اسے نہ کر سکوں) اور پھر جو امر بہتر ہو جہاں ہو میرے لئے مقدر کر دے پھر مجھے اس پر راضی اور خوش رکھ[1]

بَابٌ ۳۸۶۸ مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ۔

باب اللہ کی صفت مقلّب القلوب ہے۔

یعنی دلوں کو پھیرنے والا۔ ارشاد الٰہی ہے "ہم ان کے دل اور آنکھیں پھیر دینگے (سورہ انعام)

۶۸۷۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ۔

(از سعید بن سلیمان از ابن مبارک از موسیٰ بن عقبہ از سالم) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں فرمایا کرتے تھے نہیں[2] قسم اس کی جو دلوں کو پھیرنے والا ہے۔

بَابٌ ۳۸۶۹ إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ اسْمٍ إِلَّا وَاحِدًا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُو الْجَلَالِ الْعَظَمَةِ الْبَرُّ اللَّطِيْفُ۔

باب اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔

ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ذو الجلال کا معنیٰ[3] عظمت و بزرگی والا۔ برّ کا معنی لطیف (باریک بین[4])

---

[1] یہ حدیث اوپر کتاب التہجد اور کتاب الدعوات میں گزر چکی ہے یہاں اس کو اس لئے لائے کہ اس میں قدرت الٰہی کا اثبات ہے ۱۲ منہ [2] یعنی یہ کام نہیں کروں گا یا یہ بات نہیں کہوں گا ۱۲ منہ [3] یا نیکی اور احسان کرنے والا ۱۲ منہ [4] ذو الجلال کا معنی ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ۱۲ منہ

۶۸۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو جو شخص انہیں یاد کر لے (اور ان پر عمل کرے) تو وہ جنت میں داخل ہوگا[1]

(امام بخاری رح نے أَحْصَيْنَاهُ کی تفسیر حسب عادت کر دی یعنی حفظ کر لیا)

بَابٌ ۳۸۷ - السُّؤَالِ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْاِسْتِعَاذَةِ بِهَا

باب اسمائے الٰہی کے ذریعے سوال کرنا اور پناہ طلب کرنا۔

۶۸۷۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فِرَاشَهُ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ تَابَعَهُ يَحْيَى وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ زُهَيْرٌ وَّأَبُو ضَمْرَةَ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از مالک از سعید بن ابی سعید مقبری) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بستر پر لیٹنے سے پہلے اسے جھاڑ لیا کرو اور اس وقت یہ پڑھا کرو "پروردگار میں تیرا نام لے کر اپنا پہلو بستر پر رکھتا ہوں اور تیرا ہی نام لے کر اٹھاؤں گا اگر تو میری جان روک لے (میں مر جاؤں) تو اس کے گناہ بخش دے اور اگر تو اسے پھر بدن میں آنے کی اجازت دے دے تو اسے ہر بلا سے اسی طرح محفوظ رکھنا جیسے اپنے نیک بندوں کو محفوظ رکھتا ہے۔

عبدالعزیز کے ساتھ اس حدیث کو یحییٰ بن سعید قطان اور بشر بن مفضل نے بھی بحوالہ عبیداللہ از سعید از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا[2]

زہیر بن معاویہ، ابوضمرہ اور اسمٰعیل بن زکریا نے

[1] یہ ننانوے نام ایک روایت میں وارد ہیں لیکن اس کی اسناد ضعیف ہیں اس لئے امام بخاری نے اس کو اپنی کتاب میں نقل نہیں کیا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام حصر کے لئے نہیں ہیں ان کے سوا بھی اور نام قرآن اور حدیثوں میں وارد ہیں جیسے مقلب القلوب ذوالجبروت ذوالملکوت ذوالکبریاء ذوالطول کافی دائم صادق ذی المعارج ذوالفضل غالب وغیرہ ۱۲ منہ [2] یحییٰ کی روایت کو امام نسائی نے اور بشر کی روایت کو مسدد نے وصل کیا ۱۲ منہ

زَكَرِيَّاءَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ الدَّرَاوَرْدِيُّ وَاُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ۔

نے اس حدیث کو یوں روایت کیا از عبید اللہ از والدش از ابوہریرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس میں سعید کے والد کا واسطہ زیادہ کیا گیا[1])

محمد بن عجلان نے اس حدیث کو سعید سے روایت کیا انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[2]۔

۶۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَا وَاَمُوْتُ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

(از مسلم از شعبہ از عبد الملک از ربعی) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر سونے کے لئے تشریف لے جاتے تو فرماتے "تیرا ہی نام لے کر میں زندہ ہوتا ہوں، تیرے ہی نام پر میں انتقال کرونگا" صبح کو بیدار ہوتے وقت فرماتے "حمد ہے اس ذات کیلئے جس نے ہماری موت کے بعد ہمیں زندگی عطا کی اور اسی کی طرف (حشر کے دن) اٹھ کر جانا ہے"۔

۶۸۸۱۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِاسْمِكَ نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

(از سعد بن حفص از شیبان از منصور از ربعی بن حراش از خرشہ بن حُر) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے "تیرے ہی نام پر ہم مرتے ہیں تیرے ہی نام پر ہم جیتے ہیں"۔ جب نیند سے جاگتے تو فرماتے "اس خدا کی تعریف ہے جس نے موت کے بعد ہمیں زندگی عطا کی اور اسی کی طرف (قبر سے) اٹھ کر جانا ہے"۔

۶۸۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ

(از قتیبہ بن سعید از جریر از منصور از سالم از کریب

[1] زہیر کی روایت اوپر اسی کتاب میں کتاب الدعوات میں گزر چکی ہے اور ابوضمرہ کی روایت کو امام مسلم نے اور اسمٰعیل کی روایت کو حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ فَقَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کا ارادہ کرے تو یوں کہے "اللہ کے نام سے (ہمبستری کرتا ہوں) اے اللہ ہمیں شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس اولاد سے دور رکھ جو تو ہمیں عطا کرے"۔ آپؐ نے فرمایا اگر اس میاں بیوی کی قسمت میں اولاد ہوگی تو شیطان اسے کبھی کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

۶۸۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اُرْسِلُ كِلَابِيَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَاَمْسَكْنَ فَكُلْ وَاِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْ۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از فضیل از منصور از ابراہیم از ہمام) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میں اپنے سکھلائے ہوئے کتوں کو شکار کے جانور پر چھوڑتا ہوں (کیا وہ جانور کھاؤں؟) آپؐ نے فرمایا جب تو اپنے سدھائے ہوئے کتوں کو اللہ کے نام پر چھوڑے اور وہ جانور کو پکڑ رکھیں (مار ڈالیں لیکن خود کھائیں نہیں) تو اس جانور کو کھا لیا کر اور جب بغیر بھال کے تیر (یعنی لکڑی) سے کوئی شکار مارے لیکن وہ نوک سے لگ کر جانور کا گوشت چیر دے (اس میں گھس جائے) تو اسے بھی کھا لیا کر[1]۔

۶۸۸۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هُنَا اَقْوَامًا حَدِيْثًا عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَاْتُوْنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِيْ

(از یوسف بن موسیٰ از ابو خالد احمر از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ یہاں چند لوگ ایسے ہیں جو نو مسلم ہیں (تھوڑا عرصہ پہلے وہ مشرک تھے) وہ ہمارے پاس کٹا ہوا گوشت (بیچنے کو) لاتے ہیں، ہمیں معلوم نہیں انہوں نے

[1] اگر عرض کی طرف سے پڑے اور جانور اس کی وجہ سے مر جائے تو مت کھا وہ مردار ہے ۱۲ منہ

يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوْا اَنْتُمُ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ وَاُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ۔

(ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیا یا نہیں لیا، آپؐ نے فرمایا تم اللہ کا نام لے کر کھا لیا کرو۔

ابو خالد کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن عبدالرحمٰن کو دراوردی اور اسامہ بن حفص نے بھی (ہشام بن عروہ) سے روایت کیا[1]۔

۶۸۸۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ يُسَمِّيْ وَيُكَبِّرُ۔

(از حفص بن عمر از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کو اللہ کا نام لے کر قربانی کی اور اللہ اکبر کہا۔

۶۸۸۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبٍ اَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ صَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از اسود بن قیس) حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ موجود تھے، آپؐ نے نماز پڑھی پھر خطبہ سنایا پھر فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کر لی وہ دوسری قربانی کرے اور جس نے نہ کی ہو وہ بھی اللہ کے نام پر قربانی کر لے۔

۶۸۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ وَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ۔

(از ابونعیم از ورقاء از عبداللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ دادا کی قسم مت کھاؤ۔ جس شخص کو قسم کھانا منظور ہو، وہ اللہ کی قسم کھائے[2]۔

بَابٌ ۳۸۷ مَا يُذْكَرُ فِي الذَّاتِ وَالنُّعُوْتِ وَاَسَامِيِ اللّٰهِ

باب اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اسماء کے متعلق۔

[1] محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی و اسامہ بن حفص کی روایتیں خود اسی کتاب میں موصولاً گزر چکی ہیں اور عبدالعزیز کی روایت کو عدی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] وہ خاموش رہے ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور حاکم نے کہا صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھائی اس نے شرک کیا اس باب میں امام بخاری نے متعدد حدیثیں لاکر یہ ثابت کیا کہ اسم مسمّٰی کا عین ہے اگر غیر ہوتا تو نہ اسم سے مدد لی جاتی نہ اسم پر ذبح کرنا جائز ہوتا نہ اسم پر کتا چھوڑنا علیٰ ہذا القیاس ۱۲ منہ

وَقَالَ خُبَيْبٌ وَّذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلٰهِ فَذَكَرَ الذَّاتَ بِاسْمِهٖ تَعَالٰى۔

خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ نے (انتقال کے وقت) کہا یہ تمام تکلیفیں اللہ کی ذات بابرکات کے لئے برداشت کر رہا ہوں گویا اللہ کے نام کے ساتھ انہوں نے ذات کا لفظ لگایا[1] (ایسا کہنا جائز ہے)

۶۸۸۸ - حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سُفْيٰنَ بْنِ اَسِيْدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيْفٌ لِّبَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً مِّنْهُمْ خُبَيْبٌ الْاَنْصَارِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيَاضٍ اَنَّ ابْنَةَ الْحٰرِثِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُمْ حِيْنَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوْسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَلَمَّا خَرَجُوْا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ قَالَ خُبَيْبٌ الْاَنْصَارِيُّ ؎

وَلَسْتُ اُبَالِيْ حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰى اَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ
وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَاْ
يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَاَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ خَبَرَهُمْ يَوْمَ اُصِيْبُوْا

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عمرو بن ابی سفیان بن اُسید بن جاریہ ثقفی از حلیف بنی زہرہ واز یاران ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کو بھیجا، ان میں خبیب بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے، عاصم رضی اللہ عنہ اس دستے کے سردار[2] تھے ابن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے عُبید اللہ بن عیاض نے بحوالہ بنت حارث کہا کہ جب بنی حارث خُبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لئے جمع ہوئے تو انہوں نے زینب سے ایک اُسترہ صفائی کرنے کے لئے مانگا جب لوگ انہیں حرم کے باہر قتل کرنے کے لئے لے چلے تو انہوں نے یہ اشعار پڑھے۔ ترجمہ

جب میں مسلمان ہوں، اور اس حالت میں
شہید کیا جا رہا ہوں تو مجھے کیا پروا ہے۔
خواہ کسی پہلو کے بل گروں میری موت خدا کی ذات سے
وابستہ ہے تو میرے جسم کے ٹکڑوں پر بھی برکت عطا کریگا۔

چنانچہ انہیں عقبہ بن حارث نے شہید کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن صحابہؓ کو ان کی شہادت سے مطلع فرما دیا۔

---

[1] اس کے سوا احادیث الانبیاء میں گذر چکا ہے حضرت ابراہیمؑ کے قصے میں ثنتین فی ذات اللہ اور ابن عباسؓ کی حدیث میں ہے تفکروا فی کل شیٔ ولا تفکروا فی ذات اللہ اور قرآن میں ویحذرکم اللہ نفسہ نفس اور ذات ایک ہی ہے ۱۲ منہ [2] یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے کہ بنی لحیان کے دو سو آدمیوں نے ان کو گھیر لیا آخر سات شخص شہید ہوئے اور تین آدمیوں کو قید کر کے لے گئے ان میں حضرت خبیب بھی تھے۔ خبیب کو بنی حارث نے خرید لیا اور ایک مدت تک قید رکھ کر آخر ان کو قتل کر دیا رضی اللہ عنہ وعن کل الصحابۃ ۱۲ منہ

باب ۳۸۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَقَوْلِهٖ تَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِىْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِكَ۔

باب ارشادِ الٰہی "اللہ اپنے نفس (ذات) سے تمہیں ڈراتا ہے" (سورہ آل عمران) "تو میرے نفس کی بات جانتا ہے میں تیرے نفس کی بات نہیں جانتا" (سورہ مائدہ)

۶۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَآ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ۔

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از شقیق) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیور نہیں ہے، اسی لئے اس نے بے حیائی کی باتیں حرام کی ہیں اور اللہ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں[1]

۶۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِىْ كِتَابِهٖ هُوَ يَكْتُبُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَهُوَ وَضْعٌ عِنْدَهٗ عَلَى الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِىْ تَغْلِبُ غَضَبِىْ۔

(از عبدان از ابوحمزہ از اعمش از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق پیدا کی تو اپنی کتاب میں خود اپنے نفس (ذات) پر یہ لکھا میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے، یہ کتاب عرش پر اس کے پاس محفوظ ہے۔

۶۸۹۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "میں اپنے

---

[1] آدمی کے لئے یہ عیب ہے کہ اپنی تعریف پسند کرے لیکن پروردگار کے حق میں عیب نہیں ہے کیونکہ وہ تعریف کے سزاوار ہے اس کی جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہے اس حدیث کی مطابقت باب سے اس طرح ہے کہ امام بخاری نے اس کو لا کر اس کے دوسرے طریق کی طرف اپنی عادت کے مطابق اشارہ کیا یہ طریق تفسیر سورہ انعام میں گذر چکا ہے اس میں اتنا زائد ہے ولذلک مدح نفسہ تو نفس کا اطلاق پروردگار پر ثابت ہوا کرمانی نے اس پر خیال نہیں کیا اور جس حدیث کی شرح کتاب التفسیر میں کر آئے تھے اس کو یہاں بھول گئے انہوں نے کہا مطابقت اس طرح سے ہے کہ احد کا لفظ بھی نفس کے لفظ کے مثل ہے ۱۲ منہ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً

بندے کے گمان کے ساتھ ہوں[1]۔ اور جب وہ میری یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر اپنے دل میں میری یاد کرے تو میں بھی اپنے دل میں اس کی یاد کرتا ہوں، اور اگر کسی جماعت میں (اعلانیہ) میری یاد کرے تو میں اس سے بہتر جماعت (یعنی مقربین کی جماعت) میں اس کی یاد کرتا ہوں، اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک ہو تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں، اگر وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہو تو میں ایک باع (دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر) اس سے نزدیک ہوتا ہوں اگر وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف جاتا ہوں[2]۔

بَاب ۳۸۷۳ قَوْلِهِ تَعَالَى كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ۔

باب ارشاد الٰہی خدا کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے[3]۔

۶۸۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ قَالَ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَيْسَرُ

(از قتیبہ بن سعید از حماد از عمرو) حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "اے پیغمبر کہہ دے وہ اللہ قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے عذاب بھیجے" تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میں تیری ذات کی پناہ چاہتا ہوں، پھر نازل ہوا "یا تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور آپس میں لڑا دے" تو آپ نے فرمایا پہلے عذابوں کی نسبت یہ آسان ہے (یعنی کم ہے)

---

[1] یعنی میرا بندہ جیسا میرے ساتھ گمان رکھے گا میں اسی طرح اس سے پیش آؤں گا اگر یہ گمان رکھے گا کہ میں اس کے قصور معاف کر دوں گا تو ایسا ہی ہوگا۔ اگر یہ گمان رکھے گا کہ میں اس کو عذاب کروں گا تو ایسا ہی ہوگا۔ حدیث سے یہ نکلا کہ رجا کی جانب بندے کو زیادہ ہونا چاہیے اور پروردگار کے ساتھ نیک گمان رکھنا چاہیے اگر گناہ بہت ہیں تو بھی یہ خیال رکھنا چاہیے کہ وہ غفور رحیم ہے اس کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیے وہ غفور رحیم سب گناہ معاف کر سکتا ہے ۱۲ منہ

[2] قسطلانی نے کہا یعنی اس کی ہر نیکی کا ثواب اس کی نیکی سے کئی حصہ زیادہ دیتا ہوں دوڑنا اور ایک ہاتھ یا ایک باع نزدیک ہونا یہ صرف مجازات میں یا بطور مشاکلت کے ہیں جیسے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا یا انا نسخر منکم کما تسخرون ۱۲ منہ

[3] غرض امام بخاری کی یہ ہے کہ منہ کا اطلاق پروردگار پر قرآن اور حدیث دونوں میں آیا ہے مگر جہمیہ نے منہ سے ذات اور ید سے قدرت مراد لی ہے امام ابو حنیفہ نے اس کا رد کیا ہے ۱۲ منہ

باب ۳۸۷۴ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ لِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ تُغَذّٰی وَ قَوْلِہٖ جَلَّ ذِکْرُہٗ تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا۔

باب ارشادِ الٰہی "میری آنکھ کے سامنے تمہاری پرورش کی جائے" اور دوسری جگہ ہے "نوح کی کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے پانی میں تیر رہی تھی"۔

۶۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَۃُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ ذُکِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ وَ اَشَارَ بِیَدِہٖ اِلٰی عَیْنِہٖ وَاِنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَنَّ عَیْنَہٗ عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از نافع) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دجال کا ذکر آیا تو فرمایا حقیق اللہ تم سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا (دجال تو یک چشم ہوگا) اللہ تعالیٰ یک چشم نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کیا، فرمایا دجال دائیں آنکھ سے محروم ہوگا اس کی آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا ہوا انگور۔

۶۸۹۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنَا قَتَادَۃُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰہُ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا اَنْذَرَ قَوْمَہُ الْاَعْوَرَ الْکَذَّابَ اِنَّہٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ کَافِرٌ۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو جھوٹے کانے دجال سے نہ ڈرایا ہو، یاد رکھو وہ مردود کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار کانا نہیں۔ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا

باب ۳۸۷۵ قَوْلِ اللّٰہِ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

باب ارشادِ الٰہی "وہ خالق باری اور مصوّر ہے"۔

۶۸۹۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ

(از اسحاق از عفان از وہیب از موسیٰ ابن عقبہ از محمد بن یحییٰ بن حبان از ابن محیریز) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ بنی مصطلق میں مسلمانوں کو مالِ غنیمت

ابْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ أَنَّهُمْ أَصَابُوا سَبَايَا فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَمْتِعُوا بِهِنَّ وَلَا يَحْمِلْنَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ قَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّ اللهَ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قَزَعَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللهُ خَالِقُهَا۔

سے لونڈیاں بھی ملیں ان سے جماع کرنا چاہا مگر یہ خواہش تھی کہ حمل قرار نہ پائے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عزل[1] کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں یہ کہ عزل نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک جس کا پیدا ہونا لکھ دیا ہے وہ ضرور پیدا ہوگا۔"

مجاہد نے قزعہ سے روایت کیا کہا میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسی جان نہیں جس کی قسمت میں پیدا ہونا لکھا ہے مگر اللہ تعالیٰ ضرور اسے پیدا کرے گا۔

بَاب ۳۸۷۶ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ۔

باب ارشاد الٰہی تو نے اسے کیوں نہیں سجدہ کیا جسے میں نے اپنے ہاتھوں[2] سے پیدا کیا۔"

۶۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللهُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَمَا تَرَى النَّاسَ خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا

(از معاذ بن فضالہ از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مومنوں کو میدان محشر میں اسی طرح جمع کرے گا جیسے ہم دنیا میں جمع ہوتے ہیں وہ گرمی وغیرہ سے پریشان ہو کر کہیں گے کاش ہم کسی کی سفارش تو خدا کے پاس کرائیں تاکہ وہ ہمیں یہاں سے نکال کر آرام دے چنانچہ سب آدم علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے کیا آپ لوگوں کا حال نہیں دیکھ رہے ہیں کہ وہ کتنی مصیبت میں گرفتار ہیں! آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا

---

[1] عزل کہتے ہیں انزال کے وقت ذکر باہر نکال لینا تاکہ عورت کو حمل نہ رہے ۱۲ منہ [2] اس باب میں صفت ید کا بیان ہے بعض اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں کو ثابت کرتے ہیں ان کی تاویل نہیں کرتے امام ابو حنیفہ نے کہا ید کی تاویل قدرت یا نعمت سے کرنا قدریہ اور معتزلہ کا طریق ہے [3] بعضے بیوقوفوں نے یہ خیال کیا تھا کہ عالم قدیم ہے اور ہمیشہ سے ایسا ہی چلا آتا ہے اور ایسے ہی چلا جائیگا اور اس پر یہ دلیل قائم کی تھی کہ کئی بچوں کو پیدائش سے لیکر الگ مکان میں رکھا اور ان کو بات نہ کرنے دی جب وہ بڑے ہوئے تو بالکل گونگے تھے کوئی بات نہ کر سکتے تھے اس سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ اگر (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

حَتّٰی یُرِیْحَنَا مِنْ مَّکَانِنَا ھٰذَا فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاكَ وَیَذْکُرُ لَھُمْ خَطِیْئَتَهُ الَّتِیْ اَصَابَ وَلٰکِنِ ائْتُوْا نُوْحًا فَاِنَّهُ اَوَّلُ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ فَیَاْتُوْنَ نُوْحًا فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَهُ الَّتِیْ اَصَابَ وَلٰکِنِ ائْتُوْا اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلَ الرَّحْمٰنِ فَیَاْتُوْنَ اِبْرَاھِیْمَ فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ لَھُمْ خَطَایَاهُ الَّتِیْ اَصَابَھَا وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُوْسٰی عَبْدًا اٰتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرٰةَ وَکَلَّمَهُ تَکْلِیْمًا فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ لَھُمْ خَطِیْئَتَهُ الَّتِیْ اَصَابَ وَلٰکِنِ ائْتُوْا عِیْسٰی عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهُ وَکَلِمَتَهُ وَرُوْحَهُ فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ فَیَاْتُوْنِیْ فَاَنْطَلِقُ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ وَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْهِ فَاِذَا رَاَیْتُ رَبِّیْ وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ یَّدَعَنِیْ ثُمَّ یُقَالُ لِیْ

اور فرشتوں سے آپؑ کو سجدہ کرایا، اس نے ہر چیز کے اسماء اور حقائق آپ کو واضح کئے ہر لغت میں آپؑ کو گفتگو کرنا سکھایا، اب اس وقت پروردگار کے پاس ہماری کچھ سفارش کیجئے تاکہ ہمیں آرام ملے۔ آدم علیہ السلام کہیں گے میں اس لائق نہیں کہ سفارش کروں۔ انہیں وہ گناہ یاد آجائے گا، جو انہوں نے کیا تھا (یعنی شجرۂ ممنوعہ کا استعمال) تم نوح ؑ کے پاس جاؤ وہ پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کی طرف بھیجا تھا[1]۔ چنانچہ وہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں اس لائق نہیں، اپنی خطا جو انہوں نے (دنیا میں) کی تھی یاد کریں گے، کہیں گے تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں (چنانچہ لوگ ان کے پاس جائیں گے) وہ اپنی خطائیں یاد کرکے کہیں گے میں اس لائق نہیں تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ اللہ تعالیٰ نے انہیں تورات عنایت فرمائی ان سے براہِ راست کلام کیا، یہ لوگ جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں اس لائق نہیں، اپنی خطا جو انہوں نے دُنیا میں کی تھی یاد کریں گے کہیں گے کہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول اس کے خاص کلمہ اور خاص روح ہیں۔ یہ لوگ عیسیٰ ؑ کے پاس آئیں گے۔ وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں تم محمد صلی اللہ علیہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) عالم حادث ہوتا تو سب لوگ گونگے ہی ہوتے یہ استدلال جدید فلسفہ کی رو سے غلط نکلا علم جیالوجی سے صاف عالم کا حدوث ثابت ہو گیا اب یہ کہ لوگ گونگے کیوں نہ ہوئے اس کا جواب وہی ہے کہ جیسا قرآن و حدیث میں وارد ہے وہی حق ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سب زبانیں تعلیم کیں، انہوں نے اپنی اولاد سے مختلف زبانوں میں باتیں کیں اور اس طرح دنیا میں بولنا اور بات کرنا لوگوں نے سیکھا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[1] ہمارے پیغمبر ﷺ کے سوا کوئی پیغمبر ساری زمین والوں کی طرف نہیں بھیجا گیا تو مراد یہ ہوگی کہ طوفان کے بعد جو لوگ دنیا میں بچے تھے وہ اس وقت وہ ساری زمین والے تھے کیونکہ باقی سب لوگ ڈوب گئے تھے گو حضرت شیث ؑ حضرت نوح ؑ سے پہلے تھے مگر ان کی کوئی نئی شریعت نہ تھی بلکہ آدم ؑ ہی کی شریعت پر چلتے تھے تو شریعت والے پیغمبروں میں آدم کے بعد سب سے پہلے حضرت نوح ؑ آئے

ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ
تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ رَبِّيْ
بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيْهَا ثُمَّ أَشْفَعُ
فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ
ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّيْ وَقَعْتُ
لَهٗ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ
يَّدَعَنِيْ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ
وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ رَبِّيْ بِمَحَامِدَ
عَلَّمَنِيْهَا رَبِّيْ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ
لِيْ حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ
أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّيْ وَقَعْتُ
لَهٗ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَآءَ
اللّٰهُ أَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ
مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ
وَسَلْ تُعْطَهْ فَأَحْمَدُ رَبِّيْ بِمَحَامِدَ
عَلَّمَنِيْهَا رَبِّيْ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ
حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ
فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا
مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ
الْخُلُوْدُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ
إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ

وسلم کے پاس جاؤ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کی تمام اگلی پچھلی خطائیں بخش
دی گئی ہیں آخر یہ تمام لوگ میرے پاس آئیں گے میں (انکے کام کیلئے) چل پڑونگا
اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کرونگا مجھے اجازت ملے گی
میں اپنے پروردگار کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا اور جب تک اسے منظور
ہوگا وہ مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے[1] گا بعد ازاں حکم ہوگا محمدؐ اپنا سر مبارک
اٹھائیے! کہیئے آپؐ کی بات سنی جائے گی، درخواست کیجئے آپ کی درخواست
کیجئے آپؐ کی درخواست منظور ہوگی، سفارش کیجئے آپؐ کی سفارش قبول ہوگی
یہ سن کر میں اپنے رب کی ایسی حمد بجا لاؤں گا جو خود اس نے مجھے تعلیم فرمائی ہے
پھر لوگوں کی سفارش شروع کروں گا سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی میں
انہیں بہشت میں لے جاؤں گا پھر واپس اپنے پروردگار کے پاس حاضر ہوں گا۔
اور اسے دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا جب پروردگار چاہے گا مجھے سجدے میں
پڑا رہنے دیگا اسکے بعد ارشاد ہوگا محمد اپنا سر اٹھائیے جو بات آپؐ کہیں گے سنی جائے
گی جو درخواست آپؐ کرنا چاہتے ہیں منظور ہوگی جو سفارش کریں گے قبول ہوگی یہ
سن کر میں اپنے رب کی ایسی حمد بجا لاؤں گا جو خود اس نے مجھے تعلیم فرمائی ہے
بعد ازاں سفارش کروں گا لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی میں
انہیں جنت میں لے جاؤں گا پھر واپس ہو کر پروردگار کے سامنے حاضری دوں گا
اور اسے دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا جب تک پروردگار چاہے گا مجھے سجدے
میں پڑا رہنے دے گا بعد ازاں حکم ہوگا محمد اپنا سر اٹھائیے جو کہیں گے سنا جائیگا
جو مانگیں گے عطا کیا جائے گا جو شفاعت کریں گے منظور ہوگی میں
پھر پروردگار کی تعلیم کردہ حمد بجا لاؤں گا اور اس کی مقرر کردہ حد کے
مطابق لوگوں کو جنت میں داخل کر کے واپس ہوں گا عرض کروں گا کہ
باری تعالیٰ اب تو دوزخ میں ایسے ہی لوگ رہ گئے ہیں جو بموجب قرآن ہمیشہ ہی
دوزخ میں رہنے کے لائق ہیں (یعنی کفار و مشرکین) انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ

[1] بڑی دیر تک پروردگار آپ کو سجدے ہی میں پڑا رہنے دے گا تاکہ عبودیت اور الوہیت کی شان سب پر کھل جائے حضرت محمدؐ کتنے ہی اور شان والے سہی مگر پروردگار کے بندے اور غلام ہیں۔ اپنے پروردگار کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑیں گے جیسے غلام اپنے مالک کے پاؤں پر گرتا ہے ۱۲ منہ

مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً۔

لے فرمایا دوزخ سے وہ لوگ بھی نکال لئے جائیں گے جنہوں نے دنیا میں لا الٰہ الا اللہ کہا ہوگا اور ان کے دل میں گیہوں برابر ایمان ہوگا۔ پھر وہ لوگ بھی نکال لئے جائیں گے جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہوگا اور ان کے دل میں چیونٹی برابر (یا بھنگے برابر) ایمان ہوگا۔

۶۸۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدُ اللّٰهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ وَقَالَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا ہاتھ پُر ہے، خرچ کرنے سے اس میں کمی نہیں ہوتی، رات دن اس کی بخشش جاری ہے، فرمایا بتاؤ اللہ نے جب سے آسمان و زمین پیدا کئے کس قدر خرچ کیا ہوگا مگر اس کے ہاتھ میں جو کچھ تھا وہ کم نہیں ہوا۔ فرمایا اس کا عرش[۱] پانی[۲] پر تھا۔ پروردگار کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے کسی کو پست کر دیتا ہے کسی کو بلند۔

۶۸۹۸۔ حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَقْبِضُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمٰوٰتِ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ سَمِعْتُ سَالِمًا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ

(از مقدم بن محمد از عم او قاسم بن یحییٰ از عبید اللہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن پروردگار (ساتوں) زمینوں کو ایک مٹھی میں لے لے گا اور (ساتوں) آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے، پھر فرمائے گا حقیقی بادشاہ میں ہوں۔

اس حدیث کو سعید بن داؤد بن ابی زبیر نے امام مالک سے روایت کیا۔

عمرو بن حمزہ بحوالہ سالم از عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

---

[۱] یہ حدیث اوپر کتاب التفاسیر میں گذر چکی ہے یہاں اس کو اس لئے لائے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا بیان ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں خاص اپنے مبارک ہاتھوں سے بنائیں تورات اپنے ہاتھ سے لکھی، آدم کا پتلا اپنے ہاتھ سے بنایا، جنت العدن کے درخت اپنے دستِ مبارک سے لگائے ۱۲ منہ

[۲] اس کو دارقطنی اور لالکائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اس کو امام مسلم اور ابو داؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَ قَالَ اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ۔

ازآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ نیز ابو الیمان بحوالہ شعیب از زہری از ابوسلمہ از ابوہریرہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ زمین کو ایک مٹھی میں لے لے گا۔

۶۸۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُوْرٌ وَّسُلَيْمَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ يَهُوْدِيًّا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّ الْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّزَادَ فِيْهِ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَّتَصْدِيْقًا لَّهٗ۔

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از سفیان از منصور و سلیمان از ابراہیم از عُبیدہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگا یا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک اُنگلی پر زمینوں کو ایک اُنگلی پر پہاڑوں کو ایک اُنگلی پر، درختوں کو ایک اُنگلی پر غرض تمام مخلوق کو ایک اُنگلی پر اٹھائے گا، پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔ یہ سن کر آپؐ اتنے ہنسے کہ آپؐ کے مبارک دانت کھل گئے اور آپؐ نے یہ آیت پڑھی" انہوں نے خدا کا مرتبہ کما حقہ نہیں جانا"[1] یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں اس حدیث میں فضیل بن عیاض نے بحوالہ منصور بن معتمر از ابراہیم از عبیدہ از عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اتنا اضافہ کیا ہے کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے جس سے اس کی بات پر تعجب اور اس کے قول کی تصدیق ظاہر ہوتی تھی"۔ اسے مسلم نے وصل کیا[2])۔

[1] جب تو اس کیلئے شریک ٹھہرائے اولاد ثابت کی ان حدیثوں سے مٹھی اور انگلیوں کا ثبوت ہوتا ہے امام مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے آپ تعجب سے ہنسے اور اس یہودی کے کلام کی تصدیق کرنیکے لئے ابن خزیمہ کی روایت میں ہے تَصْدِيْقًا لِّقَوْلِهٖ اب بعضوں نے جو کہا ہے کہ انگلی کا ذکر صحیح حدیثوں میں نہیں ہے یہ ان کی غلطی ہے اس حدیث کے سوا مسلم کی ایک حدیث میں اِنَّ قَلْبَ بَنِيْ اٰدَمَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ اسی طرح بعضوں نے جو کہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس یہودی کی جہالت پر ہنسے آپ کا ہنسنا گویا انکار تھا، یہ بھی غلط ہے امام حافظ ابن خزیمہ نے اس قول کو خوب رد کیا ہے اور ابن صلاح نے کہا ہے کہ اگر آپ کی ہنسی کا مطلب انکار ہوتا تو راوی لوگ یہ کیسے کہتے تَصْدِيْقًا لَّهٗ یا تَصْدِيْقًا لِّقَوْلِهٖ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے بعید تھا کہ آپ لوگوں کو اللہ کی ذات و صفات کے مقدمہ میں باطل اور غلط خیال پر قائم رکھتے اور اوپر ایک صحیح حدیث میں گزر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری زمین کو قیامت کے دن ایک روٹی کی طرح اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کریگا ۱۲ منہ [2] حافظ ابن صلاح نے کہا جب ثقہ راویوں سے تَصْدِيْقًا لَّهٗ ثابت ہوا اور محققین یعنی بخاری و مسلم متفق ہوں تو یہ شل متواتر کے ہوگا اور اس کا انکار کرنا ثقہ راویوں کو مطعون کرنا ہے اللہ تعالیٰ ایسی جرأت اور دلیری سے بچائے ۱۲ منہ

۶۹۰۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ -

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از ابراہیم از علقمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اہل کتاب میں سے ایک شخص آیا اور کہنے لگا ابو القاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ آسمانوں، زمینوں، درختوں، گیلی مٹی حتیٰ کہ پوری کائنات کو ایک انگلی پر روک لے گا (اٹھا کر تھام لے گا) پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مزید کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ یہ سن کر اتنا ہنسے کہ آپ کے مبارک دانت کھل گئے پھر یہ آیت پڑھی ماقدروا اللہ حق قدرہٖ یعنی خدا کا مرتبہ کما حقہ وہ نہیں جان سکے۔

بَاب ۳۸۷ - قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ -

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیور نہیں عبید اللہ بن عمرو بحوالہ عبدالملک کہتے ہیں لاشخص اغیر من اللہ[1]

۶۹۰۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از عبدالملک از وراد کاتب مغیرہ از مغیرہ) سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو دیکھوں تو تلوار کی دھار سے اسے مار دوں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس

---

[1] اس باب میں امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو شخص کہہ سکتے ہیں اور جنہوں نے اس کا انکار کیا ہے ان کا رد کیا حافظ صاحب نے کہا عبید اللہ کے سوا اور راویوں کی روایت میں بھی شخص کا لفظ وارد ہے اس صورت میں خطابی کا یہ اعتراض کہ عبید اللہ اس لفظ سے منفرد ہے غلط ہے اور صحیح روایتوں کا رد کرنا اور حدیث کے اماموں پر طعن کرنا زیبا نہیں باوجود ممکن تاویل کے۔ میں کہتا ہوں تاویل کی کوئی ضرورت نہیں شخص کے لئے جسم لازم ہونا ضروری نہیں بلکہ شخص ایک فرد کو کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرد ہے۔

مَعَ امْرَأَتِیْ لَضَرَبْتُهٗ بِالسَّیْفِ غَیْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعْجَبُوْنَ مِنْ غَیْرَةِ سَعْدٍ وَاللّٰهِ لَاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ وَمِنْ اَجْلِ غَیْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَیْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِیْنَ وَالْمُنْذِرِیْنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَیْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ۔

بات کی اطلاع ملی آپ نے فرمایا تم لوگ سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو خدا کی قسم میں سعدؓ سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت دار ہے اور غیرت ہی کی وجہ سے اس نے بے شرمی کے ظاہر و خفیہ تمام کام حرام کر دئے ہیں، اللہ سے زیادہ کسی کو حجت قائم کرنا، عذر کا کوئی موقع باقی نہ رکھنا پسند نہیں ہے اس لئے اس نے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا جو (مومنوں کو) خوشخبری دینے اور کافروں کو ڈرانے کے لئے آئے[1] اللہ سے زیادہ اور کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں۔ اس لئے اس[2] نے بہشت کا وعدہ کیا ہے[3]

باب ۳۸۷ قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللّٰهُ۔ فَسَمَّی اللّٰهُ تَعَالٰی نَفْسَهٗ شَیْئًا وَسَمَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ شَیْئًا وَهُوَ صِفَةٌ مِّنْ صِفَاتِ اللّٰهِ وَقَالَ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ۔

باب ارشاد باری تعالیٰ "اے پیغمبر ان سے پوچھئے کس چیز کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے[4] اللہ تعالیٰ نے خود کو شے فرمایا آگے ارشاد ہوتا ہے قل اللہ شہید بینی و بینکم[5] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو شے فرمایا[6] حالانکہ قرآن اللہ کا کلام اور اس کی ایک صفت ہے[7] اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر شے ہلاک ہونے والی ہے مگر اس کی ذات[8]

(باقی ہے)

۶۹۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابو حازم) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

---

[1] تاکہ آخرت میں اس کے بندوں کو کوئی عذر کا موقع نہ رہے ۱۲ منہ [2] اپنے نیک بندوں کے لئے جو اس کی تعریف کرتے ہیں ۱۲ منہ [3] اس حدیث کو عبید اللہ بن عمرو نے بھی عبدالملک بن عمیر سے روایت کیا ہے اس کو دارمی نے وصل کیا اس میں یوں ہے اللہ سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہیں ہے ۱۲ منہ [4] عربی میں شے کہتے ہیں موجود کو اللہ تعالیٰ موجود ہے بلکہ درحقیقت وجود اسی کا وجود ہے تو وہ شے بھی ہوا۔ امام بخاری نے یہ باب لا کر ان کا رد کیا جو اللہ کو شے نہیں کہتے۔ امام ابو حنیفہ رح کہتے ہیں اللہ شے ہے مگر اور اشیاء کی طرح نہیں ہے جو بیوقوف اللہ کو شے نہیں کہتے ان سے پوچھنا چاہئے جب اللہ شے نہ ہو تو معاذ اللہ لاشے ہوگا اس لئے کہ ارتفاع نقیضین محال ہے اور لاشے کہتے ہیں معدوم کو تو اللہ معدوم ٹھہرا تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا۔ وہ تو موجود ہے اور کیسا موجود، موجود حقیقی کہ اس کے وجود کے مقابل کسی کا وجود نہیں ہے۔ پناہ بلندی و پستی توئی ۔ ہمہ نیستند آنچہ ہستی توئی ۱۲ منہ [5] اور جب صفت شے ہوئی تو موصوف بطریق اولیٰ شے ہوگا ۱۲ منہ [6] تو معلوم ہوا کہ پروردگار کا منہ بھی ایک شے ہے ۱۲ منہ [7] جیسے آگے باب کی حدیث میں آتا ہے ۱۲ منہ

ابْنِ سَعْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ اَمَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا۔

وسلم نے ایک شخص سے فرمایا تیرے پاس قرآن میں سے کوئی شے ہے؟ وہ کہنے لگا جی ہاں فلاں فلاں سورت۔ کئی سورتوں کا اس نے نام لیا۔[1]

بَابٌ ۳۸۸۰ قَوْلِهٖ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَاءِ ارْتَفَعَ فَسَوّٰىهُنَّ خَلَقَهُنَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اسْتَوٰى عَلَا عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَجِيْدُ الْكَرِيْمُ وَالْوَدُوْدُ الْحَبِيْبُ يُقَالُ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ كَاَنَّهٗ فَعِيْلٌ مِنْ مَاجِدٍ مَحْمُوْدٌ مِنْ حَمِيْدٍ۔

باب ارشاد الٰہی "اس کا عرش پانی پر تھا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے"

ابو العالیہ کہتے ہیں اِسْتَوٰی اِلَی السَّمَاءِ آسمان کی طرف بلند ہوا۔ فَسَوّٰىهُنَّ (سورہ بقرہ) یعنی انہیں بنایا۔

مجاہد کہتے ہیں (اسے فریابی نے وصل کیا ہے) اِسْتَوٰی یعنی عرش پر بلند ہوا۔[2]

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (اسے ابن ابی حاتم نے تفسیر میں وصل کیا) مَجِیْدٌ کا معنی بزرگی والا وَدُوْدٌ کا معنی حبیب محبت رکھنے والا عرب لوگ کہتے ہیں حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ مَجِیْدٌ مَاجِدٌ سے نکلا ہے یعنی بزرگی والا۔ مَحْمُوْدٌ حَمِیْدٌ سے نکلا ہے یعنی تعریف کیا گیا۔[3]

۷۰۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّيْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ قَوْمٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا

(از عبدان از ابو حمزہ از اعمش از جامع بن شداد از صفوان بن محرز) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، اتنے میں بنی تمیم کے چند لوگ آئے۔ آپ نے فرمایا اے بنی تمیم تمہیں خوشخبری سناتا ہوں قبول کرو۔ انہوں نے کہا آپ ہمیں (بہشت کی) خوشخبری دیتے ہیں۔ ہمیں کچھ عنایت فرمائیے۔[4] بعد ازاں کچھ یمن کے لوگ آئے آپ نے فرمایا یمن والو! تمہیں بھی خوشخبری سناتا ہوں قبول کرو

---

[1] جب اس نے کہا یا رسول اللہ اگر اس عورت کی آپ کو خواہش نہیں تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجیے ۱۲ منہ [2] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس نسخہ میں یوں ہی ہے اور صحیح نسخہ وہ معلوم ہوتا ہے جس میں یوں ہے وحمید من محمود یعنی حمید محمود سے نکلا مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ حمید اور مجید گو دونوں فعیل کے وزن پر ہیں مگر مجید بمعنی اسم فاعل اور حمید بمعنی اسم مفعول ہے ۱۲ منہ [4] ہم تو دنیا کی طلب میں آئے ہیں[5] دنیا کا مال عطا کیجیے ۱۲ منہ

الْبُشْرٰى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هٰذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ أَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا فَإِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُونَهَا وَايْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقُمْ

[1] تمیم والوں نے تو قبول نہیں کی (وہ تو دنیا کے طالب ہوئے) انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہمیں یہ خوشخبری منظور ہے ہم تو آپؐ کے پاس اس لئے آئے ہیں کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور یہ دریافت کریں کہ جہان کی ابتدائے آفرینش کیسے[2] ہوئی؟ آپؐ نے فرمایا (تخلیق عالم سے قبل ہمیشہ سے) خدا تعالیٰ موجود تھا، اس سے قبل کوئی چیز نہ تھی اس کا تخت پانی[3] پر تھا۔ پھر آسمان و زمین پیدا کئے اور لوح محفوظ میں ہر چیز لکھ دی (جو قیامت تک پیدا ہونے والی تھی)

عمران رض کہتے ہیں آپؐ یہی بیان کر رہے تھے اتنے میں ایک آدمی آکر کہنے لگا عمران! تیری اونٹنی کہیں چلی گئی میں یہ سن کر اس کی تلاش میں نکلا دیکھا تو وہ سراب[4] سے بھی اس پار نکل گئی تھی واللہ مجھے تو یہ آرزو رہی کہ اونٹنی چاہے کھو جائے مگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک محفل سے ہرگز نہ اٹھوں[5]

۷۰۰۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ يَمِينَ اللّٰهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مَا

(از علی بن عبداللہ از عبدالرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہمیشہ پُر ہے اس کے خزانے کو متواتر خرچ کم نہیں کرسکتا، رات اور دن ہمیشہ چشمۂ فیض اس میں سے جاری ہے، بتاؤ آسمان و زمین جب سے بنے ہیں اس نے (اب تک) کتنا خرچ کیا ہوگا مگر اس کے باوجود جو خزانہ اس کے ہاتھ میں تھا وہ کم نہیں ہوا (بلکہ ویسے ہی محفوظ ہے)

[1] اہل اللہ اور نیک بندوں کے پاس جانے کا اصل مقصد خدا کی طلب ہونا چاہیے اگر دنیا کی طلب منظور ہے تو تجارت زراعت نوکری وغیرہ دنیا کے دھندوں میں مشغول ہوں اہل اللہ کے پاس جاکر پھر دنیا کی خواہش کرنا بڑی کم نصیبی اور بدبختی ہے ہمارے زمانے میں مرید و مرشد دونوں بگڑ گئے مرید تو اس لئے مرید ہوتے ہیں کہ پیر صاحب کی بدولت دنیا کے فائدے حاصل کریں حکومت اور عہدے ملے دنیا کی عزت و آبرو حاصل ہو پیر صاحب ایسے مریدوں کی فکر میں رہتے ہیں جن سے خوب خوب نذریں ہاتھ آئیں رات دن حلوے مانڈے پیدا ہوتے چلے لے لعنت خدا یہ پیری مریدی ہے یا مکاری اور دنیا طلبی، ایسے پیروں اور ایسے مریدوں دونوں سے بھاگنا چاہیے اگلے اہل اللہ کے پاس اگر کوئی شخص دنیا طلبی کی نیت سے آتا تو اسے نکال باہر کرتے اور کہتے فقیروں کے پاس تمہارا کیا کام ہے امیروں اور نوابوں کے پاس جاؤ ۱۲ منہ [2] پہلے اس نے پانی اور تخت بنایا ۱۲ منہ [3] یعنی سراب جو دور سے پانی معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ [4] یہ مزے مزے کی باتیں ابتدائے آفرینش عالم کی سنتا رہتا ۱۲ منہ

فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْفَيْضُ أَوِ الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ

اس کا تخت پانی پر ہے [1] اس کے دوسرے ہاتھ میں بھی فیض (یعنی جود وعطاء) ہے۔ بعض راویوں نے بجائے فیض کے قبض نقل کیا ہے یعنی دوسرے ہاتھ سے باتیں قبض کرتا ہے۔ گویا بعض لوگوں کو بڑھاتا ہے (ترقی دیتا ہے) بعض کو گراتا ہے (تنزل دیتا ہے)۔

۶۹۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُو فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقِ اللهَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا لَكَتَمَ هٰذِهِ الْآيَةَ قَالَ فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ وَعَنْ ثَابِتٍ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ۔

(از احمد از محمد ابن ابی بکر مقدمی از حماد بن زید از ثابت) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت زید بن حارثہ اپنی بیوی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کا شکوہ کرتے ہوئے آئے (کہ وہ مجھ سے بدزبانی کرتی ہیں حقیر سمجھتی ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرمانے لگے بندۂ خدا! اللہ سے ڈر اپنی بیوی کو رہنے دے (اسے طلاق نہ دے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن میں سے کچھ چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو ضرور چھپا لیتے [2] انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت زینبؓ آنحضرتؐ کی دوسری ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتیں کہتیں تمہارے عقد تمہارے ماں باپ یا سرپرستوں نے کئے مگر میرا عقد عرش اعلیٰ پر اللہ تعالیٰ نے کرا دیا [3]

اسی سند سے ثابت بنانی سے مروی ہے کہ یہ آیت وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ زینب اور زید بن حارثہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۶۹۰۶۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ

(از خلاد بن یحییٰ از عیسیٰ بن طہمان) حضرت انس بن مالکؓ

---

[1] گویا داہنے ہاتھ سے تمام مخلوقات کو نعمتیں اور غذائیں دے کر پرورش کرتا ہے بائیں ہاتھ سے فنا کرتا ہے یہ جو ہندو مشرک اعتقاد رکھتے ہیں کہ برہما الگ ذات ہے جو پیدا کرتا ہے اسی طرح بشن پالتا ہے مہادیو مارتا ہے یہ بالکل غلط ہے ہو الخالق وہو الرب وہو المحیی وہو الممیت جل شانہ ۱۲ منہ [2] وتخفی فی نفسك ما الله مبديه وتخشى الناس والله احق ان تخشاه۔ جب حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دینے کا پختہ ارادہ کر لیا تو آپؐ کے دل میں آیا کہ اگر زید طلاق دیدے گا تو میں ان سے نکاح کر لونگا یہ امر عوام کے حق میں کچھ گناہ نہیں لیکن پیغمبروں کی شان بڑی ہوتی ہے ان کو اتنی سی بات پر بھی تنبیہ کی گئی اس آیت میں ایک شرم کی بات مذکور ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن میں سے کچھ چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو چھپا رکھتے عام لوگوں کو نہ سناتے لیکن آپؐ نے نہیں چھپایا بلکہ اترتے ہی سنا دیا معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھی اور جس نے ایسا گمان کیا اس کا گمان غلط ہے ۱۲ منہ [3] فرمایا ہم نے تیرا نکاح زینب سے کر دیا ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّ اللهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ۔

کہتے ہیں آیت حجاب اُم المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے متعلق نازل ہوئی۔ آپؐ نے ان سے شادی کے موقع پر دعوت ولیمہ دی گوشت روٹی لوگوں کو اس دن کھلایا گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری ازواج پر فخر کیا کرتی تھیں، کہتی تھیں اللہ نے میرا نکاح آسمان پر سے کر دیا۔

۷۰۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي

(از ابو الیمان از شعیب از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب مخلوقات پیدا کر چکا تو اپنے پاس عرش کے اوپر یہ لکھ دیا "میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی ہے۔"

۷۰۸۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نُنَبِّئُ النَّاسَ بِذٰلِكَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ

(از ابراہیم بن منذر از محمد بن فلیح از والدش از ہلال از عطاء بن یسار) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور نماز درستی سے ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر اس کا یہ حق ہے کہ اسے بہشت میں لے جائے خواہ اس نے اپنے مالک سے اللہ کی راہ میں ہجرت کی ہو یا (نہ کی ہو) وہیں رہا ہو جہاں پیدا ہوا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم لوگوں کو اس کی اطلاع کر دیں؟ (خوشخبری نہ سنا دیں؟) آپؐ نے فرمایا بہشت میں اوپر نیچے سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں اور ہر درجے میں دوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ آسمان زمین میں ہے لہٰذا اگر اللہ سے طلب کرو تو فردوس

فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ۔

کیونکہ وہ جنت کا مرکز اور عمدہ اور اعلیٰ درجہ[1] ہے۔ اس کے اوپر اللہ کا عرش ہے اور فردوس ہی سے بہشت کی تمام نہریں نکلتی ہیں (ان کا منبع وہیں ہے)

٦٩٠٩ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا ثُمَّ قَرَأَ ذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

(از یحییٰ بن جعفر از ابومعاویہ از اعمش از ابراہیم تیمی از والدش) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مسجد میں داخل ہوا دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں بیٹھے ہیں جب سورج ڈوبنے لگا تو آپ نے فرمایا ابوذرؓ! تو جانتا ہے یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ جا کر سجدے کی اجازت طلب کرتا ہے، اسے اجازت ملتی ہے (چنانچہ وہ آگے بڑھ جاتا ہے) ایک دن ایسا آئے گا اس سے یوں کہا جائے گا جہاں سے آیا ہے ادھر ہی لوٹ جا وہ لوٹ کر مغرب سے نکلے گا (اور مشرق کی طرف چل دے گا) بعد ازاں آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ذالک مستقر لہا (سورہ یٰسین حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت یوں ہی ہے[2]۔ (مشہور قراءت لمستقر لہا)

٦٩١٠ — حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ

(از موسیٰ از ابراہیم از ابن شہاب از عُبید بن سُباق از زید بن ثابت) دوسری سند

---

[1] اگر بہشت کے درجے بطور دوائر کے ہوں تب تو فردوس بیچا بیچ اور بلند ترین دونوں ہو سکتا ہے اگر اور طرح ہوں تو اوسط سے عمدہ ترین مراد ہوگی ابن خزیمہ کی روایت میں یوں ہے کرسی پانی کے اوپر ہے اور اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور تمہارا کوئی کام اس سے پوشیدہ نہیں ہے ۱۲ منہ

[2] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سورج حرکت کرتا ہے اور زمین ساکن ہے جیسے اگلے فلاسفہ کا قول تھا اور ممکن ہے حرکت سے یہ مراد ہو کہ ظاہر میں جو سورج حرکت کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے مگر اس صورت میں لوٹ جانے کا لفظ ذرا غیر چسپاں ہوگا دوسرا شبہ اس حدیث میں یہ ہوتا ہے کہ طلوع اور غروب سورج کا باعتبار اختلاف اقالیم و بلدان تو ہر آن میں ہو رہا ہے پھر لازم آتا ہے کہ سورج ہر آن میں سجدہ کر رہا ہو اور اجازت طلب کر رہا ہو اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک ہر آن وہ ایک ملک میں طلوع اور دوسرے میں غروب کر رہا ہے اور ہر آن میں اللہ تعالیٰ کا سجدہ گزار اور طالب حکم ہے اس میں کوئی استبعاد نہیں سجدے سے یہ سجدہ تھوڑے مراد ہے جیسے آدمی سجدہ کرتا ہے بلکہ سجدہ قہری اور حالی یعنی اطاعت اوامر خداوندی دوسری روایت میں ہے کہ وہ عرش کے تلے سجدہ کرتا ہے یہ بھی بالکل صحیح ہے معلوم ہوا پروردگار کا عرش بھی کروی ہے اور سورج ہر طرف سے اس کے تلے واقع ہے کیونکہ عرش عالم کے اوپر اور تمام عالم کو محیط ہے اب یہ اشکال رہے گا فانہا تذہب حتی تسجد تحت العرش میں حتیٰ کے کیا معنے رہیں گے اس کا جواب یہ ہے کہ حتیٰ یہاں تعلیل کے لئے ہے یعنی وہ اس لئے چل رہا ہے کہ وہ ہمیشہ عرش کے تلے سربسجود اور مطیع اوامر خداوندی رہے ۱۲ منہ

السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ح وَحَدَّثَنِي لَيْثٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهٗ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ حَتّٰى وَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَآءَةٍ۔

(لیث بن سعد[1] از عبدالرحمان بن خالد از ابن شہاب از ابن سباق) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم بھیجا، میں نے قرآن کی جابجا تلاش شروع کی، سورہ توبہ کے آخر کی یہ آیت لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ الخ کسی کے پاس نہ ملی، صرف ابوخزیمہؓ کے پاس (لکھی ہوئی) ملی، (اگرچہ زبانی تو بہت لوگوں کو یاد تھی)

۶۹۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا وَقَالَ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از یونس) یہی حدیث منقول ہے اس میں یہ عبارت ہے ابوخزیمہ انصاری کے پاس یہ آیت ملی۔

۶۹۱۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

(از معلی بن اسد از وہیب از سعید از قتادہ از ابوالعالیہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سختی اور مصیبت کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

۶۹۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

(از محمد بن یوسف از سفیان از عمرو بن یحییٰ از والدش) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ بے ہوش

[1] اسے فضائل القرآن میں وصل کیا گیا ۱۲ منہ [52] باب کی مناسبت یہ ہے کہ اس میں عرش عظیم کا ذکر ہے ۱۲ منہ [53] بعض روایتوں میں العظیم الحلیم ہے ۱۲ منہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ وَقَالَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوْسٰى اٰخِذٌ بِالْعَرْشِ۔

ہوجائیں گے (پھر سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا) کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک پایہ پکڑے (کھڑے) ہیں

عبدالعزیز ماجشون نے بحوالہ عبداللہ بن فضل از ابو سلمہ از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یوں روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش تھامے ہوئے ہیں۔

بَابُ ۳۸۸۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ

وَقَالَ اَبُوْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَلَغَ اَبَا ذَرٍّ مَّبْعَثُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِاَخِيْهِ اعْلَمْ لِىْ عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِىْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ يَاْتِيْهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَآءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُ الْكَلِمَ الطَّيِّبَ يُقَالُ ذِى الْمَعَارِجِ الْمَلٰٓئِكَةُ تَعْرُجُ اِلَى اللّٰهِ۔

باب ارشادِ باری تعالیٰ فرشتے اور روح اسی کی طرف بلند ہوتے ہیں۔ اللہ جل ذکرہ کا ارشاد ہے کلمہ طیبہ (لا الٰہ الا اللہ) خداوند قدوس کی طرف بلند ہوتا ہے۔

ابوجمرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے بھائی (اُنیس) سے کہا کہ جاکر تحقیق کرو کہ دعویٰ نبوت کرنے والے پر آسمان سے وحی نازل ہوتی ہے؟

مجاہد کہتے ہیں کہ نیک عمل پاکیزہ کلمے کو اٹھا لیتا ہے (خدا تک پہنچا دیتا ہے)[1] بعض حضرات کہتے ہیں معارج سے مُراد فرشتے ہیں ذی المعارج خدا فرشتوں والا ہے جو اس کی طرف چڑھتے رہتے ہیں۔

۶۹۱۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ

(از اسماعیل از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابو

[1] بیہقی نے ابن عباسؓ سے نکالا کہ پاکیزہ کلمہ سے ذکر الٰہی مراد ہے اور نیک عمل سے دین کے فرائض ادا کرے اور آیت کا مطلب ہے کہ جو شخص اللہ کے فرائض ادا کرے اس کا ذکر مقبول ہوگا اللہ تک پہنچے گا اور جو فرائض ادا نہ کرے اس کا ذکر واپس کردیا جائے گا پروردگار تک پہنچنے نہ پائے گا۔

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ۔ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ[1] حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللّٰهِ إِلَّا الطَّيِّبُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَرَوَاهُ وَرْقَاءُ[2] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللّٰهِ إِلَّا الطَّيِّبُ۔

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے رہتے ہیں کچھ رات کو کچھ دن کو اور فجر وعصر کے وقت دن اور رات دونوں کے ملائکہ اکٹھے ہو جاتے ہیں، بعد ازاں جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہ چکے تھے وہ آسمانوں کی بلندیوں پر چڑھتے ہیں پروردگار ان سے باوجود جاننے کے دریافت فرماتے ہیں تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں جب ہم ان کے پاس سے نکلے (فجر کے وقت) اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے (یعنی عصر کے وقت) اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ بحوالہ خالد بن مخلد[1] از سلیمان بن بلال از عبد اللہ بن دینار از ابوصالح از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حلال کمائی میں سے ایک کھجور کے برابر خیرات نکالے اور اللہ تعالیٰ کے پاس وہی پہنچتی ہے جو حلال کمائی میں سے ہو تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اس کی پرورش اسطرح کرتا ہے جیسے کوئی شخص اپنا بچھڑا پالتا ہے۔ وہ صدقہ پہاڑ کی شکل بڑا ہو جاتا ہے۔

اس حدیث کو ورقاء بن عمر نے بھی بحوالہ عبد اللہ بن دینار از سعید بن یسار از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا، اس میں بھی یہ فقرہ ہے کہ اللہ کے پاس وہی صدقہ پہنچتا ہے جو حلال کمائی میں سے ہو[2]۔

---

[1] جو امام بخاری کے شیخ ہیں اس کو ابوبکر جوزقی نے جمع بین الصحیحین میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو امام بخاری نے وصل کیا۔ امام بخاری کی غرض اس سند کے لانے کی یہ ہے کہ ورقاء اور سلیمان دونوں کی روایت میں اتنا اختلاف ہے کہ ورقا و اپنا شیخ الشیخ سعید بن یسار کو بیان کرتا ہے اور سلیمان ابوصالح کو، باقی سب باتوں میں اتفاق ہے ۱۲ منہ

۶۹۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهِنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

(از عبدالاعلی بن حماد از یزید بن زریع از سعید از قتادہ از ابوالعالیہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مصائب کے وقت ان کلمات سے دعا فرمایا کرتے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

۶۹۱۶ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِي نُعْمٍ اَوْ اَبِي نُعْمٍ شَكَّ قَبِيْصَةُ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ بُعِثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَرْبَعَةٍ وَحَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِي نُعْمٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ وَّهُوَ بِالْيَمَنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فِيْ تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ مُجَاشِعٍ وَّبَيْنَ عُيَيْنَةَ ابْنِ حُصَيْنِ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ كِلَابٍ وَّبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ

(از قبیصہ از سفیان از والدش از ابن ابی نعم یا ابونعم قبیصہ شک کند) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھوڑا سا سونا آیا، آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا۔

دوسری سند (از اسحاق بن نصر از عبدالرزاق از سفیان از والدش از ابن ابی نعم) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سونے کا ایک ٹکڑا بھیجا، آپ نے وہ سونا اقرع ابن حابس حنظلی جو بنی مجاشع میں سے تھا، عیینہ بن بدر فزاری علقمہ بن علاثہ عامری جو بنی کلاب میں سے تھا اور زید خیل طائی جو بنی نبہان میں سے تھا، ان چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا قریش اور انصاری خفا ہو گئے کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ہو گیا ہے! آپ سرداران نجد کو دیتے ہیں ہم کو نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا یہ مال میں نے انہیں مصلحتہً دیا ہے[1] تالیف قلوب کرنا چاہتا ہوں۔ اتنے میں ایک شخص آپہنچا

[1] تاکہ وہ اسلام پر قائم رہیں ابھی نومسلم ہیں [illegible] ۱۲ منہ

ثُمَّ اَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ فَتَغَضَّبَتْ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ فَقَالُوْا يُعْطِيْهِ صَنَادِيْدَ اَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ اِنَّمَا اَتَأَلَّفُهُمْ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُّطِيْعُ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُهٗ فَيَأْمَنُنِيْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ فَسَاَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ قَتْلَهٗ اُرَاهُ خَالِدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ فَمَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوئی تھیں، پیشانی اوپر اٹھی ہوئی، ڈاڑھی بہت گھنی، گلے پھولے ہوئے، سر گھٹا ہوا[1]۔ کہنے لگا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا سے ڈریں! آپ نے فرمایا اگر میں خدا کی اطاعت نہ کروں تو اور کون اطاعت کرسکتا ہے۔؟ اس نے تو مجھے امین بنا کر اس زمین پر مبعوث فرمایا ہے، مگر تم اعتبار نہیں کرتے۔ مسلمانوں میں سے ایک صاحب غالباً خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ حکم ہو تو اس کی گردن اڑا دوں! آپ نے اجازت نہ دی جب وہ پیٹھ موڑ کر جانے لگا تو آپ نے فرمایا اس کی نسل سے کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا[2]۔ یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) یہ مسلمانوں کو قتل کریں گے (کہیں گے تم کافر ہو گئے) اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے (ان سے جہاد نہیں کریں گے) اگر میں اس زمانے میں ہوا تو قوم عاد کی مثل انہیں تباہ و برباد کر دوں گا[3]۔

---

[1] معاذ اللہ خدا اس حلیہ سے پناہ میں رکھے اکثر ایسا آدمی اُجڈ اور بے ایمان مکار ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] کیونکہ سمجھ کر نہیں پڑھتے ان کے دل پر کچھ اثر نہ ہوگا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے اس باب میں امام بخاری اس کو اس لئے لائے کہ اس کے دوسرے طریق میں یوں ہے جو کتاب المغازی میں گذرا کہ میں اس پاک پروردگار کا امین ہوں جو آسمان میں یعنی آسمان کے اوپر عرش پر ہے امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس طریق کی طرف اشارہ کیا ۱۲ منہ

۶۹۱۷۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ۔

(از عیاش بن ولید از وکیع از اعمش از ابراہیم تیمی از والدش) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ والشمس تجری لمستقر لہا (سورہ یٰسین) آپؐ نے فرمایا سورج کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

بَاب ۳۸۸۲ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد بعض چہرے اس دن تر و تازہ اور خوش ہوں گے، اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے۔

۶۹۱۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُشَيْمٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوا۔

(از عمرو بن عون از خالد و ہشیم از اسماعیل از قیس) حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپؐ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا فرمایا تم عنقریب (آخرت میں) خدا کو اس طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو اسے دیکھنے میں کوئی پریشانی نہ ہوگی۔ اب اگر تم سے ہو سکے تو ایسا کرو کہ طلوع اور غروب سے پہلے جو دو نمازیں (فجر و مغرب کی ہیں) وہ تم سے فوت نہ ہونے پائیں۔

۶۹۱۹۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ

(از یوسف بن موسیٰ از عاصم بن یوسف یربوعی از ابو شہاب از اسماعیل بن ابی خالد از قیس بن ابی حازم) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عنقریب خدائے تعالیٰ کو کھلم کھلا

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا۔

دیکھ لو گے (حجاب اُٹھ جائے گا)

۶۹۲۰۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ۔

(از عبدہ بن عبد اللہ از حسین جعفی از زائدہ از بیان بن بشر از قیس بن ابی حازم) حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار ہمارے پاس چودھویں شب کو تشریف فرما ہوئے اور فرمایا جس طرح آج چودھویں کا چاند چمک رہا ہے اسی طرح تم عنقریب اپنے خدا کی زیارت کرسکو گے، اسے دیکھنے میں کوئی دِقّت نہ ہوگی۔

۶۹۲۱۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از عطاء بن یزید اللیثی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے پروردگار کو قیامت کے دن دیکھ سکیں گے؟ آپؐ نے فرمایا بتاؤ تمہیں چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی الجھن ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا جس وقت سورج صاف ہو، ابر نہ ہو، اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی زحمت ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا پس اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب لوگوں کو (مومن ہوں یا مشرک و کافر) اکٹھا کرے گا۔ بعد ازاں فرمائیگا دیکھو (دنیا میں) جو جسے پوجتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے

الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ
الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ
الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ شَافِعُوهَا
أَوْ مُنَافِقُوهَا شَكَّ إِبْرَاهِيمُ فَيَأْتِيهِمُ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ
هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا
جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فِي
صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا
رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ
وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ
فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُهَا
وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى
الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ
وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ
السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ
قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّهَا
مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ
مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ
بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ بَقِيَ بِعَمَلِهِ
أَوِ الْمُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ
أَوِ الْمُجَازَى أَوْ نَحْوُهُ ثُمَّ يَتَجَلّٰى حَتّٰى إِذَا

جو شخص سورج کو پوجتا تھا وہ سورج کے ساتھ ہو جائے، جو
شخص چاند کو پوجتا تھا وہ چاند کے پیچھے لگ جائے، جو شخص
بتوں شیطانوں کو پوجتا تھا وہ ان کے ہمراہ ہو جائے (ایک
ہر قوم اپنے معبود کے ساتھ چل دے گی) صرف اس امت کے لوگ
رہ جائیں گے چنانچہ ان میں وہ لوگ بھی ہوں گے جو (بڑے درجے کے) شفاعت
کرنے والے ہیں یا یوں فرمایا جو (دنیا میں) منافق تھے[1] غرض پھر اللہ تعالیٰ[2]
ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا میں تمہارا خدا ہوں وہ کہیں گے (خدا
کی پناہ) ہم تو اسی جگہ ٹھہرے رہیں گے جب تک ہمارا مالک تشریف لائے
تشریف لاتے ہی ہم اسے پہچان لیں گے پھر اللہ تعالیٰ اس صورت میں تجلی[3]
فرمائے گا (تشریف لائے گا) جسے وہ پہچانتے ہوں اور فرمائے گا میں
تمہارا خدا ہوں وہ کہینگے بیشک تو ہمارا خدا ہے اور اس کے ساتھ ہو جائینگے[4]
پل صراط دوزخ کی پشت پر نصب کر دیا جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں سب سے پہلے میں اور میری امت پار ہوگی اس وقت پیغمبروں کے
سوا کوئی بات نہ کر سکے گا اور پیغمبر بھی یہ کہینگے یا اللہ بچا یا اللہ بچا[5] و
ادھر دوزخ میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے، کیا تم
نے سعدان کا کانٹا دیکھا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دیکھا
ہے آپ نے فرمایا بس اسی کانٹے کی طرح وہاں آنکڑے ہونگے مگر اللہ
ہی جانتا ہے کہ وہ آنکڑے کتنے بڑے بڑے ہوں گے۔ یہ آنکڑے
لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لینگے (دوزخ میں گھسیٹ لینگے)
کوئی تو اپنے (برے) عمل کی وجہ سے بالکل ہی تباہ ہو جائے گا جیسے
کافر و مشرک، کوئی چھل چھلا کر گر جائیگا، کسی کو تکلیف دی جائے گی

---

[1] لیکن بظاہر مسلمان گنے جاتے تھے۔ ابراہیم بن سعد کو شک ہے کونسا لفظ کہا ۱۲ منہ [2] ایک اور صورت میں ہر صورت کے سوا جس میں پہلے اس کو دیکھ چکے تھے ۱۲ منہ [3] سبحان اللہ کیا عمدہ وقت ہوگا جو لوگ اللہ کی محبت میں غرق ہیں ان کو نہ قیامت کا ڈر ہے اور نہ وہاں کے احوال کا نہ موت کا نہ موت کی سختیوں کا وہ تو کہتے ہیں جلد مر جائیں ابھی قیامت آ جائے اپنے محبوب پروردگار کی قدم بوسی نصیب ہو۔ ع عاشقاں را روز محشر با قیامت کار نیست ـ کار عاشق جز تماشائے رُخِ دلدار نیست ۔۱۲ منہ [4] کہیں دوزخ میں نہ گر پڑیں۔ [5] معاذ اللہ کیسا سخت اور ہولناک وقت ہوگا ۱۲ منہ

فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَآءِ بَيْنَ الْعِبَادِ
أَرَادَ أَنْ يُّخْرِجَ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ أَرَادَ
مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ أَنْ
يُّخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ
بِاللّٰهِ شَيْئًا مِّمَّنْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَّرْحَمَهٗ
مِمَّنْ يَّشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
فَيَعْرِفُوْنَهُمْ فِي النَّارِ بِأَثَرِ السُّجُوْدِ
تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ اٰدَمَ إِلَّآ أَثَرَ
السُّجُوْدِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ
تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ
النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ
مَآءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ تَحْتَهٗ كَمَا
تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ
ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَآءِ بَيْنَ
الْعِبَادِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ مِّنْهُمْ مُّقْبِلٌ
بِوَجْهِهٖ عَلَى النَّارِ هُوَ اٰخِرُ أَهْلِ
النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ أَيْ
رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ
فَإِنَّهٗ قَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَأَحْرَقَنِيْ
ذَكَآؤُهَا فَيَدْعُو اللّٰهَ بِمَا شَآءَ
أَنْ يَّدْعُوَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ هَلْ
عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيْتَ ذٰلِكَ أَنْ
تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ

(لیکن بچ جائیگا) یا کچھ ایسا ہی کلمہ فرمایا راوی کو شک ہے - بعد ازاں اللہ تعالیٰ اپنا دیدار کرائے گا (دربار میں بیٹھے گا) جب لوگوں کا فیصلہ کر چکے گا تو اپنی رحمت سے بعض دوزخیوں کیلئے جنہیں دوزخ سے نکالنا چاہے گا، فرشتوں کو حکم دے گا، دیکھو جن لوگوں نے دنیا میں میرے ساتھ شرک نہیں کیا تھا (موحد تھے) انہیں دوزخ سے نکال لو، یہ وہ لوگ ہونگے جن پر کلمہ گو لوگوں یعنی لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں میں سے اللہ تعالیٰ رحم کرنا چاہے گا، فرشتے دوزخ میں جا کر ان لوگوں کو سجدے کے نشان سے پہچان لینگے کیونکہ دوزخ کی آگ سارے دن کو کھالے گی مگر سجدے کے مقام (یعنی پیشانی، ناک ہتھیلیاں وغیرہ) سالم رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے وہ اعضاء دوزخ پر حرام کر دیئے ہیں، یہ لوگ کالے کوئلے کی طرح دوزخ سے نکلیں گے۔ پھر ان پر آب حیات چھڑکا جائے گا تو اس پانی کے پڑتے ہی ایسے اگ آئیں گے جیسے دانہ پانی بہنے کی جگہ کوڑے کچرے میں (زور سے) اگتا ہے۔

آخر اللہ تعالیٰ سب بندوں کے فیصلے سے فراغت کرے گا لیکن ایک شخص رہ جائے گا اس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا۔ یہ شخص ان تمام دوزخیوں کا آخری شخص ہوگا جو بہشت میں جائینگے یہ شخص سب کے بعد بہشت میں داخل ہوگا[1]۔ یہ عرض کریگا، پروردگار میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے، اس کی بدبو نے میرا ناک میں دم کر دیا ہے، اس کی لپٹ نے مجھے جلا ڈالا ہے اور کئی دعائیں مشیت ایزدی کے مطابق وہ کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا، اچھا اگر میں تیری یہ درخواست قبول کر لوں تو دوسری درخواست کرے گا؟ وہ کہے گا نہیں! تیری عزت کی قسم اور میں تجھ سے کوئی درخواست نہیں کروں گا، چنانچہ جو

[1] حذیفہ کی حدیث میں ہے یہ شخص بنی اسرائیل میں کا ایک شخص کفن چور ہوگا اور دارقطنی نے غرائب مالک میں نکالا کہ وہ جہینہ کا ایک شخص ہوگا سہیلی نے کہا اس کا نام ہناد ہوگا ۱۲ منہ

لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهٗ وَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مِنْ عُهُوْدٍ وَّمَوَاثِيْقَ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيْ رَبِّ قَدِّمْنِيْ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَلَسْتَ قَدْ اَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيْقَكَ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَ الَّذِيْ اُعْطِيْتَ اَبَدًا وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ وَيَدْعُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَقُوْلَ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهٗ وَيُعْطِيْ مَا شَاءَ مِنْ عُهُوْدٍ وَّمَوَاثِيْقَ فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا قَامَ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَاٰى مَا فِيْهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَلَسْتَ قَدْ اَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيْقَكَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَ مَا اُعْطِيْتَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ

عہد و پیمان اس کی تقدیر میں ہیں وہ کرے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ دوزخ کی طرف سے اس کا منہ پھیر کر بہشت کی طرف کر دے گا جب وہ بہشت دیکھے گا تو جتنی مدت تک خدا کو منظور ہے وہ شخص خاموش رہے گا[۱]۔ پھر عرض کرے گا پروردگار اتنا احسان مزید کر کہ مجھے بہشت کے دروازے پر ڈال دے[۲] پروردگار فرمائے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ آئندہ کوئی درخواست نہ کرے گا۔ افسوس! ابن آدم تو کتنا دغا باز ہے! وہ کہے گا بیشک پروردگار میں نے یہ قول کیا تھا، ساتھ ہی وہ دعائیں بھی جاری رکھے گا[۳]۔ آخر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اب میں تیری یہ درخواست بھی منظور کر لوں پھر اور تو کوئی درخواست نہیں کرے گا۔ وہ عرض کرے گا پروردگار نہیں تیری عزت کی قسم اب کوئی درخواست نہیں کروں گا[۴]۔ جیسے جیسے خدا کو منظور ہے ویسے ویسے عہد و پیمان کرے گا۔ غرض اللہ تعالیٰ اسے بہشت کے دروازے پر پہنچا دے گا۔ جونہی وہ بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا اور بہشت اس پر ظاہر ہوگی تو وہاں کا عیش و آرام لطف و لذت دیکھ کر کچھ عرصہ جتنا خدا کو منظور ہے وہ خاموش رہے گا۔ آخر نہ رہا جائیگا، کہہ اٹھے گا پروردگار مجھے بہشت میں پہنچا دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ آئندہ اور کوئی درخواست نہیں کروں گا افسوس تو کتنا بدعہد نکلا؟ وہ عرض کرے گا بے شک (میں نے وعدے کئے تھے) مگر کیا میں ہی ایک تیرے تمام (کلمہ گو) بندوں میں بد نصیب ہوں[۵] چنانچہ

---

[۱] اس کو شرم آئے گی کہ اتنا جلد اپنا اقرار کیسے توڑوں ۱۲ منہ [۲] خیر بہشت میں نہیں گیا تو نہ سہی دروازے ہی پر پڑا رہوں گا یا اللہ صدقے تیرے کرم اور رحم کے ہم گناہ گاروں کے لئے تو یہی معراج ہے کہ بہشت کے دروازے ہی پر پڑے رہیں بہشتیوں کی کفش برداری کیا کریں۔ تو اپنے فضل و کرم سے دوزخ سے بچا دے ۱۲ منہ [۳] صدقے اس کے رحم و کرم کے ہم کیا ہمارا قول و قرار کیا ۱۲ منہ [۴] اب کے خطا ہوئی اب نہیں ہوگی ۱۲ منہ [۵] ... کو بہشت ملے چین اڑائیں اور میں ترستا رہوں ۱۲ منہ

مَآ اَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ لَآ اَكُوْنَنَّ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاِذَا ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ لَهٗ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللّٰهُ لَهٗ تَمَنَّهْ فَسَاَلَ رَبَّهٗ وَتَمَنّٰى لَهٗ حَتّٰى اِنَّ اللّٰهَ لَيُذَكِّرُهٗ وَيَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِىُّ قَالَ اللّٰهُ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ عَطَآءُ ابْنُ يَزِيْدَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىُّ مَعَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيْثِهٖ شَيْئًا حَتّٰى اِذَا حَدَّثَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىُّ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ مَعَهٗ يَآ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا حَفِظْتُ اِلَّا قَوْلَهٗ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىُّ اَشْهَدُ اَنِّىْ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهٗ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَذٰلِكَ الرَّجُلُ اٰخِرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ

مسلسل دعا اور عاجزی شروع کر دے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس پر ہنس دے گا[1] ہنستے ہی حکم صادر فرمائے گا جا بہشت میں جب وہ بہشت میں جائے گا تو پروردگار فرمائے گا اب کچھ آرزوئیں بھی پیش کر[2] چنانچہ جو کچھ اس کے دل میں آئے گا وہ طلب کرے گا۔ پروردگار اس کو یاد دلاتا جائے گا۔ یہ بھی مانگ یہ بھی مانگ[3] حتیٰ کہ اس کی تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی، اس وقت پروردگار فرمائے گا یہ تمام جو تو مانگتا ہے تجھے دیا اور اتنا ہی مزید تجھے دیا جاتا ہے۔

عطاء بن یزید راوی کہتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ حدیث بیان کی تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے خاموشی سے سنتے رہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کسی بات پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آخری جملہ بیان کیا "پروردگار فرمائے گا یہ تمام جو تو مانگتا ہے تجھے دیا اور اتنا ہی مزید تجھے عطا کیا جاتا ہے" تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے ابو ہریرہ اتنا ہی مزید کی جگہ دس گنا کا لفظ ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے تو یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول سنا ہے کہ آپ نے فرمایا "یہ تمام تجھے دیا اور اتنا ہی مزید۔"

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو یوں ہی یاد رکھا ہے یہ سب تجھے دیا اور اس کا دس گنا۔ غرض ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ شخص وہ ہوگا جو سب مستحقوں کے بعد بہشت میں جائیگا۔

---

[1] سبحان اللہ زہے قسمت اس شخص کی کہ مالک اس کو دیکھ کر ہنس دے گا۔ جب پروردگار ہنس دیا تو پھر کیا ساری نعمتیں حاصل کر لیں۔ [2] یعنی بہشت کے لوازمات عیش و عشرت تو مانگ لے ۱۲ منہ
[3] سبحان اللہ وہ تو وہ داتا ہے کہ سیری نہیں دینے سے تجھے ٭ لذتِ جود سے پھر مانگ سکھایا مجھ کو ۱۲ منہ

۶۹۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَحْوًا قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا ثُمَّ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ الصَّلِيبِ مَعَ صَلِيبِهِمْ وَأَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ وَأَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ وَغُبَّرَاتٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ فَيُقَالُ لِلْيَهُودِ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ بْنَ اللَّهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيدُونَ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي

(از یحیی بن بکیر از لیث از خالد بن یزید از سعید ابن ابی ہلال از زید از عطاء بن یسار) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا بھلا جب آسمان صاف ہو تو تمہیں چاند سورج دیکھنے میں کوئی دقت کوئی دقت ہوتی ہے؟ ہم نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا بس اسی طرح تمہیں قیامت کے دن اپنے پروردگار کے دیدار میں بھی کوئی تکلیف نہ ہوگی اتنی ہی تکلیف ہوگی جتنی چاند سورج کے دیکھنے میں ہوتی ہے۔ بعدازاں یوں فرمایا قیامت کے دن ایک منادی ہوگی "ہر طبقہ اپنے معبود کی طرف جائے جسے وہ دنیا میں پوجا کرتا تھا"۔ اس منادی سے صلیب کے پجاری (نصاریٰ) صلیب کے ساتھ اور بت پرست اپنے بتوں کے ساتھ اور دیگر معبودوں والے اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ ہو جائیں گے۔ صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو (دنیا میں) خدا پرست تھے خواہ نیک ہوں یا گناہ گار اور تھوڑی سی تعداد میں یہود و نصاریٰ۔ بعدازاں دوزخ کو سامنے لایا جائے گا، وہ اس چمکدار ریت کی طرح ہوگی جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے۔ اب یہودیوں سے پوچھا جائیگا تم دنیا میں کسے پوجتے تھے؟ وہ کہیں گے حضرت عزیر علیہ السلام کو جو خدا کے بیٹے تھے انہیں جواب ملے گا تم جھوٹے ہو اللہ کی نہ کوئی بیوی ہے نہ اولاد، اچھا اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہینگے ہمیں پانی پلائیے! حکم ہوگا پیو (اسی سراب کی طرف چل پڑیں گے)

جَهَنَّمَ ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارٰى مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيْحَ بْنَ اللهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ وَّلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيْدُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ نُرِيْدُ اَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوْا فَيَتَسَاقَطُوْنَ حَتّٰى يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَا يَحْبِسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ فَيَقُوْلُوْنَ فَارَقْنَاهُمْ وَنَحْنُ اَحْوَجُ مِنَّا اِلَيْهِ الْيَوْمَ وَاِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ وَاِنَّمَا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا قَالَ فَيَاْتِيْهِمُ الْجَبَّارُ فِيْ صُوْرَةٍ غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ رَاَوْهُ فِيْهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا وَلَا يُكَلِّمُهُ اِلَّا الْاَنْبِيَاءُ فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ اٰيَةٌ تَعْرِفُوْنَهَا فَيَقُوْلُوْنَ السَّاقُ فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ رِيَاءً وَّسُمْعَةً فَيَذْهَبُ

دوزخ میں جا کر گریں گے۔

پھر نصاریٰ سے پوچھا جائے گا تم دنیا میں کس کی پوجا کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے مسیح علیہ السلام کی جو اللہ کے بیٹے تھے جواب ملے گا تم جھوٹے ہو اللہ کی نہ کوئی بیوی ہے نہ اولاد اب تم کیا چاہتے ہو؟ کہیں گے ہمیں پانی پلائیے! حکم ہوگا اچھا پیو (چنانچہ وہ سراب کی طرف پانی سمجھ کر جائیں گے) دوزخ میں گریں گے۔ اب وہی لوگ رہ جائیں گے جو خالص اللہ کے پوجنے والے تھے، ان میں اچھے برے سب طرح کے لوگ ہونگے ان سے کہا جائے گا تم لوگ یہاں کیوں ٹھہرے ہوئے ہو حالانکہ دوسرے تمام لوگ چلے گئے؟ وہ کہیں گے ہم دنیا میں ان سے الگ رہے جہاں ان کے زیادہ ضرورتمند تھے[۱] بات یہ ہے کہ ہم نے ایک منادی سنی کہ ہر گروہ (یا طبقہ) اس معبود سے مل جائے جسے وہ دنیا میں پوجتا تھا[۲] اس رب کے انتظار میں کھڑے ہیں (وہ حقیقی معبود آئے تو اس کے ساتھ چلیں) بعد ازاں پروردگار اس صورت کے سوا جس صورت میں یہ لوگ اسے پہلے دیکھ چکے ہوں گے ایک دوسری صورت میں ظاہر ہوگا اور فرمائے گا (ادھر آؤ) میں تمہارا پروردگار ہوں (جب اسے پہچان لیں گے تو) کہیں گے بے شک تو ہمارا معبود ہے، اس سے کوئی بات نہ کر سکے گا، صرف پیغمبر بات کریں گے، وہ ارشاد فرمائے گا کیا کوئی ایسی نشانی ہے جس سے تم معبود کو پہچان سکو؟ عرض کرینگے ساق (پنڈلی) کی نشانی ہے[۳] چنانچہ پروردگار اپنی پنڈلی کھولے گا اور ہر مومن اسے دیکھ کر سجدے میں گر پڑے گا[۴] اور جو شخص دنیا میں ریا کے طور پر اور لوگوں

---

[۱] تو آج ہم کو اُن کے ساتھ رہنے کی کیا ضرورت ہے ۱۲ منہ [۲] ہم اکیلے دنیا میں ایک اکیلے پروردگار کو پوجا کرتے تھے شرک سے بیزار تھے ۱۲ منہ [۳] حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے سے اپنے بندوں کو بشارت دی ہے کہ اس دن پروردگار اپنی نورانی پنڈلی کھولے گا تو بندے یہی عرض کریں گے کہ ہمارے پروردگار کی نشانی پنڈلی کھولنا ہے ۱۲ منہ [۴] سبحان اللہ کیا خوشی ہوگی جب اپنے مالک کی یہ نشانی دیکھیں گے ۱۲ منہ

كَيْمَا يَسْجُدُ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا ثُمَّ يُؤْتَى بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْجَسْرُ قَالَ مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عُقَيْفَةٌ تَكُونُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ يَمُرُّ الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَنَاجٍ مَخْدُوشٌ وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَمُرَّ آخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِي إِخْوَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ وَيُحَرِّمُ اللّٰهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ فَيُخْرِجُونَ مَنْ

کو سنانے کے لئے سجدہ کرتے تھے (دل میں ایمان نہ تھا) وہ بھی سجدہ کرنا چاہے گا لیکن اس کی پیٹھ کی ہڈیاں جڑ کر ایک تختہ ہو جائینگی (وہ سجدہ نہ کر سکے گا) بعدازاں پل صراط لائی جائے گی اور دوزخ کی پشت پر رکھی جائیگی[1]۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ پل صراط کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ وہ مقام ہے جہاں پہلوان بھی پھسل کر گر پڑتے ہیں اس پر آنکڑے چوڑے چوڑے کانٹے ہیں ان کا سر خمدار سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوگا جو نجد کے علاقے ہیں مسلمان اس پر سے پلک مارنے کی طرح، بجلی کی طرح، آندھی کی طرح، تیز گھوڑوں اور سانڈنیوں کی طرح گزر جائیں گے[2]۔ بعض تو صحیح سلامت وہاں سے بچ کر نکل جائیں گے، بعض کچھ زخمی ہو کر، بعض دوزخ میں گر پڑینگے۔ آخری شخص جو پلصراط سے پار ہوگا اسے کھینچ کھینچ کر پار کیا جائیگا تم لوگ آج کے دن مجھ سے اپنا حق حاصل کرنے کے لئے اتنے سخت نہیں جتنا مسلمان لوگ اللہ سے اس دن تقاضا اور مطالبہ کرینگے (یعنی خدا سے اس دن بہت زیادہ تقاضا اور مطالبہ کریں گے) چنانچہ مسلمان جب خود نجات پا جائیں گے تو اپنے مسلمان بھائیوں کو دوزخ سے نجات دلانے کے لئے بار بار پروردگار سے عرض کریں گے کہیں گے پروردگار یہ لوگ ہمارے مسلمان بھائی تھے، ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے، روزے رکھتے تھے، دوسرے نیک کام کیا کرتے تھے (انہیں بھی دوزخ سے نجات عطا فرما) پروردگار فرمائیگا اچھا جاؤ جس شخص کے دل میں ایک اشرفی برابر ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال لو۔ اللہ تعالیٰ ان گنہگار مسلمانوں کے منہ دوزخ پر حرام کر دے گا جب یہ نیک مسلمان انہیں نکالنے وہاں جائیں گے تو دیکھیں گے کہ بعض تو پاؤں تک آگ میں ڈوبے ہوں گے بعض آدھی پنڈلیوں تک۔ بہر حال جن لوگوں کو یہ نیک مسلمان پہچان لیں گے انہیں نکال لیں گے

---

[1] اس پلصراط کا ذکر ژند اوستا میں بھی ہے یعنی پارسیوں کی کتاب میں اس کا نام چنیود پل لکھا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی درجہ بدرجہ جو اعلیٰ درجہ کے ہیں وہ اس قدر جلد پار ہو جائیں گے جیسے آنکھ جھپک یا بجلی کی چمک پھر ان سے اتر کر آندھی کی طرح پھر ان سے اتر کر تیز رو گھوڑوں کی طرح پھر ان سے اتر کر تیز اونٹوں کی طرح، علیٰ ہٰذا القیاس آخری کو کھینچ کر ۱۲ منہ

عَرَفُوْا ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ فَيَقُوْلُ اذْهَبُوْا
فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ
نِصْفِ دِيْنَارٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ
مَنْ عَرَفُوْا ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ فَيَقُوْلُ
اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَيُخْرِجُوْنَ
مَنْ عَرَفُوْا وَقَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ فَاِنْ
لَّمْ تُصَدِّقُوْنِيْ فَاقْرَءُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا
يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَّاِنْ تَكُ حَسَنَةً
يُّضَاعِفْهَا فَيَشْفَعُ النَّبِيُّوْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ فَيَقُوْلُ الْجَبَّارُ بَقِيَتْ
شَفَاعَتِيْ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ
فَيُخْرِجُ اَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوْا فَيُلْقَوْنَ
فِيْ نَهَرٍ بِاَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهٗ مَاءُ
الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ فِيْ حَافَتَيْهِ كَمَا
تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ قَدْ
رَاَيْتُمُوْهَا اِلٰى جَانِبِ الصَّخْرَةِ اِلٰى
جَانِبِ الشَّجَرَةِ فَمَا كَانَ اِلَى الشَّمْسِ
مِنْهَا كَانَ اَخْضَرَ وَمَا كَانَ مِنْهَا اِلَى
الظِّلِّ كَانَ اَبْيَضَ فَيَخْرُجُوْنَ كَاَنَّهُمُ
اللُّؤْلُؤُ فَيُجْعَلُ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيْمُ
فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اَهْلُ
الْجَنَّةِ هٰٓؤُلَآءِ عُتَقَآءُ الرَّحْمٰنِ

پھر دوبارہ پروردگار کے پاس حاضر ہوں گے (اور عرض
کریں گے) حکم ہوگا اچھا جاؤ جس کے دل میں آدھی اشرفی
برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لو چنانچہ وہ ایسے لوگوں کو بھی نکال
لیں گے، پھر واپس آکر پروردگار کے پاس حاضر ہونگے (عرض
کرینگے) حکم ہوگا اچھا جاؤ جس کے دل میں چیونٹی برابر بھی ایمان
دیکھو اسے بھی نکال لو وہ آکر جس جس کو پہچانیں گے نکال لیں گے
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر تم لوگ میری بات صحیح
نہیں سمجھتے تو یہ آیت کریمہ پڑھو "اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر ظلم
نہیں کرنے کا بلکہ اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دُگنا کردے گا" غرض
پیغمبر اور فرشتے اور (نیک) مسلمان سب (اپنے اپنے درجہ پر)
شفاعت کریں گے۔[۱] پروردگار فرمائے گا اب میری ذاتی شفاعت
باقی ہے، چنانچہ ایسے لوگ جو آگ میں جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے
ایک مٹھی بھر کر آگ میں سے نکالے گا اور آبِ حیات کی نہر میں
اس مٹھی کو ڈال دیا جائے گا تو پانی کے چشمے میں جس طرح دانہ اُگتا
ہے اس طرح اس نہر کے دونوں کناروں پر ابھریں گے۔ تم نے دیکھا
ہوگا یہ دانہ کبھی پتھر کے نزدیک اُگتا ہے کبھی درخت کے نزدیک
پھر جس پر دھوپ پڑتی ہے وہ تو سبز رہتا ہے اور جو سایہ میں
ابھرتا ہے وہ سفید رہتا ہے۔

غرض یہ لوگ اس نہر میں سے جب نکلیں گے تو
موتی کی طرح چمکتے ہوئے ہوں گے۔ ان کی گردنوں
پر مہر کردی جائے گی (کہ یہ خدا کے آزاد کردہ غلام ہیں) پھر وہ
بہشت میں جائیں گے تو بہشتی لوگ کہیں گے "یہ لوگ
خدا کے آزاد کردہ غلام ہیں حالانکہ انہوں نے کوئی

[۱] جب سب کی شفاعت ختم ہو چکے گی ۱۲ منہ

اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَاَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ۔

۶۹۲۱۔ وَقَالَ الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُهِمُّوْا بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَّكَانِنَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا قَالَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ قَالَ فَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ اَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ

عمل کیا نہ ثواب کا کام کر کے آگے بھیجا[۱] اب ان لوگوں سے ارشاد ہوگا تم نے جو جو نعمتیں (بہشت میں) دیکھیں وہ سب لو اور اتنی ہی اور لو[۲]

(از حجاج بن منہال نے بحوالہ ہمام بن یحییٰ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مومن لوگ (گرم میدان میں) رُکے رکے ملول و متفکر ہو جائیں گے (آخر مشورہ کر کے) کہیں گے، اب ہم اپنے مالک کے پاس کوئی سفارش کرائیں تا کہ اس تکلیف سے نجات پائیں آخر سب مل کر آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، ان سے کہیں گے آپ آدم ہیں سب لوگوں کے باپ ہیں آپ کا پیکر اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے تیار کیا آپ کو بہشت میں آباد کیا اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا، ہر چیز کا نام آپ کو بتایا (ہر زبان میں گفتگو کرنے کی تعلیم دی) باری تعالے کے سامنے ہماری سفارش کیجئے، تاکہ ہم اس تکلیف سے نجات پائیں (دھوپ میں جل رہے ہیں پسینے میں غرق ہیں) وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی لغزش یاد کریں گے جو انہوں نے اس درخت میں سے کھا لیا تھا جس کا کھانا اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تھا البتہ تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ پہلے نبی ہیں جنہیں زمین

[۱] بلکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان کو آزاد کر دیا ۱۲ منہ [۲] اس میں اختلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ جو لوگ اپنی خاص مٹھی سے نکالے گا، یہ کون لوگ ہوں گے بعض کہتے ہیں جنہوں نے توحید اور رسالت کو مانا ہو لیکن بالکل اعمال خیر نہ کئے ہوں۔ بعضوں نے کہا مراد وہ کفار ہیں جو موحد رہے ہیں لیکن انہوں نے کسی پیغمبر کو نہیں مانا لیکن یہ قول ضعیف ہے چونکہ دوسری بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے کافروں کا دوزخ میں ابدالآباد رہنا نکلتا ہے قسطلانی نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اس امت کے گنہگار لوگ دوزخ میں جائینگے پھر شفاعت سے نکالے جائینگے اور صحیح مذہب یہی ہے اور اس پر بہت سی نصوص دلالت کرتی ہیں۔ بعضوں نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ اس امت کے گنہگار لوگ جو مومن ہوں گے وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے لیکن یہ قول صریحًا غلط ہے اور قرآن و حدیث کا کھلم کھلا انکار ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ ان گنہگار مسلمانوں کو عذاب کافروں اور مشرکوں کے ساتھ ہی ہوگا لیکن بوجہ ایمان کے ان کیلئے شفاعت قبول ہوگی اور برائی کے درجے کے مطابق سزا پائیں گے جیسے کہ اوپر حدیث پلصراط میں گزر چکا ہے کہ بعض پاؤں تک آگ میں ہوں اور بعض نصف ساق تک اور بعض ایسے ہوں گے کہ سوائے سجدے والی جگہوں کے سب آگ میں جل رہے ہوں گے ۱۲ منہ

فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ
وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ سُؤَالَهُ
رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ
خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ
فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ
ثَلٰثَ كَلِمَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلَكِنِ ائْتُوا
مُوسٰى عَبْدًا آتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرٰىةَ وَكَلَّمَهُ
وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا قَالَ فَيَأْتُونَ مُوسٰى
فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ
خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ
وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُولَهُ
وَرُوحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ قَالَ فَيَأْتُونَ
عِيسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنِ
ائْتُوا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ
فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي
دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ
وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ
اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ

شریعت کے ساتھ) اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف بھیجا تھا
چنانچہ یہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے (ان سے
عرض کریں گے) وہ کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں اور اپنی
لغزش یاد کریں گے کہ انہوں نے لاعلمی میں اپنے بیٹے کے
متعلق عرض کی تھی لہٰذا تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ
اللہ کے خلیل ہیں چنانچہ سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس
آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنے تین
جھوٹ جو انہوں نے دنیا میں بولے تھے انہیں یاد کریں گے
پس تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ انہیں اللہ تعالیٰ نے
توارت عطا کی ان سے (براہ راست) گفتگو کی، ان سے سرگوشی
کی یہ سن کر سب لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ
بھی معذرت کریں گے اور اپنی لغزش یاد کریں گے کہ ایک قبطی کا خون ان
کے ہاتھ سے ہو گیا تھا کہیں گے تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ
وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں
چنانچہ سب لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس
لائق نہیں تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ ان کی اگلی پچھلی سب
لغزشیں اللہ تعالیٰ نے بخش دی ہیں آنحضرتؐ کہتے ہیں یہ سن کر
سب لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں بارگاہ خداوندی میں حاضری
کی اجازت لے کر حاضر ہوں گا پروردگار کو دیکھتے ہی سجدے میں

ـلـه اور عرض کریں گے سب وہو آئے اب آپ ہی کا در باقی ہے۔ مرحبا سیدی مکی مدنی العربی + دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی ＊ سیہ تشنہ لبانیم تو کی آب حیات ＊
رحم فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی۔ اور فقیر آخر میں یہ عرض کریگا سیدی انت حبیبی وطبیب قلبی + ایں وحید آمد پیشت پے درماں طلبی۔ یہاں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ جب مسلمان
لوگ یہ حدیث سن چکے ہیں اور جان چکے ہیں کہ دوسرے پیغمبر سب جواب دیدینگے تو پھر ان کے پاس کیوں جائیں گے کیونکہ ایماندار لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک
سب یہ صلاح کریں گے اور اگلے پیغمبروں کی امت کے لوگ اس حدیث سے واقف نہ ہونگے دوسرے قیامت کا دن ایسا ہولناک ہوگا کہ اس وقت بہت کچھ بھولا ہوا ہوگا۔
یہ بات بھی یاد نہ رہی ہوگی جیسے لوگ صلاح دیں گے اس پر عمل کریں گے ۱۲ منہ ـ۲ـه بعضوں نے کہا پروردگار کے گھر سے مراد بہشت ہے اور اضافت تشریف کے لئے ہے جیسے
کہتے ہیں بیت اللہ۔ مصابیح والے نے کہا ترجمہ یوں ہے میں اپنے مالک سے اجازت چاہوں گا جب میں اس کے گھر یعنی جنت میں ہوں گا یا یہاں گھر سے مراد
خاص وہ مقام مراد ہے جہاں پروردگار اس وقت تجلی فرما ہوگا وہ کیا ہے عرش معلّٰی۔ اور عرش معلّٰی کو صحابہ نے خدا کا گھر کہا ہے ایک صحابی فرماتے ہیں
وکان مکان اللہ اعلٰی وارفعا ۱۲ منہ

وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ
تُعْطَ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى
رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ
أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا
يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ
وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَسْتَأْذِنُ
عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ
فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي
مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ
ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ
وَسَلْ تُعْطَ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي
عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ
قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ
فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَ
سَمِعْتُهُ يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ
مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ
الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ
فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ
سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي
ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَ

گر پڑوں گا، پروردگار جب تک اسے منظور ہوگا مجھے سجدے میں
پڑا رہنے دے گا اس کے بعد فرمائے گا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم)
اپنا سر اٹھائیے اور کہیئے آپ کا کہنا ہم سنتے ہیں، سفارش کیجئے
آپ کی سفارش ہم منظور کرتے ہیں، کچھ طلب کیجئے ہم عطا کرتے
ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ارشاد پر میں اپنا سر
اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی وہ تعریف وثنا کروں گا جو اس
وقت) مجھے سکھائے گا پھر سفارش شروع کروں گا لیکن میری
سفارش کے لئے ایک حد مقرر کردی جائے گی، میں پروردگار
کے درِ دولت سے نکل کر ان لوگوں کو (دوزخ سے نکال کر)
بہشت میں لے جاؤں گا۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے انسؓ سے یہ بھی سنا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان لوگوں کو بہشت میں داخل
کرکے پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس آؤں گا اور درِ دولت پر پہنچ کر
اجازت طلب کروں گا مجھے اجازت ملے گی میں اسے دیکھتے ہی سربسجود
ہو جاؤں گا جب تک وہ چاہے گا مجھے سربسجود رہنے دے گا پھر فرمائے
گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھائیے اور کہئے آپ کا کہنا ہم سنتے
ہیں، سفارش کیجئے آپ کی سفارش ہم منظور کرتے ہیں کچھ فرمائیے
کیجئے ہم عطا کرتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں اپنا سر
اٹھاؤنگا اور پروردگار کی تعلیم کردہ حمد وثنا بجالاؤنگا پھر سفارش
شروع کرونگا لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کردی جائیگی میں وہاں سے
نکل کر (دوزخ پر جاکر ان لوگوں کو نکال لونگا اور) بہشت میں داخل
کرونگا۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا جب میں
دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کرکے فارغ ہو جاؤنگا تو تیسری بار اپنے مالک کے سامنے آؤنگا اور درِ دولت پر پہنچ کر
اذن چاہونگا مجھے اذن ملے گا میں اسے دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑونگا جب تک اسے منظور ہے مجھے اللہ تعالیٰ سجدے ہی میں
پڑا رہنے دے گا اس کے بعد فرمائے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھا کہہ کیا کہتا ہے، ہم سنیں گے

اِشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَآءٍ وَّ تَحْمِیْدٍ یُّعَلِّمُنِیْهِ قَالَ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاُخْرِجُ فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ یَقُوْلُ فَاُخْرِجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰی مَا یَبْقٰی فِی النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَیْ وَجَبَ عَلَیْهِ الْخُلُوْدُ قَالَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ وُعِدَهٗ نَبِیُّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

سفارش کیجئے منظور کی جائے گی۔ سوال کیجئے عطا کیا جائیگا میں اس ارشاد پر سر اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی (عنایت و نوازش شاہانہ کے شکریہ میں) وہ حمد وثناء بجا لاؤں گا جو اس وقت مجھے تعلیم دے گا پھر سفارش شروع کردوں گا لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کردی جائیگی میں وہاں سے نکل کر (دوزخ پر جاؤں گا) اور لوگوں کو بہشت میں لے جاؤں گا۔[۱]

قتادہ کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں ان لوگوں کو بھی دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کرچکوں گا تو اب دوزخ میں وہی لوگ رہ جائیں گے جو ازروئے قرآن ہمیشہ دوزخ میں رہنے کے لائق ہیں (یعنی کافر ومشرک)

یہ حدیث بیان کرکے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ کہنے لگے مقام محمود یہی ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیغمبر (یعنی حضور) صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا۔[۲]

۷۵۲۲۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلَی الْاَنْصَارِ

(از عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم از عم او از والدش از صالح از ابن شہاب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا کر ایک خیمے میں جمع فرمایا اور فرمایا تم لوگ اس وقت تک صبر سے کام لینا جب تک اللہ

---

[۱] یہاں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ بارگاہِ خداوندی میں معلوم کرنا چاہیئے کہ تین تین بار آپ اجازت چاہیں گے اور آپ کو اجازت دیدی جائے گی اتنا تقرب کسی پیغمبر کو حاصل نہیں ہے۔ حضرات صوفیہ نے فرمایا ہے کہ حقیقتِ محمدیہ تمام خلائق سے بالاتر ہے۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ۱۲ منہ

[۲] حد کے اندر جو لوگ ہوں گے ان کو وہاں سے نکال کر ۱۲ منہ [۳] تو مقام محمود وہ رفیع الشان درجہ ہے جو خاص ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہوگا۔ ایک روایت میں ہے اس مقام پر اگلے اور پچھلے سب رشک کریں گے۔ اب جس جاہل فقیر نے اپنے پیر مرشد کی تعریف میں لکھا ہے کہ مقام محمود ان کا ایک ادنیٰ مقام ہے وہ بڑا بے ادب اور سخت سزا کے لائق ہے اس کے پیر و مرشد تو کیا، بڑے بڑے اولوالعزم پیغمبر بھی اس مقام کو نہیں پہنچ سکیں گے ۱۲ منہ

فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ وَّقَالَ لَهُمْ اصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ۔

اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے حوضِ کوثر پر نہ ملو۔[1]

۶۹۲۳۔ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ خَاصَمْتُ وَبِكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَّاَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ

(از ثابت بن محمد از سفیان از ابن جریج از سلیمان احول از طاؤس) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے تو فرماتے "اے اللہ ہمارے رب تمام تعریفیں اور حمد تیرے لئے ہے تو زمین و آسمان کا قائم رکھنے والا ہے[2]، تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمان و زمین اور ان کی ہر شے کا پروردگار ہے، تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمان و زمین اور ان کی ہر شے کا روشن کرنے والا ہے، تو حق ہے تیری ہر بات حق ہے، تیرا وعدہ سچا ہے، تیری ملاقات حق ہے[3] جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے اے اللہ میں تیرے لئے اسلام لایا، تیرے اوپر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں، تمام فیصلے تیری ہی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں، تجھ سے فیصلے کا خواہاں ہوں، اے میرے پروردگار تو میری سابقہ آئندہ، ظاہر و باطن اور وہ لغزشیں جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرما دے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں قیس بن سعد اور ابو الزبیر نے اس حدیث میں طاؤس سے بجائے قیم السموات کے قیام السموات نقل کیا ہے[4]

---

[1] ترجمہ باب کی مطابقت اس سے نکلی کہ فرمایا تم اللہ سے مل جاؤ یعنی اللہ کا دیدار تم کو حاصل ہو ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [3] قیام مبالغہ کا صیغہ ہے معنی وہی ہے یعنی خوب تھامنے والا۔ قیس کی روایت کو مسلم اور ابو داؤد نے اور ابو الزبیر کی روایت کو امام مالک نے مؤطا میں وصل کیا ۱۲ منہ

طَاذِسٍ قَيَّامٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقَيُّوْمُ الْقَائِمُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَأَ عُمَرُ الْقَيَّامُ وَكِلَاهُمَا مَدْحٌ

مجاہد کہتے ہیں (اسے فریابی نے وصل کیا) قیوم کا معنی ہر چیز کو قائم رکھنے والا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیۃ الکرسی میں) اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیَّامُ پڑھا ہے دونوں تعریفی کلمات ہیں

٦٩٢٤- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ۔

(از یوسف بن موسیٰ از ابواسامہ از اعمش از خیثمہ) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوگا جبکہ مترجم کی بھی ضرورت نہ ہوگی اور نہ کوئی حجاب ہوگا۔ (بلکہ ہر مؤمن اللہ تعالیٰ کو بے حجاب دیکھے گا)

٦٩٢٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَمَا بَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ

(از علی بن عبداللہ از عبدالعزیز بن عبدالصمد از ابوعمران از ابوبکر بن عبداللہ بن قیس) حضرت عبداللہ بن قیس المعروف حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں چاندی کے دو باغ ہیں ان کے برتن اور سب سامان چاندی کے ہیں۔ دو باغ سونے کے ہیں ان کے برتن اور سب سامان سونے کے ہیں جنۃ العدن میں لوگوں اور اللہ تعالیٰ کے دیدار میں کوئی چیز حائل نہ ہوگی فقط کبریائی کی چادر حائل ہوگی جو پروردگار کی ذات اقدس پر جلوہ ریز ہوگی[1][2]

٦٩٢٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ وَجَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ

(از حمیدی از سفیان از عبدالملک بن اعین و جامع ابن ابی راشد از ابووائل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] کیونکہ سب چیزیں اپنے وجود اور بقاء میں ہر آن اپنے مالک کی محتاج ہیں ۱۲ منہ [2] جب پروردگار کو منظور ہوگا اس چادر کو منہ سے ہٹا دیگا اور بہشتی اس کے دیدار سے مشرف ہوں گے معلوم ہوا کہ جنۃ العدن خاص پروردگار کا در دولت ہے اور تمام حجابوں سے پرے ہے جنۃ العدن میں جب آدمی پہنچ گیا تو اس نے سارے حجابوں کو طے کر لیا۔ اگر یہ بزرگی کی چادر پروردگار پر نہ پڑی رہتی تو ہر وقت اس کا دیدار ہوتا رہتا ۱۲ منہ

عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ بِیَمِیْنٍ کَاذِبَۃٍ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ غَضْبَانُ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَہٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ جَلَّ ذِکْرُہٗ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ الْاٰیَۃَ۔

نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہضم کرلے تو جب وہ خدا سے ملاقات کرے گا تو وہ اس شخص پر غصے ہو گا۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (یہ حدیث بیان کرکے) یہ آیت پڑھی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ الْاٰیَۃَ ترجمہ:- جو لوگ اللہ کے عہد اور جھوٹی قسمیں کھا کر دنیاوی فائدہ حاصل کر رہے ہیں قیامت کے دن ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا نہ ان سے خدا کلام کرے گا[1] الآیہ

۶۹۲۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَۃٌ لَّا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی سِلْعَتِہٖ لَقَدْ اُعْطِیَ بِھَآ اَکْثَرَ مِمَّآ اُعْطِیَ وَھُوَ کَاذِبٌ وَّرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ کَاذِبَۃٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِیَقْتَطِعَ بِھَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ وَّرَجُلٌ مَّنَعَ فَضْلَ مَآءٍ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَلْیَوْمَ اَمْنَعُکَ فَضْلِیْ کَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ یَدَاکَ۔

(از عبداللہ بن محمد از سفیان از عمرو از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بات نہیں کرے گا نہ ان[2] پر شفقت کی نگاہ ڈالے گا۔ ایک تو وہ شخص جو کسی چیز کی نسبت جھوٹی قسم کھائے کہ مجھے اس کی اتنی قیمت ملتی تھی حالانکہ اتنی قیمت نہ ملتی ہو بلکہ کم۔ دوسرے وہ شخص جو نمازِ عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ کسی مسلمان کا مال (ناحق) مارلے تیسرے وہ شخص جو بچا ہوا (اپنی ضرورت سے زیادہ) پانی روک رکھے (کسی کو پینے یا پلانے نہ دے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے فرمائے گا میں بھی آج اپنا فضل تجھ سے روک لیتا ہوں جیسے تو نے وہ بچی ہوئی چیز روک رکھی جسے تیرے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا[3]۔

---

[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے۔ باب کی مطابقت اس سے نکلی لَقِیَ اللّٰہَ وَعَلَیْہِ غَضْبَانُ ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلا ۱۲ منہ [3] بلکہ اللہ نے بنایا تھا۔ یعنی پانی ۱۲ منہ

۶۹۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِّنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُّتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَرَجَبُ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَحْسِبُهٗ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ

(از محمد بن مثنیٰ از عبدالوہاب از ایوب از محمد از ابن ابی بکرہ) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ گھوم گھام کر پھر اصلی حالت پر آگیا جس حالت پر **زمین و آسمان کی** پیدائش کے دن تھا۔ دیکھو سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے۔ ان مہینوں میں چار مہینے قابلِ احترام ہیں تین تو ساتھ ساتھ ہیں ذوالقعدہ ذوالحجہ اور محرم اور ایک الگ یعنی مضر کا رجب[1] جو جمادی الآخر اور شعبان کے درمیان میں آتا ہے۔ بتاؤ یہ مہینہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپؐ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپؐ شاید اس کا دوسرا نام مقرر کریں گے۔ پھر آپؐ نے خود ہی فرمایا کیا ذوالحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا بے شک ذوالحجہ کا مہینہ ہے پھر فرمایا یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے اس کے آپؐ خاموش رہے یہاں تک ہم سمجھے آپؐ اس شہر کا کوئی اور نام رکھیں گے پھر فرمایا کیا یہ مکہ مکرمہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا بے شک۔ آپؐ نے فرمایا اچھا یہ دن کونسا ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے اس کے بعد آپؐ خاموش رہے ہم سمجھے آپؐ اس کا نام اور کچھ رکھیں گے پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے کہا بے شک یوم النحر ہے آپؐ نے فرمایا دیکھو تمہارے جان و مال، محمد بن سیرین کہتے ہیں، میرے خیال میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جان و مال کے ساتھ یہ

[1] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے یہاں اس کو اس لئے لائے کہ اس میں پروردگار کے ملنے کا ذکر ہے۔ رجب کو مضر کا رجب اس لئے کہا کہ مضر اس مہینے کا بہت ادب کرتے تھے تو یہ مہینہ انہی کی طرف منسوب ہو گیا ۱۲ منہ

حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ هَلْ بَلَّغْتُ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ۔

بھی فرمایا تمہاری عزتیں آبروئیں تو آپؐ نے فرمایا تمہارے جان و مال اور عزتیں و آبروئیں ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مہینے میں اور تم (ایک دن) ضرور اپنے پروردگار کو ملو گے [۱] وہ تمہارے اعمال کی تم سے پرسش کرے گا۔ لہٰذا یاد رکھو میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ خوب یاد رکھو جو لوگ یہاں ہیں وہ دوسروں کو جا کر یہ پیغام سنا دیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جسے ایک بات پہنچائی جاتی ہے وہ اس سے زیادہ یاد رکھتا ہے جس نے خود سنی ہوتی ہے۔

محمد بن سیرین حدیث کے اس فقرے کو بیان کرکے کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا [۱]۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین سے فرمایا دیکھو میں نے (بحکم خدا تمہیں) پہنچا دیا دیکھو میں نے (بحکم خدا تمہیں) پہنچا دیا۔

بَابٌ ۳۸۸۳ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ إِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک بندوں سے قریب ہے۔"

۶۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِبَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَهَا فَأَرْسَلَ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از عبدالواحد از عاصم از ابو عثمان) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا بچہ قریب المرگ تھا چنانچہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا آپؐ نے فرمایا ان سے کہو اللہ ہی کا سب مال ہے جو اس نے لیا اور جو اس نے دیا اور ہر شے

لہ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [۱] بہت سے پچھلے حدیث کے سننے والے اگلوں سے زیادہ حافظ ہوئے۔ چنانچہ آخری زمانہ میں امام بخاری اور امام مسلم اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی حدیث کے بڑے بڑے حافظ ہوئے ہیں جنہوں نے ہزاروں لاکھوں حدیثوں کو یاد رکھا۔ اور صحیح حدیثوں کو ضعیف حدیثوں سے جدا کیا اللہ ان کو جزائے خیر دے ۱۲ منہ

وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ فَأَقْسَمَتْ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا نَاوَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَقَلْقَلُ فِي صَدْرِهِ حَسِبْتُهُ قَالَ كَأَنَّهَا شَنَّةٌ فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَتَبْكِي فَقَالَ إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔

کی میعاد مقرر ہے صبر کرو اور اللہ سے اجر طلب کرو۔ انہوں نے دوبارہ قسم دے کر بلوایا۔ آخر آپ اُٹھے۔ میں بھی اُٹھا، معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سب آپؐ کے ساتھ چل پڑے، جب صاحبزادی صاحبہ کے گھر پہنچے تو بچہ آپؐ کے حوالے کیا گیا اس کی جان سینے میں تڑپ رہی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے پرانی مشک، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حال دیکھ کر رو دئے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی روتے ہیں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ انہی بندوں پر رحم کرے گا جو دوسرے بندوں پر رحم کرتے ہیں۔

۶۹۳۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَى رَبِّهِمَا فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ مَا لَهَا لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَقَالَتِ النَّارُ يَعْنِي أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أُصِيبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا قَالَ فَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ

(از عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم از یعقوب از والدش از صالح بن کیسان از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ اور بہشت دونوں میں جھگڑا ہوا بہشت نے کہا پروردگار میرا کیا حال ہے مجھ میں وہی لوگ آرہے ہیں جو (دنیا میں) کمزور اور خستہ حال تھے۔ دوزخ کہنے لگی مجھ میں وہ لوگ آرہے ہیں جو متکبر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بہشت سے فرمایا تو میری رحمت ہے[۱]۔ دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے۔ میں جسے چاہتا ہوں اسے تیری وجہ سے عذاب دیتا ہوں اور تم دونوں میں سے ہر ایک کو پُر کردوں گا۔ بہشت کو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم[۲] نہیں کرتا۔ دوزخ کو اس لئے کہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہیے گا دوزخ کے لئے

[۱] ترجمہ باب یہیں سے نکلا ۱۲ منہ [۲] اس لئے جو نیک بندے ہیں وہ ضرور اپنی نیکی کا بدلہ پائیں گے ۱۲ منہ

اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَّ اِنَّهٗ يُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ يَّشَآءُ فَيُلْقَوْنَ فِيْهَا فَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ثَلٰثًا حَتّٰى يَضَعَ قَدَمَهٗ فِيْهَا فَتَمْتَلِئُ وَ يُرَدُّ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَّ تَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ۔

پیدا کرے گا وہ اس میں ڈالی جائے گی، اس کے بعد دوزخ کہے گی اور کچھ مخلوق ہے؟ (میں ابھی خالی ہوں) تین بار ایسا ہی ہوگا[1]۔ آخر پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھ دے گا تو وہ بالکل پُر ہو جائے گی حتّٰی کہ اس کا ایک حصہ دوسرے پر اُلٹ دیا جائے گا اور وہ کہے گی بس بس بس (میں بھر گئی)

۶۹۳۱ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ يُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ وَقَالَ هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از حفص بن عمر از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگوں پر ان کے گناہوں کی وجہ سے دوزخ سے جلنے کا ایک نشان (دھبہ) رہ جائے گا یہ ان کے گناہ کی سزا ہوگی بعد ازاں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے انہیں بہشت میں داخل کریں گے انہیں جہنمی کہا کریں گے۔

یہ حدیث ہمام نے بحوالہ قتادہ از حضرت انس رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی[2]۔ (کتاب الرقاق میں موصولاً گذر چکی)

بَاب ۳۸۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا۔

باب آسمانوں اور زمینوں کو اللہ تعالیٰ ہی تھامے ہوئے ہے وہ اپنی جگہ سے ٹل نہیں سکتے

۶۹۳۲ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ حَبْرٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يَضَعُ السَّمَآءَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرْضَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ عَلٰى اِصْبَعٍ

(از موسیٰ از ابوعوانہ از اعمش از ابراہیم از علقمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک یہودی عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ کہنے لگا یا محمد (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ آسمان زمین، پہاڑوں، درختوں اور ندیوں کو اپنی الگ الگ ایک ایک انگلی پر رکھ لے گا پھر ہاتھ سے اشارہ

---

[1] یعنی لوگ اس میں جھونکے جائیں گے وہ کہے گی اور ہیں اور ہیں ۱۲ منہ [2] اس طریق کے بیان کرنے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ قتادہ کا سماع انس سے ثابت کریں ۱۲ منہ

وَّالشَّجَرَ وَالْاَنْهَارَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ بِيَدِهٖ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔

کرکے فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے اور یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ خدا کی شان صحیح معنی میں معلوم نہیں کر سکے۔

بَاب ٣٨٨٥ مَا جَاءَ فِيْ تَخْلِيْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَلَائِقِ وَهُوَ فِعْلُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاَمْرُهٗ فَالرَّبُّ بِصِفَاتِهٖ وَفِعْلِهٖ وَاَمْرِهٖ وَكَلَامِهٖ وَهُوَ الْخَالِقُ الْمُكَوِّنُ غَيْرُ مَخْلُوْقٍ وَّمَا كَانَ بِفِعْلِهٖ وَاَمْرِهٖ وَتَخْلِيْقِهٖ وَتَكْوِيْنِهٖ فَهُوَ مَفْعُوْلٌ مَّخْلُوْقٌ مُّكَوَّنٌ

باب آسمان و زمین اور دوسری مخلوقات کی تخلیق کا بیان۔

تخلیق کرنا اللہ تعالیٰ کا ایک فعل اور اس کا حکم ہے لہٰذا رب تعالیٰ اپنے صفات، افعال اور امر سمیت خالق اور مکوّن ہے، اس کی صفات افعال اور امر مخلوق نہیں البتہ جو چیزیں اس کے فعل، امر، خلق یا تکوین سے معرض وجود میں آئی ہیں وہ مفعول و مخلوق ہیں اور کائنات میں شامل ہیں (خالق نہیں)[1]

٣٣٠٩۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا لِاَنْظُرَ كَيْفَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

(از سعید بن ابی مریم از محمد بن جعفر از شریک بن عبداللہ ابن ابی نمر از کریب) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک رات میں (اپنی خالہ) ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہ پڑا، اس رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے میرا مطلب یہ تھا کہ دیکھوں آپؐ نماز تہجد کیسے پڑھتے ہیں؟ چنانچہ آپؐ نے

---

[1] یہ باب لاکر امام بخاریؒ نے اہل سنت کا مذہب ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات خواہ ذاتیہ ہوں جیسے علم قدرت خواہ افعالیہ ہوں جیسے خلق ترزیق کلام نزول استوا وغیرہ یہ سب غیر مخلوق ہیں اور معتزلہ اور جہمیہ کا رد کیا امام بخاری نے رسالہ خلق افعال العباد میں لکھا ہے کہ قدریہ تمام افعال کا خالق بشر کو جانتے ہیں اور جبریہ تمام افعال کا خالق اور فاعل خدا کو کہتے ہیں اور جہمیہ کہتے ہیں فعل اور مفعول ایک ہے اسی وجہ سے کلمہ کن کو بھی مخلوق کہتے ہیں اور سلف اہل سنت کا یہ قول ہے کہ تخلیق اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اور مخلوق ہمارے افعال ہیں۔ نہ اللہ تعالیٰ کے افعال وہ تو اللہ کی صفات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے سوا باقی سب چیزیں مخلوق ہیں ١٢ منہ

فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَهْلِهٖ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ اَوْ بَعْضُهٗ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَآءِ فَقَرَاَ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلٰى قَوْلِهٖ لِاُولِي الْاَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَنَّ ثُمَّ صَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ۔

(بعد نماز عشاء) تھوڑی دیر اپنی اہلیہ محترمہ سے باتیں کیں، بعدازاں آرام فرمانے لگے۔ رات کا تقریباً آخری تہائی جب آپہنچا یا اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تو آپ (بیدار ہوکر) اٹھ بیٹھے، آسمان کی طرف دیکھا پھر یہ آیت پڑھی اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تا لِاُولِي الْاَلْبَابِ۔ اس کے بعد کھڑے ہوئے مسواک کی، وضو کیا پھر گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ نے اذان فجر دی آپؐ نے دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھیں پھر باہر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز لوگوں کو پڑھائی [1]۔

بَاب ۳۸۸۶ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ

باب ارشاد الٰہی "ہمارے مبعوث کردہ بندوں کے لئے ہمارا پہلے ہی وعدہ ہوچکا ہے کہ ان کی مدد کی جائے گی اور ہمارا ہی لشکر غالب ہوگا"

۶۹۳۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ۔

(از اسمٰعیل از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ خلقت کو پیدا کرچکا تو اس نے اپنے عرش کے اوپر ایک کتاب میں یہ لکھا "میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی"۔

۶۹۳۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ

(از آدم از شعبہ از اعمش از زید بن وہب) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

---

[1] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین میں غور کرنے کا ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات فعلیہ میں اختلاف ہے امام ابوحنیفہ نے ان کو بھی قدیم کہا ہے اور اشعریہ اور چند علماء کہتے ہیں کہ صفات فعلیہ جیسے کلام نزول استوا تکوین وغیرہ یہ سب حادث ہیں اور ان کے حدوث سے پروردگار کا حادث ہونا لازم نہیں آتا۔ اب جن لوگوں نے صفات فعلیہ کو بھی قدیم کہا ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ اصل صفت قدیم ہے مگر اس کا تعلق حادث ہے مثلاً خلق کی صفت قدیم ہے لیکن زید سے اس کا تعلق حادث ہے اسی طرح صفت استوا قدیم ہے مگر عرش سے اس کا تعلق حادث ہے ۱۲ منہ

سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اَنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَّاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَهٗ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَهٗ ثُمَّ يُبْعَثُ اِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيُؤْذَنُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ رِزْقَهٗ وَاَجَلَهٗ وَعَمَلَهٗ وَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتٰبُ فَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔

۶۹۳۶۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

صادق و مصدوق جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آدمی کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن اور چالیس رات جمع رہتا ہے۔ پھر (چالیس دن کے بعد) وہ ایک بستہ خون کی شکل ہو جاتا ہے پھر ایک چلہ کے بعد گوشت کا لوتھڑا ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اس کے پاس بھیجتا ہے، اسے چار باتوں کا حکم ہوتا ہے کہ اس کی روزی، اس کا عمل، اس کی عمر اور اس کی نیک بختی یا بد بختی لکھے۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے (یعنی روح انسانی جسے نفس ناطقہ کہتے ہیں[1]) چنانچہ ایک شخص (عمر بھر) بہشتیوں والے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اس پر اس کا نوشتۂ تقدیر غالب آتا ہے وہ دوزخ والے عمل شروع کر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ دوزخ میں چلا جاتا ہے اس کے برعکس دوسرا شخص (عمر بھر) دوزخیوں والے کام کرتا رہتا ہے جب اس میں اور دوزخ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر نوشتۂ تقدیر غالب آتا ہے وہ بہشتیوں والے کام کر کے بہشت میں جاتا ہے (غرض خاتمے پر بہشت دوزخ کا انحصار ہے)

(از خلاد بن یحییٰ از عمر بن ذر از والدش از سعید ابن جبیر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل

---

[1] یہ روح حیوانی پر سوار ہے اسی روح کی وجہ سے آدمی دوسرے حیوانوں سے ممتاز ہے اور اسی روح کی وجہ سے اس کے لئے عذاب ثواب رکھا گیا ہے۔ موت کیا ہے اس روح کی سواری کا بدلا جانا۔ موت سے روح حیوانی تو تحلیل اور فنا ہو جاتی ہے لیکن روح انسانی اس سواری کو چھوڑ کر دوسری سواری لیتی ہے وہ فنا نہیں ہوتی بدستور باقی رہتی ہے البتہ نفخ صور کے وقت بے ہوش ہو جائے گی۔ پھر دوسرے نفخہ پر ہوش میں آجائے گی اور کہے گی ہم کیا میٹھی نیند سو رہے تھے کس نے ہم کو جگا دیا ۱۲ منہ

عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جِبْرِيلُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَزُوْرَنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا قَالَ هٰذَا كَانَ الْجَوَابُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جتنی مرتبہ اب تم مجھ سے ملتے ہو اس سے زیادہ مرتبہ کیوں نہیں آیا کرتے؟ تب یہ آیت نازل ہوئی "ہم فرشتے تو اسی وقت نازل ہوتے ہیں جب تیرے پروردگار کا حکم ہوتا ہے (بغیر حکم ہم نہیں آسکتے) جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو ان کے درمیان ہے سب کچھ اس خدا کے قبضے میں ہے اور تیرا پروردگار بھولنے والا نہیں" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے جو کچھ فرمایا تھا اس کا جواب اس آیت میں نازل ہوا۔

۶۹۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَسِيْبٍ فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْاَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلٰى عَسِيْبٍ وَّاَنَا خَلْفَهٗ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا تَسْاَلُوْهُ۔

(از یحیی از وکیع از اعمش از ابراہیم از علقمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے کے ایک کھیت میں جارہا تھا آپ ایک کھجور کی لکڑی پر سہارا لئے تشریف لے جارہے تھے اتنے میں یہودیوں کی ایک جماعت کی طرف سے ہمارا گزر ہوا وہ آپس میں کہنے لگے کہ ان سے روح کے متعلق سوال کیا جائے۔ بعضوں نے کہا نہ پوچھو، آخر انہوں نے پوچھ ہی لیا۔ آپ یہ سنتے ہی اس لکڑی کے سہارے سے کھڑے ہو گئے۔ میں ان کے پیچھے کھڑا تھا۔ میں سمجھ گیا کہ وحی نازل ہو رہی ہے چنانچہ تھوڑی دیر میں آپ نے یہ آیت سنائی "آپ سے پوچھتے ہیں روح کیا چیز ہے؟ کہہ دے روح میرے مالک کا حکم ہے اور تم بندوں کو تھوڑا ہی علم ملا ہے"۔ اب آپس میں یہودی کہنے لگے کیوں ہم نے نہیں کہا تھا مت پوچھو[1]

[1] مگر تم نے نہ مانا پوچھ ہی لیا اب تو ان کی پیغمبری کا ایک اور ثبوت ہو گیا۔ انہوں نے آپس میں صلاح کی تھی، اگر یہ روح کی کچھ حقیقت بیان کریں تب تو معلوم ہو جائیگا یہ حکیم ہیں پیغمبر نہیں ہیں کیونکہ حکیموں نے اپنی عقل کے موافق روح کی تفسیر کی ہے اور پیغمبروں نے روح کی حقیقت بیان نہیں کی اس کا حکم اللہ ہی پر رکھا ہے روح اللہ کا حکم ہے یعنی ایک ارشاد ہے اس ارشاد کی مدت ختم ہوتے ہی آدمی وہی آدمی رہتا ہے وہی آنکھ وہی ناک وہی جسم مگر وہ عہدہ جو اللہ تعالیٰ نے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

۳۸ ۶۹ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِهٖ لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِهٖ وَتَصْدِیْقُ كَلِمَاتِهٖ بِاَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ یَرْجِعَهٗ اِلٰی مَسْكَنِهِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ

(از اسمٰعیل از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محض اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی نیت سے اپنے گھر سے نکلے اسے اللہ کے کلام کا جو اس نے قرآن میں فرمایا ہے (دل سے) یقین ہو تو اللہ اس کا کفیل اور ضامن ہوتا ہے یا تو اسے (شہادت کا درجہ دے کر) داخل جنت کرے گا یا اپنے گھر کو ثواب اور مال غنیمت[1] دلا کر واپس لائے گا۔

۳۹ ۶۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ حَمِیَّةً وَّیُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَّیُقَاتِلُ رِیَآءً فَاَیُّ ذٰلِكَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعمش از ابووائل) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پوچھنے لگا یا رسول اللہ کوئی شخص حمیت سے لڑتا ہے کوئی شجاعت کی وجہ سے، کوئی دکھانے اور سنانے کی نیت سے (تاکہ لوگوں میں تعریف ہو) تو ان میں سے کونسا قتال، قتال فی سبیل اللہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا جس قتال سے یہ غرض ہو کہ اللہ کا بول بالا ہو (شرک و کفر مغلوب ہو) وہی قتال فی سبیل اللہ ہے[2]۔

باب ۳۸۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنَّمَا اَمْرُنَا لِشَیْءٍ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نحل میں) ارشاد ہم جب کوئی چیز بنانا چاہتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے[3]۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) آدمی کو دیا تھا جس کی وجہ سے اس کو بہت سی قدرت بہت سا اختیار تھا وہ نکل جاتا ہے اب آدمی کنکر پتھر کی طرح بے حس اور بے ارادہ رہ جاتا ہے جیسے ایک آدمی سرکار کی طرف سے مجسٹریٹ ہو اچانک مجسٹریٹی چھن جائے فرمائیے اس میں سے کیا چیز کم ہو گئی جس سے اس کا اختیار جو رعایا پر تھا جاتا رہا نہ اس کا رعب اب رعایا کے دلوں پر باقی رہا روح کی بعینہ یہی مثال ہے ۱۲ منہ (حواشی متعلقہ صفحہ ہذا) [1] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ اس میں اللہ کے کلام کا ذکر ہے ۱۲ منہ [2] باقی ان لڑائیوں میں سے کوئی لڑائی اللہ کی راہ میں نہیں ہے ۱۲ منہ [3] اور سورہ یٰس میں یوں فرمایا، اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۔ مطلب اس باب سے امام بخاری کا یہ ہے کہ قول اور امر دونوں سے ایک ہی چیز مراد ہے یعنی حق تعالیٰ کا کلمہ کن فرمانا۔ بویطی نے کہا اللہ نے سب مخلوق کو کلمہ کن سے پیدا کیا اگر کن بھی مخلوق ہوتا تو مخلوق کا مخلوق سے پیدا کرنا لازم آتا ۱۲ منہ [4] اسلامی ممالک کی حفاظت مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت (بقیہ صفحہ آئندہ)

۶۹۴۰ - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ قَوْمٌ ظَاهِرِیْنَ عَلَی النَّاسِ حَتّٰی یَاْتِیَهُمْ اَمْرُ اللّٰہِ۔

(از شہاب بن عباد از ابراہیم بن حمید از اسمٰعیل از قیس) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت میں سے ایک گروہ حق پر غالب رہے گا یہاں تک کہ اللہ کا امر (قیامت کا) آجائے۔

۶۹۴۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَیْرُ بْنُ هَانِئٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعٰوِیَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ قَائِمَۃٌ بِاَمْرِ اللّٰہِ مَا یَضُرُّهُمْ مَنْ كَذَّبَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ وَهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ یُخَامِرَ سَمِعْتُ مُعَاذًا یَقُوْلُ وَهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ مُعٰوِیَۃُ هٰذَا مَالِكٌ یَزْعُمُ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاذًا یَقُوْلُ وَهُمْ بِالشَّامِ۔

(از حمیدی از ولید بن مسلم از ابن جابر از عمیر ابن ہانی) حضرت معٰویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت کی ایک جماعت برابر اللہ کے حکم پر (قرآن وسنت پر) قائم رہے گی۔ انہیں جھٹلانے یا ان کی مخالفت کرنے والے اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے گا اور وہ جماعت اسی حال میں ہوگی (قرآن وسنت پر چل رہی ہوگی) یہ سن کر مالک ابن یخامر نے کہا میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے یہ جماعت ملکِ شام میں ہوگی تو معٰویہ رضی اللہ عنہ نے کہا مالک بن یخامر یہ کہتا ہے کہ اس نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سنا یہ جماعت ملکِ شام میں ہوگی عہ

۶۹۴۲ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا

(از ابوالیمان از شعیب از عبداللہ بن ابی حسین

(بقیہ از صفحہ سابقہ) یا کسی ملک پر اس نیت سے چڑھائی کرے کہ اس میں اسلام کی حکومت ہو یہ بھی کلمۃ اللہ ہی العلیا میں شامل ہوگا کیونکہ مسلمانوں کی حکومت بہرحال اسلام کے غلبے اور کفار کی مغلوبیت کا باعث ہوگا اور یہ پیش خیمہ ہوگا کلمۃ اللہ ہی العلیا کا اسی طرح مسلم مستضعفین ومظلومین کی خلاصی کرانے اور مظالم سے بچانے کے لئے قتال یہ سب فی سبیل اللہ قتال کہلائے گا۔ سورہ نساء میں ہے مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ الاٰیۃ غرض حکومت، قرآن وسنت، مسلمین کا غلبہ اور ملک اسلام کی حفاظت مظلوم مسلمانوں کی آزادی، یہ تمام مقاصد قتال فی سبیل اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کے مطالب ہیں ۱۲ عبدالرزاق (حواشی صفحہ ہٰذا) عہ حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ امتِ قائمہ میں دیوبندی جماعت جو مصروف جہاد رہی ہے کو بھی شمار کرتے تھے جو غلبۂ اسلام کی جدوجہد کرتی ہے ۱۲ عبدالرزاق

شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَوْ سَاَلْتَنِيْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَآ اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ۔

(از نافع بن جبیر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مسیلمہ کذاب ایک دفعہ اپنے ساتھیوں کو لئے ہوئے مدینے میں آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس کھڑے ہوئے فرمایا اگر تو یہ لکڑی کا ٹکڑا (جو اس وقت آپؐ کے ہاتھ میں تھا) مجھ سے مانگے تو بھی میں نہیں دینے کا[1] اللہ تعالیٰ نے جو حکم تیرے متعلق دے رکھا ہے تو اس سے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتا اور اگر تو اسلام سے منحرف ہوا تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کر ڈالے گا[2]۔

۶۹۴۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ حَرْثِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى عَسِيْبٍ مَّعَهٗ فَمَرَرْنَا عَلٰى نَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضِهِمْ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْاَلُوْهُ اَنْ يَّجِيْءَ فِيْهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهٗ فَقَالَ بَعْضُهُمْ

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از عبدالواحد از اعمش از ابراہیم از علقمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں مدینے کے ایک کھیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اتنے میں چند یہودیوں پر سے گزر ہوا وہ آپس میں کہنے لگے ان سے روح کے متعلق دریافت کرو۔ بعضوں نے کہا مت پوچھو ایسا نہ ہو وہ ایسی بات کہیں جو تمہیں بُری لگے اس پر دوسروں نے کہا ہم تو ضرور پوچھیں گے آخر ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) بتائیے کہ روح کیا چیز ہے؟

[1] چہ جائیکہ میں اپنے بعد تجھے خلیفہ بناؤں مسیلمہ کی یہی درخواست تھی ۱۲ منہ [2] مسیلمہ کذاب نے یمامہ میں نبوت کیا تھا اور بہت سے لوگ اس کے پیرو ہو گئے تھے وہ بڑا شعبدہ باز آدمی تھا لوگوں کو شعبدے دکھا کر دام میں لے آیا تھا وہ مدینہ آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی اگر آپ اپنے بعد مجھ کو خلیفہ کر جائیں تو میں مع اپنے ساتھیوں کے آپؐ کا تابعدار ہو جاتا ہوں اس وقت آپؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ خلافت تو بڑی چیز ہے میں ایک چھڑی کا ٹکڑا بھی تجھ کو نہیں دینے کا آخر مسیلمہ اپنے ساتھیوں کو لے کر چلا گیا اور یمامہ کے ملک میں اس کی جماعت بہت ہو گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں پر لشکر کشی ہوئی اس میں بہت سے مسلمان شہید ہوئے لیکن بالآخر مسلمان غالب ہوئے اور وحشی نے جس نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا مسیلمہ کو فی النار والسقر کیا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا مسیلمہ ہلاک ہوا اس کے ساتھی سب تتر بتر ہو گئے کہتے ہیں اب بھی کہیں کہیں شاذ و نادر مسیلمہ کے پیرو باقی ہیں ان کو صادقیہ کہتے ہیں مسیلمہ نے دو کتابیں چھوڑیں جن کو وہ کتاب آسمانی کہتا تھا ایک فاروق اول اور ایک فاروق ثانی۔ مسیلمہ نے کئی باتوں میں خلاف شریعت اسلامی حکم دیا تھا۔ مثلاً آخر میں چل کر اس نے زنا کو حلال کر دیا تھا لعنۃ اللہ علیہ وعلی اتباعہ ۱۲ منہ

لِنَسْأَلَنَّهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ الْأَعْمَشُ هٰكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا۔

آپؐ خاموش ہو رہے میں سمجھ گیا کہ آپؐ پر وحی نازل ہو رہی ہے پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا۔
اعمش کہتے ہیں ہم نے اس آیت کو یوں ہی پڑھا ہے (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت یہی ہے، لیکن مشہور قرأت میں وَمَا أُوتِيتُمْ ہے)

باب ۳۸۸ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى

قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا وَقَوْلِهِ وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللهِ إِنَّ اللهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ۔ وَقَوْلِهِ إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۔

باب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے پیغمبر فرما دیجئے اگر میرے رب تعالیٰ کی باتیں لکھنے کے لئے سارا سمندر روشنائی ہو جائے تو میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں اور سمندر تمام ہو جائے گو اتنا ہی ایک اور سمندر ہم اس کی مدد کے لئے لے آئیں"۔ نیز فرمایا "اگر زمین میں جتنے درخت ہیں ان سب کے قلم بنائے جائیں اور سمندر روشنائی بنے اس کے بعد سات سمندر اور اتنے ہی بڑے روشنائی بنیں جب بھی کلمات الٰہیہ ختم نہ ہوں"۔ نیز فرمایا "بے شک تمہارا مالک اللہ ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن میں بنائے پھر تخت پر بیٹھ گیا۔ رات سے دن کو ڈھانپتا ہے اور دن کو رات سے رات دن کے پیچھے دوڑی آرہی ہے، سورج چاند اور تاروں کو بنایا وہ سب اس کے تابع ہیں۔ سنو اسی کی خلقت ہے، اسی کا حکم چلتا ہے بڑی برکت والا ہے، اللہ رب العالمین ہے"

سَخَّرَ ذَلَّلَ۔

۶۹۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَکَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِهٖ لَا یُخْرِجُهٗ مِنْ بَیْتِهٖ اِلَّا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِهٖ وَتَصْدِیْقُ کَلِمَتِهٖ اَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ یَرُدَّهٗ اِلٰی مَسْکَنِهٖ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ وَّغَنِیْمَةٍ۔

بَابُ ۳۸۸۹ فِی الْمَشِیَّةِ وَالْاِرَادَةِ

وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰهُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰهُ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْهِ نَزَلَتْ فِیْ اَبِیْ طَالِبٍ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ۔

سخّر کا معنی تابع کیا۔[1]

(ا از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے صرف اسی وجہ سے نکلے کہ اسے اللہ کے کلمات کا یقین ہو اور اس کی یہی نیت ہو کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے تو اللہ اس کا ضامن ہے، یا تو (شہادت کا درجہ دے کر) اسے بہشت میں لے جائے گا یا ثواب اور مال غنیمت دے کر اسے گھر لوٹائے گا۔[2]

باب مشیت اور ارادہ کا بیان۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "تم خود کچھ خواہش نہیں کر سکتے جب تک خدا نہ چاہے" (الفطار) "تو جسے چاہتا ہے حکومت دیتا ہے" (آل عمران) "تو کسی بات کے متعلق مت کہہ کہ کل میں اسے کروں گا بلکہ یوں کہہ انشاء اللہ کل میں اسے کروں گا (کہف) "جسے تم محبت کرتے ہو اسے تم خود راہ راست پر نہیں لا سکتے بلکہ یہ اللہ کا کام ہے وہ جسے چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے۔" (قصص)

سعید بن مسیّب نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت حضرت ابوطالب کے متعلق نازل ہوئی نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ تم پر آسانی کرنا چاہتا ہے اور تم پر سختی کرنا نہیں چاہتا۔"[3] (البقرہ)

---

[1] ان آیتوں کو لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ امر خلق میں داخل نہیں جب تو فرمایا الا لہ الخلق والامر اور دوسری آیتوں اور حدیث میں کلمات سے وہی اوامر اور ارشادات الٰہی مراد ہیں ۱۲ منہ [2] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ یہ مشیت اور ارادہ دونوں کو ثابت کریں دونوں ایک ہی ہیں امام شافعی سے بیہقی نے نکالا انہوں نے کہا مشیت اللہ کا ارادہ ہے۔ کرامیہ نے ان دونوں میں فرق کیا ہے قرآن کی آیتوں سے دونوں کا ایک مطلب ثابت ہوتا ہے جیسے فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۱۲ منہ [3] بیان یرید کا لفظ جو ارادہ سے نکلا ہے ۱۲ منہ

۶۹۴۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ فَاعْزِمُوا فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللّٰهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ۔

(از مسدد از عبدالوارث از عبدالعزیز) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے دعا کرو تو قطعی طور سے مانگو (عزم سے مانگو) دعا میں یہ الفاظ نہ کہو کہ اگر تو چاہے تو ہمیں دے۔ کیونکہ اللہ پر[1] کوئی جبر کرنے والا نہیں (اگر جبر ہو تو مشیّت نہ ہوئی)

۶۹۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُمْ أَلَا تُصَلُّونَ قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری) دوسری سند (از اسمٰعیل از عبدالحمید از سلیمان از محمد بن ابی عتیق از ابن شہاب از علی بن حسین یعنی زین العابدین از حسین بن علی رضی اللہ عنہم) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور جناب سیّدہ طاہرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے فرمایا تم نماز (تہجد) نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب ہمیں اٹھانا چاہے گا اٹھا دے گا۔" یہ جواب سُن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ گئے اور کچھ جواب نہیں دیا پھر جب پیٹھ موڑ کر جا رہے تھے تو میں نے سُنا آپ اپنی ران پر مارتے جاتے تھے اور یہ آیت پڑھ رہے تھے" وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔ (انسان اکثر باتوں میں جھگڑتا رہتا ہے)

۶۹۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ

(از محمد بن سنان از فلیح از ہلال بن علی

[1] اللہ تعالیٰ ہر کام اپنے ارادے ہی سے کرتا ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ يَفِيءُ وَرَقُهُ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ تُكَفِّئُهَا فَإِذَا سَكَنَتْ اعْتَدَلَتْ وَكَذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ يُكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتّٰى يَقْصِمَهَا اللّٰهُ إِذَا شَاءَ۔

(از عطاء بن یسار) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کے نرم پودے کی طرح ہے، جدھر کی ہوا ہو اس کا رخ پھیرے اس کے پتے جھک جاتے ہیں وہ بھی جھک جاتا ہے۔ جب ہوا رک جائے تو سیدھا ہو جاتا ہے۔ یہی حال مسلمان کا ہے بلیّات و مصائب سے وہ جھک جاتا ہے (پھر ایمان کی وجہ سے صبر کر کے سیدھا ہو جاتا ہے) کافر کی مثال شمشاد کے درخت کی سی ہے وہ سخت اور سیدھا ہی رہتا ہے، چنانچہ جب اللہ تعالیٰ چاہے اسے جڑ سے اکھیڑ ڈالتا ہے۔ [1]

۶۹۴۸ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُعْطِيَ أَهْلُ

(از حکم بن نافع از شعیب از زہری از سالم بن عبداللہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر کھڑے تھے، ارشاد فرما رہے تھے "تمہاری (مسلمانوں کی) عمر سابقہ امتوں کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے نماز عصر سے غروب تک۔ تورات والوں کو تورات ملی انہوں نے دوپہر تک عمل کیا پھر تھک گئے چنانچہ ایک ایک قیراط انہیں مزدوری ملی، بعد ازاں انجیل والوں کو انجیل ملی،

[1] بس جہاں کافر پر مصیبت آئی پھر نہیں بچتا بلکہ دنیا سے چلتا ہوتا ہے کیونکہ اس کو ایمان نہیں اور اللہ کے فضل و کرم پر بھروسا نہیں مصیبت آتے ہی اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے کم بخت خدا کی رحمت سے ناامید ہو جاتا ہے اور دنیا سے چل بستا ہے اس حدیث کا مجھ کو متواتر تجربہ ہو چکا ہے کافر ملحد اور جاہل دنیا پرست اپنی دولت و اقبال پر مغرور رہتے ہیں بیار تک نہیں ہوتے مگر جہاں ان کے اقبال کا زمانہ ختم ہوا کوئی بلا آئی وہیں جان دے دیتے ہیں یا تو رنج کے مارے خود مر جاتے ہیں یا خودکشی کر لیتے ہیں مومن پر ہزاروں مصائب آتے ہیں مگر وہ خدا سے پھر بھلائی کی امید رکھ کر صبر کئے رہتا ہے اور اسی امید پر اس کی زندگی قائم رہتی ہے إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اے رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند چنین التاس۔ خود میری نسبت بعض دشمنوں نے یہ خیال کیا تھا کہ زوال عہدہ اور فقدان معاش وکثرت اخراجات وغیرہ سے ان کا زندہ رہنا مشکل ہے مگر اللہ تعالیٰ نے سب کام آسان کر دیئے جب میں عہدے پر فائز تھا اس سے بھی زیادہ مجھ کو متمول اور غنی کر دیا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ اور ایسی عظیم الشان خدمت مجھ سے متعلق کی جس کا فیض اور ثواب قیامت تک باقی رہے گا کسی دشمن کے مٹائے مٹ نہ سکے گا تمام دنیا داروں اور دنیا دار بادشاہوں کی یادگاریں مٹ جائیں گی مگر میری یادگار قیامت تک لازوال اور مستحکم ہے فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۱۲ منہ

التَّوْرٰىةِ التَّوْرٰىةَ فَعَمِلُوْا بِهَا حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُعْطِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا بِهَا حَتّٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُعْطِيْتُمُ الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْتُمْ بِهٖ حَتّٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَاُعْطِيْتُمْ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ قَالَ اَهْلُ التَّوْرٰىةِ رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ اَقَلُّ عَمَلًا وَّاَكْثَرُ اَجْرًا قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ اَجْرِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ قَالُوْا لَا فَقَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ

انہوں نے دوپہر سے نماز عصر تک عمل کیا پھر عاجز آ گئے انہیں بھی ایک ایک قیراط مزدوری ملی۔ بعد ازاں تمہیں قرآن دیا گیا تم نے غروب آفتاب تک اس پر عمل کیا (کام پورا کر دیا) تمہیں دو دو قیراط مزدوری ملی۔ اب تورات والے کہنے لگے پروردگار ان مسلمانوں نے کام تو کم کیا اور انہیں مزدوری زیادہ ملی، پروردگار نے فرمایا (تمہیں اس سے کیا) کیا میں نے (تمہارا حق مار کر) تم پر ظلم کیا ہے؟ انہیں نے کہا نہیں (ہمارا حق تو ہمیں پورا پورا ملا) پروردگار نے فرمایا، یہ میرا فضل ہے جس پر چاہتا ہوں کرتا ہوں۔

۶۹۴۹ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ الْمُسْنَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ فَقَالَ اُبَايِعُكُمْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَاُخِذَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهٗ كَفَّارَةٌ وَّطُهُوْرٌ وَّمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ۔

(از عبداللہ مسندی از ہشام از معمر از زہری از ابو ادریس) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے چند آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے فرمایا میں تم لوگوں سے مندرجہ ذیل باتوں پر بیعت لیتا ہوں، خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، چوری نہ کرو گے، قتل اولاد نہ کرو گے کوئی بہتان نہ باندھو گے، اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے۔ جو شخص ان شرائط میں پورا اترے گا اللہ اسے ثواب دے گا اور جو شخص ان گناہوں میں سے کوئی گناہ کر بیٹھے اور دنیا ہی میں اس کی سزا مل جائے تو یہی اس کے گناہ کا کفارہ اور گناہوں سے پاک کرنے والی ہو گی، اگر اللہ (دنیا میں) اس کا گناہ چھپائے رکھے تو (آخرت میں) اللہ کی مرضی ہے چاہے اسے عذاب دے، چاہے اسے بخش دے۔

۶۹۵۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ سُلَيْمَانَ عَ كَانَ لَهُ سِتُّونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي فَلْتَحْمِلْنَ كُلُّ امْرَأَةٍ وَلْتَلِدْنَ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ فَمَا وَلَدَتْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَلَدَتْ شِقَّ غُلَامٍ قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ سُلَيْمَانُ اسْتَثْنَى لَحَمَلَتْ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فَوَلَدَتْ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

(از معلی بن اسد از وہیب از ایوب از محمد بن سیرین)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں ایک بار انہوں نے کہا میں آج رات کو سب عورتوں کے پاس جاؤنگا ہر بیوی حاملہ ہو کر ایک ایک بچہ جنے گی وہ بچہ جوان ہو کر شہسوار بنے گا، قتال فی سبیل اللہ کرے گا۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے یونہی کیا رات کو اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے (ان سے صحبت کی) مگر کسی عورت کو حمل نہ ہوا۔ ایک عورت نے بچہ جنا وہ بھی ادھورا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ کہتے تو ہر عورت حاملہ ہو جاتی اور اس کا بچہ پیدا ہوتا جو سوار ہو کر راہ خدا میں جہاد کرتا[1]۔

۶۹۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ طَهُورٌ بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا۔

(از محمد بن سلام از عبد الوہاب بن عبد الحمید الثقفی از خالد حذاء از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپؐ نے اس سے فرمایا "لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ" کوئی فکر کی بات نہیں انشاء اللہ یہ بیماری تجھے گناہوں سے پاک کر دے گی اور تو اچھا ہو جائے گا۔ وہ کہنے لگا واہ یہ تو (زبردست) بخار ہے ایک بوڑھے پر سوار ہے اسے قبر تک پہنچا کے چھوڑے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیرا یہی خیال ہے تو ایسا ہی ہوگا[2]۔

۶۹۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

(از ابن سلام از ہشیم از حصین از عبد اللہ بن

[2] طبرانی کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو ہماری بات نہیں مانتا تو جیسا تو سمجھتا ہے ویسا ہی ہوگا اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہے گا پھر دوسرے دن شام بھی نہ ہونے پائی تھی کہ دنیا سے گزر گیا ۱۲ منہ

هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ حِيْنَ نَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَآءَ وَرَدَّهَا حِيْنَ شَآءَ فَقَضَوْا حَوَائِجَهُمْ وَتَوَضَّئُوْا اِلٰٓى اَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ فَقَامَ فَصَلّٰى۔

ابی قتادہ) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے وہ واقعہ بیان کیا جب لوگ سو گئے تھے اور صبح کی نماز قضا ہو گئی تھی۔[1] چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری جانیں جب تک اس کی مرضی تھی روک رکھی تھیں، جب چاہا چھوڑ دیں (تم جاگ اٹھے) آخر لوگوں نے رفع حاجت سے فراغت کی، وضو کیا، جب سورج پوری طرح طلوع ہو چکا اور اس پر سفیدی آگئی تو آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

۶۹۵۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَالْاَعْرَجِ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فِيْ قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهٖ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُوْدِيَّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِالَّذِيْ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(از یحییٰ بن قزعہ از ابراہیم از ابن شہاب از ابوسلمہ و اعرج)

دوسری سند (از امام بخاری رحمہ اللہ از اسمٰعیل بن ابی اویس از برادرش عبدالحمید از سلیمان بن بلال از محمد بن ابی عتیق از ابن شہاب از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن و سعید ابن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی میں جھگڑا ہو گیا۔ مسلمان کہنے لگا "اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہان سے منتخب کیا" یہودی کہنے لگا "قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہان سے منتخب کیا" یہ سن کر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو طمانچہ رسید کر دیا۔ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (فریاد کے لئے) حاضر ہوا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا (مسلمانو!) "مجھے موسیٰ علیہ السلام سے مت بڑھاؤ۔[2] قیامت کے دن (پہلا صور پھونکنے پر) لوگ بیہوش ہو جائیں گے پھر (دوسرا صور پھونکنے پر) سب سے

---

[1] یہ قصہ باب الاذان میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو یہ آپ نے از راہ تواضع فرمایا مطلب یہ ہے کہ اس طرح سے فضیلت نہ دو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام یا کسی دوسرے پیغمبر کی توہین نکلے ۱۲ منہ

فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ۔

پہلے میں ہوش میں آؤں گا، دیکھوں گا موسیٰ علیہ السلام (مجھ سے پہلے) عرش کا کونا تھامے کھڑے ہیں۔ معلوم نہیں کہ وہ بیہوش ہوکر مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا وہ ان لوگوں میں داخل ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بیہوشی سے مستثنیٰ کیا ہے[1]۔

۶۹۵۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اَبِيْ عِيْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ يَاْتِيْهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلٰٓئِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔

(از اسحاق بن ابی عیسیٰ از یزید بن ہارون از شعبہ از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال مدینے کے پاس آئے گا اُسے وہاں فرشتے نظر آئیں گے جو مدینے کا پہرہ دے رہے ہوں گے۔ انشاء اللہ (اسی لئے) دجال اس میں داخل نہ ہو سکے گا، نہ طاعون انشاء اللہ آئے گا۔

۶۹۵۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَاُرِيْدُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْ اَخْتَبِئَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نبی کو ایک ایک دعا ایسی ملی ہے جسے قبول کرنے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنی مستجاب دعا، قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں گا۔

۶۹۵۶۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيْلٍ اللَّخْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَآئِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ

(از یسرہ بن صفوان بن جمیل لخمی از ابراہیم بن سعد از زہری از سعید بن مسیّب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دفعہ میں سو رہا تھا خواب میں دیکھا کہ ایک کنوئیں پر کھڑا ہوں میں نے اس میں سے

[1] فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ (سورۂ زمر) باب کا مطلب اس سے نکلا کہ آیت میں اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ کا لفظ ہے اللہ کی مشیت مذکور ہے اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ سے جبرئیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل، رضوان خازنِ بہشت، مالک خازنِ دوزخ اور حاملانِ عرش مراد ہیں یہ بیہوش نہ ہوں گے ۱۲ منہ

فَنَزَعْتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ أَنْزِعَ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ حَوْلَهُ بِعَطَنٍ۔

جتنا خدا کو منظور تھا پانی نکالا، پھر پانی کا ڈول (میرے ہاتھ سے) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لے لیا انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی کمزوری کے ساتھ اللہ انہیں بخشے، پھر وہ ڈول عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے (ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ سے) لے لیا، ان کے لیتے ہی ڈول چرس بن گیا (جس سے کھیت سینچتے ہیں) میں نے عمر رضی اللہ عنہ جیسا کوئی شہ زور شخص نہیں دیکھا جوان کی طرح پانی خوب نکالتا ہو، اتنا پانی نکالا کہ لوگ اپنے جانوروں کو سیراب کرکے ان کے ٹھکانوں میں لے گئے۔

۶۹۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ وَرُبَّمَا قَالَ جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ۔

(از محمد بن علاء از ابواسامہ از برید از ابوبردہ) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی سائل یا دوسری احتیاج والا آتا تو آپؐ صحابہ کرام رضؓ سے فرماتے تم بھی اس کی سفارش کرو، تمہیں (سفارش کرنے کا) ثواب ملے گا اور خدا کو تو جو منظور ہوگا اپنے پیغمبر کی زبان پر ڈالے گا[1]۔

۶۹۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْأَلَتَهُ إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مُكْرِهَ لَهُ۔

(از یحییٰ از عبدالرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص یوں نہ کہے یا اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے تو مجھے روزی دے بلکہ قطعی طور سے (عزم سے) دعا مانگا کرو (یا اللہ مجھے بخش دے رحم کر روزی دے) اس لئے کہ اللہ تو وہی کام کرتا ہے جو چاہتا ہے اس پر زبردستی کرنے والا کوئی نہیں[2]۔

[1] تم کو نیک کام میں سفارش کرتے کا یا کسی مسلمان کی کاربرآری کے لئے سفارش کرنے کا ثواب مل جائے گا مطلب حاصل ہو یا نہ ہو یہ اللہ کا اختیار ہے باب کا مطلب حدیث کے اس لفظ سے نکلا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ بِمَا شَاءَ ۱۲ منہ [2] باب کا مطلب اس سے نکلا يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۱۲ منہ

۶۹۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى أَهُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسٰى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا مُوسٰى فِي مَلَإٍ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ فَقَالَ مُوسٰى لَا فَأُوحِيَ إِلٰى مُوسٰى بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ مُوسٰى السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوسٰى يَتْبَعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتٰى مُوسٰى لِمُوسٰى أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ

(از عبداللہ بن محمد از ابو حفص عمرو از اوزاعی از ابن شہاب از عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کا حر بن قیس ابن حصن فزاری سے حضرت موسٰی علیہ السلام کے ساتھی کے متعلق اختلافِ رائے ہو گیا کہ وہ خضر علیہ السلام تھے یا کوئی اور صاحب؟ اتنے میں حضرت اُبَیّ بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ ادھر سے گزرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بلایا اور کہا مجھ میں اور میرے اس ساتھی میں بحث ہو رہی ہے کہ موسٰی علیہ السلام نے جن صاحب سے ملاقات کی خواہش کی تھی وہ کون تھے؟ کیا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک مرتبہ موسٰی علیہ السلام بنی اسرائیل کے سرداروں میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص نے آکر پوچھا آپ اپنے سے بڑا بھی کسی عالم کو جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں (حضرت موسٰی علیہ السلام کا یہ قول باری تعالیٰ کو ناگوار گزرا) وحی آئی آپ سے بڑا عالم ہمارا ایک بندہ خضر علیہ السلام موجود ہے۔ حضرت موسٰی علیہ السلام نے پروردگار سے درخواست کی مجھے اس بندے سے ملا دے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی ان کے لئے بطور علامت مقرر کی اور فرمایا جہاں یہ مچھلی گم ہو جائے وہاں لوٹ آنا وہ بندہ تجھ سے وہاں ملے گا۔ چنانچہ موسٰی علیہ السلام دریا کے کنارے اس مچھلی کے نشان پر جا رہے، اتنے میں موسٰی علیہ السلام کے خادم (یوشع) نے کہا سنیئے! جب ہم صخرہ کے پاس ٹھہرے تھے (آپ سو گئے تھے) تو میں مچھلی کا واقعہ ہی بھول گیا یہ شیطان ہی کا کام تھا اس نے مجھے مچھلی

قَالَ مُوسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا وَّكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ۔

کی یاد بھلا دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا واہ ہم تو اسی فکر میں تھے[1] آخر دونوں باتیں کرتے ہوئے اپنے قدموں کے نشانات پر لوٹے (کیونکہ آگے بڑھ گئے تھے) وہاں خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر وہ واقعہ پیش آیا جو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا[2]۔

۶۹٦۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَنْزِلُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ يُرِيْدُ الْمُحَصَّبَ۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری)
دوسری سند (از احمد بن صالح از عبداللہ بن وہب از یونس از ابن شہاب از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان شاء اللہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں ان لوگوں نے (قریش نے) کافر رہنے کی (اور بنی ہاشم و بنی مطلب سے ترک معاملہ یعنی بائیکاٹ کرنے کی) قسم کھائی تھی۔ اس مقام سے آپؐ کی مراد مقام محصب تھا۔

۶۹٦۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَاصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَفْتَحْهَا فَقَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ نَقْفُلُ وَلَمْ تُفْتَحْ قَالَ فَاغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَاَصَابَتْهُمْ جِرَاحَاتٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ اَعْجَبَهُمْ

(از عبداللہ بن محمد از ابن عیینہ از عمرو از ابو العباس)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کا محاصرہ کر کے فتح نہیں کیا بلکہ یہ فرمایا کل ہم ان شاء اللہ واپس ہو جائیں گے مسلمان کہنے لگے کیا بغیر فتح کئے ہی واپس ہو جائیں؟ آپؐ نے فرمایا ایسا ہے تو پھر کل سویرے جنگ شروع کر دو۔ چنانچہ صبح کو مسلمان جنگ کے لئے گئے۔ (قلعہ فتح نہیں ہوا بلکہ الٹا) مسلمان زخمی ہو گئے[3]۔ پھر آپؐ نے فرمایا، کل ان شاء اللہ واپس ہو جائیں گے اس پر مسلمان خوش ہو گئے (اب کسی نے یہ نہ کہا ہم بغیر فتح کئے کیسے جائیں)

---

[1] کہ مچھلی جہاں گم ہوئی ہے وہیں تو خضر کی ملاقات ہوگی ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ اس میں حضرت خضرؑ اور حضرت موسیٰؑ کے اس قصے کی طرف اشارہ ہے جو قرآن میں بیان ہوا ہے اور قرآن میں حضرت موسیٰؑ کا یہ قول اسی قصے میں مذکور ہے سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۱۲ منہ [3] قلعہ والوں نے اندر سے تیر مارے مسلمانوں کے تیر ان تک نہیں پہنچتے تھے ۱۲ منہ

فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

بَاب ۳۸۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ وَلَمْ يَقُلْ مَاذَا خَلَقَ رَبُّكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ سبا میں) ارشاد

"خدا کے پاس سفارش کام نہیں آتی مگر جسے وہ خود حکم دے۔ جب ان کے (یعنی فرشتوں کے) دل سے گھبراہٹ جاتی رہتی ہے تو آپس میں کہتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ دوسرے جواب دیتے ہیں درست فرمایا اور وہ بلند و برتر ہے" گویا فرشتوں نے یوں کہا کہ پروردگار نے کیا فرمایا؟ یوں نہیں کہا پروردگار نے کیا بنایا کیا پیدا کیا؟[1] اور (آیۃ الکرسی میں) فرمایا کون ایسا ہے جو بغیر اس کی اجازت کے اس کے پاس سفارش کرے؟

وَقَالَ مَسْرُوْقٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا تَكَلَّمَ اللّٰهُ بِالْوَحْيِ سَمِعَ اَهْلُ السَّمٰوٰتِ شَيْئًا فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ وَسَكَنَ الصَّوْتُ عَرَفُوْٓا اَنَّهُ الْحَقُّ وَنَادَوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ

مسروق بن اجدع تابعی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے[2] اللہ تعالیٰ جب وحی بھیجنے کے لئے بولتا ہے تو آسمان والے (فرشتے) کچھ سنتے ہیں[3] پھر جب گھبراہٹ جاتی رہتی ہے اور (پروردگار کی) آواز ختم جاتی ہے پہچان جاتے ہیں کہ یہ کلام برحق ہے اور ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کیوں پروردگار نے کیا فرمایا؟ دوسرے کہتے ہیں بجا ارشاد فرمایا۔

وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَحْشُرُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن انیس سے روایت کی ہے[4] انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

---

[1] یہ باب لا کر امام بخاری نے معتزلہ اور متکلمین کا رد کیا ہے معتزلہ کہتے ہیں کہ اللہ کا کلام معاذ اللہ مخلوق ہے اور مخلوقات کی طرح، متکلمین کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں نہ حروف ہیں نہ آواز ہے بلکہ اللہ کا کلام عبارت ہے ایک کلام نفسی سے جو ایک صفت ازلی ہے اس کی ذات سے قائم ہے اور سکوت کے منافی ہے اس کلام سے اگر عربی میں تعبیر کرو تو وہ قرآن ہے عبرانی میں تعبیر کرو تو وہ توراۃ ہے ۱۲ منہ [2] اس کو امام بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] ایک آواز سنتے ہیں جیسے زنجیر کو پتھر پر گھسیٹو ویسی آواز ہوتی ہے اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں اور امام احمد اور ابو یعلیٰ اور طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] طبرانی کی روایت میں ہے جب اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے ۱۲ منہ

اللّٰهُ الْعِبَادَ فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الدَّيَّانُ۔

علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) بندوں کا حشر کرے گا پھر آواز سے انہیں پکارے گا اس کی آواز نزدیک اور دور والے سب برابر سنیں گے فرمائے گا میں بادشاہ ہوں میں ہر ایک کے (اعمال کا) بدلہ دینے والا ہوں۔

۶۹۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذٰلِكَ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ قَالَ عَلِيٌّ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا قَالَ عَلِيٌّ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ أَنَّهُ قَرَأَ فُزِّعَ قَالَ سُفْيَانُ هٰكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو از عکرمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان میں جب کوئی حکم دیتا ہے تو فرشتے عاجزی سے اپنے پر مارتے ہیں۔ ارشادِ الٰہی کی آواز ایسی ہوتی ہے جیسے (لوہے کی زنجیر) چکنے پتھر پر چلانے سے نکلتی ہے علی بن مدینی کہتے ہیں سفیان کے سوا دوسرے راویوں نے اس حدیث میں بجائے صفوان کے صَفْوان (فا کی زبر سے) روایت کیا ہے۔ یہ آواز فرشتوں تک پہنچتی ہے جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ جاتی رہتی ہے تو وہ مقرب فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا؟ وہ کہتے ہیں بجا ارشاد فرمایا وہ بلند و برتر ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں ہم سے سفیان بن عیینہ نے بحوالہ عمرو بن دینار از عکرمہ از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہی حدیث روایت کی سفیان بن عیینہ نے کہا کہ عمرو نے کہا میں نے عکرمہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے دریافت کیا آیا عمرو بن دینار نے یوں کہا ہے میں نے عکرمہ سے سنا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے؟ جواب دیا ہاں! علی نے یہ بھی کہا میں نے سفیان سے کہا ایک آدمی نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً یوں روایت کیا

لہ ابو سفیان نے صفوان بہ سکون فا روایت کیا ہے دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی چکنا صاف سپاٹ پتھر ۱۲ منہ

فَلَا اَدْرِیْ سَمِعَهٗ هٰكَذَا اَمْ لَا قَالَ سُفْيٰنُ وَهِيَ قِرَاءَتُنَا

کہ آیت میں فُزِّعَ ہے (جیسے مشہور قرات میں ہے) سفیان نے جواب دیا ہاں! عمرو بن دینار اس آیت کو اسی طرح پڑھتے تھے۔ اب میں یہ نہیں جانتا کہ انھوں نے یہ قراءت عکرمہ سے بھی سنی یا نہیں۔ سفیان نے مزید کہا کہ ہم بھی یہ لفظ اسی طرح پڑھتے ہیں یعنی فُزِّعَ۔[1]

۶۹۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَّا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَّتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَّجْهَرَ بِهٖ۔

(از یحیی بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بات کو اتنا متوجہ ہو کر نہیں سنتا جتنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن توجہ سے سنتا ہے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمدہ آواز سے پڑھتے ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک ساتھی نے کہا اس حدیث میں یتغنّٰی بالقرآن سے مراد یہ ہے کہ بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔[2]

۶۹۶۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيُنَادٰى بِصَوْتٍ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا اِلَى النَّارِ

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از ابو صالح) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) آدم علیہ السلام سے فرمائے گا اے آدم! وہ عرض کریں گے لبیک وسعدیک۔ پھر بلند آواز سے ندا آئے گی اللہ تجھے حکم دیتا ہے کہ تو اپنی اولاد میں سے دوزخ کا لشکر نکال۔

---

[1] اور ابن عامر نے فَزَّعَ پڑھا ہے بہ صیغہ معروف بعضوں نے فُرِّغَ پڑھا ہے رائے مہملہ اور غین سے جب ان کے دلوں کو فراغت حاصل ہو جاتی ہے۔ مطلب وہی ہے کہ ڈر جاتا رہتا ہے ان سندوں کو بیان کر کے امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ اوپر کی روایت جو عن عن کے ساتھ ہے وہ متصل ہے ۱۲ منہ

[2] بظاہر اس حدیث کا تعلق باب سے معلوم نہیں ہوتا کرمانی نے کہا امام بخاری نے اذن کے معنی اجازت دینے کے سمجھے نہ متوجہ ہو کر سننے کے اور اسی لئے وہ اس حدیث کو اس باب میں لائے میں کہتا ہوں امام بخاری کا مطلب اس حدیث کے یہاں لانے سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا متوجہ ہو کر سننا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سننا بھی ایک صفت ہے مخلوق کی جیسے بولنا پھر سننا کا تو اقرار کرتے ہیں یعنی حق تعالیٰ کے سمیع کے قائل ہیں اور کلام کا انکار کرتے ہیں یہ بڑی عجیب بات ہے ۱۲ منہ

۶۹۶۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ۔

(از عبید بن اسمٰعیل از ابو اسامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے اتنا رشک اپنی کسی سوکن پر نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بہشت میں ان کے محل کی بشارت دے دیں۔

بَابُ ۳۸۹۱ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِيلَ وَنِدَاءِ اللهِ الْمَلٰئِكَةَ

وَقَالَ مَعْمَرٌ وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ أَيْ يُلْقٰى عَلَيْكَ وَتَلَقَّاهُ أَنْتَ أَيْ تَأْخُذُهُ عَنْهُمْ وَمِثْلُهُ فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ۔

باب اللہ تعالیٰ کا جبرئیل علیہ السلام سے کلام کرنا اور خدا کا فرشتوں کو آواز دینا۔

معمر کہتے ہیں کہ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ "اے پیغمبر تجھے قرآن حکیم و خبیر کی جانب سے ملتا ہے" اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن تجھ پر ڈالا جاتا ہے اور تو اسے لیتا ہے، جیسے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ یعنی آدم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے چند کلمے ان کا استقبال کر کے حاصل کئے[1]۔

۶۹۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا نَادٰى جِبْرِيلَ إِنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ إِنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ

(از اسحاق از عبدالصمد از عبدالرحمٰن، ابن عبداللہ بن دینار از والدش از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو پکارتا ہے دیکھو اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتا ہے تو بھی اس سے محبت رکھ پھر جبریل سارے آسمان میں منادی کر دیتے ہیں دیکھو اللہ تعالیٰ کو فلاں شخص سے محبت ہے تم سب بھی اس سے محبت رکھو چنانچہ آسمان کے سب فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں بعد ازاں

[1] اصل میں تلقی کے معنی آگے جا کر ملتے یعنے استقبال کرنے کے ہیں چونکہ آنحضرت صلعم وحی کے انتظار میں رہتے اس وقت وحی اترتی تو گویا آپ وحی کا استقبال کرتے اس قول سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں حروف اور الفاظ ہیں ورنہ پیغمبر لوگ اس کو کیسے لے سکتے سورہ بقرہ کی آیت میں صاف کلمات کا لفظ ہے یعنی آدم علیہ السلام نے جو الفاظ سیکھے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے بتلائے ہوئے تھے ۱۲ منہ

فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، وَيُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ.

زمین کے رہنے والے لوگوں میں بھی وہ شخص درجۂ مقبولیت حاصل کرلیتا ہے[۵۱]

۶۹۶۷۔ **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَوٰةِ الْعَصْرِ وَصَلَوٰةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ

(از قتیبہ بن سعید از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات دن کے فرشتے باری باری تمہارے پاس آتے رہتے ہیں اور عصر اور فجر کی نماز میں رات اور دن دونوں کے فرشتے جمع ہو جاتے ہیں پھر جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہے تھے وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں۔ پروردگار حالانکہ خوب جانتا ہے لیکن ان سے پوچھتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں نماز میں مشغول تھے اور جب ہم گئے تھے تب بھی وہ نماز میں مشغول تھے[۵۲]

۶۹۶۸۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از واصل از معرور) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریلؑ میرے پاس آئے مجھے یہ خوشخبری دی کہ جو شخص مر جائے گا درآنحالیکہ وہ شرک سے پاک ہو (یعنی موحد ہو) تو (ایک نہ ایک دن) وہ بہشت میں جائے گا۔ میں نے کہا اگر وہ چوری اور زنا کرتا ہو (تب بھی بہشت میں جائے گا؟) انہوں نے کہا گو وہ چوری اور زنا کرتا ہو[۵۳]

---

[۵۱] اس کی تعظیم اور محبت سب کے دل میں سما جاتی ہے مراد یہ ہے کہ زمین میں جو نیک لوگ ہیں ان کے دلوں میں اس کی محبت سما جاتی ہے نہ یہ کہ فساق و فجار اور بدعتی لوگوں کے دلوں میں وہ تو اللہ اور رسولؐ کے دشمن ہیں اللہ کا جو دوست ہوگا اس کے بھی دشمن ہوں گے کیونکہ دشمن کا دوست بھی دشمن ہوتا ہے ۱۲ منہ [۵۲] اس حدیث سے امام بخاریؒ نے یہ نکالا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کلام کرتا ہے ۱۲ منہ [۵۳] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا دوسری آیت میں ہے وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ تو حضرت جبریل علیہ السلام اسی وقت اترتے تھے جب اللہ کا حکم ہوتا تھا اس لئے یہ بشارت جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی بامر الٰہی تھی گویا اللہ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ جا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دے پس باب کی مطابقت اس طرح حاصل ہو جاتی ہے ۱۲ منہ

باب ۳۸۹۲ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى أَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ قَالَ مُجَاهِدٌ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ بَيْنَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ وَالْأَرْضِ السَّابِعَةِ۔

باب (سورہ نساء میں) ارشاد خداوندی ہم نے اپنے علم خاص سے اس قرآن کو اتارا اور فرشتے بھی گواہ ہیں [۱]

مجاہد کہتے ہیں (اسے فریابی نے وصل کیا) ان ساتوں آسمانوں اور زمینوں میں اللہ کے حکم اترتے رہتے ہیں یعنی ساتویں آسمان سے لیکر ساتویں زمین تک۔

۶۹۶۹۔ **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ فَإِنَّكَ إِنْ مِّتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ أَجْرًا۔

(از مسدد از ابوالاحوص از ابواسحاق ہمدانی) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں جب تو (سونے کے لئے) اپنے بستر پر جائے تو یوں کہہ "یا اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کردی اور (اپنا منہ تیری طرف کردیا اور (اپنا کام سب تیرے سپرد کردیا۔ اپنی پیٹھ تیرے فضل وکرم کے بھروسے ٹیک دی۔ یہ سب تیرے ثواب کی امید اور (تیرے عذاب کے ڈر سے، تجھ سے ہم نہ بھاگ سکتے ہیں نہ بچ کر نکل سکتے ہیں صرف تیرے ہی پاس ٹھکانا ہے۔ میں اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا، اور (اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جسے تو نے بھیجا" (اے فلاں) جب تو یہ دعا، پڑھ کر سوئے گا پھر اگر تو اسی رات مرجائے گا تو اسلام پر مرے گا اور (اگر صبح کو زندہ اٹھا تو ثواب حاصل کرے گا۔

۶۹۷۰۔ **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از اسمٰعیل بن ابی خالد) عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن فرمایا

---

[۱] اس باب میں امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ قرآن اللہ کا اتارا ہوا کلام ہے یعنی اللہ تعالیٰ حضرت جبریل ؑ کو یہ کلام سناتا تھا اور جبریل ؑ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی قرآن یعنی الفاظ اور معانی اللہ کا کلام ہیں اسی کو اللہ نے اتارا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ مخلوق نہیں ہے جیسے جہمیہ اور معتزلہ نے گمان کیا ہے ۱۲ منہ [۲] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ اللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ وَ زَلْزِلْ بِھِمْ زَادَ الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ خَالِدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

"اے اللہ کتاب (قرآن) کے اتارنے والے[1]، جلدی حساب لینے والے ان کفار کی فوجوں کو بھگا دے۔ ان کے پیروں میں لغزش پیدا فرمادے"۔

حمیدی نے اس روایت کو اس اضافے کے ساتھ روایت کیا کہ مجھ سے سفیان نے بحوالہ ابن ابی خالد از عبداللہ بن ابی اوفی از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا[2]۔

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ ھُشَیْمٍ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَجْھَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِھَا قَالَ اُنْزِلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَوَارٍ بِمَکَّۃَ فَکَانَ اِذَا رَفَعَ صَوْتَہٗ سَمِعَ الْمُشْرِکُوْنَ فَسَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَہٗ وَمَنْ جَاءَ بِہٖ فَقَالَ اللّٰہُ وَلَا تَجْھَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِھَا لَا تَجْھَرْ بِصَلَاتِكَ حَتّٰی یَسْمَعَ الْمُشْرِکُوْنَ وَلَا تُخَافِتْ بِھَا عَنْ اَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُھُمْ وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا اَسْمِعْھُمْ وَلَا تَجْھَرْ حَتّٰی یَاْخُذُوْا عَنْكَ الْقُرْاٰنَ۔

(از مسدد از ہشیم از ابوبشر از سعید بن جبیر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وَلَا تَجْھَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِھَا اس وقت نازل ہوئی جب آپؐ مکے میں چھپ کر بسر کرتے تھے، پھر جب آپؐ قرآن پکار کر پڑھتے اور مشرک سنتے تو قرآن مجید کو برا بھلا کہتے اسی طرح اسے جس کے ذریعے نازل کیا گیا (جبریل علیہ السلام کو) اور اسے برا بھلا کہتے جو قرآن کو پیش کر رہا تھا (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو) تب اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا نماز نہ اتنی بلند آواز سے پڑھیے کہ مشرکوں کے کان تک آواز آجائے اور نہ اتنی آہستہ کہ اپنے اصحاب کو بھی (مقتدیوں کو بھی) سنائی نہ دے معتدل آواز اختیار فرمائیے۔ غرض اتنی آواز سے پڑھیے کہ تیرے صحابہ سن لیں اور قرآن سیکھ سکیں۔ اس سے بلند آواز سے نہ پڑھیے۔

بَاب ۲۸۹۳ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّبَدِّلُوْا کَلَامَ اللّٰہِ لَقَوْلٌ فَصْلٌ حَقٌّ وَّمَا

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ فتح میں) ارشاد یہ اعرابی لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل ڈالیں (یعنی اللہ تعالیٰ نے جو وعدے حدیبیہ میں

---

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] اس سند میں سفیان کے سماع کی ابن ابی خالد سے اور ابن ابی خالد کے سماع کی عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے صراحت ہے ۱۲ منہ

هُوَ بِالْهَزْلِ بِاللَّعِبِ۔

مسلمانوں سے کئے تھے کہ انہیں بلا شرکتِ غیرے مال غنیمت ملے گا۔) (سورۂ طارق میں ہے)۔ یہ قرآن قولِ فیصل ہے، ہنسی مذاق نہیں ہے[1]۔

۶۹۷۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ تَعَالَى يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

(از حمیدی از سفیان از زہری از سعید بن المسیّب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (حدیث قدسی) ابن آدم مجھے ایذا دیتا ہے، زمانے کو بُرا کہتا ہے حالانکہ زمانے کا پیدا کرنے والا میں ہوں میرے قبضے میں تمام نظام ہے، رات دن میں ہی اُلٹ پلٹ کرتا ہوں[2]۔

۶۹۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ أَجْلِي وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔

(از ابو نعیم از اعمش از ابو صالح) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار میری خاطر ترک خواہشات کرتا ہے۔ میرے لئے کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ گناہوں کی ڈھال ہے۔ روزہ دار کو دو فرحتیں نصیب ہوتی ہیں ایک فرحت بوقتِ افطار (دنیا میں) اور ایک فرحت وخوشی جب اپنے رب سے ملے گا[3]۔ (آخرت میں) روزہ دار کے منہ کی خوشبو خدا وند عالم کو مشک کی خوشبو سے اچھی معلوم ہوتی ہے[4]۔

۶۹۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

(از عبداللہ بن محمد از عبدالرزاق از معمر از ہمام) حضرت

---

[1] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اللہ کا کلام کچھ قرآن سے خاص نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اور جس وقت چاہتا ہے بحسب ضرورت اور موقع کلام کرتا ہے چنانچہ صلح حدیبیہ میں جب مسلمان بہت رنجیدہ تھے اپنے پیغمبر کے ذریعہ سے ان سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ان کو بلا شرکتِ غیرے ایک غنیمت ملے گی یہ بھی اللہ کا کلام تھا اسی طرح باب کی حدیثوں میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے کلام نقل کئے ہیں وہ سب اسی کے کلام ہیں ۱۲ منہ

[2] سبحان اللہ شریعت اسلامی بھی کیسا سچا فلسفہ اور سچی حکمت ہے انسان کی عمدہ زندگی یہی ہے کہ اس کے اوقات خوشی اور خرمی میں گذریں ہر وقت ہر کام میں اس کو فرحت اور لذت تازہ ملے اگر خوشی نہ ہو تو ہفت اقلیم کی سلطنت بھی ایک بلائے جان ہے بات یہ ہے کہ جس کام کو آدمی ہمیشہ کرتا رہے اور اس کی عادت کرلے تو پھر اس کی خوشی مٹ جاتی ہے انسان کی بڑی خوشی دنیاوی خوشیوں میں کھانے پینے جماع کرنے کی ہے جب کوئی شخص روزانہ ان کاموں کو کرتا رہے تو وہ عادت کے طور پر کرنے لگتا ہے اس کو مطلق خوشی ان کاموں میں نہیں آتی اور زندگی سے جو مقصود ہے وہ فوت ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے روزہ فرض کرکے یہ چاہا کہ اپنے بندوں کی یہ خوشی از سر نو قائم کردے آخرت کے فوائد روزے میں ہیں وہ تو الگ رہے یہ فائدہ کہ از سر نو آدمی کو کھانے پینے اور جماع میں فرحت تازہ اور لذت بے اندازہ ملنے لگے کیا کم ہے ۱۲ منہ

[3] ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کو اللہ تعالیٰ کا کلام فرمایا ۱۲ منہ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار حضرت ایوب علیہ السلام ننگے ہو کر نہا رہے تھے اتنے میں سونے کی ٹڈیوں کا دل ان پر گرا۔ انہوں نے جلدی جلدی اپنے کپڑوں میں بھرنا شروع کر دیا تب خدا نے آواز دی اے ایوب (علیہ السلام) کیا میں نے تجھے (مال دار بنا کر) ان ٹڈیوں سے بے پروا نہیں کر دیا تھا، انہوں نے کہا کیوں نہیں بے شک تو نے مجھے بے نیاز کر دیا تھا مگر تیرے (فضل و کرم اور) برکت مزید سے بھلا میں کبھی بے نیاز ہو سکتا ہوں؟[1]

۷۹۵ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَّدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَّسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ ۔

(از اسمٰعیل از مالک از ابن شہاب از ابو عبد اللہ اغر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہمارا ربّ تبارک و تعالیٰ ہر رات کو زمین سے نزدیک والے آسمان پر اس وقت نازل ہوتا ہے جب رات کا آخری تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے" آیا کوئی میرا بندہ ایسا ہے جو مجھ سے دعا کرے تا کہ میں قبول کروں اور کوئی مانگے تو میں اسے عنایت کروں اور مغفرت چاہے تو میں بخش دوں؟"

۷۹٦ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(از ابو الیمان از شعیب از ابو الزناد از اعرج)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم دنیا میں تو سب سے آخر میں مبعوث ہو کر آئے مگر قیامت میں سب سے آگے آگے ہوں گے

[1] کتنا ہی مالدار بنوں بادشاہ ہفت اقلیم ہو جاؤں جب بھی تیرا محتاج رہونگا سبحان اللہ حضرت ایوب علیہ السلام نے کیسا عمدہ جواب دیا کہ پروردگار اور خوش ہو گیا ہمارے مالک خداوند ہم تو ہمیشہ تیرے در کے بھکاری ہیں ہم تجھ سے بھیک مانگنا چھوڑ دیں یہ ہرگز نہیں ہو سکتا تو ساری دنیا کی بادشاہت دے جب بھی ہاتھ اٹھا کر تجھ سے اور مانگیں گے ہم تیرے بندے ہیں تو ہمارا آقا ہے بندے کا کام ہی یہی ہے کہ ہر وقت اپنے مالک کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پاؤں پڑتا گڑگڑاتا عاجزی کرتا تڑپتا رہے یا اللہ ہم کو ایسی مالداری سے بچائے رکھ جس کے نشہ میں ہم تجھ کو بھول جائیں تیرے سامنے ہاتھ پھیلانا بھیک مانگنا چھوڑ دیں ہم ایسی مالداری سے مفلسی کو بہت پسند کرتے ہیں ہم کو نہ تو روپیہ سے اتنی خوشی ہوتی ہے نہ مال سے نہ دولت سے نہ دنیا کے دوسرے سامان اور شوکت سے جتنی خوشی ہم کو اس میں ہوتی ہے کہ اخیر رات میں اٹھ کر تیرے سامنے ہاتھ پھیلا رہے ہوں تجھ سے مانگ رہے ہوں تیرے قدموں میں گر رہے ہوں اور بار بار تیرے قدموں پر اپنے سر رکھ رہے ہوں بس یہ خوشی ہم کو کافی اور وافی ہے ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ اللّٰهُ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ۔

اسی سند سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ کے بندہ پر اپنا روپیہ خرچ کر میں تجھ پر خرچ کرونگا[1]

۶۹۷۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ هٰذِهٖ خَدِيجَةُ أَتَتْكَ بِإِنَاءٍ فِيهِ طَعَامٌ أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَأَقْرِئْهَا مِنْ رَّبِّهَا السَّلَامَ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

(از زہیر بن حرب از ابن فضیل از عمارہ از ابوزرعہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (حضرت جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا) یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں جو کھانے یا پانی کا برتن آپ کے پاس لائی ہیں انہیں رب تعالیٰ کی طرف سے سلام کہئے اور (بہشت میں) ایک محل کی خوشخبری دیجئے جو خول دار موتیوں کا بنا ہوا ہے نہ اس میں شور وغل ہے اور نہ کوئی رنج و تکلیف (بلکہ پورا سکون ہوگا)

۶۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ۔

(از معاذ بن اسد از عبداللہ از معمر از ہمام بن منبہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ وہ (بہشتی نعمتیں) تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل میں خیال ہی گزرا۔

۶۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ

(از محمود از عبدالرزاق از ابن جریج از سلیمان احول از طاؤس) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا کرتے یا اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے (یعنی اگر نہ آسمان ہوتے نہ زمین وغیرہ تب بھی) تیرے ہی لئے حمد ہے

[1] تجھ کو مال و دولت عنایت کروں گا ۱۲ منہ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔

تو آسمانوں اور زمین کا تھامنے والا ہے تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور ان چیزوں کا جو آسمان اور زمین کے درمیان ہیں، تو سچا، تیرا وعدہ سچا، تیرا کلام سچا[1] تجھ سے ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، انبیاء[ع] حق ہیں، قیامت حق ہے۔ یا اللہ میں تیرا تابع بن گیا، تجھ پر ایمان لایا، تجھی پر بھروسہ کیا تیری ہی طرف میں رجوع ہوا، تیرے ہی سامنے اپنا جھگڑا پیش کرتا ہوں، تجھی سے فیصلہ چاہتا ہوں۔ میرے اگلے اور پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ سب گناہ بخش دے تو ہی میرا معبود ہے۔

۶۹۸۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ ابْنَ وَقَّاصٍ وَّعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَآ اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكُلٌّ حَدَّثَنِیْ طَآئِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ الَّذِیْ حَدَّثَنِیْ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ وَلٰكِنْ وَّاللّٰهِ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ يُنْزِلُ فِیْ بَرَآءَتِیْ وَحْيًا يُّتْلٰى وَلَشَاْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ كَانَ اَحْقَرَ

(از حجاج بن منہال از عبداللہ بن عمر نمیری از یونس ابن یزید ایلی از زہری) عروہ بن زبیر و سعید بن مسیب و علقمہ بن وقاص و عبید اللہ بن عبداللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تہمت کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ جب افتراء پردازوں نے یہ بہتان لگایا اور اللہ تعالیٰ نے ام المؤمنین کی پاکدامنی نازل فرما دی زہری کہتے ہیں ان چاروں حضرات نے مجھ سے اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا جو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں خدا کی قسم بات یہ تھی مجھے ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی کے لئے وحی نازل کرے گا جو (قیامت تک) تلاوت کی جاتی رہے گی میں اپنے دل میں اپنی شان اس سے کہیں حقیر

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

مِنْ اَنْ يَّتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِاَمْرٍ يُّتْلٰى وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ يَّرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ

جانتی تھی کہ اللہ جل شانہٗ میرے مقدمے میں ایسا کلام کرے جسے لوگ (قیامت تک) پڑھتے رہیں[1] بلکہ مجھے یہ امید تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی خواب ایسا دیکھیں گے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس طوفان سے پاک کر دیگا[2]۔ آخر اللہ تعالیٰ یہ آیات نازل کیں اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ سے دس آیات تک[3]۔

۶۹۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اِذَا اَرَادَ عَبْدِيْ اَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ حَتّٰى يَعْمَلَهَا فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا وَاِنْ تَرَكَهَا مِنْ اَجْلِيْ فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةٍ۔

(از قتیبہ بن سعید از مغیرہ بن عبدالرحمٰن از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی میرا بندہ گناہ کا ارادہ کرے تو جب تک وہ ارتکابِ گناہ نہ کرے اس وقت تک اس کا گناہ نہ لکھو، ارتکاب کے بعد اتنا ہی لکھو (ایک گناہ کے بدل ایک گناہ) اور اگر مجھ سے ڈر کر اسے چھوڑ دے گناہ نہ کرے تو ایک نیکی اس کے لئے لکھو۔ اس کے برعکس میرا کوئی بندہ اگر نیکی کرنا چاہیے تو فوراً ایک نیکی اس کے لئے لکھ لو اگرچہ ابھی اس نے وہ نیکی نہ کی ہو۔ اگر اسے کر ڈالے تب تو اس کے لئے دس گنا سے سات سو گنے تک لکھو۔

۶۹۸۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ اَبِيْ مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ

(از اسمٰعیل بن عبداللہ از سلیمان بن بلال از معاویہ ابن ابی مُزَرِّد از سعید بن یسار) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ جب اس سے فارغ ہوا تو ناطہ (رحم۔ رشتہ) کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا کہتا ہے؟ ٹھیر جا) اس نے کہا میں اس لئے کھڑا ہوں

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] پیغمبروں کا خواب بھی وحی ہوتا ہے ۱۲ منہ [3] یہ قصہ تفصیل سے اوپر کئی بار گذر چکا ہے ۱۲ منہ

هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ فَقَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَارَبِّ قَالَ فَذٰلِكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ۔

تیری پناہ چاہتا ہوں کوئی مجھے قطع نہ کرے (قطع رحمی نہ کرے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں ہے جو کوئی تجھے جوڑے میں بھی اسے جوڑوں اور جو تجھے کاٹے میں بھی اپنا فضل اس سے کاٹ دوں؟ (اس پر رحم نہ کروں) ناطے نے عرض کیا پروردگار میں اس پر راضی ہوں۔ فرمایا میں نے یہ مقام تجھے عطا کیا۔

بعد ازاں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ آیت تلاوت کی "اگر تمہیں حکومت مل جائے تو تم یہی کرو گے کہ ملک میں فساد مچاتے پھرو گے، ناطے توڑو گے"[1]

۶۹۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ قَالَ مُطِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ كَافِرٌ بِيْ وَمُؤْمِنٌ بِيْ۔

(از مسدد از سفیان از صالح از عبید اللہ) زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بارش ہوئی آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے آج صبح میرے بعض بندے کافر اور بعض مومن ہیں[2]

۶۹۸۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ اِذَا اَحَبَّ عَبْدِيْ لِقَائِيْ اَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَاِذَا كَرِهَ لِقَائِيْ كَرِهْتُ لِقَاءَهٗ

(از اسمٰعیل از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے میں بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہوں اور جو شخص میری ملاقات ناپسند کرتا ہے میں بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا۔

۶۹۸۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے

---

[1] یہ حدیث اور کتاب التفسیر میں گزر چکی ہے دوسری روایت میں یوں ہے ناطہ نے پروردگار کی کمر تھام لی عبد اللہ بن عمرو کی روایت میں امام احمد کے پاس یوں ہے ناطہ نے فصیح چلتی ہوئی زبان سے یہ گفتگو کی ترجمہ باب اس سے نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے ناطہ سے کلام فرمایا ۱۲ منہ [2] یہ روایت مختصر ہے اوپر مفصل طور سے گزر چکی ہے کافر وہ ہے جو کہتا ہے ستاروں کی گردش سے پانی پڑا اور مومن وہ ہے جو کہتا ہے اللہ کے فضل سے اور رحمت سے پانی پڑا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي۔

بندے سے اس کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔

۶۹۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مَاتَ فَأَحْرِقُوهُ وَاذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعٰلَمِينَ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهُ۔

(از اسمٰعیل از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے کوئی نیکی نہیں کی تھی[1] مرتے وقت یہ وصیت کی میری لاش جلا دینا اور راکھ آدھی خشکی میں اور آدھی دریا میں پھینک دینا خدا کی قسم اگر کہیں خدا نے مجھے پکڑ لیا تو ایسا عذاب دے گا کہ ویسا سارے جہان میں کسی شخص کو نہیں دینے کا۔ آخر[2] اللہ تعالیٰ نے دریا کو حکم دیا اس نے اس کے بدن کے سارے اجزاء جو اس میں بہے تھے جمع کئے پھر خشکی کو حکم دیا اس نے سب اجزاء جو اس میں پھیل گئے تھے جمع کئے۔ پروردگار نے (اسے سامنے کھڑا کیا) پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ کہنے لگا تیرے ڈر سے اور میری اس بات سے تو خوب واقف ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا[3]۔

۶۹۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ وَرُبَّمَا قَالَ أَصَبْتُ

(از احمد بن اسحٰق از عمرو بن عاصم از ہمام از اسحٰق ابن عبداللہ از عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بندہ نے گناہ کیا یا یوں کہا ایک گناہ کیا اب خدا تعالیٰ سے عرض کرنے لگا مولیٰ مجھ سے گناہ ہو گیا یا یوں کہا اے میرے پروردگار میں گناہ کر بیٹھا ہوں مجھے بخش دے پروردگار نے (اس کی یہ دعا سن کر) ارشاد فرمایا

---

[1] کیونکہ میں نے عمر بھر گناہ ہی کئے ایک بھی نیکی نہیں کی ۱۲ منہ [2] جب وہ مر گیا اور اس کی راکھ خشکی اور دریا میں بکھیر دی گئی ۱۲ منہ [3] کیونکہ وہ شخص گو گناہ گار تھا پر موحد تھا اہل توحید کے لئے مغفرتِ ذنوب کی بڑی اُمید ہے آدمی کو چاہئیے کہ شرک سے ہمیشہ بچتا رہے اور توحید پر قائم رہے اگر شرک پر مرا تو پھر مغفرت کی امید بالکل امید نہیں ہے ۱۲ منہ

فَاغْفِرْلِي فَقَالَ رَبُّهُ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ أَوْ أَصَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَصَابَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ أَصَبْتُ أَوْ قَالَ أَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ

میرا بندہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا بھی اور گناہ پر پکڑتا بھی ہے (سزا دیتا ہے) میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر تھوڑی دیر جب تک اللہ کو منظور تھا وہ بندہ ٹھہرا رہا۔ اس کے بعد گناہ کیا یا یوں کہا ایک گناہ کیا اب دوبارہ پروردگار سے عرض کرنے لگا، پروردگار مجھ سے گناہ ہوگیا یا یوں کہا مجھ سے ایک اور گناہ ہوگیا تو بخش دے پروردگار نے (یہ دعا سن کر) ارشاد فرمایا، میرا بندہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا اور گناہ پر سزا بھی دیتا ہے اچھا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر تھوڑی دیر جب تک اللہ کو منظور تھا وہ بندہ ٹھہرا رہا اس کے بعد گناہ کیا یا یوں کہا ایک گناہ اور کیا اب پروردگار سے عرض کرنے لگا پروردگار مجھ سے گناہ ہوگیا یا یوں کہا ایک اور گناہ ہوگیا اسے بخش دے۔ پروردگار نے فرمایا میرا بندہ یہ جانتا ہے اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا اور گناہ پر سزا بھی دیتا ہے چنانچہ میں نے اپنے بندے کو تین بار بخش دیا اب وہ جیسے چاہے اعمال کرتے میں تو اس کی مغفرت کر چکا۔[1]

٦٩٨٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنِي مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ سَلَفَ أَوْ فِيمَنْ

(از عبداللہ بن ابی اسود از معتمر از والدش از قتادہ از عقبہ بن عبد الغافر) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سابقہ زمانے کے ایک شخص کا ذکر فرمایا یا یوں فرمایا تم سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں (بنی اسرائیل) ان میں کا

---

[1] یعنی اب وہ جتنے گناہ کرے بشرطیکہ ان سے نادم ہوتا جائے اور استغفار کرتا جائے تو اس کو کچھ ضرر نہ ہوگا اس حدیث سے استغفار کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ وہ مالک کو بہت پسند ہے ایک حدیث میں ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کرے جو گناہ کریں پھر اس سے بخشش چاہیں یعنی استغفار کریں اکثر علماء نے کہا ہے کہ استغفار کی تین شرطیں ہیں گناہ سے الگ ہوجانا نادم ہونا یعنی پچھتانا آگے کے لئے یہ نیت کرنا کہ اب نہ کروں گا اس نیت کے ساتھ اگر پھر وہ گناہ ہوجائے تو پھر استغفار کرے دوسری حدیث میں ہے اگر ایک دن میں ستر بار وہی گناہ کرے لیکن استغفار کرتا رہے تو اس نے اصرار نہیں کیا اصرار کے یہ معنیٰ ہیں کہ گناہ پر نادم نہ ہو اور اس کے پھر کرنے کی نیت رکھیں اگر گناہ کے پھر کرنے کی نیت ہو اور صرف زبان سے استغفار کرے تو ایسا استغفار کسی کام کا نہیں بلکہ اور عذاب کا ڈر ہے چنانچہ رابعہ بصریہ رح فرماتی ہیں ہم لوگوں کا استغفار خود بہت استغفار کا محتاج ہے ۱۲ منہ

كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ كَلِمَةً يَعْنِي أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ أَوْ لَمْ يَبْتَئِزْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَإِنْ يَقْدِرِ اللّٰهُ عَلَيْهِ يُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوا إِذَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتّٰى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي أَوْ قَالَ فَاسْهَكُونِي فَإِذَا كَانَ يَوْمُ رِيحٍ عَاصِفٍ فَأَذْرُونِي فِيهَا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا ثُمَّ أَذْرَوْهُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُنْ فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ قَالَ اللّٰهُ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ عَلٰى أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ عِنْدَهَا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرٰى فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ أَذْرُونِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَ ۔

ایک شخص مرنے لگا - آپؐ نے ایک حکم فرمایا کہ اللہ نے اسے مال اور اولاد سب کچھ دیا تھا" جب موت آپہنچی تو بیٹوں سے کہنے لگا دیکھو میں تمہارا کیسا باپ تھا؟ انہوں نے کہا بہت اچھا باپ[1] کہنے لگا دیکھو میں نے کوئی نیکی اللہ کی بارگاہ میں نہیں بھیجی ہے اور اگر کہیں اللہ نے مجھے پکڑ لیا تو (سخت) عذاب دے گا۔ تم میرے مرنے کے بعد میری لاش جلا ڈالنا۔ جب کوئلہ ہو جائے اسے پیس لینا جس دن زور کی آندھی آئے اس دن راکھ اس میں اڑا دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کی قسم اس شخص نے اپنی اولاد سے یہی پکا عہد لے لیا۔ آخر میں انہوں نے اس کے مرنے کے بعد ایسا ہی کیا (جلا کر راکھ کر ڈالا) پھر آندھی کے دن یہ راکھ اس میں اڑا دی۔ اللہ تعالیٰ نے کُن کا لفظ فرمایا تو وہ شخص فوراً سامنے کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا میرے بندے یہ تو نے کیا کیا؟ اس نے کہا اے پروردگار تیرے ڈر یا خوف سے ایسا کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے کوئی سزا نہ دی بلکہ اس پر رحم کیا۔ دوسری بار راوی نے یوں کہا اللہ تعالیٰ نے اسے سوائے اس کے (کہ اس سے پوچھا) اور کوئی سزا نہ دی۔

سفیان کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابو عثمان نہدی سے بیان کی تو انہوں نے کہا میں نے اس حدیث کو سلیمان فارسی سے سنا اس میں اتنا اضافہ ہے جس دن تیز آندھی ہو اس دن سمندر میں میری راکھ بکھیر دینا یا کچھ ایسا ہی بیان کیا۔

۶۹۸۹ - حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا

(از موسی بن اسمٰعیل از معتمر) پھر یہی حدیث

[1] اپنے بیٹوں پر بہت شفقت کرنے والا ۱۲ منہ　۵۲ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِرْ وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِزْ فَسَّرَهُ قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ۔

بَابُ ۳۸۹۴ كَلَامِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ الْاَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ۔

۶۹۹۰ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ شُفِّعْتُ فَقُلْتُ يَا رَبِّ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ خَرْدَلَةٌ فَيَدْخُلُوْنَ ثُمَّ اَقُوْلُ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ اَدْنٰى شَيْءٍ فَقَالَ اَنَسٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۹۹۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ قَالَ اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا اِلٰى اَنَسِ بْنِ

نقل کی ہے اس میں لَمْ يَبْتَئِرْ ہے[1]۔ خلیفہ بن ضیاء نے بحوالہ معتمر یہی حدیث نقل کی اس میں يَبْتَئِزْ ہے۔ قتادہؓ نے اس کے معنٰے یہ کئے ہیں کہ کوئی نیکی آخرت کیلئے ذخیرہ نہیں کی

باب اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن پیغمبروں اور دوسرے لوگوں سے ہمکلام ہونا۔

(از یوسف بن راشد از احمد بن عبداللہ از ابوبکر بن عیاش از حمید طویل) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے قیامت کے روز میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا پروردگار جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر ایمان ہو اس کو بھی بہشت عنایت فرما (یہ درخواست منظور ہوگی) ایسے (سب) لوگ بہشت میں پہنچا دیئے جائیں گے پھر میں عرض کروں گا پروردگار جس کے دل میں ذرا سا بھی ایمان ہو[2] اسے بھی بہشت میں داخل فرما۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں گویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں[3]۔

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید) معبد بن ہلال عنزی کہتے ہیں ہم چند بصری لوگ اکٹھے ہو کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ اپنے ساتھ ثابت کو بھی لے گئے تاکہ وہ ان سے شفاعت کی حدیث ہمیں سنانے

---

[1] اگلی روایت میں شک کے ساتھ لَمْ يَبْتَئِزْ (زائے معجمہ سے) یا لَمْ يَبْتَئِرْ (رائے مہملہ سے) ۱۲ منہ [2] گو رائی کے دانہ سے بھی کم ہو ۱۲ منہ

[3] آپ انگلیوں کو جوڑ کر یہ اشارہ کرتے تھے کہ اتنا ذرا سا ایمان بھی ہو۔ اس حدیث کی مطابقت باب سے مشکل ہے کیونکہ اس میں یہ ذکر ہے کہ پیغمبر اللہ تعالیٰ سے بات کریں گے مگر یہ کہاں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ پیغمبروں سے کلام کرے گا اور شاید امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ابونعیم نے مستخرج میں نکالا اس میں یوں ہے مجھ سے کہا جائے گا (یعنی پروردگار فرمائے گا) جس کے دل میں ایک جو کے برابر ایمان ہے یا رائی برابر ایمان ہے یا کچھ بھی ایمان ہے اس کو دوزخ سے نکال سکتا ہے ۱۲ منہ

مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ
لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَإِذَا هُوَ فِي
قَصْرِهِ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحَى فَاسْتَأْذَنَّا
فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَقُلْنَا
لِثَابِتٍ لَا تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ
الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ هَؤُلَاءِ
إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءُوكَ
يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ
فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ اشْفَعْ
لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ
عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ
فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا
وَعَلَيْكُمْ بِمُوسٰى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللّٰهِ فَيَأْتُونَ
مُوسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ
بِعِيسٰى فَإِنَّهُ رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُونَ
عِيسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ
بِمُحَمَّدٍ فَيَأْتُونِّي فَأَقُولُ أَنَا لَهَا
فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي
مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ
فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا

کے لئے دریافت کریں۔ انس رضی اللہ عنہ اپنے محل میں تھے۔
اتفاق سے ہم اس وقت پہنچے جب انس رضی اللہ عنہ نمازِ
چاشت پڑھ رہے تھے۔ ہم نے اندر آنے کی اجازت طلب
کی انہوں نے اجازت دی اس وقت وہ اپنے بستر پر
بیٹھے تھے۔ ہم نے ثابت سے کہا۔ دیکھو پہلے اور کوئی بات
نہ پوچھنا، شفاعت کی حدیث پوچھنا آخر انہوں نے کہا ابوحمزہ
بصرہ سے تیرے بھائی آئے ہیں تجھ سے حدیث شفاعت پوچھتے
ہیں پس انہوں نے کہا ہم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیان کیا قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ سب لوگ بیقرار
ہو جائیں گے آخر سب مل کر آدم علیہ السلام کے پاس جائینگے
کہیں گے اپنے پروردگار سے ہماری کچھ سفارش کیجئے! وہ
کہیں گے میں لائق نہیں ہوں تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس
جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ یہ سن کر سب لوگ ان کے پاس
آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں اس لائق نہیں تم موسیٰ علیہ السلام
کے پاس جاؤ وہ کلیم اللہ ہیں چنانچہ یہ سن کر سب لوگ موسیٰ
علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں اس لائق نہیں
تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں
چنانچہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے
میں اس لائق نہیں تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
جاؤ غرض یہ سب لوگ میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا بے شک
میں اس کام کو کروں گا میں اپنے پروردگار کے پاس جا کر اجازت
طلب کروں گا چنانچہ اجازت ملے گی اس وقت پروردگار میرے
دل میں ایسے ایسے تعریفی کلمے ڈال دے گا جو اس وقت مجھے یاد نہیں میں ان کلمات سے اس کی تعریف کروں گا

---

[1] یعنی اللہ نے ان سے کلام کیا ہے باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ آفرین یاد بہ ہمت مردانۂ تو ۱۲ منہ

فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي

اور سر بسجود ہو جاؤں گا۔ ارشاد ہو گا محمد! اپنا سر اٹھاؤ آپ جو کہیں گے ہم سنیں گے جو مانگیں گے ہم دیں گے جو سفارش کرینگے منظور کی جائیگی[1]۔ اس وقت میں عرض کروں گا پروردگار میری امت پر رحم کر میری امت پر رحم کر[2] حکم ہوگا اچھا جائیے اور جس کے دل میں جو برابر ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال لیجئے چنانچہ میں جا کر ایسا ہی کرونگا پھر لوٹ کر پروردگار کے سامنے حاضر ہونگا اور یہی تعریفیں بجا لا کر سجدے میں گر پڑوں گا، ارشاد ہوگا محمد سر اٹھائیے کہئیے جو بات کہیں گے سنی جائے گی جو جو سوال کریں گے دیا جائے گا جو سفارش کریں گے منظور کی جائے گی. میں عرض کروں گا پروردگار میری امت پر رحم فرما میری امت پر رحم فرما، حکم ہوگا اچھا جائیے اور جس کے دل میں چیونٹی یا رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال لیجئے میں جا کر ایسا ہی کروں گا. پھر لوٹ کر (پروردگار کی بارگاہ میں) حاضر ہوں گا اور یہی تعریفیں کر کے سجدے میں گر پڑوں گا۔ ارشاد ہوگا محمدؐ سر اٹھائیے کیا کہتے ہیں ہم سنیں گے، مانگئے ہم دیں گے، سفارش کیجئے ہم منظور کریں گے میں عرض کروں گا.

---

[1] یعنی شفاعت کا اذن ہے جو قیامت کے دن آپ کو ملے گا جیسے قرآن میں ہے پروردگار کے پاس کسی کی سفارش فائدہ نہ دے گی مگر جس کو پروردگار اذن دے گا یعنی سفارش کرنے کی اجازت دے گا۔ اب جو لوگ کہتے ہیں کہ شفاعت کا اذن آپ کو ہو چکا ہے وہ بیوقوف ہیں ان حدیثوں سے غافل ہیں ان سے صاف نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گر کر اللہ کی بے حد تعریفیں کر کے یہ اذن حاصل کریں گے ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی دل وجگر ہو گا کہ ایسے وقت اتنے بڑے شہنشاہ کے سامنے جو جلال اور غضب میں ہوگا اپنی امت کے لئے عرض کریں گے دوسرے پیغمبروں کا تو یہ حال ہو گا کہ ان کو اپنی اپنی پڑی ہو گی نفسی نفسی کہہ رہے ہوں گے۔ مسلمانو دیکھو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اس نے تم کو ایسا پیغمبر عنایت فرمایا جس کو اپنے نفس سے زیادہ تمہارا خیال ہے آپ اپنی ذات کے لئے یا خاص اپنے عزیز و اقربا کے لئے ایک کلمہ بھی نہ فرمائیں گے سجدے سے سر اٹھاتے ہی اپنی گنہگار امت کے بچانے کی فکر کریں گے ایسے رحیم کریم دل سوز خیر خواہ شفیق پیغمبر کو ہم چھوڑ کر دوسرے لوگوں کی بات سنیں اور آپ کی حدیث پر عمل نہ کریں تو خیال کر لینا چاہیئے ہم کیسے ناشکرے نمک حرام احسان فراموش ہوں گے جب کہ آنحضرت کو ہماری فلاح کا اتنا خیال ہے کہ اپنی ذات کا فکر نہیں مگر ہماری فکر ہے تو ہم کو لازم ہے کہ آپ کے ارشاد پر جان اور مال نثار کریں اگر سارا عالم ایک طرف ہو سارے جہان کے مولوی اور دانشمند ایک بات کہیں اور آنحضرتؐ کا ارشاد اس کے خلاف ہو تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کریں گے اور دوسرے سب لوگوں کی باتیں چولہے میں جھونکیں گے ہم کو ان سے مطلب ہی کیا ہے پہلے اپنے پیغمبر کو راضی رکھنے کی ہم کو فکر رکھنا چاہیئے ان چیلے چاپڑوں کی کیا فکر ہے یہ تو خود بخود جب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے راضی ہوں گے راضی اور خوش ہو جائیں گے اور اگر آنحضرتؐ ہم سے راضی نہ ہوئے تو دوسرے لوگوں کی رضامندی ہمیں کوئی فائدہ نہ پہنچائے گی۔ ۱۲ منہ

فَيَقُوْلُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ اَنَسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ اَصْحَابِنَا لَوْ مَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِيْ مَنْزِلِ اَبِيْ خَلِيْفَةَ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا حَدَّثَنَا اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ فَاَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَاَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهٗ يَا اَبَا سَعِيْدٍ جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ اَخِيْكَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَلَمْ نَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ فَقَالَ هِيْهِ فَحَدَّثْنَاهُ بِالْحَدِيْثِ فَانْتَهَيْنَا اِلٰى هٰذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ هِيْهِ فَقُلْنَا لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلٰى هٰذَا فَقَالَ لَقَدْ حَدَّثَنِيْ وَهُوَ جَمِيْعٌ مُّنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً فَلَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَمْ كَرِهَ اَنْ تَتَّكِلُوْا فَقُلْنَا يَا اَبَا سَعِيْدٍ فَحَدِّثْنَا فَضَحِكَ وَقَالَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا مَّا ذَكَرْتُهٗ اِلَّا وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِيْ كَمَا حَدَّثَكُمْ ثُمَّ

پروردگار میری امت پر رحم کیجیے پروردگار میری امت پر رحم کیجیے حکم ہوگا اچھا جائیے اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم ایمان ہو اسے بھی دوزخ سے نکال لیجیے چنانچہ میں جا کر ایسا ہی کروں گا[1]۔

معبد کہتے ہیں جب ہم (یہ حدیث سن کر) انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے تو میں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا بھائی چلو امام حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس چلیں اور ان سے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث تو بیان کریں وہ ان دنوں (حجاج کے ڈر سے) ابو خلیفہ طائی کے مکان میں چھپے ہوئے تھے چنانچہ ہم ان کے پاس پہنچے انہیں سلام کیا انہوں نے اندر آنے کی اجازت دی ہم نے کہا ابو سعید (یہ امام حسن بصری کی کنیت ہے) ہم آپ کے (دینی) بھائی انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے آرہے ہیں۔ انہوں نے ہم سے حدیث شفاعت ایسی بیان کی ویسی ہم نے کبھی نہیں سنی انہوں نے کہا بیان کرو ہم نے حدیث بیان کرنا شروع کی جب اس مقام پر پہنچے جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم ریکم ایمان ہو انہوں نے کہا بیان کیجیے ہم نے کہا بس انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے اتنی ہی حدیث بیان کی یہاں پر ختم کر دی اس سے زیادہ کچھ نہیں بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے انس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیس سال پہلے بیان کی اس وقت ان کے ہوش و حواس بہت اچھے تھے[2] اب میں نہیں جانتا کہ انس رضی اللہ عنہ اسے بھول گئے یا انہوں نے قصداً تم سے بیان نہیں کیا ایسا نہ ہو تم اس پر بھروسہ کر بیٹھو (اور نیک اعمال میں کوشش کرنا چھوڑ دو) ہم نے کہا ابو سعید بیان کیجیے آپ سے انس رضی اللہ عنہ نے اور زیادہ کیا بیان کیا تھا یہ سن کر وہ ہنس دیئے کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا آدمی پیدائش سے جلد باز بنایا گیا ہے میں نے جو تم سے اس کا تذکرہ کیا تھا اسی لئے

---

[1] بس حد ہو گئی اب دوزخ میں وہی لوگ رہ جائیں گے جو مشرک یا کافر تھے ان میں ذرا بھی ایمان نہ تھا ۱۲ منہ [2] اتنے بوڑھے نہیں ہوئے تھے جیسے اب ہو گئے ہیں ۱۲ منہ

قَالَ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَآئِيْ وَعَظَمَتِيْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کریں تم سے۔ یہ پوری حدیث بیان کروں گا[1]۔ دیکھو[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چوتھی بار پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس آؤں گا اور ایسی ہی تعریفیں کر کے سر بسجود ہو جاؤں گا۔ ارشاد ہوگا محمد سر اٹھا اور کہہ تیری بات ہم سنیں گے، مانگ ہم دیں گے، سفارش کر ہم قبول کرینگے میں عرض کروں گا پروردگار مجھے ان لوگوں کے بھی دوزخ سے نکالنے کی اجازت دے جنہوں نے (دنیا میں) لا الٰہ الا اللہ کہا ہو[3]۔ پروردگار فرمائے گا میری عزت و جلال و بزرگی کی قسم (ایسے (موحد) لوگوں کو میں خود دوزخ سے نکالوں گا جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہوگا[4]۔

۶۹۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ وَاٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنَ النَّارِ رَجُلٌ يَّخْرُجُ حَبْوًا فَيَقُوْلُ لَهُ رَبُّهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ رَبِّ الْجَنَّةُ مَلْاٰى فَيَقُوْلُ لَهُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يُعِيْدُ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا عَشْرَ مِرَارٍ

(از محمد بن خالد از عبید اللہ بن موسٰی از اسرائیل از منصور از ابراہیم از عبیدہ) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے آخر میں جو شخص بہشت میں داخل کیا جائے گا وہ سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا، وہ شخص گھٹنوں کے بل گھسٹتا ہوا دوزخ سے نکلے گا، پروردگار اس سے فرمائے گا (ترجمہ باب یہی ہے) "جا بہشت میں جا" وہ عرض کرے گا "پروردگار بہشت تو بالکل پُر ہے" (خالی جگہ نہیں) تین بار پروردگار اس سے یہی فرمائے گا اور وہ بھی وہی جواب دیگا "بہشت تو بالکل پُر ہے" آخر پروردگار فرمائے گا "ترا گھر تو دس دنیا کے برابر وسیع ہے" (فرشتوں کو حکم ہوگا اسے اس کا گھر بتا دو)

---

[1] تم کو صبر کرنا تھا یہ کہنا کیا ضرور تھا بیان کر دو ۱۲ منہ [2] مجھ سے انس نے یہ بھی بیان کیا تھا ۱۲ منہ [3] موحد ہوں گو انھوں نے دوسرے کوئی نیک اعمال نہ کئے ہوں ۱۲ منہ [4] دوسری روایت میں یوں ہے ان لوگوں کا نکالنا تمہارا کام نہیں یہ میرا کام ہے اب بعضوں نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو توحید اور رسالت دونوں کو مانتے ہوں پر ایمان کے ثمرات یعنی فرائض وغیرہ بجا نہ لائے ہوں اور بعضوں نے کہا مراد وہ لوگ جو صرف توحید الٰہی کے معترف تھے اور رسالت کا مضمون ان کو نہیں پہنچا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو بھی دوزخ سے نکال لے گا جب مشرک ان پر طعنہ کریں گے کہ ہم تم برابر ہیں تم بھی دوزخ میں ہم بھی دوزخ میں تمہاری توحید تم کو کیا کام آئی ۱۲ منہ

۶۹۹۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ -

(از علی بن حجر از عیسیٰ بن یونس از اعمش از خیثمہ) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں میں ہر شخص سے اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) کلام کرے گا، خدا اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا اپنے دائیں بائیں یہی اعمال دکھائی دیں گے، سامنے منہ کے سامنے دوزخ ہوگی، لہٰذا لوگو (خیرات کرکے) دوزخ سے بچاؤ کرو گو کھجور کا ٹکڑا ہی ہو۔[1]

اعمش کہتے ہیں مجھ سے عمرو بن مرہ نے بحوالہ خیثمہ یہی حدیث نقل کی اس میں اتنا اضافہ ہے" اگر کچھ خیرات نہ کر سکو تو اچھی بات ہی کہہ کر[2] "

۶۹۹۴ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللَّهُ السَّمٰوٰتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَلَقَدْ

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ابراہیم از عبیدہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہودیوں کا ایک عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا " قیامت کے دن اللہ تعالیٰ (ساتوں) آسمانوں کو ایک انگلی پر اور (ساتوں) زمینوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور خلقت کو ایک انگلی پر رکھ لے گا پھر انگلیوں کو ہلا کر فرمائے گا[3] میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں" عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے

---

[1] اپنے تئیں دوزخ سے بچاؤ۔ یعنی سائل کا دل خوش کر دو اگر تمہارے پاس دینے کو کچھ نہ ہو تو نرمی سے اس کو جواب دو کہو بھائی تم دوسرے کسی وقت آؤ تو میں تم کو دوں گا یا اللہ سے دعا کرو مجھ کو کچھ مقدور ہو تو تمہاری مزید خدمت کروں گا بعضوں نے کہا اچھی بات یہ ہے کہ دو لڑتے ہوئے شخصوں میں میل کرا دے ۱۲ منہ

[2] ترجمہ باب یہیں سے نکلا ۱۲ منہ

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لِقَوْلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِلَى قَوْلِهِ يُشْرِكُونَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (اس عالم کی یہ بات سن کر) ہنسے حتیٰ کہ آپؐ کے مبارک دانت کھل گئے، آپؐ نے اس کی بات سے تعجب کیا، اس کی بات کی تصدیق فرمائی پھر یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ الآیۃ "لوگ اس کا صحیح مرتبہ نہ پہچان سکے"۔

۶۹۹۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى قَالَ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ أَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ أَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ وَقَالَ آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از مسدد از ابو عوانہ از قتادہ) صفوان بن محرز سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سرگوشی کے متعلق کیا سنا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے قیامت کے دن کرے گا؟ انہوں نے کہا "تم میں سے ہر شخص اپنے پروردگار سے نزدیک ہو جائیگا پروردگار اپنا پردہ اس پر ڈال دے گا (تاکہ دوسرے گفتگو نہ سن سکیں) پھر اس سے فرمائے گا تو نے فلاں فلاں گناہ دنیا میں کیا تھا؟ وہ کہے گا بے شک۔ پھر فرمائے گا تو نے فلاں فلاں گناہ دنیا میں کیا تھا؟ وہ کہے گا بے شک غرض اسی طرح سب گناہوں کا اس سے اقرار کرالیگا بعد ازاں فرمائے گا میں نے تیرے گناہ دنیا میں چھپائے رکھے اور آج تجھے بخش دیتا ہوں۔

آدم بن ابی ایاس بحوالہ شیبان از قتادہ از صفوان از ابن عمر از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث نقل کرتے ہیں[1]۔

باب ۳۸۹۵ قَوْلِهِ وَكَلَّمَ اللهُ مُوسَى تَكْلِيمًا۔

باب ارشاد الٰہی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کیں[2]۔

---

[1] اس سند کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ صفوان سے قتادہ کا سماع صراحت سے ثابت ہو جائے اور انقطاع کا احتمال دور ہو جائے چونکہ قتادہ مدلس ہیں اور پہلی سند میں عن صفوان ہے ۱۲ منہ [2] اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان لوگوں کا رد کیا جو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کلام (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

۶۹۹۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى فَقَالَ مُوسٰى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجْتَ ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلُومُنِي عَلٰى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى

(از یحیی بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از حمید بن عبدالرحمٰن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ علیہ السلام میں بحث ہوئی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ وہی آدم علیہ السلام ہیں جنہوں نے (گناہ کرکے) اپنی اولاد کو بہشت سے نکلوا دیا، آدم علیہ السلام نے کہا آپ ہی موسیٰ علیہ السلام ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے پیغمبری عنایت فرمائی جن سے ہمکلام ہوا پھر بھی مجھ پر اس بات پر ملامت کرتے ہیں جو میری پیدائش سے پہلے میری تقدیر میں لکھ دی گئی تھی۔ غرض حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے[1]۔

۶۹۹۷ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَنْتَ آدَمُ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيحَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ -

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنوں کو جمع کرے گا (محشر کی گرمی سے تنگ آکر) کہیں گے ہم کسی کی سفارش اپنے مالک کے پاس کرائیں کہ اس تکلیف سے ہمیں نجات دے آخر سب مل کر آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے انہیں کہیں گے آپ آدم ہیں سب آدمیوں کے باپ اللہ تعالیٰ نے آپ کا پیکر خاص اپنے ہاتھ سے بنایا ہر چیز نے نام آپ کو سکھائے ہماری سفارش پروردگار کے پاس کیجئے کہ اس تکلیف سے ہمیں نجات دے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطا یاد کریں گے جو ان سے ہوگئی تھی[2]۔

(بقیہ حواشی صفحہ سابقہ) حقیقۃً کلام نہ تھا بلکہ معنی مجازی مراد ہے یعنی کسی فرشتے یا درخت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا اللہ نے اس میں بات کہنے کی قوت پیدا کردی تھی یہ عجب سفیہانہ خیال ہے اگر ایسا ہوتا تو پھر موسیٰ ؑ کی فضیلت کیا ہوئی ہر فرد بشر موسیٰ ؑ کی طرح ہے کیونکہ ہم جس جس سے کلام کرتے ہیں اس میں اللہ ہی نے کلام کی قوت پیدا کردی ہے اس آیت میں کلم اللہ کے بعد پھر تکلیما فرمایا کر اس کی تاکید کی یعنی خود اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ ؑ سے بلا توسط غیرے باتیں کیں اور اسی لئے حضرت موسیٰ کو کلیم اللہ کہتے ہیں اور ان کو دوسرے پیغمبروں پر اسی وجہ سے افضلیت حاصل ہوئی ۱۲ منہ (حواشی متعلقہ صفحہ ہذا) [1] موسیٰ علیہ السلام اس کا جواب نہ دے سکے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث مختصر ہے اور امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو کتاب التفسیر میں گذر چکا ہے اس میں یہ ہے حضرت آدم ؑ نے کہا تم ایسا کرو (بقیہ حواشی صفحہ آئندہ)

۶۹۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ إِنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحٰى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ أَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ فَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى أَتَوْهُ لَيْلَةً أُخْرٰى فِيمَا يَرٰى قَلْبُهُ وَتَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَلَمْ يُكَلِّمُوهُ حَتّٰى احْتَمَلُوهُ فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بِئْرِ زَمْزَمَ فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جِبْرِيلُ فَشَقَّ جِبْرِيلُ مَا بَيْنَ نَحْرِهِ إِلٰى لَبَّتِهِ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَدْرِهِ وَجَوْفِهِ فَغَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ بِيَدِهِ حَتّٰى أَنْقٰى جَوْفَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مَحْشُوًّا إِيمَانًا وَحِكْمَةً فَحَشَا بِهِ

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از سلیمان از شریک بن عبداللہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے جس رات آپؐ کو کعبے کی مسجد میں معراج ہوا، اس کا واقعہ یہ ہے کہ آپؐ پر وحی اترنے سے پہلے تین فرشتے آپؐ کے پاس آئے آپؐ مسجد حرام میں سو رہے تھے۔ پہلا فرشتہ بولا ان تینوں میں وہ کون ہے؟ درمیانی فرشتے نے کہا جو ان تینوں میں بہتر ہیں۔ پچھلا فرشتہ بولا جو بہتر ہیں انہی کو لے چلیں۔ اس رات اتنا ہی واقعہ ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فرشتوں کو نہیں دیکھا۔ پھر اس کے بعد ایک رات کو دوبارہ فرشتے آئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی کہ آپؐ کا دل بیدار تھا آنکھیں بظاہر سو رہی تھیں کیونکہ آپؐ کا دل نہیں سوتا، تمام انبیاء علیہم السلام کا یہی حال تھا، ان کی آنکھ سوتی تھی اور دل (بیدار رہتا تھا) سویا نہیں کرتا غرض ان فرشتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نہیں کی، آپؐ کو اٹھا لیا اور چاہ زمزم پر لے گئے جبرائیل علیہ السلام نے یہ کام اپنے ذمے لے لیا، آپؐ کا پیٹ سینے سے لے کر گلے تک چیر ڈالا اور سینے اور پیٹ کو (تمام انسانی خواہشوں اور آلائشوں سے) خالی کیا اور اپنے ہاتھ سے زمزم کے پانی سے دھویا، آپؐ کا پیٹ خوب پاک صاف کیا

(بقیہ صفحہ سابقہ) موسیٰ پیغمبر کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کیا ان کو توراۃ عطا فرمائی اور اوپر کتاب التوحید ہی میں گزرا اس میں یوں ہے موسیٰؑ کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں جن کو اللہ نے توراۃ عطا فرمائی اور ان سے بول کیا ان دونوں طریقوں میں باب کا مطلب صاف مذکور ہے ۱۲ منہ

(حواشی متعلقہ صفحہ ہذا) ۱؎ آپؐ بیچ میں تھے ایک طرف حضرت حمزہ رضؓ دوسری طرف جعفر بن ابی طالب رضؓ تھے ۱۲ منہ ۲؎ جن کیلئے معراج کا حکم ہوا ہے ۱۲ منہ ۳؎ حدیث میں یہ مذکور نہیں کہ دوبارہ جو یہ فرشتے آئے تو کتنی مدت کے بعد آئے اور ظاہر یہ ہے کہ دوبارہ اس وقت آئے جب آپ پیغمبر ہو چکے تھے آپؐ پر وحی آنے لگی تھی ۱۲ منہ ۴؎ اس روایت سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو معراج کو خواب کی حالت میں کہتے ہیں معاویہؓ سے ایسا ہی منقول ہے لیکن جمہور اہل سنت یہ کہتے ہیں کہ آپ کو معراج بیداری کی حالت میں ہوا ورنہ مشرکین جھٹلاتے کیوں حافظ نے کہا شریک منفرد نہیں ہے بلکہ کثیر بن خنیس نے اس کی متابعت کی اس روایت کو سعید بن یحییٰ اموی نے کتاب المغازی میں نکالا بعضوں نے کہا آپ کو معراج دوبار ہوا تھا ایک بار حالت خواب میں ایک بار بیداری میں اب کوئی اشکال نہ ہوگا ۱۲ منہ

صَدْرَهٗ وَلَغَادِيْدَهٗ يَعْنِيْ عُرُوْقَ حَلْقِهٖ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَضَرَبَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِهَا فَنَادَاهُ اَهْلُ السَّمَآءِ مَنْ هٰذَا فَقَالَ جِبْرِيْلُ قَالُوْا وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالُوْا وَقَدْ بُعِثَ قَالَ نَعَمْ قَالُوْا فَمَرْحَبًا بِهٖ وَاَهْلًا فَيَسْتَبْشِرُ بِهٖ اَهْلُ السَّمَآءِ لَا يَعْلَمُ اَهْلُ السَّمَآءِ بِمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى يُعْلِمَهُمْ فَوَجَدَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَقَالَ جِبْرِيْلُ هٰذَا اَبُوْكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ اٰدَمُ وَقَالَ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا بِابْنِيْ فَنِعْمَ الْاِبْنُ اَنْتَ فَاِذَا هُوَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا بِنَهَرَيْنِ يَطَّرِدَانِ فَقَالَ مَا هٰذَانِ النَّهَرَانِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا النِّيْلُ وَالْفُرَاتُ عُنْصُرُهُمَا ثُمَّ مَضٰى بِهٖ فِي السَّمَآءِ فَاِذَا هُوَ بِنَهَرٍ اٰخَرَ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِّنْ لُّؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ فَضَرَبَ يَدَهٗ فَاِذَا هُوَ مِسْكٌ اَذْفَرُ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ قَدْ خَبَاَ لَكَ رَبُّكَ ثُمَّ

پھر سونے کا ایک تھال لایا گیا جس میں سونے کا ایک لوٹا رکھا تھا جو ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا، جبریل علیہ السلام نے آپؐ کا سینہ مبارک اور حلق کی رگیں سب اس سے بھر دیں بعد ازاں سینہ سی دیا اور آپؐ کو لیکر پہلے نزدیک والے آسمان پر چڑھ گئے اور وہاں کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر دستک دی آسمان والے فرشتوں نے دریافت کیا کون؟ جبریل علیہ السلام نے کہا جبریل۔ پوچھا آپکے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آسمان والوں نے پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا مرحبا واہلاً۔ آسمان والے فرشتے آپکی تشریف آوری سے خوش ہو رہے تھے بات یہ ہے کہ آسمان کے فرشتوں کو اس کی کچھ خبر نہیں ہوتی جو انتظام اللہ تعالیٰ زمین میں کرنا چاہتا ہے تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ انہیں مطلع نہ کرے[1]۔ بہر کیف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے آسمان میں حضرت آدم علیہ السلام سے ملے۔ جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ آپکے باوا آدم علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہا اے میرے بیٹے خوش آمدید آپ بڑے اچھے بیٹے ہیں آپؐ نے پہلے ہی آسمان میں دو بہتی ندیاں دیکھیں، جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کونسی ندیاں ہیں؟ انہوں نے کہا یہ نیل اور فرات کے منبع ہیں بعد ازاں جبریل علیہ السلام نے آپؐ کو اسی آسمان کی سیر کرائی ایک اور ندی دیکھی جس پر زمرد اور موتی کا ایک محل بنا ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ندی میں ہاتھ مارا دیکھا تو اس کی مٹی نری مشک ہے آپؐ نے پوچھا جبریل یہ کونسی ندی ہے؟ انہوں نے کہا یہی تو کوثر کی ندی ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے محفوظ رکھی ہے پھر

[1] یعنی کسی مقرب فرشتے کی معرفت جیسے حضرت جبریل علیہ السلام وغیرہ کے ذریعے سے ۱۲ منہ

عَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْأُولَى مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالُوا مَرْحَبًا بِهٖ وَأَهْلًا ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوا لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتِ الْأُولَى وَالثَّانِيَةُ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ إِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ كُلُّ سَمَاءٍ فِيهَا أَنْبِيَاءُ قَدْ سَمَّاهُمْ فَأَوْعَيْتُ مِنْهُمْ إِدْرِيسَ فِي الثَّانِيَةِ وَهَارُونَ فِي الرَّابِعَةِ وَآخَرَ فِي الْخَامِسَةِ لَمْ أَحْفَظْ اسْمَهُ وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ وَمُوسٰى فِي السَّابِعَةِ بِتَفْضِيلِ كَلَامِ اللّٰهِ فَقَالَ مُوسٰى رَبِّ لَمْ أَظُنَّ أَنْ تُرْفَعَ عَلَيَّ أَحَدٌ ثُمَّ عَلَا بِهٖ فَوْقَ ذٰلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ

جبرئیل علیہ السلام آپؐ کو دوسرے آسمان پر چڑھا لے گئے وہاں بھی حسب سابق سوال و جواب ہوا (جو پہلے آسمان پر ہوا تھا) انہوں نے پوچھا کون؟ جبرئیل نے کہا جبرئیلؑ انہوں نے پوچھا آپؐ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ فرشتوں نے پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں، تب کہنے لگے خوش آمدید۔ پھر جبرئیل علیہ السلام آپؐ کو تیسرے آسمان پر لے گئے وہاں بھی حسب سابق سوال و جواب ہوا پھر چوتھے آسمان پر لے گئے وہاں پر بھی یہی سوال و جواب ہوا۔ پھر پانچویں آسمان پر لے گئے وہاں بھی ایسا ہی سوال اور جواب ہوا۔ پھر چھٹے آسمان پر لے گئے وہاں بھی یہی گفتگو ہوئی۔ پھر ساتویں آسمان پر لے گئے۔ وہاں بھی ایسی ہی گفتگو ہوئی۔

ہر آسمان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک پیغمبر سے ملے آپ نے ان کے نام بیان فرمائے۔ فرمایا مجھے یوں یاد رہا کہ حضرت ادریس علیہ السلام دوسرے آسمان پر ملے اور ہارون علیہ السلام چوتھے آسمان پر پانچویں آسمان پر کون سے پیغمبر ملے مجھے یاد نہیں رہا، چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام ملے۔

ساتویں آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے (دنیا میں) کلام کیا تھا اس وجہ سے انہیں یہ فضیلت ملی[1]۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض کیا مولیٰ مجھے یہ گمان نہ تھا کہ مجھ

[1] کہ سب کے اوپر ساتویں آسمان پر ان کو ٹھکانا ملا باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ

إِلَّا اللهُ حَتَّىٰ جَاءَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَىٰ وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّةِ فَتَدَلَّىٰ حَتَّىٰ كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ فَأَوْحَى اللهُ فِيمَا يُوحِي اللهُ خَمْسِينَ صَلٰوةً عَلَىٰ أُمَّتِكَ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثُمَّ هَبَطَ حَتَّىٰ بَلَغَ مُوسَىٰ فَاحْتَبَسَهُ مُوسَىٰ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَاذَا عَهِدَ إِلَيْكَ رَبُّكَ قَالَ عَهِدَ إِلَيَّ خَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَىٰ جِبْرِيلَ كَأَنَّهُ يَسْتَشِيرُهُ فِي ذٰلِكَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ جِبْرِيلُ أَنْ نَّعَمْ إِنْ شِئْتَ فَعَلَا بِهِ إِلَى الْجَبَّارِ فَقَالَ وَهُوَ مَكَانَهُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَنَّا فَإِنَّ أُمَّتِي لَا تَسْتَطِيعُ هٰذَا فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَىٰ مُوسَىٰ فَاحْتَبَسَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُ مُوسَىٰ إِلَىٰ رَبِّهِ حَتَّىٰ صَارَتْ إِلَىٰ خَمْسِ صَلَوَاتٍ ثُمَّ احْتَبَسَهُ مُوسَىٰ عِنْدَ الْخَمْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ وَاللهِ لَقَدْ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

سے بھی زیادہ کسی پیغمبر کا مرتبہ بلند ہوگا غرض اس کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اوپر لے گئے اللہ تعالیٰ ہی اس کا حال جانتا ہے یہاں تک کہ آپ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس پہنچے اور پروردگار نیچے اُتر کر آپ سے قریب ہوگیا۔ آپ میں اور اس میں دو کمان برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ اس وقت پروردگار نے جو آپ کو وحی بھیجی اس میں ہر رات دن میں پچاس نمازوں کا آپ کی امت کو حکم دیا گیا۔ آپ ہاں سے نیچے اتر کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کو روک لیا پوچھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو کہئے پروردگار نے آپ کو کیا حکم دیا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر رات دن میں پچاس نمازیں پڑھنے کا یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کی امت پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی۔ پھر پروردگار کے پاس لوٹ جائیے اس سے تخفیف کرائیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رائے سن کر حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا آپ ان کی صلاح چاہتے تھے انہوں نے کہا ہاں! اگر آپ چاہتے ہیں تو واپس جائیے چنانچہ جبریل علیہ السلام دوبارہ آپ کو اوپر لے گئے اور آپ اسی مقام پر کھڑے ہوکر[1] یہ عرض کی پروردگار ہم لوگوں پر کچھ تخفیف کر دیجئے! میری امت سے پچاس نمازیں (ہر روز ادا) نہیں ہو سکیں گی) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں تخفیف کر دیں (چالیس رہ گئیں) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آئے انہوں نے آپ کو روک لیا اسی طرح برابر (تخفیف کے لئے) بار بار آپ کو پروردگار کے پاس لوٹاتے رہے آخر پانچ نمازیں رہ گئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا کہنے لگے محمد!

[1] پہلے جہاں کھڑے تھے اور اللہ نے آپ پر وحی بھیجی تھی ۱۲ منہ

قَوْمِي عَلَى أَدْنَى مِنْ هَذَا فَضَعُفُوا فَتَرَكُوهُ فَأُمَّتُكَ أَضْعَفُ أَجْسَادًا وَقُلُوبًا وَأَبْدَانًا وَأَبْصَارًا وَأَسْمَاعًا فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ كُلَّ ذَلِكَ يَلْتَفِتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ لِيُشِيرَ عَلَيْهِ وَلَا يَكْرَهُ ذَلِكَ جِبْرِيلُ فَرَفَعَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ أُمَّتِي ضُعَفَاءُ أَجْسَادُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ وَأَسْمَاعُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ فَخَفِّفْ عَنَّا فَقَالَ الْجَبَّارُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ فَكُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا فَهِيَ خَمْسُونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ وَهِيَ خَمْسٌ عَلَيْكَ فَرَجَعَ إِلَى مُوسَى فَقَالَ كَيْفَ فَعَلْتَ فَقَالَ خَفَّفَ عَنَّا أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا قَالَ مُوسَى قَدْ وَاللَّهِ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ فَتَرَكُوهُ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ أَيْضًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے بنی اسرائیل سے پانچ سے بھی کم نمازیں پڑھوانا چاہیں لیکن یہ بھی ان سے نہ ہو سکیں، انہوں نے چھوڑ دیں آپ کی امت تو بنی اسرائیل سے جسمانی، بدنی، دلی، بینائی اور شنوائی کی کمزوری رکھتی ہے [1]۔ جائیے پھر اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جائیے اور تخفیف کرائیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر بار جبریل علیہ السلام سے صلاح لینے کے لئے ان کی طرف دیکھتے اور جبریل علیہ السلام اس بات کو ناپسند نہ کرتے آخر پانچویں بار وہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لے گئے آپ نے عرض کیا پروردگار میری امت کے جسم، دل، کان اور بدن سب کمزور ہیں ان پر تخفیف کیجئے۔ ارشاد ہوا اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے عرض کیا لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ۔ فرمایا میری بات نہیں بدلتی۔ لوح محفوظ میں آپ پر پچاس نمازیں فرض کی گئی تھیں ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے تو پانچ نمازیں جو آپ کی امت پر فرض ہوئیں پچاس کے برابر ہوگئیں جیسے لوح محفوظ میں لکھی گئی تھیں۔

غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس حضرت موسیٰ کے پاس آئے انہوں نے پوچھا آپ نے کیا کیا؟ آپ نے فرمایا پروردگار نے ہم پر بہت تخفیف فرمائی ہے ہر نیکی کے عوض دس نیکیوں کا ثواب عطا فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے میں نے تو خدا کی قسم بنی اسرائیل سے پانچ سے بھی کم نمازیں پڑھوانا چاہیں تو ان سے نہ ہو سکا انہوں نے چھوڑ دیں، دیکھئے پھر جائیے اور پروردگار سے مزید تخفیف کرائیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ! خدا کی قسم اب تو مجھے شرم

[1] اس سے پانچ نمازیں ہر روز کیسے نبھ سکیں گی ۱۲ منہ

يَا مُوسٰى قَدْ وَاللّٰهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي مِمَّا اخْتَلَفْتُ إِلَيْهِ قَالَ فَاهْبِطْ بِاسْمِ اللّٰهِ قَالَ وَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔

آتی ہے میں کئی بار اپنے پروردگار کے پاس جا چکا اس وقت جبرئیل علیہ السلام نے کہا اب اللہ کا نام لے کر زمین پر اُتر آئیے۔ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام ہی میں تھے جاگ اُٹھے[۱]۔

بَاب ۳۸۹۶ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا اہل جنت سے ہمکلام ہونا۔

۶۹۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُونَ

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از مالک از زید بن اسلم از عطاء بن یسار) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے لبیک وسعدیک تمام خیر و خوبی تیرے ہاتھ میں ہے۔ فرمائے گا کیا تم اب خوش ہوئے؟ وہ عرض کریں گے بھلا اب بھی ہم خوش نہ ہوں گے تونے ہمیں وہ عنایت فرمایا جو اپنی کسی مخلوق کو نہیں دیا[۲]۔ چنانچہ اس وقت فرمائے گا اب میں تمہیں وہ نعمت دیتا ہو جو ان تمام نعمتوں سے افضل ہے وہ عرض کریں گے پروردگار ان (بہشت کی نعمتوں

---

[۱] جاگ اٹھنے کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے بعد آن کر اپنی جگہ سو گئے ہونگے یا جاگ اٹھنے سے یہ مراد ہے کہ وہ حالت معراج کی جاتی رہی اور پھر حالت بشریت میں آ گئے بہر حال محدثین نے شریک کی اس روایت پر بہت طعن کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی روایتیں منکر ہوتی ہیں اسی شریک نے یہ بیان کیا ہے کہ معراج سوتے میں ہوا باقی سب روایتوں میں بیداری میں مذکور ہے حافظ نے کہا شریک نے اس روایت میں دس جگہ دوسرے ثقہ راویوں کا خلاف کیا ہے ایک تو پیغمبروں کے مقاموں میں دوسرے اس میں معراج نبوت سے پہلے ہوا تیسرے یہ کہ معراج خواب میں ہوا چوتھے یہ کہ سدرۃ المنتہیٰ ساتویں آسمان کے اوپر ہے حالانکہ وہ ساتویں یا چھٹے آسمان میں ہے پانچویں یہ کہ نیل اور فرات کا منبع پہلے آسمان میں ہے حالانکہ وہ ساتویں آسمان میں ہے چھٹے معراج کے وقت شق صدر ہونا ساتویں نہر کوثر پہلے آسمان پر ہونا حالانکہ وہ بہشت میں ہے آٹھویں دَنٰى فَتَدَلّٰى سے اللہ تعالیٰ کا نزدیک آنا مراد ہے حالانکہ یہ جبرئیل کے باب میں ہے نویں یہ کہ پانچویں بار کے بعد آپ نے لوٹنا موقوف کر دیا حالانکہ دوسری روایتوں میں نو بار لوٹنا مذکور ہے دسویں پانچ نمازوں کا حکم ہونے کے بعد پھر لوٹنا دوسری روایتوں میں یوں ہے کہ آپ پانچ کے بعد پھر نہیں لوٹے اور فرمایا مجھ کو شرم آتی ہے ۱۲ منہ [۲] بہشتی لوگ تو یہ بہشت میں عرض کریں گے مگر میں دنیا ہی میں جب اپنی حالت میں غور کرتا ہوں تو بے اختیار دل سے یہ نکلتا ہے یا اللہ تونے مجھ کو وہ وہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں جو اس ملک میں تھوڑے بندوں کو مجموعۃً دیں حسن و جمال صحت و عافیت، قوت جسمانی، آل اولاد، علم دین، شرافت، نسب، حدت ذہن، جفاکشی، خوشنویسی، زود نویسی، دنیاوی علوم و فنون، مقبولیت، تصانیف و تالیف، غنا و تونگری شہرت اور نام وری ۱۲ منہ وحید الزماں

يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا۔

سے اور کونسی نعمت افضل ہوگی۔ فرمائے گا وہ میری رضامندی ہے اب میں تم پر اپنی رضامندی اتارتا ہوں۔ اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہ ہوں گا[1]۔

۷۰۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَوَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلٰكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ فَأَسْرَعَ وَبَذَرَ فَتَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ وَتَكْوِيرُهُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا تَجِدُ هٰذَا إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ فَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از محمد بن سنان از فلیح از ہلال از عطاء بن یسار)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام سے باتیں کر رہے تھے آپؐ کے پاس ایک بدوی شخص بھی بیٹھا تھا اتنے میں آپؐ نے فرمایا ایک جنتی شخص نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی مولیٰ! اگر تو اجازت دے تو میں (بہشت میں) زراعت کروں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا بہشت میں تو تمام چیزیں جو چاہو موجود ہیں اس نے کہا بے شک مگر میرا دل کھیتی کرنا چاہتا ہے۔ غرض اس نے جلدی سے کھیتی کا سامان کیا (زمین تیار کر کے) بیج ڈالا۔ آناً فاناً بیج اُگ آیا، بڑھ گیا، سیدھا ہو گیا، کٹنے کے لائق ہو گیا، اناج کا ڈھیر بھی پہاڑوں کی طرح لگ گیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم زاد اب کھیتی بھی لے آدمی کا پیٹ کسی طرح نہیں بھرتا۔

یہ سن کر وہ بدوی شخص (جو آپ کے پاس بیٹھا تھا) کہنے لگا یارسول اللہ یہ شخص (جس نے کھیتی کی درخواست کی) قبیلہ قریش کا ہوگا یا قبیلہ انصار کا ہوگا یہی لوگ زراعت پیشہ ہیں۔ ہم لوگ[2] زراعت پیشہ نہیں ہیں۔ یہ سن کر آپؐ ہنس پڑے۔

---

[1] اس پر سب نعمتیں تصدق ہیں غلام کے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کسی چیز میں نہیں ہوتی جتنی اس میں ہوتی ہے کہ اس مالک اس سے راضی ہو اسی لئے قرآن میں دوسری نعمتوں کے بعد فرمایا وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ ایک بزرگ فرماتے تھے ہم کو تو نہ حور کی ہوس ہے نہ قصور کی ہمارا دوست پاس ہو حوران بہشتی بھی آ گئیں تو ہم ان سے یہی کہیں گے بیبیو ذرا قرآن تو سنو ہم کو اپنے مالک کا کلام پڑھتے ہیں سب چیزوں سے زیادہ لذت آتی ہے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی عنا اللہ سماع سے محترز رہتے دوسرے صوفیوں نے اس کا سبب پوچھا انہوں نے کہا غنا اور سماع میں مجھ کو لذت ہی نہیں آتی قرآن کی تلاوت میں مجھ کو لذت آتی ہے۱۲ منہ [2]۔

باب ۳۸۹۷ ذِكْرِ اللّٰهِ بِالْأَمْرِ وَذِكْرِ الْعِبَادِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالرِّسَالَةِ وَالْإِبْلَاغِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ...... غُمَّةً غَمٌّ وَّضِيْقٌ قَالَ مُجَاهِدٌ اقْضُوْٓا اِلَيَّ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ يُقَالُ افْرُقْ اقْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

باب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو احکام صادر فرما کر یاد کرتا ہے۔ بندے اس سے دعا اور عاجزی کر کے اللہ کا پیغام دوسروں کو پہنچا کر اسے یاد کرتے رہتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "تم میری یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا"[1]۔ نیز فرمایا اے پیغمبر انہیں نوح علیہ السلام کا واقعہ سنائیں جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا بھائیو اگر تم میں میرا رہنا اور آیات اللہ پڑھ کر سنانا تم پر گراں گزرتا ہے تو میں تو اللہ پر توکل کرتا ہوں تم اپنے شرکا کے ساتھ ملکر (میرے قتل یا اخراج کی) تجویز کر لو اور اسے پورا کرنے میں تردد و تشویش نہ کرو بے تامل کر ڈالو مجھے قطعاً مہلت نہ دو[2]۔ اگر تم میری باتیں نہ مانو تو خیر میں تم سے کچھ (دنیا کی) اُجرت تو نہیں مانگتا میری اجرت تو اللہ پر ہے، اسی کی طرف سے مجھے یہ حکم ہوا کہ میں مسلمین (فرمانبرداروں) میں شریک رہوں۔

اس آیت میں غُمَّۃً کا معنیٰ غم اور تنگی ہے[3]۔ مجاہد کہتے ہیں (اس کو فریابی نے وصل کیا) ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ کا معنیٰ یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے پورا کر ڈالو (مجھے مار ڈالو) عرب لوگ کہتے ہیں اُفْرُقْ یعنی فیصلہ کر دے مجاہد نے وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

---

[1] اس باب کے لانے امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ ذکر الٰہی کچھ اس سے خاص نہیں ہے کہ اللہ کا نام زبان سے رٹتا رہے بلکہ لوگوں کو دین کا علم سکھانا اللہ اور رسول کی باتیں بتانا یہ سب ذکر الٰہی میں داخل ہے علماء نے کہا ہے اللہ کا ذکر زبان سے ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤں سے اور دل سے اور افضل یہ ہے کہ زبان سے ذکر کرے لیکن حضور دل کے ساتھ بعضوں نے کہا ذکر قلبی سب سے افضل ہے گو زبان سے کچھ نہ کہے صوفیاء کا یہی قول ہے لیکن علماء ظاہر نے کہا ہے جب تک زبان سے نہ کہے تو اس ذکر کا کوئی اعتبار نہیں جیسے حدیث میں ہے لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۱۲ منہ [2] دیکھو اللہ تعالیٰ مجھ کو بچاتا ہے یا نہیں ۱۲ منہ [3] اس آیت سے امام بخاری نے باب کا مطلب ثابت کیا کہ حضرت نوح علیہ السلام جو وعظ و نصیحت اپنی قوم کو کرتے تھے اسکو تذکیر کہا ۱۲ منہ

اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللهِ إِنْسَانٌ يَأْتِيهِ فَيَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَهُوَ آمِنٌ حَتَّى يَأْتِيَهُ فَيَسْمَعَ كَلَامَ اللهِ وَحَتَّى يَبْلُغَ مَأْمَنَهُ حَيْثُ جَاءَهُ النَّبَأُ الْعَظِيمُ الْقُرْآنُ صَوَابًا حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمَلٌ بِهِ

اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللهِ کی تفسیر میں یہ کہا (اسے فریابی نے وصل کیا) کہ اگر کوئی کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اللہ کا کلام اور جو آپ پر نازل ہوا اسے سننے کے لئے آئے تو اسے امن ہے جب تک وہ اس طرح سے آتا رہے اور اللہ کا کلام سنتا رہے اور جب تک وہ اس امن کی جگہ نہ پہنچ جائے جہاں سے وہ آیا تھا[1] سورۂ نبأ میں نبأ عظیم سے مراد قرآن مجید ہے (فریابی نے مجاہد سے نقل کیا) اسی سورت میں وَقَالَ صَوَابًا سے حق بات کہنا اور اس پر عمل کرنا مراد ہے۔

بَابُ ۳۸۹۸ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ أَنْدَادًا

وَقَوْلِهِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَنْدَادًا ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ وَقَوْلِهِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِينَ بَلِ اللهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشّٰكِرِينَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَمَا يُؤْمِنُ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ کا شریک نہ بناؤ۔ تم دوسروں کو اس کا برابر سمجھتے ہو، حالانکہ وہ سارے جہان کا مالک ہے اور دوسرے سب عاجز بندے ہیں انہیں ایک دمڑی کا بھی اختیار نہیں"۔ "جو لوگ اللہ کے ساتھ دوسرے کسی خدا کو نہیں پکارتے" "اے پیغمبر تجھے اور تجھ سے پہلے پیغمبروں کو بھی حکم دے چکا ہے اگر تو نے اللہ کے ساتھ کہیں شرک کیا تو تیرے عمل برباد ہو جائیں اور تو گھاٹے میں پڑ جائے گا تجھے چاہیئے کہ خدا کی عبادت کرے اور اس کا شکر گزار ہونا چاہیئے" "اکثر لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں مگر شرک میں مبتلا ہیں"۔ عکرمہ کہتے ہیں (اسے طبری نے وصل کیا) اس کا مطلب

[1] اس آیت سے بھی امام بخاری نے یہ نکالا کہ قرآن سننا یہ بھی ذکر الٰہی میں داخل ہے اسی طرح قرآن سنانا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم دیا کہ ایسے شخص کو جو ذکر الٰہی سننا چاہے امان دی جائے اور جب تک وہ اپنے اصلی ٹھکانے نہ پہنچ جائے اس سے کوئی متعرض نہ ہو ۱۲ منہ

أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ
مُّشْرِكُوْنَ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ
مَّنْ خَلَقَهُمْ وَمَنْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ
اللّٰهُ فَذٰلِكَ إِيْمَانُهُمْ وَهُمْ
يَعْبُدُوْنَ غَيْرَهٗ وَمَا ذُكِرَ
فِيْ خَلْقِ أَفْعَالِ الْعِبَادِ وَ
اِكْتِسَابِهِمْ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى
وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ
تَقْدِيْرًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَا
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ
بِالرِّسَالَةِ وَالْعَذَابِ
لِيَسْأَلَ الصَّادِقِيْنَ عَنْ
صِدْقِهِمْ الْمُبَلِّغِيْنَ الْمُؤَدِّيْنَ
مِنَ الرُّسُلِ وَإِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ
عِنْدَنَا وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ
بِالْقُرْاٰنِ وَصَدَّقَ بِهٖ الْمُؤْمِنُ

اگر ان سے پوچھو تمہیں اور آسمان و زمین
کو کس نے پیدا کیا؟ تو کہتے ہیں اللہ اس کا مطلب
یہ ہے کہ یہی ان کا ایمان ہے مگر اس کے ساتھ
(وہ شرک میں مبتلا ہیں) غیر اللہ کی عبادت
کرتے ہیں[۱]۔

اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ بندے
کے افعال ان کا کسب سب خدا کی تخلیق ہے[۲]۔
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فرقان میں) فرمایا
"اسی پروردگار نے ہر چیز کو پیدا کیا[۳]۔ پھر ایک
ایک اندازے سے اسے درست کیا۔
مجاہد کہتے ہیں[۴] وَمَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ إِلَّا
بِالْحَقِّ[۵] اس کا مطلب یہ ہے کہ "فرشتے اللہ کا
پیغام اور اس کا عذاب لے کر نازل ہوتے ہیں[۶] تاکہ
سچوں سے ان کی سچائی کا حال پوچھیں یعنی پیغمبروں
سے جو احکام الٰہی پہنچاتے ہیں[۷] ہم قرآن کے نگہبان
ہیں۔ یعنی وہ ہمارے پاس ہے (اس کو فریابی
نے وصل کیا) جو شخص سچی بات لے کر آیا یعنی قرآن

---

[۱] ان آیتوں کو لا کر امام بخاری نے توحید کا مفہوم بیان کیا کہ توحید شرعی صرف اسی سے عبارت نہیں ہے کہ آسمان اور زمین اور سارے عالم کا پیدا کرنے والا اللہ ہی کو جانے یہ تو مشرک بھی جانتے تھے اس کا اقرار بھی کرتے تھے مگر اللہ نے ان کو مشرک فرمایا اس وجہ سے کہ وہ جان بوجھ کر غیر اللہ کے سوا دوسرے ٹھاکروں اور اولیاؤں پیروں بزرگوں فرشتوں بتوں شیطانوں جنوں اور پیغمبروں کی عبادت کرتے تھے عبادت کہتے ہیں بڑی ذلت اور عاجزی کے ساتھ کوئی کام کرنا، توحید یہ ہے کہ ہر قسم کی عبادت خاص اللہ ہی کیلئے کی جائے عبادت میں سب عبادتیں آ گئیں نماز روزہ نذر نیاز منت دعا و ذبح طواف رکوع سجدہ وغیرہ اگر یہ کام کوئی شخص سوائے خدا کے دوسرے کی تعظیم کے لئے کرے پس وہ کافر اور مشرک ہو چکا اور اس کے سارے اعمال خیر لغو ہو گئے اس کو آخرت میں بھی دوزخ سے کبھی نجات ملنے والی نہیں ۱۲ منہ [۲] یہ جیسا معتزلہ اور شیعہ اور قدریہ کہتے ہیں کہ بندہ اپنی افعال کا آپ خالق ہے کیونکہ اگر بندہ بھی کسی چیز کا خالق ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا شریک اور برابر والا ہو گیا حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ أَنْدَادًا امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ معتزلہ اور قدریہ درحقیقت مشرکوں کی طرح ہیں کیونکہ انہوں نے اللہ کے سوا بندے کو بھی خالق قرار دیا امام بخاری نے اس باب میں ایک علیحدہ رسالہ بھی لکھا ہے جس کا نام ہے خلق افعال العباد والرد علی اصحاب الجهم والتعطيل حاصل اہل مذہب کا یہ ہے کہ خالق جمیع افعال کا تو اللہ تعالیٰ ہے مگر اپنے فعل کا سبب بندہ ہے اور یہ اس کسب کی وجہ سے وہ فعل بندہ کی طرف منسوب ہوتا اور بندے کو اس کی سزا و جزا ملتی ہے ۱۲ منہ [۳] اس میں بندہ اور اس کے افعال سب آ گئے ۱۲ منہ [۴] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] یہ بھی ایک قراءت ہے مشہور قراءت یوں ہے مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ ۱۲ منہ [۶] ان کا اُترنا اللہ کا پیدا کیا ہوا ہے ۱۲ منہ [۷] معلوم ہوا کسب بندے کا کام ہے جب تو پیغمبروں کو سچا فرمایا ۱۲ منہ

يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا الَّذِيْ اَعْطَيْتَنِيْ عَمِلْتُ بِمَا فِيْهِ۔

اور جس نے اسے سچا جانا یعنی مؤمن قیامت کے دن پروردگار سے عرض کرے گا تو نے مجھے یہی قرآن دیا تھا، میں نے اس پر عمل کیا[1]۔

۷۰۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ اِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيْمٌ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ۔

(از قتیبہ بن سعید از جریر از منصور از ابو وائل از عمرو بن شرحبیل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو اللہ کے برابر کسی اور کو سمجھے حالانکہ اللہ نے تجھے پیدا کیا ہے میں نے کہا بیشک یہ تو بڑا گناہ ہے اس کے بعد کونسا بڑا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالنا کہ وہ کھانے پینے میں تیرے ساتھ شریک ہوں گے میں نے کہا پھر اس سے کم کون سا بڑا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا[2]۔

بَاب ۳۸۹۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد تم جو دنیا میں چھپ کر گناہ کرتے تھے تو اس ڈر سے نہیں کہ تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہارے چمڑے تمہارے خلاف (قیامت کے دن) گواہی دینگے تم سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے بہت سے کاموں کی خبر تک نہیں۔

۷۰۰۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ

(از حمیدی از سفیان از منصور از مجاہد از ابو معمر) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

---

[1] اس کو طبری نے مجاہد سے نقل کیا تو تصدیق کو بندے کی طرف منسوب کیا معلوم ہوا بندے کو بھی دخل ہے ورنہ اس کو سزا و جزا کیوں ملتی اور جہمیہ اور جبریہ کا رد ہوا جو بندے کو مجبور محض جانتے ہیں انہوں نے یہ غور نہیں کیا کہ ہمارے افعال بعضے اضطراری ہیں جیسے رعشہ کی حرکت اور بعضے اختیاری جیسے اپنی خواہش سے کوئی عضو ہلانا اگر بندہ بالکل مجبور ہوتا تو دونوں طرح کے افعال یکساں ہوتے ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے یہ حدیث لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ قدریہ اور معتزلہ جو بندے کو اپنے افعال کا خالق کہتے ہیں وہ گویا اللہ کا برابر والا بندے کو بناتے ہیں تو ان کا اعتقاد بہت بڑا گناہ ہوا معاذ اللہ ۱۲ منہ

عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَیْتِ ثَقَفِیَّانِ وَقُرَشِیٌّ اَوْ قُرَشِیَّانِ وَثَقَفِیٌّ كَثِیْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِیْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ یَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا یَسْمَعُ اِنْ اَخْفَیْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ یَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَاِنَّهٗ یَسْمَعُ اِذَا اَخْفَیْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ الْاٰیَةَ۔

خانہ کعبہ کے پاس دو شخص ثقیف قبیلے کے اور ایک قریش کا یا دو قریش کے اور ایک قبیلہ ثقیف کا (غرض تین شخص) جمع ہوئے تھے تو موٹے تازے پیٹ میں خوب چربی بھری ہوئی تھی لیکن ان کے دلوں میں عقل تھوڑی تھی، ان میں کا ایک اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہو تم کیا سمجھتے ہو ہم بات کریں اسے اللہ سنتا ہے کہ نہیں دوسرا بولا پکار کر بات کریں تو سنتا ہے اگر چپکے سے کریں تو نہیں سنتا۔ تیسرا بولا یہ کیا بات ہے اگر وہ بلند آواز سے سن سکتا ہے تو آہستہ بولنے کو بھی سن لے گا[1]۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ الْاٰیَةَ۔

بَابٌ ۳۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ وَّمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ وَّقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا وَّاَنَّ حَدَثَهٗ لَا یُشْبِهُ حَدَثَ الْمَخْلُوْقِیْنَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پروردگار ہر دن ایک نیا کام کر رہا ہے" "ان کے پاس ان کے مالک کی طرف سے کوئی نیا حکم نہیں آتا" "شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی صورت پیدا کرے"[2]۔

صرف اتنی بات ہے کہ اللہ کا نیا کام کرنا مخلوق کے نئے کام کرنے سے مشابہت نہیں رکھتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اس کے مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سنتا دیکھتا ہے"[2]۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جو چاہے نئے نئے حکم دیتا ہے۔

---

[1] کیونکہ عرش ساتوں آسمانوں کے پرے ہے اور ایک آسمان سے لے کر دوسرے آسمان تک پانچ سو برس کی راہ ہے پھر جو عرش پر سے ہمارا پکارنا سن لے گا وہ ہماری آہستہ بات بھی سن لے گا اتنے فاصلے پر پکارنا اور آہستہ دونوں میں فرق ہی کیا ہے انسان کی آواز تو ایک کوس تک بھی نہیں جاتی گو کتنا ہی چلائے ۱۲ منہ

[2] ان سب آیتوں سے اللہ کا ایک نیا کام کرنا ثابت ہوتا ہے ۱۲ منہ

اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ وَاِنَّ مِمَّا اَحْدَثَ اَنْ لَّا تَكَلَّمُوْا فِي الصَّلٰوةِ۔

اس نے ایک نیا حکم یہ دیا ہے کہ نماز میں بات نہ کیا کرو۔ (اسے ابوداؤد نے وصل کیا)

۷۰۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كَيْفَ تَسْاَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ اَقْرَبُ الْكُتُبِ عَهْدًا بِاللّٰهِ تَقْرَءُوْنَهٗ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ

(از علی بن عبداللہ از حاتم بن وردان از ایوب از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تم کتاب والوں (یہود و نصاریٰ) سے ان کی کتابوں کا حال کیوں پوچھتے ہو؟ تمہارے پاس تو اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب موجود ہے جو اس کی سب کتابوں میں نئی نازل ہوئی ہے اور وہ خالص ہے اس میں ذرا بھی ملاوٹ نہیں ہوئی[2]۔

۷۰۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ كَيْفَ تَسْاَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَّكِتَابُكُمُ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْدَثُ الْاَخْبَارِ بِاللّٰهِ مَحْضًا لَّمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ اَنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوْا مِنْ كُتُبِ اللّٰهِ وَغَيَّرُوْا فَكَتَبُوْا بِاَيْدِيْهِمُ الْكُتُبَ قَالُوْا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَوَلَا يَنْهَاكُمْ مَّا جَاءَكُمْ مِّنَ الْعِلْمِ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عبیداللہ بن عبداللہ) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مسلمانو! تم اہل کتاب سے دین کی کوئی بات کیوں پوچھتے ہو حالانکہ جو کتاب اللہ نے تمہارے پیغمبر پر نازل کی وہ اللہ کی خبر دینے والی کتابوں میں سب سے نئی کتاب ہے اور پھر خالص ہے اس میں ذرا بھی ملاوٹ نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ تو تم سے بیان کر چکا ہے کہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ نے اپنی کتابوں کو بدل ڈالا وہ اپنے ہاتھ سے کوئی کتاب لکھتے اور کہتے یہ بعینہٖ وہی کتاب ہے جو اللہ کے پاس سے نازل ہوئی ان کی غرض دنیا کا تھوڑا سا مال کمانا ہوتا۔ تمہیں جو خدا نے قرآن و حدیث کا علم دیا ہے کیا وہ

[1] پہلے یہ فرمایا اس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے یہ تنزیہہ ہوئی پھر فرمایا وہ سنتا اور جانتا ہے یہ اثبات ہوا اس کی صفات کا ۱۲ منہ

[2] اہل کتاب کی کتابیں ایک تو پرانی ہیں دوسرے ان میں ملاوٹ ہوئی ہے ۱۲ منہ

عَنْ مَسَائِلِهِمْ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا رَجُلًا مِّنْهُمْ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ۔

تمہیں منع نہیں کرتا کہ تم دین کی باتیں اہل کتاب سے پوچھو۔ خدا کی قسم یہ عجیب بات ہے ہم نے کسی یہودی یا عیسائی کو مسلمانوں سے قرآن کی باتیں پوچھتے نہیں دیکھا[1]

بَاب ٣٩١۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ وَفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ

وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنَا مَعَ عَبْدِي مَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے پیغمبر (وحی کے نزول کے وقت) اپنی زبان نہ ہلایا کرو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (اس آیت کے نزول سے قبل) وحی اترتے وقت ایسا کرنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں اپنے بندے کے اس وقت تک ساتھ ہوں جب تک وہ میری یاد کرتا رہے، اپنے ہونٹ ہلاتا رہے"[2]

٧٠٠٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُوْسَى ابْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(از قتیبہ بن سعید از ابو عوانہ از موسیٰ بن ابی عائشہ از سعید بن جبیر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ کے متعلق کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کا نزول ایک سخت بار ہوتا تھا آپؐ اپنے دونوں ہونٹ مبارک ہلاتے رہتے تھے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سعید سے کہا میں اپنے ہونٹ ہلا کر تمہیں یہ بتاتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح اپنے ہونٹ

---

[1] پھر تم کو کیا خبط ہو گیا ہے کہ تم ان سے پوچھتے ہو حالانکہ اگر وہ تم سے پوچھتے تو ایک بات تھی کیونکہ تمہاری کتاب محفوظ اور سچی ہے ۱۲ منہ

[2] امام بخاری اور امام احمد نے خلق افعال العباد میں اس کو وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے علماء ظاہر کی تائید ہوتی ہے کہ ذکر وہی معتبر ہے جو زبان سے کیا جائے اور جب تک زبان نہ ہلے حرف دل سے یاد کرنا اعتبار کے لائق نہیں اس کو ذکر نہیں کہنے کے۔ جزری نے حصن حصین میں بھی ایسا ہی لکھا ہے لیکن حضرات صوفیہ نے ذکر قلبی پر بہت زور دیا ہے میں کہتا ہوں بہتر یہ ہے کہ زبان سے آہستہ آہستہ ذکر کیا جاوے تصور قلب کے ساتھ افضل ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا واذکر ربک فی نفسک تضرعاً وخیفۃ ودون الجہر من القول ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ یُحَرِّکُھُمَا فَقَالَ سَعِیْدٌ اَنَا اُحَرِّکُھُمَا کَمَا کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُحَرِّکُھُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَیْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ قَالَ جَمْعُهٗ فِیْ صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهٗ فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهٗ وَاَنْصِتْ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا اَنْ تَقْرَاَهٗ قَالَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِیْلُ اسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ جِبْرِیْلُ قَرَاَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمَا اَقْرَاَهٗ

ہلاتے تھے اور سعید نے موسیٰ سے کہا میں تمہیں ہونٹ ہلا کر بتاتا ہوں، جس طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہونٹ ہلا کر مجھے بتلائے تھے۔ پھر سعید نے اپنے ہونٹ ہلائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ یعنی آپؐ کے سینے میں قرآن کا جما دینا اور اسے پڑھا دینا ہمارا کام ہے۔ جب ہم اسے پڑھ چکیں اس وقت آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کیجئے[1] مطلب یہ کہ جبرئیل علیہ السلام کے پڑھتے وقت کان لگا کر سنتے رہیئے۔ اور خاموش رہیئے یہ ہمارا ذمہ ہے ہم آپ سے ویسا ہی پڑھوا دیں گے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اس آیت کے نزول کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آتے تو آپ کان لگا کر سنتے رہتے، جبرئیل علیہ السلام جب چلے جاتے تو آپ لوگوں کو اسی طرح پڑھ کر سنا دیتے جیسے جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو پڑھ کر سنایا تھا[2]

بَاب ۳۹۰ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَسِرُّوْا قَوْلَکُمْ اَوِ اجْھَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ یَتَخَافَتُوْنَ یَتَسَارُّوْنَ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تم آہستہ بات کرو یا پکار کر (دونوں سنتا ہے) وہ تو دلوں تک کا حال جانتا ہے کیا وہ ان چیزوں کو نہیں جانتا جو اس نے پیدا کیں[3]۔

یَتَخَافَتُوْنَ چپکے چپکے باتیں کرتے ہیں۔

---

[1] یعنی اسی طرح پڑھو جس طرح جبرئیل ع کی زبان پر ہم نے پڑھ کر تم کو سنایا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث پہلے پارے شروع کتاب میں گزر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لئے لائے کہ قرآن کی قرأت اسی وقت صحیح اور درست ہوگی جب زبان سے اس کو پڑھے اگر صرف دل میں تصور کر لے تو وہ قرأت نہیں کہلائے گی نہ تلاوت کا ثواب اس میں ملے گا۔ بعضوں نے کہا امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کا رد کریں جو قرآن کی قرأت یعنی ان الفاظ کو جو ہماری زبان سے نکلتے ہیں غیر مخلوق کہتا ہے ۱۲ منہ [3] تمہاری زبان سے جو الفاظ نکلتے ہیں وہ اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں اس لئے وہ ان کو بخوبی جانتا ہے ۱۲ منہ

۷۰۰۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا۔

(از عمرو بن زرارہ از ہشیم از ابو بشر از سعید ابن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا اس وقت نازل ہوئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مشرکوں کے ڈر سے) مکے میں چھپے رہتے۔ جب آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھتے تو بلند آواز سے قرآن پڑھتے، مشرک اسے سن کر قرآن کو، قرآن کے ذریعۂ نزول (جبریل) اور پیش کرنے والے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو بُرا کہتے، آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ نماز میں قرآن اتنا بلند آواز سے بھی نہ پڑھ کہ مشرکوں تک اس کی آواز پہنچے اور وہ قرآن کو بُرا کہیں، نہ اتنا آہستہ پڑھ کہ تیرے صحابہ بھی (جو مقتدی ہوں) نہ سنیں بلکہ درمیان درمیان میں ایک رستہ اختیار کرلے۔

۷۰۰۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا فِي الدُّعَاءِ۔

(از عبید بن اسمٰعیل از ابو اسامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یہ آیت وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا دعاء کے متعلق نازل ہوئی ہے (نہ بہت بلند آواز سے ہو اور نہ بہت آہستہ)

۷۰۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(از اسحاق از ابو عاصم از ابن جریج از ابن شہاب از ابو سلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کو عمدہ آواز سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ وَزَادَ غَيْرُهٗ يَجْهَرُ بِهٖ ۔

نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں[1]۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سوا دوسرے لوگوں نے اس حدیث میں اتنا اضافہ کیاہے یعنی جو اسے پکار کر نہ پڑھے[2]۔ (وہ ہم میں سے نہیں ہے)

بَاب ۳۹۰۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاۤءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَرَجُلٌ يَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ هٰذَا فَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ فَبَيَّنَ اللّٰهُ اَنَّ قِيَامَهٗ بِالْكِتَابِ هُوَ فِعْلُهٗ فَقَالَ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

باب[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ایک وہ شخص جسے اللہ نے قرآن دیا ہے وہ اسے رات اور دن ہر وقت پڑھا کرتا ہے۔ ایک شخص کہتا ہے اگر میں بھی وہی دیا جاتا جو یہ دیا گیا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسا وہ کرتا ہے یعنی دن رات پڑھتا رہتا تو یہ قرآن پڑھتے رہنا اس کا فعل ہوا (اور بندوں کے تمام افعال مخلوق ہیں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا آسمان زمین کی پیدائش اور تمہاری مختلف زبانیں اور رنگتیں خدا کی قدرت کی نشانیاں ہیں[4]۔ اور فرمایا نیکی کرتے رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو[5]۔

---

[1] بعضوں نے کہا من لم یتغن بالقرآن کا یہ معنی کیا ہے جس کو قرآن سے غنا اور تونگری نہ پیدا ہو وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ قرآن اور حدیث جب مل جائے اب کسی کتاب کی حاجت نہیں سب سے بے پرواہ ہو جائے یا قرآن جس کو حاصل ہو وہ دنیا داروں سے بے پروا رہے ان کی خوشامد نہ کرے کیونکہ حقتعالیٰ نے اس کو بڑی دولت دی ہے ایک صاحب نے مجھ سے یہ کہا کہ تم نے جو تفسیر لکھی ہے اس کا ایک نسخہ بادشاہِ وقت کو بھی دو میں نے کہا تفسیر اس شہنشاہِ عالیجاہ کے فرمان کی شرح ہے جس کے تمام بادشاہِ وقت ایک ادنیٰ غلام ہیں میں کیوں دوں کیا میں ان کا محتاج ہوں ان کو سو بار غرض ہو تو وہ منگوا کر دیکھیں اگر نہیں منگواتے تو نہ منگوائیں حق تعالیٰ نے مجھ کو اتنا غنی اور بے پرواہ کر دیا ہے کہ مجھ کو کسی دنیا دار رئیس یا نواب یا بادشاہ کی امداد کی ضرورت نہیں ایک صاحب ترجمہ قرآن اور ترجمہ صحیح بخاری دیکھ کر عش عش کرنے لگے واہ کیا عمدہ ترجمہ ہے اور طبع بھی کیسا عمدہ ہے کہنے لگے اگر آپ درخواست کرو تو حکومت سے آپ کو مدد بھی ملے گی میں نے کہا حکومت اپنی مدد اپنے ہی پاس رکھ چھوڑے حکومت کو بہت سے اخراجات درپیش ہیں میں حکومت کی مدد کا محتاج نہیں مجھے عامہ مسلمین کی مدد کافی ہے آپ ہیں کس خیال میں یہ کتابیں اب دوبارہ سہ بارہ پھر چھپا چاہتی ہیں الحمد للہ الذی اغنانا عن عبادہ اجر جم ۱۲ منہ [2] اگلی حدیث اور اس حدیث کو امام بخاری اس لئے لائے کہ قرآن کے الفاظ جو ہم زبان سے نکالتے ہیں وہ ہمارے افعال ہیں اور ہمارے افعال مخلوق ہیں اور دلیل اس کی یہ ہے کہ ان الفاظ کی قراءت کو سرا اور جہر سے موصوف کرتے ہیں اسی طرح تغنی سے اور اس سے ان کا مخلوق ہونا نکلتا ہے ابن منیر نے کہا بیشک امام بخاری کا یہ کہنا اعتقاد صحیح ہے لیکن سلف نے قرآن کے الفاظ کی بھی نسبت جو ہماری زبان سے نکلتے ہیں یہ کہنا درست نہیں رکھا کہ وہ مخلوق ہیں ایسا نہ ہو آدمی بدعتیوں میں شریک ہو جائے جو قرآن کو مخلوق کہتے ہیں اور امام بخاری سے منقول ہے انہوں نے کہا جو مجھ سے یوں نقل کرتا ہے کہ میں نے کہا لفظی بالقرآن مخلوق وہ جھوٹا ہے میں نے یہ نہیں کہا بلکہ میں نے صرف یوں کہا تھا کہ ہمارے افعال مخلوق ہیں ۱۲ منہ [3] اس باب کو لا کر بھی امام بخاری نے وہی ثابت کیا کہ بندوں کی قراءت ان کا ایک فعل ہے اور بندوں کے سب افعال مخلوق خداوندی ہوتے ہیں ۱۲ منہ [4] وہ بھی اس میں آ گئے ۱۲ منہ [5] تو نیکی میں قرآن کی تلاوت بھی آ گئی وہ بھی ایک فعل ہے جو مخلوق ٹھیری ۱۲ منہ

۷۰۱۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسُدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ مَا عَمِلَ ـ

(از قتیبہ از جریر از اعمش از ابو صالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک نہ ہونا چاہیئے مگر دو شخصوں پر ایک تو اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے وہ اسے رات اور دن کے اوقات میں پڑھا کرتا ہے تو دوسرا شخص رشک کرنے والا یوں کہے اگر مجھے بھی وہ (یعنی قرآن) دیا جاتا جیسے اسے دیا گیا ہے تو میں بھی ایسا ہی کرتا دوسرے وہ شخص جسے اللہ نے (دنیا کا) مال و دولت دیا ہے وہ اسے واجبی کاموں[1] میں خرچ کرتا ہے تو دوسرا شخص یوں کہے اگر مجھے بھی وہ مال و دولت دیا جاتا جو اسے دیا گیا ہے تو میں بھی ایسے ہی نیک کام کرتا۔ اس رشک میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

۷۰۱۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ سُفْيَانَ مِرَارًا لَمْ أَسْمَعْهُ يَذْكُرُ الْخَبَرَ وَهُوَ مِنْ صَحِيحِ حَدِيثِهِ ـ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از سالم از والدش) حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک نہ ہونا چاہیئے مگر دو آدمیوں پر ایک تو اس پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے وہ رات اور دن کے اوقات میں اسے (نماز میں) کھڑے ہو کر پڑھا کرتا ہے دوسرے دوسرے وہ شخص جسے اللہ نے روپیہ پیسہ دیا ہے وہ رات اور دن کے اوقات میں اسے خرچ کرتا رہتا[2] علی بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو سفیان ابن عیینہ سے کئی بار سنا انہوں نے یوں نہیں کہا "ہمیں زہری نے خبر دی"[3]۔ اس کے باوجود حدیث صحیح (اور متصل ہے[4])

[1] جن میں روپیہ خرچ کرنا چاہیئے یعنی نیک کاموں میں ۱۲ منہ [2] بلکہ یوں کہا زہری نے کہا ۱۲ منہ [3] کیونکہ سفیان زہری کے شاگردوں میں سے تھے تو انکی روایت سماع پر محمول ہوگی اور اسمٰعیل کی روایت میں اس کی صراحت ہے اس میں یوں ہے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے بیان کیا ۱۲ منہ

باب ۳۹۰۴ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰی يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ قَالَ الزُّهْرِيُّ مِنَ اللهِ الرِّسَالَةُ وَعَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا التَّسْلِيْمُ وَقَالَ لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَقَالَ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ اِذَآ اَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلِ امْرِئٍ فَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ اَحَدٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ ذٰلِكَ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے رسول تیرے رب کی طرف سے جو تجھ پر نازل ہوا اسے (بلا دھڑک) لوگوں کو پہنچا دے اگر تو ایسا نہ کرے تو تو نے گویا اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا۔[1]"

زہری کہتے ہیں رسالت اللہ کی جانب سے ہے اور ابلاغ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کام ہے اور ہمارے ذمہ یہ ہے کہ اسے تسلیم کریں۔[2]
اور (سورۂ جن میں فرمایا) اس لئے کہ وہ (یعنی پیغمبر) جان لے کہ فرشتوں نے اپنے مالک کا پیغام پہنچا دیا۔[3]
اور (سورہ اعراف میں) فرمایا "میں تمہیں اپنے مالک کے پیغامات پہنچاتا ہوں"۔
کعب بن مالکؓ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر (غزوۂ تبوک میں) پیچھے رہ گئے تھے تو انہوں نے کہا "عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مؤمنین تمہارے عمل کو دیکھ لیں گے۔[4]"
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب تجھے کسی کا کام اچھا لگے تو یوں کہہ عمل کئے جاؤ اللہ اس کا رسول اور مسلمان تمہارا کام دیکھ لیں گے کسی کا نیک عمل تجھے دھوکے میں نہ ڈالے۔[5] معمر کہتے ہیں ذٰلِكَ

---

[1] کیونکہ پیغام میں سے جب کچھ چھپا لیا نہیں پہنچایا تو گویا پیغام ہی نہیں پہنچایا اس باب سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اللہ کا پیغام یعنی قرآن غیر مخلوق ہے لیکن اس کا پہنچانا اللہ اس کا سنانا یہ پیغمبر صاحب کا فعل ہے جب تو فرمایا وان لم تفعل اور بشر کا فعل مخلوق ہے تو قرآن کا سنانا اور پڑھنا اور پہنچانا یہ سب مخلوق ہوں گے ۱۲ منہ [2] جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بسر و چشم اس کو قبول کر لینا اگر تمام جہان اس کے خلاف بکتا رہے تو بکتا رہے بیزار سے ۱۲ منہ [3] تو کعب نے اس کا نام عمل رکھا اور عمل بشر کا فعل ہے جو مخلوق ہے ۱۲ منہ [4] اس کو امام بخاری نے خلق افعال العباد میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] تو اس کو اچھا شخص سمجھ لے یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان لوگوں کے باب میں فرمایا تھا جو بظاہر قرآن کے بڑے قاری اور غازی تھے مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے باغی ہو گئے ان کے قتل پر مستعد ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ کسی ایک آدھ اچھی بات کو دیکھ کر یہ اعتقاد نہ کر لینا چاہیئے کہ وہ بہمہ وجوہ اچھا شخص ہے بلکہ اسے ہمہ جہت سے پرکھے جانچے کہ قرآن اور حدیث کے موافق ہیں یا نہیں اور اس کے دل میں اللہ اور رسول کی محبت ہے یا نہیں ہمارے زمانے میں اکثر بیوقوف جاہل اور فاسق درویشوں کی ایک آدھ اچھی بات دیکھ کر جلدی سے ان کے معتقد ہو جاتے ہیں ان کو ولی سمجھ لیتے ہیں (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

الْكِتٰبُ هٰذَا الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ بَيَانٌ وَّ دَلَالَةٌ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ هٰذَا حُكْمُ اللّٰهِ لَا رَيْبَ فِيْهِ لَا شَكَّ تِلْكَ اٰيٰتُ يَعْنِيْ هٰذِهٖ اَعْلَامُ الْقُرْاٰنِ وَمِثْلُهٗ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَ جَرَيْنَ بِهِمْ يَعْنِيْ بِكُمْ وَ قَالَ اَنَسٌ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَهٗ حَرَامًا اِلٰى قَوْمِهٖ وَقَالَ اَتُؤْمِنُوْنِيْٓ اُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ۔

الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ میں کتاب سے مراد قرآن ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ سے مراد پرہیزگاروں کو راہ بتلانے والا سچا راستہ دکھانے والا جیسے ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ یعنی یہ اللہ کا حکم ہے لَا رَيْبَ فِيْهِ اس میں کوئی شک نہیں یعنی بلاشک یہ اللہ کی اتاری ہوئی آیات ہیں یعنی قرآن کی نشانیاں۔ (غرض دونوں آیتوں میں ذٰلِكَ سے هٰذَا مراد ہے[۱]) اس کی مثال یہ ہے جَرَيْنَ بِهِمْ سے جَرَيْنَ بِكُمْ مراد ہے[۲]۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں[۳] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ماموں حرام بن ملحان کو ان کی قوم بنی عامر کی طرف روانہ کیا، حرام نے ان سے جا کر کہا کیا آپ مجھے امان دیتے ہیں؟ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام تمہیں پہنچا دوں اور ان سے گفتگو کرنے لگے[۴]۔

۷۰۱۲۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ وَ زِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ

(از فضل بن یعقوب از عبداللہ بن جعفر رقی از معتمر بن سلیمان از سعید بن عبید اللہ ثقفی از بکر بن عبداللہ مزنی و زیاد بن جبیر بن حیہ از جبیر بن حیہ) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اللہ کے اس پیغام کی خبر دی ہے کہ ہم میں

(بقیہ صفحہ سابقہ) یہ کم عقلی اور بیوقوفی ہے سب سے پہلے تو ولی ہونے کیلئے یہ ضروری ہے کہ علم دین بقدر ضرورت رکھتا ہو اور اس کا اعتقاد اور عمل قرآن و حدیث کے مطابق ہو ورنہ وہ شخص ہرگز ولی نہیں ہو سکتا ؎ اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ٭ پس بہر دستے نباید داد دست ۔ اس اثر کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے قراءت قرآن کو ایک عمل قرار دیا اور عمل مخلوقِ خداوندی ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہٰذا) [۱] ذٰلِكَ زبان عرب میں اشارہ بعید کے واسطے ہے مگر ان دونوں آیتوں میں ذٰلِكَ سے هٰذَا مراد ہے جو اشارہ قریب کے واسطے آتا ہے ۱۲ منہ [۲] تو ضمیر حاضر کی جگہ غائب کی ضمیر رکھ دی ایسے ہی ان دو آیتوں میں بجائے اسم اشارہ بعید کا استعمال اس آیت کو یہاں بیان کرنے کی مناسبت یہ ہے کہ تبلیغ اور پیغام رسانی میں بھی ایک عام ہدایت ہے ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث اوپر کتاب المغازی میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۴] اتنے میں ایک شخص نے پیچھے سے آ کر برچھا مار کر انہیں شہید کر دیا ۱۲ منہ

الْمُغِيرَةُ أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ۔

سے جو شخص کفار کے مقابلے میں مارا جائے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔

۷۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا ح وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ فَلَا تُصَدِّقْهُ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از اسمٰعیل از شعبی از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جو شخص تجھ سے یہ بیان کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے کچھ چھپا لیا

دوسری سند (از محمد از ابو عامر عقدی از شعبہ از اسمٰعیل بن ابی خالد از شعبی از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جو شخص تجھ سے کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے کچھ چھپا رکھا تو ہرگز اسے تو سچا مت جان (وہ جھوٹا ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" اے پیغمبر جو تجھ پر تیرے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اس کی تبلیغ کر دے اور اگر ایسا نہ کیا تو تُو نے (حق) تبلیغ ادا نہیں کیا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم خداوندی کی خلاف ورزی کیسے کر سکتے تھے)

۷۰۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللهِ قَالَ أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ

(از قتیبہ بن سعید از جریر از اعمش از ابو وائل از عمرو بن شرحبیل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! اللہ کے نزدیک کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ ہے کہ اللہ نے تو تجھے پیدا کیا ہے اور تو اس کے برابر کسی اور کو ٹھہرائے (یعنی شرک کرے) اس نے پوچھا پھر اس کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا تو اپنی اولاد کو

ۓ عام لوگوں سے بیان نہیں کیا ۱۲ منہ

اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا۔

اس ڈر سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہوگی اس نے پوچھا پھر اس کے بعد کونسا بڑا گناہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ ہے کہ اپنے ہمسایہ کی بیوی سے (جس کا بڑا حق ہوتا ہے) زنا کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی۔ مومنوں کے اوصاف یہ ہیں کہ وہ اللہ کے سوا دوسرے خدا کو نہیں پکارتے، ناحق خون نہیں کرتے، زنا نہیں کرتے۔ جو کوئی ایسا کرے گا وہ گناہ کا مرتکب ہوگا[1]۔

بَاب ۳۹۰۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيَ اَهْلُ التَّوْرٰىةِ التَّوْرٰىةَ فَعَمِلُوْا بِهَا وَاُعْطِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا بِهٖ وَاُعْطِيْتُمُ الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْتُمْ بِهٖ وَقَالَ اَبُوْ رَزِيْنٍ يَتْلُوْنَهٗ يَتَّبِعُوْنَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ بِهٖ حَقَّ عَمَلِهٖ يُقَالُ يُتْلٰى يُقْرَاُ حَسَنُ التِّلَاوَةِ حَسَنُ الْقِرَاءَةِ لِلْقُرْاٰنِ لَا يَمَسُّهٗ لَا يَجِدُ طَعْمَهٗ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے پیغمبر کہہ دے کہ تورات لاؤ اسے پڑھ کر سناؤ اگر تم سچے ہو[2]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد تورات والے تورات دئے گئے انہوں نے اس پر عمل کیا، انجیل والے انجیل دئے گئے انہوں نے اس پر عمل کیا۔ تم قرآن دئے گئے تم نے اس پر عمل کیا[3]۔ ابو رزین کہتے ہیں[4] یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ کا معنی یہ ہے کہ اس کی پیروی کرتے ہیں اس پر جیسا عمل کرنا چاہیئے ویسا عمل کرتے ہیں۔

عرب لوگ کہتے ہیں یُتْلٰی پڑھا جاتا ہے نیز کہتے ہیں فلاں شخص کی تلاوت یا قرأت اچھی ہے[5] لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ قرآن کا مزہ وہی پائیں گے، اس کا فائدہ وہی اٹھائیں گے

---

[1] یا آثام جو دوزخ کا ایک نالہ ہے اس میں جائیگا۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ آنحضرتؐ کی تبلیغ دو قسم کی تھی ایک تو یہ کہ خاص قرآن کی جو آیتیں اترتیں وہ آپ لوگوں کو سنا دیتے دوسرے قرآن سے جو آپ باتیں نکال کر بیان کرتے پھر اللہ تعالیٰ آپکے استنباط اور ارشاد کے مطابق قرآن میں صاف صاف وہی اتارتا ۱۲ منہ

[2] اس باب میں یہ غرض ہے کہ تلاوت ایک عمل ہے اور عمل عامل کا ایک فعل ہوتا ہے تو تلاوت مخلوق ہوئی اور قرأت بھی وہی تلاوت ہے تو وہ بھی مخلوق ہوگی ۱۲ منہ

[3] یعنی اس کو تم نے پڑھا یا پڑھایا تو قرأت ایک فعل ہوئی اور فعل مخلوق ہے ۱۲ منہ [4] اس کو سفیان ثوری نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] فلاں شخص کی بُری ہے تو معلوم ہوا کہ تلاوت قرآن کے سوا دوسری چیز ہے ورنہ قرآن کو اچھا بُرا نہیں کہہ سکتے ۱۲ منہ

وَنَفْعَهُ إِلَّا مَنْ آمَنَ بِالْقُرْآنِ وَلَا يَحْمِلُهُ بِحَقِّهِ إِلَّا الْمُوقِنُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامَ وَالْإِيمَانَ وَالصَّلَاةَ عَمَلًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ أَخْبِرْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ إِلَّا صَلَّيْتُ وَسُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ الْجِهَادُ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ۔

جو کفر سے پاک ہیں یعنی قرآن پر ایمان لائے ہیں اور قرآن کو اس کے حق کے ساتھ وہی اٹھائے گا جسے آخرت پر یقین ہوگا کیونکہ سورہ جمعہ میں فرمایا ان لوگوں کی مثال جن پر تورات اٹھائی گئی[1] پھر انہوں نے اسے نہیں اٹھایا ایسی ہے جیسے گدھے کی مثال جس پر کتابیں لدی ہوں، جن لوگوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا ان کی مثال بدترین ہے اللہ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا[2]۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام اور ایمان دونوں کو عمل فرمایا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم نے زمانۂ اسلام میں جو عمل بڑا پُر امید کیا ہو وہ بتاؤ! انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے زمانۂ اسلام میں اس سے زیادہ پُر امید کوئی کام نہیں کیا ہے کہ میں نے جب بھی وضو کیا تو اس کے بعد (تحیۃ الوضو کی دو رکعتیں) نماز پڑھی[3]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا[4] کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پھر وہ حج جس کے بعد گناہ نہ ہو[5]۔

۷۰۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

(از عبدان از عبداللہ از یونس از زہری از سالم) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] یعنی ان کو عمل کرنے کے لئے دی گئی ۱۲ منہ [2] مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ اس آیت میں جو مس کا لفظ آیا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ ایک کتاب کو اس طرح اٹھانا یعنی پڑھنا اور یاد کرنا کہ اس پر عمل کرے اس کے حکموں کی پیروی کرے جن باتوں سے وہ کتاب منع کرتی ہے اس سے باز رہے اور تلاوت مس سے عام ہے کیونکہ تلاوت اس کو بھی کہیں گے کہ آدمی ایک کتاب کو پڑھے لیکن اس پر عمل نہ کرتا ہو ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ قرآن کی قراءت ایک عمل ہے کیونکہ نماز میں قراءت ضرور ہوتی ہے اور بلال نے اس کو عمل کہا ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر کتاب الایمان میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [5] مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ جب دین کے تمام کام یہاں تک کہ ایمان بھی جس میں تصدیق قلبی بھی ایک جز ہے عمل ہوئے تو قرآن کی تلاوت بھی ایک عمل ہوگی اور عمل سب مخلوق ہیں تو قراءت بھی مخلوق ہوگی جو قاری کا ایک فعل ہے ۱۲ منہ

قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَنْ سَلَفَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرٰىةِ التَّوْرٰىةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صُلِّيَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِيتُمُ الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتٰبِ هٰؤُلَاءِ أَقَلُّ مِنَّا عَمَلًا وَّأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ اللهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ۔

نے فرمایا گذشتہ امتوں کے مقابلے میں دنیا میں تمہاری بقاء اس طرح ہے جیسے نمازِ عصر اور نمازِ مغرب کا درمیانی وقت ہوتا ہے گویا کہ تورات والوں کو تورات دی گئی انہوں نے اس پر دوپہر تک عمل کیا اور عاجز آکر چھوڑ بیٹھے پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی انہوں نے نمازِ عصر تک اس پر عمل کرکے چھوڑ دیا چنانچہ دونوں کو اس کے بدلے میں ایک ایک قیراط دیا گیا پھر عصر کے وقت تمہیں قرآن دیا گیا اور تم نے غروب آفتاب کے وقت تک اس پر عمل کیا مگر تمہیں دو دو قیراط اجر دیا گیا، تب اہلِ کتاب نے شکایت کی کہ انہوں نے ہم سے بہت کم کام کیا[1] مگر اجرت زیادہ ملی تو خداوند عالم نے فرمایا میں نے تمہاری مزدوری (جو ٹھیری تھی) کچھ دبالی؟ انہوں نے کہا نہیں، تب اللہ نے فرمایا اب یہ میرا فضل ہے جسے جتنا چاہوں عطا کروں

بَاب ۳۹۰۶ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ عَمَلًا وَّقَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ۔

باب[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو عمل فرمایا[3]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہ ہوگی[4]

۷۰۱۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

(از سلیمان از شعبہ از ولید)

---

[1] یعنی بہ نسبت یہود اور نصاریٰ دونوں کے ملاکر مسلمانوں کا وقت بہت کم تھا جس میں انہوں نے کام کیا کیونکہ کہاں صبح سے لیکر عصر تک کہاں عصر سے سورج ڈوبنے تک ۱۲ منہ

[2] اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے وہی اگلے باب کا مضمون ہے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث آگے آتی ہے نماز میں قرأت بھی ہوتی ہے تو وہ بھی عمل ہوئی ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے۔ اس حدیث کے لانے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ جب بغیر قرأت فاتحہ کے نماز درست نہ ہوئی تو نماز کا جزو اعظم قرأت قرآن ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری حدیث میں نماز کو عمل فرمایا تو قرأت بھی ایک عمل ہوگی ۱۲ منہ

عَنِ الْوَلِيْدِ ح وَحَدَّثَنِيْ عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْاَسَدِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

دوسری سند (از عباد بن یعقوب از عباد بن عوام از شیبانی از ولید بن عیزار از ابو عمر) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کونسا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا پھر جہاد فی سبیل اللہ۔

بَابُ ۳۹۰۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا وَّ اِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا

هَلُوْعًا ضَجُوْرًا۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد بے شک انسان دل کا کچا بنایا گیا، جہاں اس پر کوئی مصیبت آئی رونے پیٹنے لگتا ہے اور جب روپیہ پیسہ ملا تو بخیل بن جاتا ہے[1]۔

هَلُوْعًا۔ بے صبرا، گھبرانے والا۔

۷۰۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ فَاَعْطٰى قَوْمًا وَّمَنَعَ اٰخَرِيْنَ فَبَلَغَهٗ اَنَّهُمْ عَتَبُوْا فَقَالَ اِنِّيْ اُعْطِي الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِيْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الَّذِيْ اُعْطِيْ اُعْطِيْ اَقْوَامًا لِّمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِّنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَكِلُ اَقْوَامًا اِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِّنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ مِنْهُمْ عَمْرُو

(از ابو النعمان از جریر بن حازم از حسن) عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال آیا آپؐ نے چند لوگوں کو اس میں سے دیا چند لوگوں کو نہیں دیا۔ پھر آپ کو خبر ملی کہ جنہیں نہیں دیا وہ خفا ہو گئے، آپؐ نے فرمایا میں ایک شخص کو دنیاوی مال دیتا ہوں ایک کو نہیں دیتا، حالانکہ جسے نہیں دیتا وہ مجھے بہ نسبت اس کے زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے جسے دیتا ہوں، میں ان لوگوں کو دیتا ہوں جن کے دل میں بے صبری اور حرص دیکھتا ہوں اور بعض لوگوں کے دلوں میں اللہ نے جو استغناء اور بھلائی رکھ دی ہے انہیں اس

---

[1] اس باب کے یہاں لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے ویسے ہی ویسے ہی اس کی صفات اور اخلاق کا بھی وہی خالق ہے اور جب صفات اور اخلاق کا بھی خالق خدا ہوا تو اس کے افعال کا بھی خالق وہی ہوگا اس سے معتزلہ کا رد ہوا ۱۲ منہ

ابْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرٌو وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ۔

کے بھروسے پر چھوڑ دیتا ہوں کچھ نہیں دیتا، ایسے عمدہ لوگوں میں سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔
عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ کلمہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے متعلق فرمایا اس کے عوض اگر سرخ اونٹ مجھے ملتے تو اتنی خوشی نہ ہوتی۔

باب ۳۹۰۸ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِوَايَتِهِ عَنْ رَبِّهِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پروردگار سے روایت کرنا۔

۷۰۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْهَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِذَا أَتَانِي مَشْيًا أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً۔

(از محمد بن عبدالرحیم از ابو زید سعید بن ربیع ہروی از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار سے روایت کرتے ہیں" فرمایا کوئی بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ہاتھ بھر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ ہاتھ بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک باع قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ چلتا ہوا میری طرف آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف جاتا ہوں[۱]"

۷۰۱۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رُبَّمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوعًا وَقَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(از مسدد از یحیی از تیمی از حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کئی بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا جب کوئی بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک باع یا ایک بوع قریب ہوتا ہوں[۲] اس حدیث کو معتمر بن سلیمان بحوالہ والدش از انس رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از خداوند تعالیٰ روایت کرتے ہیں۔

---

[۱] غرض یہ ہے کہ اس کے عمل سے کہیں زیادہ ثواب دیتا ہوں ۱۲ منہ [۲] دونوں کے ایک معنی ہیں یعنی دونوں ہاتھ پھیلا کر مع بازو اور سینے کے ۱۲ منہ

۷۰۲۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ قَالَ لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔

(از آدم از شعبہ از محمد بن زیاد) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے رب سے روایت کرتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہر گناہ کا ایک کفارہ ہے اور روزہ خاص میرے لئے ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔

۷۰۲۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ح وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ ابْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از قتادہ) دوسری سند (از خلیفہ از یزید بن زریع از سعید از قتادہ از ابوالعالیہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار سے روایت کی، پروردگار نے فرمایا کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ یوں کہے کہ میں یونس بن متیٰ علیہ السلام سے افضل ہوں۔ یہاں حضرت یونس علیہ السلام کو ان کے والد متیٰ کی طرف منسوب کیا۔[1]

۷۰۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قَالَ فَرَجَّعَ فِيهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ مُعَاوِيَةُ

(از احمد بن ابی سریج از شبابہ از شعبہ از معاویہ ابن قرہ) عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنی ناقہ پر سوار تھے، آپ سورہ فتح یا اس کی چند آیات پڑھ رہے تھے آپ انہیں دہرا رہے تھے (پہلے پست آواز سے پھر بلند آواز سے)

شعبہ کہتے ہیں یہ حدیث بیان کر کے معاویہ رضی اللہ عنہ

---

[1] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ کوئی شخص اپنے تئیں حضرت یونسؑ سے افضل نہ کہے دوسرے یہ کہ مجھ کو یعنی پیغمبر صاحبؐ کو یونس علیہ السلام سے افضل نہ کہے دوسری صورت میں یہ مطلب ہو گا کہ اس طور سے افضل نہ کہے کہ حضرت یونسؑ کی حقارت نکلے ۱۲ منہ

يَحْكِي قِرَاءَةَ ابْنِ مُغَفَّلٍ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ فَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ ابْنُ مُغَفَّلٍ يَحْكِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيْعُهُ قَالَ آآآ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

اس طرح آواز دہرا کر قراءت کی جیسے عبداللہ بن مغفل پڑھ رہے تھے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ جمع ہو جائیں گے اور تم پر ہجوم کریں گے تو میں اسی طرح آواز دہرا کر قراءت کرتا جیسے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح آواز دہراتے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا ابن مغفل کیسے آواز دہراتے تھے؟ انہوں نے کہا آآآ تین بار (مد شد کے ساتھ)

بَابٌ ۳۹۰۹ مَا يَجُوْزُ مِنْ تَفْسِيْرِ التَّوْرَاةِ وَغَيْرِهَا مِنْ كُتُبِ اللهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى قُلْ فَأْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا تَرْجُمَانَهُ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ إِلٰى هِرَقْلَ وَيَا أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْآيَةَ

باب تورات شریف یا دیگر آسمانی کتابوں مثلاً قرآن شریف کی تفسیر (و ترجمہ) عربی یا کسی دوسری زبان میں کرنا۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے "اے پیغمبر کہہ دے تورات لاؤ اسے پڑھو اگر سچے ہو۔"[1] ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مجھ سے ابوسفیان صخر بن حرب نے بیان کیا کہ ہرقل شاہِ روم نے اپنے ترجمان کو بلوایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا، اسے پڑھا اس میں یہ لکھا تھا "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول کی طرف سے ہرقل کو معلوم ہو (بعد ازاں خط کا مضمون نقل) یہ آیت لکھی تھی، اے کتاب والو تم اس کلمے کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے لئے برابر ہے" الآیۃ[2]

---

[1] اس باب سے امام نے ان لوگوں کا رد کیا جو آسمانی کتابوں اور دوسری کتابوں مثلاً حدیث کی کتابوں کا ترجمہ دوسری زبان میں کرنا بہتر نہیں جانتے اور اس آیت سے اس پر اس طرح استدلال کیا کہ تورات اصل عبرانی زبان میں تھی اور عربوں کو لا کر سنانے کا جو اللہ نے حکم دیا تو یقیناً اس کا مطلب یہ ہوگا کہ عربی میں ترجمہ کر کے سناؤ کیونکہ یہ لوگ عبرانی زبان میں نہیں سمجھتے تھے اور ترجمہ اور تفسیر کے جواز پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث شروع کتاب میں موصولاً گزر چکی ہے اس حدیث سے امام بخاری نے ترجمہ کا جواز نکالا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو عربی زبان میں خط لکھا حالانکہ آپؐ جانتے تھے کہ ہرقل عربی نہیں سمجھتا اور اسی لئے اس نے ترجمان

۷۰۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰىةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمُ الْاٰيَةَ۔

(از محمد بن بشار از عثمان بن عمر از علی بن مبارک از یحییٰ بن ابی کثیر از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اہلِ کتاب تورات عبرانی زبان میں پڑھ کر عربی زبان میں ترجمہ کرتے اور مسلمانوں کو سمجھاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل کتاب کو نہ سچا کہو نہ جھوٹا بلکہ یوں کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کتاب پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور اس پر جو تمہاری طرف اتاری گئی، آخر آیت تک [۱]

۷۰۲۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَّامْرَاَةٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِ مَا تَصْنَعُوْنَ بِهِمَا قَالُوْا نُسَخِّمُ وُجُوْهَهُمَا وَنُخْزِيْهِمَا قَالَ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَجَآءُوْا فَقَالُوْا لِرَجُلٍ مِّمَّنْ يَّرْضَوْنَ يَآ اَعْوَرُ اقْرَاْ فَقَرَاَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَوْضِعٍ

(از مسدد از اسمٰعیل از ایوب از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی مرد اور عورت لائے گئے [۲] جنھوں نے زنا کیا تھا۔ آپؐ نے یہودیوں سے دریافت کیا تم لوگ زنا کی کیا سزا دیتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم دونوں کا منہ کالا کرتے ہیں اور ذلیل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر سچے ہو تو تورات لاکر سناؤ۔ چنانچہ وہ تورات لائے اور اپنی مرضی کے ایک شخص سے کہا پڑھ کر سنا۔ اس نے تورات پڑھ کر سنانی شروع کی اور ایک مقام پر اپنا ہاتھ اس پر رکھ لیا۔

---

[۱] اس حدیث سے بعض نے دلیل لی ہے کہ قرآن کا فارسی یا اردو یا اور کسی زبان میں بھی پڑھنا درست ہے اور اگر کوئی بے عذر بھی نماز میں دوسری زبان میں قرآن پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہو جائے گی لیکن جمہور علماء کے نزدیک گر دوسری زبان میں پڑھے تو نماز صحیح نہ ہوگی اگر عاجز ہو عربی زبان میں تلاوت نہ کر سکتا ہو تو نماز کے باہر دوسری زبان میں تلاوت کر سکتا ہے لیکن نماز کے اندر ایسی حالت میں یہ حکم ہے کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ یا اور کوئی کلمہ تکرار کر کے پڑھ لے یہ اس کو کفایت کریگا اسی طرح جو کوئی نو مسلم ہو اور عربی نہ پڑھ سکے تو اس کا ترجمہ پڑھے باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلا کہ اگر اہل کتاب صحیح ترجمہ کر لیں تو ان کی کتاب کا ترجمہ بھی وہی ہوگا جو اللہ کی طرف سے اترا امام بیہقی نے کہا اللہ کا کلام باختلاف لغات مختلف نہیں ہوتا میں کہتا ہوں بعضے جاہل لوگ ترجمہ قرآن کو جائز نہیں سمجھتے حالانکہ ان کو یہ خبر نہیں کہ ائمہ نے تو بلا عذر کے بھی نماز میں ترجمہ پڑھنا جائز رکھا ہے تو غیر نماز میں ترجمہ پڑھنا بطریق اولیٰ جائز ہوگا ۱۲ منہ [۲] مرد کا نام معلوم نہیں ہوا عورت کا نام بعضوں نے بسرہ بتایا ہے ۱۲ منہ [۳] بازاروں میں اسی طرح پھراتے ہیں ۱۲ منہ

مِنْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ عَلَيْهِمَا الرَّجْمَ وَلَكِنَّا نُكَاتِمُهُ بَيْنَنَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا فَرَأَيْتُهُ يُجَانِئُ عَلَيْهَا الْحِجَارَةَ -

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو اٹھا، ہاتھ اٹھایا تو نیچے آیت رجم صاف واضح نکلی اب کہنے لگا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تورات میں تو بیشک رجم کا حکم ہے لیکن ہم اسے چھپاتے رہے آخر آپ نے حکم دیا چنانچہ مرد اور عورت دونوں سنگسار کئے گئے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رجم کرتے وقت میں نے دیکھا کہ مرد اس عورت کو پتھروں کی مار سے بچا رہا تھا[1]۔

بَابُ ۳۹۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَزَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد جو قرآن پڑھنے میں ماہر ہو (بے تکلف پڑھتا ہو) وہ قیامت کے دن کراماً کاتبین کے ساتھ ہوگا نیز ارشاد نبوی ہے قرآن کو اپنی آواز سے زینت دو[2]۔

۷۰۲۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ -

(از ابراہیم بن حمزہ از ابن ابی حازم از یزید از محمد بن ابن ابراہیم از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس طرح کسی دوسری شئے کو توجہ سے نہیں سنتا جتنا کسی نبی کے خوش الحانی سے باآواز بلند قرآن پڑھنے کو سنتا ہے[3]۔

۷۰۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللهِ

(از یحیی بن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب) عروہ ابن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ ابن عبداللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت لگائی گئی تھی اس کا واقعہ سنایا اور ان میں سے ہر ایک نے

---

[1] اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبرانی زبان نہیں جانتے تھے پھر جو آپ نے حکم دیا کہ توراۃ لا کر سناؤ تو گویا ترجمہ کرنے کی اجازت دی ۱۲ منہ [2] یعنی خوش آوازی سے پڑھو اس کو ابوداؤد نے وصل کیا اس باب کے لانے سے بھی امام بخاری کی یہی غرض ہے کہ تلاوت یا حفظ کئی طرح پر ہے کوئی جید کوئی غیر جید کوئی خوش آوازی کے ساتھ تو معلوم ہوا کہ تلاوت اور حفظ یہ قاری کی صفت ہے اور مخلوق ہے ۱۲ منہ [3] صاحب تیسیر القاری نے مَا أَذِنَ کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ اذن نہیں دیا حالانکہ یہ ترجمہ غلط ہے حدیث کا مطلب ہی اس ترجمہ پر سمجھ میں نہیں آتا ۱۲ منہ

ابن عبد اللہ عن حدیث عائشۃ حین قال لہا اہل الافک ما قالوا وکل حدثنی طائفۃ من الحدیث قالت فاضطجعت علی فراشی وانا حینئذ اعلم انی بریئۃ وان اللہ یبرئنی ولکن واللہ ما کنت اظن ان اللہ ینزل فی شانی وحیا یتلی ولشانی فی نفسی کان احقر من ان یتکلم اللہ فی بامر یتلی وانزل اللہ عز وجل ان الذین جاءوا بالافک العشر الآیات کلہا۔

اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں (روتے روتے) اپنے بچھونے پر پڑ رہی مجھے اس کا یقین تھا چونکہ میں بے قصور ہوں اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی ضرور ظاہر کرے گا مگر میں یہ نہیں سمجھتی تھی کہ آیات قرآنی نازل ہوں گی جو تا قیامت تلاوت کی جایا کریں گی۔ میں اپنی حیثیت اتنی نہیں جانتی تھی کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ میرے متعلق قرآن نازل کرے جس کی تلاوت کی جائے مگر اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیات نازل کیں۔ ان الذین جاءوا بالافک آخر تک۔

۷۰۲۷۔ حدثنا ابو نعیم قال حدثنا مسعر عن عدی بن ثابت اراہ عن البراء قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی العشاء والتین والزیتون فما سمعت احدا احسن صوتا او قراءۃ منہ

(از ابو نعیم از مسعر از عدی بن ثابت) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ عشاء کی نماز میں سورۂ والتین پڑھ رہے تھے، میں نے کوئی شخص آپ سے بڑھ کر خوش آواز یا عمدہ قراءت کرنے والا نہیں دیکھا۔

۷۰۲۸۔ حدثنا حجاج بن منہال قال حدثنا ہشیم عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رض قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم متواریا بمکۃ وکان یرفع صوتہ فاذا سمع المشرکون سبوا القرآن ومن جاء بہ فقال اللہ عز وجل لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا

(از حجاج بن منہال از ہشیم از ابو بشر از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں پوشیدہ رہا کرتے اور جب قرآن بلند آواز سے پڑھتے تو مشرک لوگ قرآن اور ذریعۂ نزول (جبریل علیہ السلام) کو برا کہتے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم دیا ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا۔ اپنی نماز (میں قرآن کو) نہ بہت اونچا پڑھو اور نہ بہت آہستہ (پڑھو) آخر آیت تک۔

۷۰۲۹ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رض قَالَ لَهُ إِنِّيْ أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ لِلصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا إِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از اسمٰعیل از مالک از عبدالرحمٰن بن عبداللہ ابن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ از والدش) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہا مجھے محسوس ہوتا ہے تمہیں جنگل میں رہنا اور بکریاں پالنا بہت پسند ہے تو جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو اور نماز کی اذان دو تو خوب بلند آواز سے دو اس لئے کہ مؤذن کی آواز جہاں تک کوئی سنے گا خواہ جن ہو یا آدمی یا اور کوئی، وہ قیامت کے دن اس کا گواہ بنے گا۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا[1]

۷۰۳۰ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَرَأْسُهُ فِيْ حَجْرِيْ وَأَنَا حَائِضٌ

(از قبیصہ از سفیان از منصور از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھا کرتے اور آپ کا سر مبارک میری گود میں ہوتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

باب ۳۹۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

باب ارشادِ باری تعالیٰ جتنا تم سے آسانی کے ساتھ ہو سکے اتنا قرآن پڑھو۔

۷۰۳۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيِّ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

(از یحیی بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ از مسور بن مخرمہ و عبدالرحمٰن بن عبد القاری) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے ہشام بن حکیم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں سورۂ فرقان پڑھتے سنا مگر وہ ذرا مختلف معلوم

[1] اس باب کی پہلی حدیث میں قرآن کو اچھی آواز سے زینت دینے کا دوسری حدیث میں اس کی تلاوت کا تیسری حدیث میں قرآن کی عمدگی خوش آوازی کا چوتھی حدیث میں قرأت بلند یا پست آواز سے کرنے کا پانچویں حدیث میں اذان بلند آواز سے دینے کا اطلاق ہے ان سب حدیثوں سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ قرأت اور چیز ہے قرآن اور چیز ہے قرأت ان صفات سے متصف ہوتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ وہ باری کی صفت اور مخلوق ہے برخلاف قرآن کے وہ اللہ کا کلام اور غیر مخلوق ہے ۱۲ منہ

يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهٖ فَاِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُّ اُسَاوِرُهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ فَقَالَ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ اَقْرَاَنِيْهَا عَلٰى غَيْرِ مَا قَرَاْتَ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اَقُوْدُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيْهَا فَقَالَ اَرْسِلْهُ اِقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَاَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَاْتُ الَّتِيْ اَقْرَاَنِيْ فَقَالَ كَذٰلِكَ اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

ہوئی میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر بیٹھتا لیکن میں صبر کر گیا جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے چادر ان کے گلے میں ڈال کر پوچھا تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی جو میں ابھی سن رہا تھا؟ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے کہا تو جھوٹا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خود مجھے یہ سورت دوسری طرز پر پڑھائی ہے، تم جیسا پڑھتے ہو اس طرز پر نہیں آخر میں انہیں کھینچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو سورہ فرقان اور طرح پڑھتے ہیں آپ نے مجھے اس طرح نہیں پڑھائی۔ آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دے۔ پھر ان سے فرمایا ہشام پڑھو چنانچہ انہوں نے اس قراءت سے پڑھی جس طرح میں ان سے سن چکا تھا۔ آپؐ نے فرمایا (صحیح ہے) یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی پھر فرمایا عمر! اب تو پڑھ میں نے وہ قراءت سنائی جو آپ نے مجھے سکھائی تھی، آپؐ نے فرمایا (صحیح ہے) یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے دیکھو یہ قرآن عرب کی سات بولیوں میں نازل کیا گیا ہے۔ جس طرح تم سے آسانی کے ساتھ ہو سکے اسی طرح پڑھو[1]

باب ۳۹۱۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

باب ارشاد باری تعالیٰ ہم نے تو قرآن کو آسان کر دیا ہے لیکن کوئی نصیحت

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ قراءت اور چیز ہے اور قرآن اور چیز ہے اسی لئے قراءت میں اختلاف ہو سکتا ہے جیسے عمر اور ہشام کی قراءت میں ہوا مگر قرآن میں اختلاف نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ وَّقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ يُقَالُ مُيَسَّرٌ مُّهَيَّأٌ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ يَّسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ بِلِسَانِكَ هَوَّنَّا قِرَاءَتَهٗ عَلَيْكَ وَقَالَ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ هَلْ مِنْ طَالِبِ عِلْمٍ فَيُعَانُ عَلَيْهِ۔

لینے والا بھی ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص کے لئے وہی امر آسان کیا جائے گا جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے[1]۔ مُیَسَّر یعنی تیار کیا گیا۔

مجاہد کہتے ہیں (اسے فریابی نے وصل کیا) وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے قرآن تیری زبان پر آسان کر دیا یعنی اس کا پڑھنا تجھ پر آسان کر دیا۔ مطر وراق کہتے ہیں (اسے فریابی نے وصل کیا) وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ کا مطلب یہ ہے "کوئی شخص ہے جو علم کی خواہش رکھتا ہو تاکہ اللہ اس کی مدد کرے۔

۷۰۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ يَزِيدُ حَدَّثَنِي مُطَرِّفُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِيمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ۔

(از ابو معمر از عبدالوارث از یزید بن ابی یزید از مطرف ابن عبداللہ) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (جب تقدیر میں ہر بات لکھی جا چکی ہے اور وہ ضرور پورا ہوگا) تو عمل کرنے والوں کو عمل کرنے سے کیا فائدہ؟ آپ نے فرمایا نہیں ہر آدمی جس امر کے لئے پیدا کیا گیا ہے[2] اسے ویسے ہی کام آسان کر دیئے جائیں گے[3]۔

۷۰۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُورٍ وَّالْأَعْمَشِ سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ

(از محمد بن بشار بحوالہ غندر از شعبہ از منصور و اعمش از سعد بن عبیدہ از ابو عبدالرحمٰن) حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنازے پر تشریف فرما تھے آپ نے ایک چھڑی لی اس سے زمین کریدنے لگے فرمایا دیکھو تم میں

---

[1] چونکہ آیت میں یَسَّرْنَا کا ذکر تھا اس لئے اس کی مناسبت سے اس حدیث کو بھی بیان کر دیا گیا اس میں مُیَسَّر کا لفظ ہے دونوں کا مصدر ایک ہے یعنی تیسیر ۱۲ منہ

[2] بہشت کے لئے یا دوزخ کے لئے ۱۲ منہ [3] تو اچھے عمل نشانی ہیں حسن عاقبت کی ۱۲ منہ

عُودًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا أَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ۔

سے ہر شخص کا ٹھکانا (پہلے ہی لکھ دیا گیا ہے۔ دوزخ یا بہشت میں۔ لوگوں نے عرض کیا تو پھر تقدیر کے لکھے پر ہم بھروسہ کریں (عمل کرنا چھوڑ دیں) آپؐ نے فرمایا نہیں (نیک عمل کئے جاؤ۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر شخص کو وہی آسان معلوم ہوگا (جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے) پھر سورۂ واللیل کی یہ آیت پڑھی فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى آخر سورۃ تک[1]۔

باب ۳۹۱۳ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ قَالَ قَتَادَةُ مَكْتُوبٍ يَسْطُرُونَ يَخُطُّونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ جُمْلَةِ الْكِتَابِ وَأَصْلِهِ مَا يَلْفِظُ مَا يَتَكَلَّمُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ عَلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُكْتَبُ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ يُحَرِّفُونَ يُزِيلُونَ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُزِيلُ لَفْظَ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكِنَّهُمْ يُحَرِّفُونَهُ يَتَأَوَّلُونَهُ عَلَى غَيْرِ تَأْوِيلِهِ

باب ارشاد باری تعالیٰ وہ بزرگ و برتر قرآن ہے جو لوح محفوظ میں ہے[2]۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "قسم ہے کوہ طور اور اس کتاب کی جو مسطور ہے" قتادہ[3] کہتے ہیں[4] مسطور کا معنیٰ لکھی گئی۔ اسی سے ہے یَسْطُرُوْنَ یعنی لکھتے ہیں[5] فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ یعنی مجموعی اصلی کتاب میں[6] مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ جو بات وہ منہ سے نکالتا ہے اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دی جاتی ہے[7]۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نیکی اور بدی یہ فرشتہ لکھتا ہے[8]۔ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ لفظوں کو اپنے ٹھکانوں سے ہٹا دیتے ہیں کیونکہ اللہ کی کتاب میں سے کوئی لفظ بالکل نکال ڈالنا یہ کسی سے نہیں ہو سکتا[9] البتہ اس میں تحریف کرتے ہیں یعنی ایسے معنیٰ بیان کرتے ہیں

---

[1] یعنی جس کی قسمت میں جنت ہے اس کو خود بخود اعمال خیر کی رغبت اور توفیق ہوگی اور وہ نیک کام خوشی اور رغبت کے ساتھ کرے گا اور جس کی تقدیر میں دوزخ ہے اس کو نیک کاموں سے نفرت اور برے کاموں کی رغبت ہوگی اس سے برے کام ہی سرزد ہوں گے یہ دونوں حدیثیں اوپر گذر چکی ہیں یہاں صرف میسر کے لفظ کی مناسبت سے ان کو لائے ہیں ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے خلق افعال عباد میں کہا کہ قرآن یاد کیا جاتا ہے لکھا جاتا ہے زبانوں سے پڑھا جاتا ہے یہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو مخلوق نہیں ہے مگر کاغذ اور سیاہی اور جلد یہ سب چیزیں مخلوق ہیں ۱۲ منہ [3] اس کو امام بخاری نے خلق افعال العباد میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو عبد بن حمید نے قتادہ سے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [5] یعنی لوح محفوظ میں اس کو عبدالرزاق نے قتادہ سے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو ابن ابی حاتم نے قتادہ سے انھوں نے امام حسن بصری سے وصل کیا ۱۲ منہ [7] اس کو طبری اور ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [8] باقی مباح باتیں جن میں نہ ثواب ہے اور نہ عذاب وہ نہیں لکھتا ۱۲ منہ [9] اس لئے کہ اس کے ہزاروں نسخے لوگوں میں شائع رہتے ہیں ۱۲ منہ

دِرَاسَتِهِمْ تِلَاوَتِهِمْ وَاعِيَةٌ حَافِظَةٌ وَّتَعِيَهَا وَتَحْفَظُهَا وَ أُوْحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهٖ يَعْنِي أَهْلَ مَكَّةَ وَمَنْ بَلَغَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ فَهُوَ لَهٗ نَذِيْرٌ۔

جو اس کے اصلی معنی نہیں ہیں[1]۔ وَاِنْ کُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ میں دراست سے تلاوت مراد ہے وَاعِيَةٌ یاد رکھنے والا تَعِيَهَا یاد رکھے وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ تو کُم کی ضمیر سے مکے والوں کو خطاب ہے وَمَنْ بَلَغَ تمام جہان کے باقی لوگ' ان سب کو قرآن انذار کرنے والا ہے (ڈرانے والا ہے)

وَقَالَ لِي خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهٗ غَلَبَتْ أَوْ قَالَ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ۔

(از خلیفہ بن خیاط از معتمر از والدش از قتادہ از ابو رافع) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب مخلوق پیدا کرنے کا فیصلہ کر چکا (یا جب خلقت پیدا کر چکا) تو اس نے ایک تحریر لکھ کر اپنے پاس رکھ لی، اس میں یہ الفاظ ہیں "میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے[2]" وہ اس کے پاس عرش کے اوپر ہے۔

۷۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

(از محمد بن ابی غالب از محمد بن اسمٰعیل از معتمر از والدش از قتادہ از ابو رافع) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے خلقت پیدا کرنے سے پہلے ایک تحریر لکھی اور اس میں یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غضب

---

[1] بلکہ ان کے دل کے تراشے ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اگلی کتب سماوی میں تحریف لفظی کا انکار کیا ہے اور امام بخاری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے جیسے اوپر گذر چکا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کلام سے یہ نکلا کہ قرآن کے ایسے معنی کرنا کہ جو صحابہ اور تابعین سے ماثور نہیں ہیں در حقیقت تحریف ہے اللہ بچائے قسطلانی نے کہا بعضے لوگ تحریف لفظی کے قائل ہیں اور اسی لئے موجودہ تورات اور انجیل کی عزت نہیں کرتے حالانکہ اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ باوجود تحریف لفظی مسلم ہونے کے بھی ان میں بہت کچھ کلام الٰہی باقی ہے بعضوں نے کہا اس پر اجماع ہے کہ ان کتابوں کا مطالعہ اور ان میں اشتغال جائز نہیں حافظ نے کہا صحیح یہ ہے کہ ان کا مطالعہ مکروہ تنزیہی ہوگا نہ حرام اور اولیٰ یہ ہے کہ جو شخص مضبوط الایمان ہو یعنی دین اسلام کے تمام احکام اور جزئیات کا پورا علم رکھتا ہو اور وہ اس لئے ان کا مطالعہ کرے کہ اہل کتاب کی غلط باتوں کا جواب کر سکے تو اس کے لئے بہتر اور جائز ہے اور اگلے علماء نے یہود و نصاریٰ کو جواب دینے کے لئے قدیماً و حدیثاً ایسا کیا ہے لیکن اپنے دین کی صحیح تعلیم حاصل کئے بغیر مطالعہ کرنا درست نہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ

[2] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ لوح محفوظ عرش کے پاس ہے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ فَھُوَ مَکْتُوْبٌ عِنْدَہٗ فَوْقَ الْعَرْشِ۔

پر غالب ہوگئی اور وہ تحریر پروردگار کے پاس ہے عرش پر۔

باب ۳۹۱۴ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی

وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنَاہُ بِقَدَرٍ وَّیُقَالُ لِلْمُصَوِّرِیْنَ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ یَطْلُبُہٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِہٖ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ ابْنُ عُیَیْنَۃَ بَیَّنَ اللّٰہُ الْخَلْقَ مِنَ الْاَمْرِ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی اَلَا لَہُ الْخَلْقُ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد

"اللہ نے تمہیں اور تمہارے کاموں کو پیدا کیا[۱]" "ہم نے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا[۲]" "تصویر بنانے والوں سے (بطور استہزاء) قیامت کے دن یہ کہا جائیگا تم نے جو پیدا کیا[۳] اب اس میں جان بھی ڈالو۔" "بیشک تمہارا مالک اللہ ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن میں بنائے پھر آسمان و زمین بنا کر وہ تخت پر چڑھا، رات کو دن کو ڈھانپتا ہے اور دن کو رات سے رات دن کے پیچھے دوڑی آرہی ہے اور سورج چاند تاروں کو بھی اسی نے بنایا سب اس کے حکم کے تابع ہیں یاد رکھو اسی نے سب کچھ بنایا اسی کا حکم چلتا ہے۔ بڑی برکت والا اللہ جو سارے جہان کا مالک ہے۔

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے امر کو خلق سے جدا کیا تب تو یوں فرمایا اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ سابقہ) حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ صفات افعال جیسے رحم و غضب وغیرہ یہ حادث ہیں ورنہ قدیم میں سابقیت اور مسبوقیت نہیں ہوسکتی ۱۲ منہ [۳] اگلی روایت میں یہ گزرا کہ خلقت پیدا کر چکنے کے بعد یہ کتاب لکھی تو دونوں میں اختلاف ہوا اس کا جواب یوں دیا ہے کہ قضی الخلق سے یہی مراد ہے کہ خلقت پیدا کرنا ٹھان لیا اگر یہ مراد ہو کہ پیدا کر چکا تب بھی موافقت اس طرح ہوگی کہ پیدا کرنے سے پہلے کتاب لکھنے سے یہ مراد ہے کہ کتاب لکھنے کا ارادہ وہ تو اللہ تعالیٰ ازل میں کر چکا تھا اور خلقت پیدا کرنے سے پہلے تھا ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بندہ اور بندے کے افعال دونوں اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں کیونکہ خالق اللہ کے سوا اور کوئی نہیں ہے فرمایا هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ اور امام بخاری خلق افعال العباد میں یہ حدیث لائے ہیں اِنَّ اللّٰہَ یَصْنَعُ کُلَّ صَانِعٍ وَّصَنْعَتَہٗ یعنی اللہ ہی ہر کاریگر اور اس کی کاریگری کو بناتا ہے اور رد ہوا معتزلہ اور قدریہ اور شیعہ کا جو بندے کو اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں ۱۲ منہ [۲] ہر چیز میں بندے کے افعال بھی آگئے ۱۲ منہ [۳] حالانکہ پیدا کرنے والا ہر چیز کا اللہ تعالیٰ ہے ۱۲ منہ

وَالْاَمْرُ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانَ عَمَلًا قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ وَّ اَبُوْهُرَيْرَةَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَقَالَ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَقَالَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْنَا بِجُمَلٍ مِّنَ الْاَمْرِ اِنْ عَمِلْنَا بِهَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ فَاَمَرَهُمْ بِالْاِيمَانِ بِاللّٰهِ وَالشَّهَادَةِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيتَاءِ الزَّكٰوةِ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ عَمَلًا۔

نے ایمان کو بھی عمل فرمایا۔

حضرت ابوذر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (یہ دونوں حدیثیں عتق، ایمان اور حج میں موصولاً گزر چکی ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ۔ نیز اللہ تعالیٰ نے (اہلِ جنت کے حق میں) فرمایا جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (عمل میں ایمان بھی شامل ہے) عبدالقیس کے وفد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہمیں دین کے چند جامع اور کلیات ایسے ارشاد فرمائیے کہ اگر ہم ان پر عمل کریں تو بہشت میں داخل ہو جائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایمان اور توحید کی شہادت اور نماز و زکوٰۃ کا حکم دیا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام چیزوں کو عمل میں داخل کیا۔

۷۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ وَالْقٰسِمِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَّبَيْنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ وُدٌّ وَّ اِخَآءٌ فَكُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ الطَّعَامُ فِيْهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَّ

(از عبداللہ بن عبدالوہاب از عبدالوہاب از ایوب از ابوقلابہ و قاسم تیمی) زہدم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قبیلہ جرم اور اشعر میں دوستی اور برادری تھی۔ ہم ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے، اتنے میں ان کے سامنے کھانا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا، اتفاق سے وہاں ایک شخص بنی تیم اللہ قبیلے کا بیٹھا تھا، وہ عرب کے غلام لوگوں

لہ اس کو ابن ابی حاتم نے کتاب الرد علی الجہمیہ میں وصل کیا ۱۲ منہ

عِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ تَيْمِ اللّٰهِ كَاَنَّهٗ مِنَ الْمَوَالِيْ فَدَعَاهُ اِلَيْهِ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يَاْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ لَا اٰكُلُهٗ فَقَالَ هَلُمَّ فَلْاُحَدِّثْكَ عَنْ ذَاكَ اِنِّيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَسَاَلَ عَنَّا فَقَالَ اَيْنَ النَّفَرُ الْاَشْعَرِيُّوْنَ فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى ثُمَّ انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا حَلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهٗ مَا يَحْمِلُنَا تَغَفَّلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهٗ وَاللّٰهِ لَا نُفْلِحُ اَبَدًا فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهٗ فَقَالَ لَسْتُ اَنَا اَحْمِلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَتَحَلَّلْتُهَا۔

سے معلوم ہوتا تھا۔ بہر حال حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے بھی کھانے کے لئے بلایا وہ کہنے لگا میں نے مرغی کو نجاست کھاتے دیکھا تھا اسی لئے مجھے مرغی کے گوشت سے نفرت پیدا ہو گئی ہے میں نے قسم کھالی ہے کہ اب مرغی نہیں کھاؤں گا[1]۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا تم قریب ہو جاؤ میں تمہیں حدیث سناتا ہوں ایک بار میں چند اشعریوں کے ساتھ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا اور سواری کی خواہش کی تو آپ نے فرمایا واللہ میں تمہیں سواری نہیں دوں گا اور نہ ہی میرے پاس کوئی سواری ہے، اس کے بعد ہی غنیمت کے کچھ اونٹ آگئے تو ہم لوگوں کے متعلق دریافت فرمایا کہ یہ اشعری لوگ کہاں چلے گئے؟ اور پانچ موٹے تازے اور اچھے قسم کے اونٹوں کا حکم دیا ہم لوگ اونٹ لیکر چل تو پڑے مگر پھر خیال آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی اور فرمایا تھا کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے پھر ہم نے غفلت میں آپ سے اونٹ لے لئے آپ کو قسم یاد نہیں دلائی لہٰذا ہمیں آپ کو یاد کرا دینا چاہیئے ورنہ ہم کبھی فلاح نہ پاسکیں گے[2]۔ چنانچہ واپس آکر عرض کر دیا[3]۔ آپ نے فرمایا مگر یہ سواری تو تم لوگوں کو خداوند عالم نے عطا فرمائی ہے میں نے نہیں دی دوسرے یہ کہ جب میں کسی معاملے میں قسم کھالیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو وہ کام جو بہتر معلوم ہوتا ہے وہ کرتا ہوں اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں[4]۔

۷۰۳۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ

(از عمرو بن علی از ابو عاصم از قرۃ بن خالد) ابو جمرہ ضبعی کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے

---

[1] لہٰذا آپ کے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہونے کی معافی چاہتا ہوں ۱۲ منہ [2] کیونکہ ہم نے اللہ کے رسول کو دھوکا دیا ۱۲ منہ [3] کہ آپ نے ایسی قسم کھائی تھی باوجود اس کے آپ نے ہم کو اونٹ دیئے ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لئے لائے کہ بندے کے افعال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے جب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا میں نے تم کو سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرٍ حُرُمٍ فَمُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ آمُرُكُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللّٰهِ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَتُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالظُّرُوفِ الْمُزَفَّتَةِ وَالْحَنْتَمَةِ۔

کہا (کوئی حدیث ہم سے بیان کیجئے) انہوں نے کہا قبیلہ عبدالقیس کا وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں، ہم آپ کے پاس صرف حرام مہینوں میں آسکتے ہیں تو ہمیں کچھ ایسی دین کی جامع اور مختصر باتیں بتا دیجئے اگر ان پر عمل کریں تو بہشت میں جائیں اور جو لوگ ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں انہیں بھی بتا دیں کہ وہ بھی عمل کریں۔ آپؐ نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں ایمانؐ باللہ تم جانتے ہو ایمان باللہ کیا ہے؟ وہ اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں نماز، زکوٰۃ، مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ (امام کے پاس) داخل کرنے کا۔ اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ کدو کے بنے ہوئے برتن، لکڑی کے کریدے ہوئے برتن، روغنی برتن اور سبز لاکھی برتن میں مت پیا کرو۔[1]

۷۰۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ۔

(از قتیبہ بن سعید از لیث از نافع از قاسم بن محمد) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب دیئے جائیں گے ان سے کہا جائے گا جنہیں تم نے بنایا تھا اب ان میں جان بھی ڈالو۔[2]

۷۰۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

(از ابو النعمان از حماد بن زید از ایوب از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لئے لائے کہ اس میں ایمان کو عمل فرمایا تو ایمان اور اعمال کی طرح مخلوق الٰہی ہوگا کیونکہ بندے کی ایک صفت ہے ۱۲ منہ

[2] شاید مراد وہ لوگ ہیں جو تصویر بنانا حلال سمجھ کر اس کو بنائیں وہ تو کافر ہی ہوں گے بعضوں نے کہا یہ بطور زجر کے ہے کیونکہ مسلمان ہمیشہ کے لئے عذاب میں نہیں رہ سکتا ۱۲ منہ

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ

نے فرمایا یہ تصویر ساز لوگ قیامت کے دن عذاب دیئے جائیں گے ان سے کہا جائے گا جنہیں تم نے بنایا تھا اب ان میں جان بھی ڈالو۔

۷۰۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ شَعِيرَةً -

(از محمد بن علاء، از ابن فضیل از عمارہ از ابوزرعہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میری طرح کسی کو پیدا کرنا چاہے اچھا ایک چیونٹی یا ایک دانہ گندم یا جو وغیرہ کا دانہ بنا کر دکھائے[1]

بَابٌ ۳۹۱۵ قِرَاءَةِ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ وَأَصْوَاتُهُمْ وَتِلَاوَتُهُمْ لَا تُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ

باب فاجر اور منافق کی تلاوت کا بیان اور یہ بیان کہ ان کی آواز حلق سے نیچے نہیں اترتی[2]

۷۰۴۰ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ

(از ہدبہ بن خالد از ہمام از قتادہ از انس بن مالک رضی اللہ عنہ) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ترنج کی طرح ہے جس کا مزہ بھی اچھا خوشبو بھی اچھی اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی مثال ہے مزہ تو عمدہ لیکن خوشبو بالکل نہیں۔ اور اس فاسق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے (الفظ پڑھتا ہے مگر

---

[1] اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ حیوان بنانا تو بہت مشکل ہے بھلا نباتات کی ہی قسم سے جو حیوان سے ادنیٰ تر ہے کوئی دانہ یا پھل بنا دیں جب نباتات بھی نہیں بنا سکتے تو بھلا حیوان کیا بنائیں گے ۱۲ منہ [2] اس باب کو لا کر امام بخاری نے وہی مسئلہ ثابت کیا کہ تلاوت قرآن کے مغائر ہے جب تو تلاوت تلاوت میں فرق وارد ہے کیا معنی منافق اور فاسق کی تلاوت کو فرمایا کہ وہ حلق کے نیچے نہیں اترتی پس تلاوت مخلوق ہوگی اور قرآن غیر مخلوق ہے ۱۲ منہ

الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الرَّیْحَانَةِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَّلَا رِیْحَ لَهَا۔

عمل نہیں کرتا) ایسی ہے جیسے نیازبو خوشبو تو اچھی ہے مگر مزہ کڑوا۔ اس فاسق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ایسی ہے جیسے اندرائن کا پھل مزہ بھی کڑوا اور خوشبو بھی ندارد۔

۷۰۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ ح وَحَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ سَاَلَ اُنَاسٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْکُهَّانِ فَقَالَ اِنَّهُمْ لَیْسُوْا بِشَیْءٍ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهُمْ یُحَدِّثُوْنَ بِالشَّیْءِ یَکُوْنُ حَقًّا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْکَ الْکَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ یَخْطَفُهَا الْجِنِّیُّ فَیُقَرْقِرُهَا فِیْ اُذُنِ وَلِیِّهٖ کَقَرْقَرَةِ الدَّجَاجَةِ فَیَخْلِطُوْنَ فِیْهِ اَکْثَرَ مِنْ مِّائَةِ کَذْبَةٍ۔

(از علی از ہشام از معمر از زہری) دوسری سند (از احمد بن صالح از عنبسہ از یونس از ابن شہاب از یحییٰ بن عروہ بن زبیر از عروہ بن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں چند آدمیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق دریافت کیا[1]۔ آپؐ نے فرمایا وہ کوئی چیز نہیں ہیں (ان کا کچھ اعتبار نہیں ہے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بعض باتیں تو ان کی جو وہ کہتے ہیں سچ نکلتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ وہ بات ہوتی ہے جسے جنی (شیطان) فرشتوں سے سن کر اڑا لیتا ہے اور (اپنے دوست کے کان میں مرغی کی طرح کڑکڑا کر ڈال جاتا ہے، پھر وہ اس میں سو سو جھوٹ (اپنی طرف سے) ملاتے ہیں (اور لوگوں سے بیان کرتے ہیں[2])۔

۷۰۴۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِیْرِیْنَ یُحَدِّثُ عَنْ مَّعْبَدِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ

(از ابو النعمان از مہدی بن میمون از محمد بن سیرین از معبد بن سیرین) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ (میرے بعد) مشرق

[1] جو عرب کے ملک میں اس زمانہ میں ہوا کرتے تھے جنوں سے تعلق رکھتے تھے آئندہ کی بات بتلانے کا دعویٰ کرتے تھے ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی باب سے مناسبت یہ ہے کہ کاہن بھی شیطان کے ذریعہ سے اللہ کا کلام اڑا لیتا ہے لیکن اس کا بیان کرنا یعنی تلاوت کرنا برا ہے منافق کی تلاوت کی طرح اسی طرح شیطان کا تلاوت کرنا حالانکہ فرشتے جو اسی کلام کی تلاوت کرتے ہیں وہ اچھی ہے تو معلوم ہوا کہ تلاوت متلو کے مغایر ہے ۱۲ منہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ نَاسٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ حَتّٰى يَعُوْدَ السَّهْمُ اِلٰى فُوْقِهٖ قِيْلَ مَا سِيْمَاهُمْ قَالَ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ اَوْ قَالَ التَّسْبِيْدُ.

کی طرف سے نکلیں گے[1] وہ (بظاہر مسلمان ہوں گے) قرآن پڑھیں گے مگر ان کے گلے کے نیچے نہیں اترے گا یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور پھر دین کی طرف واپس نہ آئیں گے یہاں تک کہ تیر اپنے چلے پر پھر لوٹ آئے[2] لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ان کی نشانی کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا سر منڈانا[3] یا یوں فرمایا تسبید[4]۔

بَابُ ۲۹۱۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاَنَّ اَعْمَالَ بَنِيْ اٰدَمَ وَقَوْلَهُمْ يُوْزَنُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقِسْطَاسُ الْعَدْلُ بِالرُّوْمِيَّةِ وَيُقَالُ الْقِسْطُ مَصْدَرُ الْمُقْسِطِ وَهُوَ الْعَادِلُ وَاَمَّا الْقَاسِطُ فَهُوَ الْجَائِرُ.

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد قیامت کے دن ہم ٹھیک ترازو میں رکھیں گے اور آدمیوں کے اعمال و اقوال ان میں تولے جائیں گے[5]۔

مجاہد کہتے ہیں (اسے فریابی نے وصل کیا) قسطاس (جو قرآن میں آیا ہے) رومی لفظ ہے اس کا معنی عدل ہے۔ قِسط (زیر کے ساتھ) مُقسِط کا مصدر ہے معنی عادل اور منصف۔ قَاسِطُوْنَ قَاسِطٌ کی جمع ہے مراد ظالم اور گنہگار۔

۲۴۰۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِشْكَابَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ

(از احمد بن اشکاب از محمد بن فُضَیل از عمارہ ابن قعقاع از ابو زرعہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے خداوند کریم کو بہت مرغوب ہیں، زبان پر ہلکے ہیں (قیامت کے دن) اعمال

---

[1] یعنی عراق میں سے جو مدینہ سے مشرق کی طرف ہے مراد خارجی لوگ ہیں جو حضرت علی رض کی خلافت میں نکلے ۱۲ منہ [2] یہ محال ہے تو ان کا دین میں پھر آنا بھی ایسا ہی ہے ۱۲ منہ [3] یعنی ہمیشہ سر منڈے رہنا صحابہ حج میں یا کسی ضرورت سے سر منڈاتے تھے ہمیشہ سر منڈے رہنا سنت کے خلاف ہے ۱۲ منہ [4] اس کا معنی بھی سر منڈانا ہے یا خوب گھٹوانا کہ کھونٹی تک نہ رہے ۱۲ منہ [5] امام بخاری نے اس باب میں میزان یعنی اعمال تولنے کا اثبات کیا اہل سنت کا اس پر اجماع ہے اور معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ یہ اعمال و اقوال خود تولے جائیں گے یا ان کے دفتر بعضوں نے کہا قیامت میں اعمال و اقوال مجسم نظر آئیں گے تو ان کے خود تلنے سے کیا مانع ہے میزان کے ثبوت میں بہت سی آیتیں اور حدیثیں ہیں جیسے والوزن یومئذ الحق فمن ثقلت موازینہ وغیرہ ۱۲ منہ

إِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ۔

کی ترازو میں بوجھل اور بھاری ہوں گے وہ دو کلمے یہ ہیں : سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ۔

آج بتاریخ ۹۔ اگست ۲۰۰۲ء بمطابق ۲۹۔ جمادی الاوّل ۱۴۲۳ھ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ بحمد اللہ تعالیٰ بخاری شریف کے حاشیہ کی جدید ترتیب مکمل ہو گئی اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے آمین۔

والسّلام

ابو حمّاد عزیز الرحمٰن فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

حال مقیم تیزاب احاطہ لاہور

لے اس حدیث کو لا کر امام بخاری نے ترازو کا اثبات کیا اور آخر کتاب میں اس حدیث کو اس لئے بیان کیا کہ مومن کے معاملات جو دنیا سے متعلق تھے وہ سب وزن اعمال پر ختم ہوں گے اس کے بعد یا دوزخ میں چند روز کے لئے جانا ہے یا بہشت میں ہمیشہ کے لئے امام بخاری کے دل کو ملاحظہ فرمائیے اپنی کتاب کو شروع کیا انما الاعمال بالنیات سے اور ختم کیا اس حدیث پر ـــ انما الاعمال بالنیات سے اس لئے شروع کیا کہ عمل کی مشروعیت نیت ہی سے ہوتی ہے۔ اور نیت ہی پر ثواب ملتا ہے اور اس حدیث پر ختم کیا کیونکہ وزن اعمال کا انتہائی نتیجہ ہے غرض انہوں نے اپنی اس کتاب میں عجیب عجیب لطائف اور ظائف رکھے ہیں جو غور کے بعد دلالت کرتے ہیں ان کی کمال عقل اور وفور فہم اور دقت اور باریکی استنباط پر اللہ ان کو جزائے خیر دے وہ ہم فقہ میں امام الفقہا اور ہم حدیث میں امیر المؤمنین تھے اور اللہ تعالیٰ ہمارا اور ان کا برزخ میں اور حشر میں اور روضۂ رضوان میں ساتھ کرے آمین یا رب العالمین یا اللہ میں نے اس کتاب کے اردو حواشی کو تیری ہی مدد سے ختم کیا اور بطفیل اس کتاب کے تیرے ہی سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اگرچہ میرے گناہ بے شمار ہیں اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَ رَحْمَتُكَ اَرْجٰى مِنْ عَمَلِيْ ۱۲ منہ

مولانا وحید الدّین خاں

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اُردو بازار۔ لاہور

فضائل نماز

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمدؒ زکریاؒ

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور